اقتصادنا

[illegible]

[illegible]

ھو تعالی



قرابی اردو

مترجمہ

قدوہ حکمائی روزگار سرآمد اطبای عالیمقدار افلاطون حکمت
ارسطو طبیعت مقبول زمن جناب حکیم محمد حسن صاحب
متخلص بہ حاذق رئیس عشق آباد عرف میرٹھ سلمہ اللہ تعالی

بہ ایمای جناب رای بھوانی پرشاد صاحب بہار گیو کمیشن
ایجنٹ و بک سیلر دہلی دریبہ کلان



مطبع گلزار محمدی میرٹھ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا حکیم مطلق و شافی برحق کو سزاوار ہزارہا جواہر صلوات و لولوئی تحیات بارگاہ جناب سلطان انبیا و درگاہ حضرات ائمہ ہدیٰ پر نثار۔ اسکے بعد خادم اطبائے زمن محمد حسن صانہ اللہ عن الکرب والمحن متخلص بہ حاذق ولد حکیم خادم حسین متخلص بہ یکتا ابن حکیم و ڈاکٹر کریم بخش طاب اللہ ثراہما وجعل الجنۃ مثواہما متوطن قدیم بلدہ سراج البلاد عشق آباد عرف میرٹھہ و کہترین تلامذہ عمدۃ الحکما قدوۃ الاطبا ارسطوئی زمان جالینوس دوران حکمت مآب عالیجناب حکیم بلدیو سنگھ صاحب مدظلہ العالی بدوام الایام واللیالی حکمائے عصر و [illegible] مقیاس الطبائع نبض شناس کی خدمت میں یہہ التماس کرتا ہے کہ جب اس فقیر نے خلاصہ مخزن الادویہ و تفارق الامراض و تفارق الادویہ و مفتاح الادویہ و توضیح الادویہ و شربت وصال و نصاب الطب و تریاق آتشک و ام الصبیان و جام عشرت و قرابادین حاذق و معجون حیات و منطق کی پہلی کتاب و نور محمدی و مظہر الغرائب و طلسم دلکش و معدن جواہرات و گوہر نایاب وغیرہ وغیرہ کی تالیف سے فرصت پائی تو میرے بعض احباب نے یہہ رغبت دلائی کہ اگر اقصرائی کہ جو درسی کتاب طب میں لاجواب ہے عربی سے اردو میں ترجمہ ہو جائے تو یقین ہے سب کے پسند آئی اور جو شخص عربی سے محروم ہے وہ بھی فائدہ اوٹھائے ہرچند عذر ناساعدت وقت اور قلت استعداد پیش کیا مگر پایہ قبول تک نہ پہونچا مجبوری پیش آئی مجبوری نے صورت دکھائی کہ از روا [illegible] دوستان جہل باست لہذا شروع ربیع الاول ۱۳۲۰ ہجری نبوی صلعم سے ترجمہ کرنا شروع کیا اور آخر جمادی الآخر مذکور میں ختم کر دیا کیا تعجب ہے کہ یہہ ترجمہ منظور نظر ہو کر یادگار رہے اور اس کا نام [illegible]

یہہ لفظی ترجمہ نہیں ہے جیساکہ اکثر صاحبون نے طب کی کتابون کا ترجمہ کیا ہے بلکہ کتاب کا مطلب اپنے محاورہ اور روزمرہ کے موافق لکھا ہے جس جگہہ جو صاحب ترجمہ مین کچھ خلل بلاحظہ فرمائین بلاتکلف بنائین۔

آدمی از سہو وخطا پاک نیست ؛ آب روان جز خس وخاشاک نیست

اور یہہ محوظ خاطر عاطر رہے کہ ن سے مراد متن اور ح سے مراد شرح ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل

آغاز ترجمہ

بعد حمد وصلواۃ کے واضح ہو کہ علم طب بسبب اسکے کہ موضوع اس کا شریف ہے اور دلایل اس کے مضبوط ہین اور ہر شخص اسکا محتاج ہے اور جو اسکو کرتا ہے اوسکو ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے یعنی اسکی وجہہ سے آثار خدا کی رحمت کے بندون پر ظاہر ہوتے ہین اور نیز اسکے وسیلہ سے انسان کو راحت ملتی ہے اور مرضون سے بچتا ہے سب علوم سے شریف ہے اس سبب سے مینے اسکی تحصیل مین بہت کچھہ زمانہ صرف کیا اور جو مختصرات اس فن مین مشہور ہین اونکو اپنے والد سے پڑہا اور جو مطولات بہم پہونچ سکے اونکا مطالعہ کیا جیسے کہ آج کل کے طبیب کہ کسی قدر حاصل کرکے سلاطین کے مقرب ہوگئے اور عیش مین پڑگئے اسپر مینے اکتفا نہین کیا بلکہ اس فن کے قواعد کو اصول حکمیہ کے موافق تحقیق کیا اور جو جو کتابین مینے پڑہی ہین منجملہ اونکے موجز مصنفہ حکیم محقق ابو الحسن قرشی معروف بہ ابن نفیس ہے در یمولا جو کچھہ اوس مین مشکلات تہے اونکو حل کرکے واسطے فائدہ طلاب اور نیز واسطے طلب ثواب کے یہہ کتاب ترتیب دی اور حل موجز سے موسوم کی اور اس فن کے مقاصد اور قواعد تحقیق کرکے بیان کئے اور جو کچھہ اس مین لکھا ہے کتب معتبرہ مثل قانون وکامل وحاوی اور مولفات حکیم فاضل نجیب الدین سمرقندی وغیرہ سے نقل کیا ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

ن

اس کتاب مین چار فن ہین پہلے فن مین طب کے دونو جز یعنی علمی وعملی کے قواعد کلی کا بیان ہے۔

ح

قاعدہ قضیہ کلیہ ہے کہ جزئیات پر منطبق ہوتا ہے اوس جزئیات کے احکام اوس قاعدہ سے [illegible] خواہ یہہ جزئیات حقیقی ہون یا اضافی اطبانے قاعدہ کو بہ نسبت دوسرے قاعدہ کے کہ اوپر اوسکے ہوباً [illegible]

اوسکی دو قسم کہے ہین کلی اور جزی اور جزی سے اس تقسیم مین جزی اضافی مرادلی ہے اسواسطے کہ کلیت قاعدہ کی تعریف مین ماخوذ ہے پس ہونا اسکا جزی حقیقی محال ہے قاعدہ کلیہ سے وہ قاعدہ مراد ہے کہ نیچے اوسکے قاعدہ ہوا ور قاعدہ جزئیہ سے وہ مراد ہے کہ اوپر اوسکے قاعدہ ہواس واسطے کہ عالی کلی بہ نسبت سافل کے ہوتی ہے اور سافل جزی بہ نسبت عالی کے ہوتی ہے جیسے یہہ قول کہ علاج ہر مرض کا بالضد ہوتا ہے یہہ کلی ہے کہ نیچے اسکے جزی مندرج ہے مثلاً وہ یہہ ہے کہ علاج غب خالص کا تبرید سے ہوتا ہے چونکہ پہلے فن مین بہ نسبت اور فنون کے قواعد کلیہ مذکور ہین اس سبب سے مصنف نے کلی کی قید کی ہے۔

ق

دوسرے فن مین دوائین اور غذائین مفرد و مرکب ہین تیسرا فن اون امراض مین ہے کہ جو خاص کسی عضو سے مخصوص ہین اور اونکے اسباب اور علامات اور علاج مین چوتھا فن اون امراض مین کہ جو کسی عضو سے مخصوص نہین ہین اور اونکے اسباب اور علامات و علاج اور معالجات مین ہر ایک طرح کی رعایت دواؤن اور غذاؤن اور استفراغات وغیرہ سے کی ہے دوستون سے یہہ التماس ہے کہ جہان کہین غلطی پائین واضح فرماویں چاہئیے

ح

مرض مخصوص مثل صداع کے کہ بجز سر کے اور کہین نہین ہوتا غیر مخصوص مثل ورم کے کہ ہر ایک عضو مین ہوتا ہے اور وغیرہ اشارہ اوسکی طرف ہے کہ جو معالجات مین ہاتھ کے اعمال مثل داغ دینے اور فصد اور حجامت اور بتر کا ذکر کیا ہے۔

ق

پہلے فن مین دو جملے ہین پہلا جملہ طب کے جز نظری کے قواعد کلی مین اور یہہ چار اجزا پر شامل ہے پہلا جزو اجزاء جزئی نظری سے امور طبعیہ کے بیان مین ہے

ح

لفظ کلی کا وہی فائدہ ہے کہ جو پہلے جانا گیا۔

ق

طب کے دو جز ہین جزی نظری اور جزی عملی اور یہہ دو نو علم و نظر ہین ۔

ح

طب ایک علم ہے کہ جس کے ذریعہ سے اگر انسان تندرست ہے اوسکی تندرستی کی حفاظت کرسکتے ہین اور اگر مریض ہے تو صحت کو کہ جو زایل ہوچکی ہے پہیر لاتی ہین طب کے دو جز ہین نظری و عملی اور نظری و عملی ہونے کی یہہ ہے کہ جو طب کا جز ہوگا علم ہوگا اور ہر ایک علم متعلق ہوتا ہے پس متعلق طب جز کا یا تو متعلق بہ کیفیت عمل نہ ہوگا یا ہوگا اول مراد نظری سے ہے مثل اس قول کے کہ رواد عات کا ابتداء ورام گرم پر کہنا اگر کوئی مانع نہ ہو تو واجب ہے اور جز اول کو علمی بھی کہتے ہین اور دونو جز علم ہین اول کا علم ہونا تو ظاہر ہے اور دوسرا بھی ایسا ہی ہے اس واسطے کہ علم عمل کی کیفیت کا نفس عمل نہین ہے مثل رکہنے رواد عات کے اور مثل اسکی حرکات بدنیہ سے علم و نظر دونون کے ایک معنی ہین مولف نے دو لفظ معاً واسطے زیادتی توضیح کے بیان کئے ہین اور علمی اور نظری ہین نسبت شے کے اپنے نفس کی طرف لازم نہین آتی ہے جیساکہ وہم ہوتا ہے بسبب ہونے اونکے علم و نظر جیساکہ ثابت ہوچکا ہے اسواسطے کہ جز اول کی غایت عمل ہے اسواسطے کہ اول اصول ہین کہ اون سے ثانی حاصل ہوتا ہے اور ثانی اصول ہین کہ اون سے عمل حاصل ہوتا ہے پس جیساکہ ثانی کو اوسکے غایت کی طرف نسبت کیا ہے اول کو بھی اوسکے غایت کی طرف بسبب اسکی کہ ان دونون مین فرق ہو منسوب کیا جبکہ یہہ بات ہے تو منسوب علم مخصوص ہوا اور منسوب الیہ علم مخصوص دوسرا ہوا پس اسوقت مین نسبت مین فساد باقی نہین رہا ۔

ن

نظری کے چار اجزا ہین علم امور طبیعہ کا اور علم احوال بدن انسان کا اور علم اسباب کا اور علم دلایل کا ۔

ح

جن سے یہہ الفاظ حل ہون گے اون کا ذکر قریب کیا جائے گا

ن

امور طبیعیہ سات ہین ۔

ح

امور طبیعہ ارکان و امزجہ و اخلاط و اعضا و ارواح و قویٰ اور افعال ہین اور ان کی یون تعریف کی ہے کہ وہ
مبادی ہین کہ وجود بدن کا اون پر بنا کیا گیا ہے اور قوام بدن کا انہین سے ہوتا ہے اگر ان مین سے ایک کا
بہی عدم فرض کرین تو بدن کو ہرگز وجود نہ ہوا اور طبیعت ایک قوت ہے کہ اوسکی شان سے ہے حفظ کمالات
اوسکا کہ طبیعت اوس مین پائی جاتی ہے یہہ مولف سے منقول ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ طبیعت مبدء
اول ہے بالذات واسطے حرکت اور سکون اوسکے کہ جس مین وہ ہے اور ہر ادا وسکی کہ جسمین وہ ہے جسم ہے اور وجہ ان امور
کے نسبت کی طبیعت کیطرف یہہ ہے کہ بعض انمین سے واسطے اوس کے کہ جس مین یہہ ہین مادہ ہین وہ ارکان اور اخلاط
اور اعضا اور ارواح ہین یا اوسکے واسطے جس مین یہہ ہین صورت ہین وہ امزجہ اور قویٰ ہین اسواسطے کہ امزجہ صورت
اولی ہے اور قویٰ صورت ثانی ہے یا اسکے واسطے علت ہین وہ افعال ہین اور بعض نے کہا ہے کہ ارکان
اور اخلاط اور اعضا اور ارواح طبیعت کے واسطے مثل مادہ کے ہین اور امزجہ اور قویٰ مثل صورت کی ہین
چونکہ درمیان قوت اور فعل کے تعلق شدید ہے اطبانے افعال کو بہی امور طبیعہ مین شامل کیا ہے۔

ن

ایک اون امور طبیعہ مین سے ارکان ہین اور وہ چار ہین ایک آگ ہے اسکا مزاج گرم و خشک ہے دوسری
ہوا ہے اسکا مزاج گرم و تر ہے تیسرے پانی ہے اسکا مزاج سرد و تر ہے چوتھے مٹی ہے اسکا مزاج سرد و خشک

ح

دلیل آگ کے گرم ہونے کی یہہ ہے کہ جو آگ ہمارے پاس ہے گرمی اوسکی ظاہر محسوس ہوتی ہے باوجود
اسکے کہ یہہ مرکب ہے پس بسیط بطریق اولی گرم ہوگی اور دلیل آگ کے خشک ہونے پر نہ قبول کرنا اشکال کا
ہے اگر سہل القبول ہوتی تو مانند پانی اور ہوا کی اشکال چہہ پہلو اور چوپہلو وغیرہ آسانی سے قبول کرتی اور چونکہ اسکی
مخالف ہے اسی سبب سے آگ سوائے صنوبری کے اور کسی شکل سے متشکل نہین ہوتی اسی سبب سے تنور آگ سے
نہین بہرتا گوشے اوسکے خالی رہتے ہین دلیل ہوا کے گرم ہونے کی یہہ ہے کہ ہوا اگر سرد ہوتی تو ثقالت اور کثافت
اوس مین پائی جاتی کیونکہ برودت ان دونون کی علت ہے ہوا باوجودیکہ گرم ہے مگر جبکہ آفتاب ڈوب جاتا ہے

سرد معلوم ہوتی ہے اس کی یہہ وجہہ ہے کہ ابخرے جو زمین اور پانی سے اوٹھتے ہین وہ ہوا کو سرد کر دیتے ہین اگرچہ ابخرے بسبب حرارت کے کہ جو آفتاب کی تاثیر سے حاصل ہوتی ہے اوٹھتے ہین مگر بسبب بعد ہونے موضع انعکاس کے کہ وہ زمین کا سطح ہے گرمی اسکی زایل ہو جاتی ہے اپنی اصلی طبیعت پر ہو جاتی ہین یعنی سرد ہو جاتی ہین اور ہوا کو سرد کرتی ہین جسقدر ابخری زیادہ اوٹھینگے اوسیقدر بسبب کمی حرارت بخار کے برودت زیادہ ہوگی اور ہوا سرد اوس مسافت تک ہوتی ہے کہ جہانتک یہہ ابخرے پہونچتے ہین بعد اسکے ہوا اپنی اصلی طبیعت پر ہو جاتی ہے یعنی گرم ہو جاتی ہے اور باقی ظاہر ہے اور معنی موصوف ہونے ان اجسام کے ان کیفیتون کے ساتھہ یعنی مثلاً یہہ کہ آگ گرم ہے یہہ ہین کہ اگر اسکو ویسے ہی چھوڑ دیا جائی اور خارج سے کوئی شے اوسپر نہ وارد ہو تو اوسے حرارت خالص پاوین غیر آمیزش برودت کے اور یہہ خلاف اس قول کے ہے کہ سونٹھہ گرم ہے مثلاً ۔

ن

دوسرے مزاج ہے ۔

ج

مزاج مصدر ہے مانند ممازجت کی از روئے مجاز کے اوس کیفیت کو کہ جو ملنے سے حاصل ہوتی ہے مزاج کہتے ہین اس سبب سے کہ مزاج یعنی ملنا سبب حاصل ہونے کیفیت کا ہے یون سمجھنا چاہیئے کہ اجزا ارکان کے جس وقت چھوٹے ہون اور ایک جزو دوسری سے مس کرے تو ایک دوسری مین بالضد اثر کرتا ہے پس ایک دوسرے کی تیزی اور غلبہ کو توڑتا ہے اور یہہ یعنی ایک جو دوسرے کو توڑتا ہے یا تو اس سبب سے ہی کہ ہر ایک کیفیت اپنی ضد مین اثر کرتا ہے اور وہ ضد منفعل ہوتی ہے یہہ اطبا کے نزدیک مشہور ہے یا یہہ کہ صورت بوسیلہ کیفیت کے فاعل ہوتی ہے اور مادہ منفعل ہوتا ہے یہہ حکما کا مذہب ہے یا یہہ کہ فاعل کیفیت ہوتی ہے اور مادہ منفعل ہوتا ہے اسکو بعض متاخرین نے اختیار کیا ہے امام نے اول کو اس طرح باطل کیا ہے کہ ایک کا انکسار دوسرے کے انکسار سے اگر پہلے ہوگا تو اس صورت مین جو کسور ہے پہر وہی کاسر ہوا جاتا ہے یہہ محال ہے اور اگر ایک کا انکسار دوسرے کے انکسار سے پہلے نہ ہوگا اور یہہ بات ضرور ہے کہ کاسر قوت

انکسار منکسر کے موجود ہو تو یہہ واجب ہوگا کہ دونون کا سب جس وقت کہ وہ باقی نہ ہون باقی ہون یہہ بھی
محال ہے دوسرا احتمال غیر واضح ہے اس واسطے کہ گرم پانی مین جسوقت سرد پانی ملایا جاوے تو وہ نیمگرم ہوجاتا
دونون پانی کی صورت مختلف نہین ہوتین بلکہ ایک ہی رہتی ہے شاید کہ صورت سے مطلق صورت مراد ہو پس
تیسرا احتمال باقی رہا اگرچہ اوسکا دفع کرنا بھی کہ جو امام نے اول کو باطل کیا ہے ممکن ہے مگر اسکے دفع کرنے مین بڑی
دقت ہے اب سمجھنا چاہئے کہ کسر و انکسار کسی طریق سے ہو جو اوس سے کیفیت متشابہ الاجزا حاصل ہوتی ہے
اوسکو مزاج کہتے ہین یعنی وہ کیفیت حاصلہ مزاج ہے اور معنی تشابہ الاجزا کے یہہ ہین کہ جز ناری کہ جو ممتزج مین
بصورت موجود ہے سرد ہو جائے پس اوسمین وہ کیفیت حاصل ہوتی ہے کہ جو جز مائی مین کہ جو ممتزج مین بصورت
موجود ہے حاصل ہے اسکو امام نے مباحثہ مشرقیہ مین ذکر کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ مراد تشابہ الاجزا سے حس لمس
مین موافقت ہونا ہے اس طرح کہ اگرچہ جز ناری سے حرارت قایم ہے اور جز مائی سے برودت لیکن حس لمس مین
درمیان ان دونون کے تفاوت نہ ہو مثل سکنجبین کے ہرچند قیام حلاوت کا شہد سے ہے اور قیام ترشی کا
سرکہ سے لیکن مجموع مین ایک کیفیت اور حاصل ہوگی کہ ان دونون کیفیتون کو اوسنے چھپا لیا یعنی نہ ترشی نہ
شیرینی ان دونون مین سے وقت حس کے ایک ظاہر نہین ہوتی ۔

ن

مزاج کی نو قسم ہین ایک معتدل ہے اور یہہ تعادل سے کہ جسکے معنی مساوی کے ہین مشتق نہین ہے اسواسطے
کہ ایسے معتدل کا وجود نہین پایا جاتا بلکہ عدل فی القسمت سے مشتق ہے اور غیر معتدل یا تو مفرد ہوگا اس کی
چار قسم ہین گرم و سرد و خشک و تر یا مرکب ہوگا اسکی بھی چار قسم ہین گرم و خشک و گرم و تر و سرد و خشک و سرد و تر ۔

ح

مزاج کی دو قسم ہین معتدل اور غیر معتدل معتدل کے دو معنی ہین ایک یہہ کہ ممتزج مین چارون کیفیتین برابر ہون
یعنی حرارت رطوبت کے برابر ہو اور رطوبت یبوست کے برابر ہو یعنی بیل عناصر کا اپنے اپنے مکان کیطرف
برابر ہوا سکو معتدل حقیقی کہتے ہین اس معنی سے غیر معتدل کی آٹھہ قسم ہوئین اسواسطے کہ خروج اسکا اعتدال
یا تو مفرد کیفیت مین ہوگا اسکی چار قسم ہین ایک یہہ کہ فقط حرارت مین خارج ہو یہہ گرم ہے دوسرے یہہ کہ

فقط رطوبت مین خارج ہو یہہ تر ہے تیسرے یہہ کہ فقط برودت مین خارج ہو یہہ سرد ہے چوتھے یہہ کہ فقط یبوست
مین خارج ہو یہہ خشک ہے یا دو کیفیتون مین ہو اور یہہ بات جو آپس مین ضد مین اونمین ممکن ہے یعنی حرارت و
یبوست مین ہو یہہ گرم و خشک ہے یا حرارت اور رطوبت مین ہو یہہ گرم و تر ہے یا برودت اور رطوبت مین
یہہ سرد و تر ہے یا برودت اور یبوست مین ہو یہہ سرد و خشک ہے چار جو اول کہے ہین اونکو مفرد کہتے ہین
اور دوسرے کو مرکب اطباء نے مزاج کو معتدل اور غیر معتدل کی طرف اس معنی کو تقسیم نہین کیا ہے اسواسطے
کہ اونکو اون مزاجون سے بحث ہے کہ جو خارج مین موجود ہون اور ایسے معتدل کا وجود خارج مین ممکن نہین چہ جائیکہ
انسان کا مزاج ہو اور دلیل ایسے معتدل کی خارج مین نہ پائی جانے کی یہہ ہے کہ اگر ایسے معتدل کا وجود
خارج مین ہوتا تو دو باتون سے خالی نہ ہوتا یا تو اس ممتزج کو میل طبعی اپنے مکان کے طرف ہوتا یا نہ ہوتا
یہہ دونون باطل ہین دوسرے کا باطل ہونا تو ظاہر ہے کہ جسم مکان کی طرف مایل نہ ہو ممکن نہین اور اول
اسواسطے باطل ہے کہ اگر اوسکے واسطے میل طبعی مکان کی طرف ہو تو یہہ دو باتون سے خالی نہین یا تو وہ ہی
مکان ہوگا جو بسایط کا ہے یا غیر اوسکے ہوگا غیر کا ہونا باطل ہے اسواسطے کہ مرکب کے واسطے مکان بسایط کے
مکان سے علاوہ نہین ہے اگر علاوہ ہو تو خلا قبل حدوث مرکب کے لازم آتا ہے اور جو مکان مرکب کا یہہ
وہی بسایط کا ہو یہہ بہی باطل ہے کہ میلان مین مساوی ہونے کی وجہہ سے ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے
دوسرے معتدل کے یہہ معنی ہین کہ ممتزج کے واسطے ایسا مزاج کہ اوسکے واسطے بہترین مزاجون سے ہو
حاصل ہو اور ممتزج تمام بدن ہو یا اوسکا جز ہو اور مراد بہترین مزاج سے یہہ ہے کہ عناصر کی مقدار کیفیت
اور کمیت مین جو لایق مزاج اوس مرکب کے ہو حاصل ہو کہ باعث تکمیل اوس فعل کا ہو کہ اوس مرکب سے
مطلوب ہے مثلاً شیر کہ اوس سے شجاعت مقصود ہے زیادتی حرارت کی کہ موجب شجاعت کا ہے اوسمین ضرور ہے
اسکو اعتدال اسدی کہتے ہین اسی طرح خرگوش کہ وہ مستحق خوف اور نامردی کا ہے زیادتی برودت کی
کہ موجب نامردی اور خوف کا ہے اوس مین لازم ہے اوسکو اعتدال ارنبی کہتے ہین اس معنی سے غیر
معتدل کی آٹھہ قسمین ہین یا تو وہ گرم زیادہ ہوگا اوس سے کہ جو چاہیے یعنی جس قدر گرمی اوسکو لایق تہی
اوس سے زیادہ ہوگی یا اوس سے زیادہ سرد ہوگا یا اوس سے زیادہ تر ہوگا یا اوس سے زیادہ خشک ہوگا

یہہ چارون کیفیتین مفرد ہین یا دو کیفیتون مین زیادہ ہوگا یعنی گرم و تر زیادہ ہوگا اوس سے کہ جو لائق اسکے ہے یا گرم و خشک زیادہ ہوگا یا سرد و تر زیادہ ہوگا یا سرد و خشک زیادہ ہوگا یہہ چارون کیفیتین مرکب ہین اطبا نے مزاج کی تقسیم معتدل اور غیر معتدل اسی معنی کو لیکے ہے نہ اوس معنی کو جو پہلے بیان کیا شیخ نے کہا ہے کہ معتدل عدل فی القسمت سے مشتق ہے نہ تعادل سے کہ جس کے معنی ہموزن اور برابر ہونے کے ہین اگرچہ کوئی قاعدہ علم اشتقاق کا جاری نہین ہو سکتا مولف بھی اس کلام مین شیخ کا تابع ہے بعض متاخرین نے جو گمان کیا ہے کہ غیر معتدل آٹھہ قسم مین منحصر نہین ہوتا جو شخص غور سے جو اوپر ہمنے لکہا ہے دیکھے گا تو اسکو معلوم ہو جاویگا کہ غیر معتدل آٹھہ قسم مین منحصر ہے

۹۱۶۲
اقصرائی اردو

ن

تمام مزاجون مین معتدل انسان کا مزاج ہے ۔

٦١٥٤٨٥
١-٢٤٣٢٣

ح

اعدل امزجہ سے یہان یہہ مراد ہے کہ اعتدال حقیقی کے قریب ہو اور اعتدال حقیقی وہ ہے کہ جس مین چارون کیفیتین برابر ہون پس اس معنی کو سب سے معتدل انسان کا مزاج ہے کہ وہ اشرف المرکبات ہے کہ اوس مین استعداد نفس ناطقہ کے متعلق ہونے کے ہے اور نفس ناطقہ سب مدبرات سے کہ جو ممتزج کے متعلق ہین اشرف ہے پس جبکہ یہہ بات ہے تو اوسکا مزاج بہی سب سے اشرف ہونا چاہئے اشرف وہ ہے کہ جو اختلافات سے بعید ہو وسط حقیقی یہہ ہی ہے ہرگاہ کہ ایسا ہونا ممکن نہ تہا تو بسبب وجود خارجی وہ اشرف ہوا کہ جو اوس سے قریب ہو پس واجب ہوئی یہہ بات کہ مزاج انسان کا ایسا ہونا چاہئے کہ جو اوس سے بہت قریب ہو ۔

ن

او قسم انسانون مین ولایت کے اعتبار سے معتدل مزاج خط استوا کے رہنے والون کا ہے ۔

ح

یہان دو مقدمون کا بیان کرنا ضروری ہے اول یہہ ہے کہ نوان فلک خلاف توالی بروج کی حرکت کرتا ہے

یعنی مشرق سے مغرب کی طرف جاتا ہے کہ اس حرکت سے آفتاب و چاند وغیرہ مشرق سے مغرب کی
طرف ہر روز طلوع ہوتے ہوئے دکھلائی دیتے ہین اور وہ او پر دو قطب کے ہے ایک کو قطب
شمالی کہتے ہین اسواسطے کہ وہ شمال کی طرف ہے اور کوکب جدی بنات النعش صغری کے قریب ہے
اور یہہ جو ساکن شمالیہ کے رہنے والے ہین اونکو ظاہر ہوتا ہے دوسرا قطب جنوبی ہے اس واسطے کہ وہ
جنوب کی طرف ہے اور یہہ جو ساکن شمالیہ کے رہنے والے ہین اونکو دکھلائی نہین دیتا اور منطقہ اس
حرکت کا یعنی دائیرہ کہ جو نوے فلک پر مفروض ہے بعد مین دونو قطب سے متساوی ہے اسکو معدل النہار
کہتے ہین اسواسطے کہ آفتاب جسوقت اوسکی طرف پہونچتا ہے تو رات اور دن تمام مساکن مین برابر ہوتے ہین
پس جسوقت کہ وہم کرین کہ سطح اس منطقہ کا قاطع عالم ہے تو اسی سطح ارض پر دائرہ عظیمہ مقابلہ مین معدل النہار
کے حادث ہوتا ہے اور یہہ دائرہ زمین کو شمال سے جنوب تک نصف کرتا ہے اور سبب اسکے کہ وہان
رات و دن ہمیشہ برابر ہوتا ہے اسکو خط استوا کہتے ہین اور کہا ہے کہ خط استوا جنوب شرق زمین چین سے
شروع ہوا ہے اور اوس جزیرہ پر کہ اوسکو اہل ہند جنکموت کہتے ہین اور در گنگ پر کہ یہہ چین کی زمین سے ہے
اور اسکو مستقر الشیاطین کہتے ہین اور جزائر رادت پر کہ اوسکا نام ارض ذہب ہے گذرتا ہوا جزیرۂ سیرانذیب
کے جنوب پر اور جزائر زنج کے شمال پر کہ وہ بڑا شہر ہی گذرا ہے اور حد زنج سے تجاوز کرکے صحاری سودان
پر کہ جہان سے خصی جیشے آتی ہین گذر کر جبال قمر کی شمال پر گذرا ہے اور اسی پہاڑ سے منبع مصر کے نیل کے
نکلتے ہین بعد اسکے جنوب سودان کے مغرب کی طرف گذر کر محیط مغربی کی طرف کہ اوسکو اوقیانوس کہتے ہین
گذرا ہے دوسرے یہہ کہ آٹھوان فلک موافق بروج کے حرکت کرتا ہے اور سبب اس حرکت کے اس کے
دو قطب ہین اور اسکی منطقہ کا نام منطقۃ البروج ہے کہ وہ بارہ قسمون پر منقسم ہوتا ہے اور ہر ایک کو
برج کہتے ہین اور اسکے قطب عالم کی دونون قطبون کے غیر ہین اور منطقہ اسکا معدل النہار کو زوایائی غیر
قایمہ پر سات دو نقطون کے کہ آپس مین متقابل ہین قطع کرتا ہے اور ہر ایک کو نقطہ اعتدال کہتے ہین بسبب
اعتدال رات اور دن کے یعنی ہر برس مین دو مرتبہ کہ جب آفتاب اون دونو نقطون کی طرف پہنچتا
ہے رات و دن برابر ہوتے ہین ایک اون مین کا وہ ہے کہ جسوقت آفتاب اوس سے تجاوز کرتا ہے

تو وہ شمال مین حاصل ہوتا ہے اسکا نام نقطۂ اعتدال ربیعی ہے دوسرا وہ ہے کہ جس وقت آفتاب
اوس سے تجاوز کرتا ہے تو وہ جنوب مین حاصل ہوتا ہے اسکا نام نقطہ اعتدال خریفی ہے جسوقت دائرہ
عظیمہ کا وہم کیا جاوے کہ وہ اقطاب معدل النہار اور منطقۃ البروج پر گذرے تو منطقۃ البروج کے دو
نقطون پر گذریگا اور ان دونون مین معدل النہار سے نہایت بعد ہوتا ہے اور اسکا نام میل کلی ہے
اور یہہ تئیس ۲۳ جزء اور کسیقدر ہے اوس دائرہ سے کہ جو گذرتا ہے اقطاب اربعہ پر کہ جو مقسوم ہے چہتیس ۳۶
جزء پر بعد ان دو نقطون کا نام نقطۂ انقلاب ہے ایک اون مین کا وہ ہے کہ شمال کی طرف ہے اس کا
نام نقطۂ انقلاب صیفی ہے اور دوسرا وہ ہے کہ جنوب کی طرف ہے اسکا نام نقطۂ انقلاب شتوی ہے
اور میل اعتدالین سے شروع ہوتا ہے اور انقلابین تک زیادہ ہوتا ہے بعد اسکے اعتدالین تک گہٹتا ہے
اور یہہ بات جاننی واجب ہے کہ میل اعتدالین سے انقلابین تک اگرچہ زیادہ ہوتا ہے لیکن زیادتی
نقصان مین ہوتی ہے اور اسپر جو برہان لائے ہین وہ اسکے مقام پر مذکور ہین اسیواسطے زیادتی میل ثور
کی میل حمل پر زیادہ ہوتی ہے اوس زیادتی سے کہ جو میل جوزا کو ہی میل ثور پر اسواسطے کہ میل حمل کا بالتقریب
بارہ جزء مین اور میل ثور کا بیس اور میل جوزا کا تئیس ۲۳ و نصف اور زیادتی بیس کی بارہ پر زیادہ ہے اوس
زیادتی سے کہ جو تئیس ۲۳ و نصف کو ہی بیس پر پس جس وقت کہ آفتاب حمل کو قطع کرتا ہے وہ تیس جزء ہے
تو معدل النہار سے بارہ جزء بعید ہوتا ہے اور جس وقت ثور کو قطع کرتا ہے اور وہ بھی تیس جزء ہے تو آٹھ
آٹھہ جزء بعید ہوتا ہے اسواسطے کہ بارہ جزء میل حمل کا ہے اور جسوقت کہ جوزا کو قطع کرتا ہے تو بعید ہوتا ہے
اوس سے تین و نصف اسواسطے کہ بیس میل ثور و حمل کا ہے ایسا ہی کل درجون مین ہے اسیواسطے کہا ہے
کہ میل اول درجہ کا حمل سے تقریباً پچیس دقیقہ ہے اور میل اول درجہ کا سرطان سے ایک دقیقہ اور کسیقدر
ہے پس بسبب مقدار درجہ کے کہ جسکو شمس حوالی اعتدالین سے قطع کرتا ہے معدل النہار سے پچیس ۲۵ دقیقہ
بعید ہوتا ہے اور بسبب مقدار درجہ کے کہ اوسکو شمس انقلابین سے قطع کرتا ہے اوس سے ایک دقیقہ
بعید ہوتا ہے یہہ ہی مراد اوسکے قول سے ہے کہ شمس جسوقت کہ منتقل ہو اعتدالین سے تو اوسکی حرکت
میل مین اسرع اور ابطی ہوتی ہے اوس سے کہ ہوتی ہے وقت قریب ہونے اوسکے انقلابین سے

جسوقت کہ پہچانا پس اب جاننا چاہیئے کہ جگہہ کے اعتدال ہونے مین اختلاف ہے اور یہہ اختلاف
باعتبار اوضاع علویات کے ہے اسباب ارضیہ مثل جبال اور بحار وہ چیزین ہین کہ جنکو ہوا کی تبرید
اور تسخین مین دخل ہے انکی سبب سے نہین ہے پس شیخ کے نزدیک اعدل جگہہ خط استوا ہے
اسکو مولف نے اختیار کیا ہے اور بعض قدما یہہ کہتے ہین کہ چوتھی ولایت ہے اور خط استوا کو جہنت گرم
کہتے ہین اور امام فخرالدین رازی نے بھی اسکو اختیار کیا ہے اور شیخ خط استوا کو اس دلیل سے معتدل
کہتا ہے کہ خط استوا مین آفتاب اسکی سمت راس پر آتا ہے تو اوسمین گرمی بہ نسبت غیر خط استوا کے کہ جب
وہان آفتاب سمت راس پر آتا ہے کم ہوتی ہے اسواسطے کہ خط استوا مین آفتاب سمت راس پر ہمیشہ نہین
رہتا بلکہ وہان سے جلد گذر جاتا ہے جیسا کہ مقدمہ ثانیہ مین پہچانا اور سبب جبکہ ہمیشہ نہ ہو تو تاثیر اوسکی
کم ہوتی ہے اگرچہ وہ قوی کیون نہ ہو اور جسوقت کہ اور شہرون کے رہنے والون کے علاوہ اسکے
مثل رابع کے قریب ہو تو بہت دنون باقی رہتا ہے جیسا کہ جانا گیا سبب جسوقت کہ ہمیشہ ہو اثر اوسکا
قوی ہوتا ہے اگرچہ وہ ضعیف ہو اسیواسطے تسخین شمس کے اسد مین اشد ہوتی ہے اوس سے کہ جو
سرطان مین ہوتی ہے اور حرارت بعد زوال اشد ہوتی ہے اوس سے کہ جو قبل زوال کے ہوتی ہے
اور سردی صبح کو نصف رات سے زیادہ ہوتی ہے حالانکہ صبح کو آفتاب قریب طلوع کے ہوتا ہے
اور نصف رات مین بعید ہوتا ہے اور نیز تمام احوال خط استوا کے رہنے والون کا بسبب برابر ہونے
دن کے گرمی کے رات کی سردی سے بوجہہ برابر ہونے دن اور رات کے ہمیشہ مساوی ہوتا ہے
بخلاف ان کے غیر کے کہ اون مین دن بڑا ہوتا ہے اور رات چھوٹی ہوتی ہے جسوقت کہ آفتاب
بروج شمالیہ مین ہوتا ہے گرمی اسکی شدید الحرارت نہین ہوتی جیسا کہ پہچانا اور جاڑا بھی شدید البرد
نہین ہوتا اسواسطے کہ آفتاب اونکی سمت سے بہت بعید نہین ہوتا ہے پس تفاوت درمیان انکے
گرمی اور جاڑے کے بہت نہین ہوتا ہے مدت ہر ایک فصل کی کم ہوتی ہے یعنی ڈیڑھ مہینے ہوتی ہے
اسواسطے کہ فصل سال کے اس جگہہ آٹھہ ہوتے ہین اسواسطے کہ آفتاب سمت راس پر ایک سال مین دو
مرتبہ اعتدالین مین آتا ہے پس دو صیف حادث ہوتی ہین اور اسیطرح انقلابین مین دو مرتبہ سمت راس سے

نہایت دور ہوتا ہے پس دو شتا حادث ہوتی ہین درمیان صیف اور شتا کے خریف ہے اور درمیان
شتا اور صیف کے ربیع ہے پس دو ربیع اور دو خریف لازم ہوتی ہین پس اول حمل سے نصف ثور تک
صیف ہے اور نصف ثور سے اول سرطان تک خریف ہے اور اول سرطان سے نصف اسد تک شتا ہے
اور نصف اسد سے اول میزان تک ربیع ہے اور اول میزان سے نصف عقرب تک پہر صیف شروع
ہوتی ہے اور نصف عقرب سے اول جدی تک خریف ہے اور اول جدی سے نصف دلو تک
شتا ہے اور نصف دلو سے اول حمل تک ربیع ہے اور یہہ امور اسبابات کو واجب کرتے ہین کہ ہوا اوس جگہ
مین برابر ہوتی ہے مضاد نہین ہوتی کہ جو قابل اعتماد کے ہو یعنی ضرر اوسکا نمایان ہو پس سکان وہان کے
گویا انتقال کرتے ہین ہمیشہ ایک حالت متوسط سے طرف اوس حالت کے کہ اوسکے مشابہ ہے بخلاف اور
اقالیم کے کہ وہان کی سکان بسبب نہایت بعید ہونے آفتاب کے بیچ ایک فصل کے اور قریب ہونے کے
بیچ دوسری فصل کے گویا ضد سے طرف ضد کے منتقل ہوتے ہین اور یہہ بات نکات اور رنج کو ہوا مین واجب
کرتی ہے اسواسطے کہ احساس ایک ضد کا اوس شخص کو کہ بیچ ضد دوسری کے ہے قوی تر ہوتا ہے شیخ
بو علی سینا نے کہا ہے کہ مینے ایک جنگلی کو دیکہا کہ وہ حجاز سے بخارا مین جسکہ نہایت گرمی پڑ رہی تہی آیا اور سردی
کی شکایت کرتا تہا کہ یہان سردی بہت ہے اور بخارا کے رہنے والے گرمی کی شکایت کرتے تہے اور یہہ بات
شدت انفعال پر دلالت کرتی ہے امام نے کہا ہے کہ کسی شہر کو فرض کرین کہ عرض اوسکا دوگنا میل کلی سے ہو
یعنی چہالیس جزو اور کسیقدر ہو پس جسوقت کہ شمس اوس شہر کے رہنے والون کے سر سے نہایت قریب ہو گا
تو بعد اوسکا اون سے مثل بعد خط استوا کے ہو گا اور زوہ اونکی صیف اور خط استوا کے شتا ہے اور تسخین
اونکی اوسوقت مین اس شہر مین مثل اوسکے ہو گی جو خط استوا مین ہوتی ہے بسبب اسکے کہ دونون مین بعد
برابر ہے اور جسوقت کہ صیف اونکی مثل شتا خط استوا کے ہوئے تو خط استوا کی صیف کی نسبت کیا گمان
ہوتا ہے اسکا جواب یہہ دیا ہے کہ ہم اس بات کو تسلیم نہین کرتے کہ تسخین شمس کی اس شہر مین اس وقت
مثل اوس تسخین کے ہوتی ہے کہ جو خط استوا مین ہوتی ہے اور یہہ قول کہ دونون مین بعد برابر ہو اسکا یہہ جواب ہے
کہ دونون بعد برابر ہونے سے یہہ بات لازم نہین آتی کہ دونون مین حرارت بہی برابر ہو اسواسطے کہ دن

اس شہر کی اوس کی رات سے بڑا ہوتی ہین اسواسطے کہ دن تقریباً سولہ ساعت مستوی ہوتے ہین اور رات تقریباً آٹھہ ساعت مستوی ہوتی ہے بخلاف خط استوا کے اور نیز یہہ بات ہے کہ مالوف اثر نہین کرتا خط استوا کے رہنے والے جو ہوا کو سرد معلوم کرتے ہین حالانکہ آفتاب منقلب مین ہے شاید کہ یہہ بات ہو کہ اونکو برودت مفہوم نہین ہوتی اور طلب کرنا انکا حرارت کو بسبب نہ مفہوم ہونے حرارت کے ہے صاحب تذکرہ نے کہا ہے کہ اگر مراد اعتدال سے تشابہ احوال ہو تو اس بات مین شک نہین ہے کہ یہہ بات خط استوا مین زیادہ ہوتی ہے بخلاف رابع کے اور اگر دو کیفیتون کا برابر ہونا مراد لین تو اسبات مین شک نہین کہ رابع مین زیادہ ہوتی ہے بخلاف خط استوا کے اسبات پر شدت سے سیاہ ہونا خط استوا کے رہنے والون کا مثل زنگی و حبشی کے اور نہایت پیچدار ہونا اونکے بالون کا دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ یہہ بات حرارت سے ہوتی ہے اسکا یہہ جواب دیا ہے کہ جایز ہے یہہ کہ شدت سے سیاہ ہونا اور بالون کا پیچدار ہونا بسبب اسباب ارضیہ کے ہو اور یہہ محل نزاع سے خارج ہے اور کہا ہے کہ کثرت توالد اور تناسل کی اور کثرت آبادی کی اقلیم رابع مین سے یہہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اعدل ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ جایز ہے کہ خط استوا مین اسبات کا کوئی مانعات ارضی مین سے مانع ہو۔

ن

بعد اسکے چوتھی اقلیم کے رہنے والون کا۔

ح

یہان ایک مقدمہ کا بیان کرنا ضروری ہے اور وہ یہہ ہے کہ زمین جیسا کہ خط استوا سے نصفا نصف شمال اور جنوب مین منقسم ہوتی ہے ایسے ہی دوسرے دائرہ عظیمہ سے کہ جو اوسکی بسط پر وہم کیا جاتا ہے اور وہ دونو خط استوا کے قطب پر اور دونو عمارات کی طرف پر گذرتا ہے اوسمی فوق اور اسفل مین نصفا نصف ہوتی ہے پس زمین ان دونون سے چار حصہ پر تقسیم ہوئی ایک اون ربعین شمالیین کا ربع مسکون ہے اور معین کرنا اسکا متعذر ہے یعنی ممکن نہین ہو سکتا بعد اسکے اگر وہم کیا جاوے اوسکی بسط پر تیسرا دائرہ عظیمہ گذرتا ہوا دونو خط اولین کی قطبون پر تو وہ زمین کو نصفا نصف کرتا ہے پہلے ربع

مسکون کو شرقاً و غرباً نصف کرتا ہے مقطع اولی کہ جو فوقانی مین نصف کرتا ہے اوسکا نام قبۃ الارض ہے تیسرے کو نصف نہار رقیہ کہتے ہین جس وقت کہ یہہ پہچانا پس اب سمجھنا چاہیئے کہ اعدل جگہہ خط استوا کے بعد شیخ بو علی سینا کے نزدیک اقلیم رابع ہے اور نیز مولف کے نزدیک اقلیم رابع ہے خامس قریب رابع کے ہے اگر کوئی کہے کہ اقلیم رابع اعدل ہے ماسوا خط استوا کی تو ادویہ نافعہ مثل افادیہ کے اسمین پیدا ہونی چاہیئے تہین جواب اسکا یہہ ہے کہ اکثر ادویہ ایسی ہین کہ اون مین ایک نہ ایک کیفیت غالب ہوتی ہے پس یہہ بات کہ یہہ اوس اقلیم مین کہ جو اعتدال سے خارج ہین اونمین پیدا ہونی چاہیئے چونکہ اقلیم رابع معتدل ہے پس اسمین معتدل پیدا ہونی چاہیئین اور اس پر یہہ دلیل ہے کہ ہمیشہ مسافت آفتاب اونکی سر و نیز نہین رہتی ہے اس لئے وہ اس گرمی سے نہین جلتی ہین جیسے کہ رہنے والے اواخر اقلیم ثانے اور اوایل اقلیم ثالث کے اور نیز یہان کے رہنے والون کے اخلاط مین خامی نہین رہتی بسبب ہمیشہ دور رہنے آفتاب کے اونکی سمت راس سے جیسے آخر اقلیم پنجم اور چھٹے اور ساتوین اور اوایل پنجم کے رہنے والے چوتہی ولایت کے رہنے والون کے قریب ہین اگر کوئی کہے کہ جبکہ چوتھی ولایت اعدل ہے ماسوا خط استوا کی تو ادویہ نافعہ مثل افادیہ کے اسمین پیدا ہونی چاہیئین جواب اسکا یہہ ہے کہ اکثر ادویہ ایسی ہین کہ اوسمین ایک نہ ایک کیفیت غالب ہوتی ہے پس جبکہ یہہ بات ہے تو یہہ اوس اقلیم مین کہ جو اعتدال سے خارج ہو پیدا ہونی چاہیئین چونکہ اقلیم رابع معتدل ہے تو اسمین معتدل پیدا ہونی چاہیئے تاکہ صلاحیت اسیات کے رکھنے کہ بدن انسان کے شبیہ ہو جاوے ایسی وہ شے ہوتی ہے کہ جس مین غذائیت غالب ہو نہ دوائیت ۔

ل

باعتبار عمر کے جوانون کا مزاج معتدل ہے بچے حرارت مین جوانون کے برابر ہین لیکن رطوبت انمین اون سے زیادہ ہوتی ہے اسیواسطے حرارت ان مین ملایم ہوتی ہے اور حرارت جوانون مین تیز ہوتی ہے

ح

یہان سے مولف باعتبار عمر کے مزاجون کا بیان کرتا ہے یہہ جاننا چاہیئے کہ باعتبار اون ہی تاسون کے

کہ جہان آدمیون کی کثرت ہے شل حوتہی و پانچوین ولایت کے انسان کی عمر کے چار زمانے ہین اول زمانہ نمو کا ہے یعنی بڑھنیکا اور یہہ اول عمر سے تیس برس کے قریب تک رہتا ہے بیس برس تک تو نمو ظاہر ہے اور بعد بیس برس کے جمال و کمال اور قوت اور حلاوت بڑھتی ہے اور ڈاڑہین بہی اکثر اس عمر مین نکلتی ہین اور گرتی ہین پس یہہ باتین اسبات پر دلالت کرتی ہین کہ ابہی قوت نامیہ ٹہری نہین ہے دوسرا زمانہ وقوف کا ہے یعنی اسبات مین شک نہین ہے کہ زمانہ نمو کا بہی ہوتا ہے اور انحطاط کا بہی ان دونون حرکات متضادہ کے درمیان جو سکون ہوتا ہے وہ زمانہ وقوف کا ہے اسکو شباب بہی کہتے ہین اور اسکا زمانہ آخر نمو سے پینتیس برس یا چالیس برس تک رہتا ہے تیسرا زمانہ انحطاط کا ہے اگر اوس مین نقصان محسوس نہون اور قوت باقی ہو اوسکو کہولت کہتے ہین یہہ آخر سن شباب سے ساٹھہ برس تک رہتا ہے اور اگر اوس مین نقصان محسوس ہون اور قوت مین ضعف ظاہر ہو یعنی رطوبت غریزیہ حفظ حرارت غریزیہ سے ناقص ہوجائے اوسکو شیخوخت کہتے ہین اسکا زمانہ آخر سن کہولت سے آخر عمر تک رہتا ہے اور وجہہ حصر کی یہہ ہے کہ بدن یا تو بڑہیگا یا گہٹیگا یا یہہ کہ دونون حالتین نہ ہونگی یعنی نہ بڑہیگا نہ گہٹیگا اول زمانہ نمو کا ہے دوسرا اگر اوس مین نقصان خفی ہون تو زمانہ کہولت کا ہے اگر نقصان واضح ہون وہ زمانہ شیخوخت کا ہے اور تیسرا زمانہ وقوف کا ہے سن نمو مین چار سبع ہوتے ہین ہر سبع سات برس کا ہوتا ہے ہر سبع مین انسان کے حال مین تغیر ہوتا ہے جب پہلا سبع گذر جاتا ہے تو اعضا کسیقدر سخت ہوجاتے ہین اور اون مین کسی قدر قوت آجاتی ہے اور دودہ کے دانت گرجاتے ہین اور اوسکی جگہہ اور دانت قوی نکل آتے ہین اسی کمال کی وجہہ سے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبکہ لڑکے سات برس کے ہون اونکو نماز تعلیم کرنی چاہیئے اور سبب دانتون کی تبدیل کا یہہ ہے کہ دانتون کی احتیاج واسطے چبانے اور توڑنے کسی چیز کے ہوتی ہے اسیواسطے کسی چیز کے چبانے کی حاجت نہین ہے جنین کے دانت نہین نکلتے ہین اور ایسے ہی اوس بچے کے کہ جو ابہی دودہ پیتا ہے دانت نہین نکلتے کہ ابہی کسی چیز کے چبانے کی حاجت نہین ہے اور دودہ کے دانت قوت مدبرہ کے قصد سے نہین نکلتی بلکہ اس وجہہ سے نکلتے ہین کہ مادہ غلیظ ہوتا ہے اور دودہ کی حرارت اوسکے معاون ہوتی ہے پس دانت جلد نکل آتے

اسیواسطے جو لڑکا گرم دودہ پیتا ہے بہت جلد اوسکے دانت نکل آتے ہین اور جو دانت قوت مدبرہ
کے قصد سے نہین نکلتے ہین وہ مضبوط بہی نہین ہوتے جب کسی چیز کے چبانے کی احتیاج ہوتی ہے
وہ دانت گر جاتے ہین اور اوسکی جگہہ دانت صالح جمتے ہین اور وقت گذرنے دوسرے سبع کے
اعضا جیسے کہ سخت ہونے چاہیئین سخت ہوجاتے ہین اسیواسطے اس وقت لڑکا بالغ ہوتا ہے
اور لڑکیون کو حیض جاری ہوتا ہے اور پستان اوبہر آتی ہین اور منی کا مادہ پیدا ہوتا ہے بالغ ہونے
کی چند علامات جمہور نے مقرر کی ہین منجملہ اونکے کشادہ ہونا ناک کے نتھنون کا ہے اسواسطے کہ رطوبت
غرویہ جو ناک کو ملصق ہوتی ہے بسبب شدت حرارت کے ناقص ہوجاتی ہے اور علامت بالغ ہونیکی
یہہ ہے کہ ٹیٹوا باہر کو نکل آتا ہے اور آواز غلیظ ہوجاتی ہے اسواسطے کہ حرارت کی شدت حنجرہ کو وسیع
کرتی ہے اور آواز کو غلیظ کرتی ہے اور یہہ علامت ہے کہ بغل مین بو آنے لگتی ہے اسواسطے کہ بسبب
شدت حرارت کے دل سے فضلہ عفنہ نرم گوشت کی طرف کہ جو بغل مین ہے بسبب اسکے کہ نرم ضعیف ہے
اور دل سے نزدیک ہے دفع ہوتے ہین اور اسوقت مین انسان پر احکام شرع کے واجب ہوتے
ہین اور جو وقت گذرنے تیسرے سبع کے انسان قوت مین کامل ہوجاتا ہے اسیواسطے اوس وقت
داڑہی نکل آتی ہے اور وقار ظاہر ہوتا ہے داڑہی کے نکلنے کا بیان ان شاء اللہ تعالی آگے کیا جائیگا
اور وقت گذرنے چوتھے سبع کے بسبب اسکے کہ سختی انتہا کو پہونچ جاتی ہے مجاری کو اتساع اور تمدد
ممکن نہین قوت نامیہ ٹہہر جاتی ہے قریب تیس کے جو سن نمو کو کہا ہے کوئی زمانہ مقرر نہین کیا اس کی
یہہ وجہہ ہے کہ بعض مین جلدی تغیر ہوجاتا ہے اور بعض دیر مین مگر تیس کے حوالے مین ضرور ہوجاتا
ہے اسیواسطے اوسکے قرب کا اعتبار کیا اگر سن نمو مین چار سبع لو [illegible] کے یعنی اٹھائیس برس
مین نمو ہوا تو سن وقوف کا زمانہ ۲۸ برس سے ۳۵ برس تک ہوتا ہے یہہ کثیر الوجود ہے اور
اگر زمانہ نمو کا چار سبع سے زیادہ ہوا یعنی فرض کرو کہ تیتیس برس [illegible]
چالیس برس تک ہوگا یہہ کم ہوتا ہے اس وقت مین بعض افعال طبیعیہ ساکن ہوجاتے [illegible] افعال
نفسانیہ قوی ہوجاتے ہین اور سن کہولت مین بہی تقریبا تین سبع ہوتے ہین جسوقت انسان

سن کہولت سے تجاوز کرتا ہے اوسکی صحت کی حفاظت نہین ہوسکتی اس وقت مین قوت ضعیف
ہوجاتی ہے جو تدبیر کی جاتی ہے اولٹی پڑتی ہے بعد ساٹھہ برس کے موت آجاتی ہے جناب رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت کی آدمیون کی عمرین ساٹھہ اور ستر کے درمیان مین
ہونگی اور سن شیخوخت کی مدت بعض نے کہا ہے کہ ساٹھہ برس ہے اسواسطے کہ سن کمال چالیس
برس تک رہتا ہے تو نقصان کا زمانہ اوس سے دوگنا ہونا چاہئیے یعنی اسّی برس چالیس کمال کی
اور اسّی شیخوخت کی کل ایک سو بیس برس ہوئے اتنی عمرین اکثر دیکھنے مین آئی ہین لیکن کوئی دلیل ایسی
نہین ہے کہ عمر ایک سو بیس برس کی ہو بلکہ موت کے وجوب کے دلایل ہین اور یہہ جو کہا کہ زمانہ فساد کا
دوگنا کمال کے زمانہ سے ہوتا ہے اسکی بھی کوئی دلیل نہین ہے نجومی کہتے ہین کہ انسان کی عمر ایک سو بیس
برس کی ہوتی ہے ابو ریحان نے ماشاء اللہ سے حکایت کی ہے کہ ممکن ہے انسان نو سو ساٹھہ برس تک
جیسے اوسکو اونکے نزدیک قران اعظم کہتے ہین اور کتب الٰہیہ مین لکھا ہے کہ پچھلی آدمیون کی عمرین طبعی ایسی
ہوتی تہین اسکا انکار کرنا جہل ہے اور جو کہ کتب الٰہیہ مین لکھا ہے اوسکے جو لوگون نے یہہ تاویل کی ہے
کہ وہان سن سے یہہ مراد نہین ہے جو ہمارے نزدیک ہے بلکہ اس سے کم مراد ہے اسپر بھی کوئی دلیل نہین ہے
پس جسوقت کہ یہہ باتین سمجہہ مین آگئین پہر ہم کتاب کے مطلب کی طرف رجوع کرتے ہین مولف نے
لکھا ہے کہ جوانون کا مزاج سب سے معتدل ہے اسکے دو معنی ہین ایک یہہ کہ سن شباب کہ جو قریب ہے
سن کہولت کے تمام سنون سے معتدل ہے اس واسطے کہ اس سے پہلے بہت رطوبت ہوتی ہے
اور اسکے بعد رطوبت کم ہوجاتی ہے اور خشک ہوجاتی ہے دوسرے یہہ معنی ہین کہ جوان لڑکون سے
معتدل ہین اسواسطے کہ جوانون مین جنس حرارت و برودت اور جنس رطوبت اور یبوست دونون مین
اعتدال ہوتا ہے لڑکون مین جنس حرارت اور برودت ہی مین فقط اعتدال ہوتا ہے اور دوسری جنس یعنی
جنس رطوبت اور یبوست مین اعتدال نہین ہوتا یعنی رطوبت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے اونکو نمو ہوتا ہے
اطبا نے لڑکون اور شباب کی حرارت مین اختلاف کیا ہے بعض یہہ کہتے ہین کہ لڑکون کے مزاج مین بہ نسبت
شباب کے زیادہ حرارت ہے اور بعض کہتے ہین کہ شباب کے مزاج مین بہ نسبت لڑکون کے زیادہ حرارت ہے

جوکہ یہہ کہتے ہین کہ لڑکون کے مزاج مین بہ نسبت شاب کے زیادہ حرارت ہے یہہ دلیل لاتے ہین کہ
لڑکون کو نمو ہوتا ہے اور نمو کا فاعل حرارت ہی بعض نے اسکا یہہ جواب دیا ہے کہ شاب بہ سبب یبوست
کے مستولی ہونے کے نہین بڑہتے ہین کیونکہ رطوبت واسطے اتصال اور انفصال اور تجدید اور تشکیل کے
سہل القبول ہوتی ہے نہ یبوست جیسا کہ فعل کا ہونا بہ سبب نہ ہونے فاعل کے ممتنع ہی ایسے ہی بہ سبب نہ ہونے
استعداد قابل کے ممتنع ہے اور یہہ بھی جواب ہے کہ انسان کو نمو بسبب طلب کمال کے ہوتا ہے جبکہ
کمال ہو گیا تو پہر کیا ضرورت نمو کی ہے، اگرچہ حرارت اونکی ناقص نہین ہوئی ہے جیسا کہ چاہئے اور دوسرے
یہہ دلیل لاتے ہین کہ شاب مین خون زیادہ ہوتا ہے اور بسبب خون ہی کی زیادتی کی اکثر نکسیر جاری
ہوتی ہے اور خون گرم ہے اور نیز شاب بہ نسبت لڑکون کے قوی الحرکت ہوتے ہین اور حرکت حرارت سی
ہوتی ہے اسکا بعض نے یہہ جواب دیا ہے کہ ہم اسبات کو نہین تسلیم کرتے کہ شاب مین خون زیادہ ہوتا
ہے لڑکون کا خون نمو مین صرف ہوتا ہے اور عروق مین محتبس نہین ہوتا اسیوجہہ سے لڑکون کو اکثر نکسیر
جاری نہین ہوتی اور یہہ بات بھی کہنی جائز ہے کہ کثرت رعاف کی شاب مین بسبب یبوست عروق کی ہی
اسواسطے کہ یابس پھٹنے کو زیادہ قبول کرتا ہے اور لڑکون کو جو حرکت مین قوت کم ہوتی ہے بسبب غلبہ
رطوبت کے ہے اسواسطے کہ استرخاء ہوئے مانع قوت حرکت ہے جالینوس کے نزدیک لڑکون اور
شاب مین حرارت کمیت مین برابر ہے اور کیفیت اور حدت مین مخالف ہی کمیت مین برابر ہونے سے یہ مراد ہے کہ
قوت تاثیر مین برابر ہو نہ مقدار مین یعنی لڑکون مین جو حرارت ہوتی ہے وہ شاب مین نہ تو کم ہوتی ہے نہ زیادہ
ہوتی ہی اول تو اس وجہہ سے نہین ہے کہ اگر کم ہوتی تو ذبول واقع ہوتا اور ثانی باطل ہے پس مقدم بھی
باطل ہوا اور یہہ بات کہنی جائز نہین ہے کہ اگر ناقص نہین ہے تو نمو واقع ہونا چاہئے کیونکہ اسکا وہ ہی جواب
ہے کہ جو گذرا اور دوسری اس وجہہ سے نہین ہے کہ زیادتی حرارت غریزیہ کی یا تو بسبب فیضان نفس کے
ہوتی ہے دوسری مرتبہ بدن پر بعد وجود بدن کے یہہ اوسوقت ہے کہ اگر یہہ کہین کہ حرارت غریزیہ جنس حرارت
غیر یہ سے نہین ہے یہہ مذہب حکمائے محققین کا ہے یا بسبب وجود جز ناری کے ہوتی ہے کہ باقی عناصر سے
بدن مین ممتزج ہوتا ہے یہہ اوسوقت تک ہے کہ اگر کہین کہ حرارت جنس حرارت ناریہ سے ہے

یہہ مذہب اوس گروہ کا حکما مین سی ہے جنکو تحقیق نہین ہے یہہ دونو امر محال ہین اگر کوئی کہے کہ اگر حرارت شاب مین لڑکون کی حرارت سی زیادہ نہ ہوتی تو اونکے اعضا کی تدبیر کب ممکن تہی اسواسطے کہ اعضا اونکے لڑکون کے اعضا سے بڑے ہوتے ہین جواب اسکا یہہ ہے کہ لڑکون کے اعضا بڑہتے ہین یہہ بڑہنا زیادتی شاب کی قایم مقام ہے اور حدت اور لینت مین مخالفت بسبب اسکے ہے کہ لڑکون مین رطوبت کثرت سے ہوتی ہے پس بسبب کثرت رطوبت کے حرارت مین لینت آجاتی ہے اسواسطے کہ حرارت ترشی کی ملایم ہوتی ہے اور حرارت خشک شے کی تیز ہوتی ہے دیکہو پانی اور پتھر جسوقت کہ یہہ دونو برابر گرم کئے جاوین تو پتھر مین حرارت بہ نسبت پانی کے تیز ہوتی ہے بعض اطبا اسکی مثال حمام سے دیتے ہین کہ زمین حمام کی پانی سی زیادہ گرم ہوتی ہے اور پانی ہوا سے زیادہ گرم ہوتا ہے اور گرم کرنے والے سب کی ایک شے ہی اور لڑکون مین رطوبت اسوجہہ سے زیادہ ہوتی ہے کہ ان مین جو رطوبت غریزیہ ہے وہ منی اور خون اور روح بخاری سے حاصل ہوتی ہے اور یہہ وہ رطوبت ہی کہ تہوڑی تہوڑی اول عمر سے آخر عمر تک تحلیل ہوتی جاتی ہے یہہ وہ ہے کہ جو جالینوس نے بیان کیا ہے اور یہہ ہی مولف نے اختیار کیا ہے مولف کا کلام جالینوس کے کلام کے مطابق ہے۔

ن

ادہیڑ اور بڈہون کا مزاج سرد و خشک ہی لیکن شیخ کے مزاج مین بسبب رطوبت غریبہ بالہ کے تری زیادہ ہوتی ہے

ح

بسبب نقصان حرارت غریزیہ کے تو سرد ہے اور بسبب رطوبت کے تحلیل ہونے کے خشک ہے یہہ بات ہڈیون کے سخت ہونے اور جلد کے پہٹنے سے جانی جاتی ہے اور شیخ بسبب اسکے کہ اوس مین رطوبت غریبہ بالہ ہوتی ہے تر زیادہ ہے اور رطوبت غریبہ بسبب ضعف ہضم کے ہوتی ہے یعنی جیسا کہ غذا ہضم ہونی چاہئے ہضم نہین ہوتی پس اس وجہہ سے رطوبت فضلیہ بدن مین زیادہ ہوتی ہے اور وہ رطوبت اعضا کو تر کرتی ہی اور یہہ رطوبت اعضا کے جوہر کو تر نہین کرتی ہے جیسا کہ لڑکون مین تر کرتی ہے بلکہ اعضا ہی کو تر کرتی ہے رطوبت لڑکون کی مثل رطوبت اوس ٹہنی کے ہے کہ جو تازہ و تر ہو اور رطوبت بڈہون کی مثل رطوبت اوس لکڑی کے ہی کہ جو خشک ہو اور

پہر پانی مین بہگوئی جاوے یہہ رطوبت غریبہ اعضائی اصلیہ کو خشک کرتی ہے یعنی بسبب اسکے غذا اعضا کو خارج سے نہین پہونچ سکتی اور یہہ بسبب اسکے کہ فضلہ بھی خود صلاحیت غذا ہونے کی نہین رکھتی بسبب نہ پہونچنے غذا کے اعضا خشک ہوجاتے ہین اور ادہیڑ کے بدن مین یہہ رطوبت غریبہ حادث نہین ہوتی ہی یعنی ہضم اوسکا ایسا ضعیف نہین ہوتا کہ جوا وسکو یہہ بات لازم ہو اگر یہہ رطوبت بڈہون مین نہ ہوتی ہو بوڑہون مین یبوست ادہیڑ کے بدن سے زیادہ ہوتی ہے۔

ل

اعضاؤن مین سب سی معتدل سبابہ اونگلی کے پورون کی جلد ہے بعد اسکے باقی اونگلیون کے پوروؤن کی جلد ہی بعد اسکے اصابع کی جلد ہے بعد اسکے راحہ کی جلد ہے بعد اسکے کف کی جلد ہے بعد اسکے ہاتہہ کی جلد ہے بعد اس کے سارے بدن کی جلد ہے۔

ح

اعضاؤن مین سب سی معتدل جلد ہے اسواسطے کہ جس قدر اعضا بدن مین ہین گرم کے مقابلہ مین تو سرد ہے مثل دل کے کہ گرم تر ہے اور جلد اوسکی مقابلہ مین گرم ہے اور سرد کے مقابلہ مین مثل پٹھے کے گرم ہے اور تر کے مقابلہ مین خشک ہی مثل دماغ کے کہ تر ہے جلد اوسکی مقابلہ مین خشک ہی اور خشک کے مقابلہ مین تر ہے مثل ہڈی کے کہ خشک ہی جلد اوسکی مقابلہ مین تر ہے اور نیز جلد مین خون و پٹھے ہین خون گرم تر ہے اور پٹھہ سرد و خشک ہین پس دونون مل کے معتدل ہوگئے بعض نے کہا ہے کہ جلد اسوجہہ سے معتدل ہی کہ جو شے حرارت و برودت مین معتدل ہو اوس سے منفعل نہین ہوتی جیسے پانی کہولتا ہوا کہ اوسکے برابر اوس مین برف ہو جب جلد پر ڈالا جاتا ہے تو جلد اس سے منفعل نہین ہوتی یعنی جلد کو کچہہ اثر نہین پہونچتا بخلاف سرد و گرم پانی کے ایسے ہی جو رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو اوس سے منفعل نہین ہوتی مثل اوس جسم کے کہ نہایت خشک ہو اور دوسرا نہایت تر ہو دونو برابر لیکر آپس مین ملائین اور جلد پر ڈالین جلد منفعل نہین ہوتی یعنی جلد پر کچہہ اثر نہین ہوتا یعنی وہ اپنی حس سے ادراک نہین کرتی معتدل سے نہ منفعل ہونا اعتدال کی دلیل ہے یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہے اور وہ شبہ اس وجہہ سے وارد نہین ہوتا کہ اعتدال ملموس کا اعتدال لامس سے جانا جاتا ہے پس اگر اعتدال لامس کا

ملموس کے اعتدال سے جانا جاوے دور لازم آتا ہے اسواسطے کہ یہہ بات ہم نہین تسلیم کرتے کہ اعتدال ملموس کا لامس کے اعتدال سے جانا جاتا ہے جیساکہ ہمنے فرض کیا ہے بلکہ اس وجہہ سے شبہ وارد ہوتا ہے کہ جلد معتدل جب ہوسکتی ہے کہ جو چیز کہ غیر جلد کی ہے منفعل ہو اوس چیز سے کہ اوس سے جلد منفعل ہوا ور یہہ بات معلوم نہین ہوسکتی اور یہہ کلام مطلق جلد کے اعتدال مین ہے ہاتہہ کی جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہے اور ہاتہہ مین کف کی زیادہ معتدل ہے اور اوس سے زیادہ راحہ کی جلد معتدل ہے اوس سے زیادہ اونگلیون کی جلد معتدل ہے اور اوس سے زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہے اور اوس سے زیادہ سبابہ کی اوپر کا جو پور ہے اوسکی جلد معتدل ہے اسواسطے کہ معتدل وہ ہوتا ہے کہ جو حاکم ہو ملموسات کی مقدار دریافت کرنے مین کیونکہ حاکم کو اطراف کی طرف میلان مساوی ہوتا ہے پس بہ نسبت اور جلدون کے یہہ بات ہاتہہ کی جلد مین زیادہ ہے اور ہاتہہ مین کف کی جلد مین زیادہ ہے اور کف مین راحہ کی جلد مین زیادہ ہے اور راحہ سے اونگلیون کی جلد مین زیادہ ہے اور اونگلیون مین پورونکی جلد مین زیادہ ہے اور پورون مین سبابہ کی پورون مین زیادہ ہے سبابہ کا پور گویا بالطبع حاکم ہے ملموسات کی مقدار دریافت کرنے مین اسیواسطے مصنف نے متن مین بالترتیب جلدونکو بیان کیا ہے یعنی پہلے سبابہ کی پورون کی جلد کو بیان کیا اور اوسکے بعد اور پورون کی جلد کو اور اوسکے بعد علاوہ پورون کے اونگلیون کی جلد کو اوسکے بعد راحہ کی جلد کو اوسکے بعد کف کی جلد کو اسکے بعد ہاتہہ کی جلد کو اوسکے بعد مطلق جلد کو بیان کیا ہے

ن

اعضاؤن مین سے سب سے گرم دل ہے بعد اوسکے جگر ہے بعد اوسکے گوشت ہے

ح

دل اس وجہہ سے سب سے زیادہ گرم ہے کہ روح علاوہ قلب کے جتنے اعضا ہین سب سے زیادہ گرم ہے کیونکہ وہ بہت لطیف اور بہت خفیف ہے بغیر اسکے کہ اوسکو اعضا سے حرارت پہونچے جو ایسا ہوگا اوسمین دو عنصر خفیف زیادہ ہوتے ہین اور جس مین عنصر خفیف زیادہ ہون وہ زیادہ گرم ہوتا ہے اسواسطے کہ وہ دونون گرم ہین جبکہ روح اعضاؤن مین زیادہ گرم ہے علاوہ دل کے تو دل اور اعضا سے زیادہ گرم ہوا اسلیئے کہ

زیادہ گرم ہے روح سے اسواسطے کہ دل مبدء روح کا ہے جو چیز لطیف کرنے والی ہے واجب ہے
یہہ کہ اوس سے کہ جسکو لطیف کرے اقوی ہو حرارت مین تاکہ خونکو لطیف کرے کہ وہ خون روح ہو جاوے جو شی گرم کرنے سے
گرم ہو وہ بہت گرم ہوتی ہے بعض نے کہا ہے کہ روح اور دل حرارت مین مساوی ہین یعنی بسبب اسکے کہ علت
قوی ہوتی ہے معلول سے یہہ اسبات کو چاہتی ہے کہ دل زیادہ گرم ہے بسبب اسکے کہ دل گوشت اور رعشیہ اور عروق اور
اعصاب اور غضروف اور خون سے مرکب ہے اور ان مین حرارت روح کی حرارت سے کم ہے اسواسطے
کہ روح جوہر لطیف ناری ہوائی ہے یہہ اسبات کو چاہتا ہے کہ روح زیادہ گرم ہے اور مدعا اس قول سے
بھی ثابت ہے اسواسطے کہ جو شے گرم ہے اوسکی مساوی ہے پس مساوی گرم کا گرم ہوتا ہے اگر کوئی کہے کہ
اس قول سے کہ دل روح کی حرارت مین مساوی ہے یہہ قول مولف کا کہ سب سے زیادہ اعضاؤن مین گرم
قلب ہے صادق نہین آتا جواب اسکا یہہ ہے کہ روح عضو نہین ہے پس یہہ اعتراض وارد نہین ہوتا بعد
اسکے جگر ہے اس کی حرارت دل کی حرارت سے کم ہوتی ہے اور گوشت کی حرارت سے کہ وہ تمام اعضا سے گرم
ہے زیادہ گرم ہے گرم اسواسطے ہے کہ اسکا فعل پکانا ہے اور غذا کو مستحیل بہ خون کرنا ہے پس یہہ بات حرارت سے
حاصل ہوتی ہے اور دل کی حرارت سے اسکی حرارت اس وجہہ سے کم ہے کہ اسکی حرارت خون کی حرارت سے
کم ہے اور خون کی حرارت دل کی حرارت سے کم ہے حرارت مین خون سے اسوجہہ سے کم ہے کہ جگر مثل [illegible] خونکو [illegible]
جمع [illegible] غالب ہوتی ہے [illegible] ہوتی ہے اور اسمین گرم جہاگ بہی کم ہوتے ہین اور خون کی حرارت کا
دل کی حرارت سے کم ہونا ظاہر ہے اور گوشت کی حرارت سے اسمین حرارت اسوجہہ سے کم ہے کہ گوشت مین
لطیف عصب ہوتے ہین اور وہ سرد ہین اور جگر مین لیف نہین ہین اور نیز جگر آلہ ہے واسطے احالہ اور طبخ اور
ہضم کے پس اس مین حرارت کی بہ نسبت گوشت کی زیادہ حاجت ہے اور گوشت اسواسطے گرم ہے کہ یہہ
خون سے پیدا ہوتا ہے اور خون گرم ہے پس واجب ہے یہہ کہ گوشت بھی گرم ہو اور حرارت اسکی جگر کی حرارت سے
کم ہوتی ہے اور باقی اعضاؤن سے زیادہ ہوتی ہے جگر کی حرارت سے اسوجہہ سے کم ہوتی ہے کہ گوشت مین
لیف ہوتے ہین اور جگر مین نہین ہوتے اور باقی اعضاؤن سے اس وجہہ سے زیادہ ہوتی ہے کہ تمام اعضا نیز
اعصاب و رباطات و ہڈی ہوتی ہین یہہ اعضا کو سرد اور سخت کرتے ہین اور طحال بسبب اسکے کہ اوس مین

عکر دم ہے یعنی تلچھٹ دم کی ہے کہ وہ سوداہی سرد وخشک ہی۔

ن

سرد سب اعضاؤن مین ہڈی ہی بعد اسکے غضروف بعد اسکے رباط بعد اسکے عصب بعد اسکے نخاع بعد اسکے دماغ ہی۔

ح

سردی تو بسبب اسکے سختی کے جانی گیی اس واسطے کہ سختی مرکبات مین بسبب غلبہ اجزای ارضیہ کے ہوتی ہی اور وہ سرد ہوتی ہین دوسرے یہہ کہ ہڈی عروق اور شرائین سی کہ جو حامل خون کے ہین کہ جو گرم کرنے والا اوسکا ہے کہ جس مین ہو خالی ہے اور یہہ بات کہ اون سب سے کہ جو اوسکے بعد مذکور ہین سرد ہے اسبات سے جانی جاتی ہے کہ اونکو بعد مین اسکے بیان کیا پس بعد مین بیان کرنے سے یہہ بات جانی جاتی ہے کہ یہہ برودت مین اوس سے کم ہے اور غضروف کی بھی برودت اوسکی سختی کی وجہہ سے جانی گئی اور برودت مین ہڈی سی اسوجہہ سی کم ہی کہ وہ اوس سے ملایم ہے پس خون کی طبیعت کے قریب ہی اسیواسطے اسکو حاجت جوف کی نہین ہی بخلاف ہڈی کے کہ چونکہ وہ خون کی طبیعت سی بعید ہے تو اوس مین جوف ہوتا ہے تاکہ خون اوس جوف مین مدت تک ٹھہرے اور بہت سی استحالہ ہو کر شکل اعضا کی ہوجاوی رباط کی بہی برودت اوسکی سختی سی جانی گئی دوسرے یہہ بات ہی کہ اسکا خروج ہڈی سی ہوتا ہے اور وہ سرد ہے لیکن غضروف سی سرد کم ہے اسکی وجہہ یہہ ہے کہ اوس سے ملایم ہے پٹھے کی برودت بہی اسکی سختی سی جانی گئی رباط سے برودت مین اس وجہہ سی کم ہے کہ اوس سی ملایم ہے اور نخاع اسوجہہ سی سرد ہے کہ اسپر ام الدماغ اور فقرات پشت کی محیط ہین اور یہہ دونو سرد ہین ام الدماغ تو سرد اسوجہہ سے ہی کہ یہہ جوہر غشائی ہی اور غشا عصب ہے اور عصب سرد ہے اور فقرات پشت اسوجہہ سے سرد ہین کہ وہ ہڈی ہین اور ہڈی سرد ہے لیکن سردی مین عصب سے کم ہے اسکی یہہ وجہہ ہی کہ یہہ دل و جگر کے مجاور ہے پس ان دونون سے اسکو حرارت پہونچتی ہے دماغ اسوجہہ سے سرد ہے کہ اسپر ام الدماغ او قحف محیط ہے اور یہہ دونون سرد ہین لیکن سردی مین نخاع سے کم ہے اس وجہہ سے کہ اوس سے ملایم ہے اور اکثر اس کو حرارت پہونچتی رہتی ہے اسواسطے کہ یہہ دل کی محاذی ہے پس ہمیشہ اوس کی طرف ارواح حیوانیہ گرم پہونچتی ہین۔

ن

سب سے زیادہ خشک بال ہین بعد اوسکے ہڈی ہی بعد اسکے غضروف بعد اسکے رباط بعد اسکے پٹھے —

ح

بال کی خشک ہونے کی یہہ وجہہ ہے کہ یہہ بخار دخانی سے پیدا ہوتے ہین کہ اجزای مائیہ اوسمین سی زیادہ تحلیل ہوجاتے
ہین اور اجزای دخانیہ منعقد ہوجاتی ہین اور اجزای دخانیہ کم خشک ہوتے ہین انکو منعقد کرنیوالی حرارت ہی کہ جو اسکو جلاتی ہی اور اجزائے
رطبہ کو اوس سے دفع کرتی ہیہ بدل ہین بخار دخانی سے زیادہ اور کوئی خشک نہین ہی پس بال سب اعضا
مین خشک ہین اگر کوئی کہے کہ بال عضو نہین ہین جواب اسکا یہہ ہے کہ چونکہ جزی کمالی ہے واسطے بدن کے
یعنی بدن کو اوس سے کمال ہوتا ہے اسوجہہ سے اسکو مشابہ عضو کے کہا اور بعض اطبا یہہ کہتے ہین کہ بال اعضائے
متشابہ الاجزا سے ہین مصنف بہی اس رائے مین اونکا تابع ہے ہڈی اسوجہہ سے خشک ہی کہ سب اعضا سے
سخت ہے بال سی خشکی مین کم ہے بال سی خشکی مین اسوجہہ سے کم ہے کہ ہڈی اکثر حیوانات کی غذا ہے اور غذا جسم
رطب ہوتی ہی تا کہ بسہولت مغتذی کی شکل کو قبول کرے اور بالون کو کوئی نہین کہاتا اور نیز اس سی معلوم ہوتا
ہے کہ جب بال اور ہڈی کو برابر لیکر بہپکی مین ڈال کر مقطر کرین تو ہڈی سے بہت پانی اور روغن بہتا ہی اور بال
سے کم اور بال مین ثفل زیادہ باقی رہتا ہے پس رطوبت ہڈی مین زیادہ ہوتی ہے اگر کوئی کہے ہڈی سڑتی نہین ہے
اور بال سڑ جاتے ہین پس بال رطب ہین جواب اسکا یہ ہی کہ ہڈی مین سڑنے کی وجہہ یہہ ہی کہ اوس مین جو مائیت ہے وہ بسبب
اسکے کہ ہڈی کا مزاج اصلی سرد ہے جم جاتی ہے اسیواسطے جب اسکو مقطر کرتے ہین بہت پانی نکلتا ہی بخلاف بال کے
دیکہو برف کہ یہہ خون سے زیادہ تر ہے مگر بسبب جمنے کے سڑتا نہین ہے اور غضروف مین یبوست بسبب
صلابت اوسکے جوہر کے ہے اور نیز بسبب اسکے ہی کہ خون اوس مین کم ہے اور یبوست مین ہڈی سے اسوجہہ سے
کم ہے کہ یہہ اوس سے ملایم ہے اور رباط مین یبوست بسبب اوسکی سختی کے ہے لیکن یبوست اس مین غضروف
سے کم ہے اسواسطے کہ اوس سی یبوست مین ملایم ہے اور عصب خشک ہی بسبب اپنی صلابت کے لیکن رباط سی
خشکی مین کم ہے بوجہہ اسکے کہ اس مین سختی رباط سے کم ہے عصب حسی بسبب اسکے کہ وہ حاکم محسوسات
ہے رطوبت اور یبوست مین معتدل ہے اور عصب حرکت معتدل سے خشک ہی اسواسطے کہ حرکت خشک کرتی ہی

ن

زیادہ تر رطب اون مین سے سمین ہے بعد اوس کے شحم سے بعد اوسکے لحم رخو ہے بعد اوسکے نخاع ہے

ح

سمین اسوجہہ سے رطب ہے کہ وہ لین الجوہر ہے اور لحم کی مجاور ہے پس لحم سے اوسکو رطوبت پہونچتی ہے اور شحم اسوجہہ سے رطب ہے کہ وہ بھی لین الجوہر ہے اور چونکہ یہہ مجاور لحم کا نہین ہے اسوجہہ سے رطوبت مین سمین سے کم ہے اور نیز بسبب اسکے کہ سمین سے سخت ہے اسوجہہ سے رطوبت اس مین کم ہے رطوبت لحم رخو کے بیاض کی طرف مایل ہوتی ہے اس کو غدہ کہتے ہین مثل بغل کے گوشت اور پستان کے گوشت کے اسواسطے کہ لحم غددی پر اجزائے رطبہ غالب ہوتی ہین پس سفیدی بسبب غلبہ بلغم کے ہوتی ہے لیکن رطوبت مین شحم سے کم ہے اسواسطے کہ وہ لحم ہے اور حرارت اوسکی عاقد ہے اور وہ مجفف ہے اور لحم کو رخاوت کے ساتھہ اسواسطے قید کیا ہے کہ لحم صلب دماغ اور نخاع سے رطب نہین ہے دماغ رطب اسواسطے ہے کہ وہ جوہر لین ہے لیکن رطوبت مین لحم رخو سے کم ہے اسواسطے کہ اوسکی طرف ہمیشہ ارواح حارہ پہونچتی ہین اور نخاع کا رطب ہونا ظاہر ہے لیکن رطوبت مین دماغ سے کم ہے اسواسطے کہ قوام اسکا بہ نسبت دماغ کے سخت

ن

تیسرے اخلاط ہین۔

ح

شیخ بو علی سینا نے کہا ہے کہ خلط ایک جسم سے تر روان کہ پہلے استحالہ غذا کا اوسکی طرف ہوتا ہے یعنی جو چیز ماکول کہ معدہ مین وارد ہوتی ہے اپنی صورت نوعیہ چھوڑکر پہلے کہ دوسری صورت بدلتی ہے وہ یہی صورت خلطی ہے رطب یعنی تر کے معنی یہ ہین کہ سہل القبول ہو واسطے شکل اور اتصال اور انفصال کے یہہ ہڈی اور لحم اور عضروف سے احتراز ہے سیال یعنی روان وہ ہے کہ اوسکی شان سے ہو کہ اوسکے اجزا بالطبع میل اور خواہش اسفل کو کرین پس اس سے معلوم ہوا کہ رطوبت سیال ہونے مین شرط نہین ہے اسی سبب سے ریت کو سیال کہتے ہین باوجود اسکے کہ وہ شدید الیبوست ہے اور وجہہ سیال کے کہنے کی یہہ ہے

کہ اجزا اوسکی بالطبع میل طرف اسفل کے رکھتی ہین سیال کے کہنے سے چربی نکل گئی کہ سیال نہین ہے اگر
کوئی کہے کہ بلغم جصی اور زجاجی بہی خارج ہوگئی کہ یہہ رطب وسیال نہین ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ بلغم جصی
اور زجاجی سے یہہ مراد ہے کہ گچ اور شیشے پگہلائی ہوئی کے رنگ مین مشابہ ہو نہ قوام مین پس یہہ دونون
رطب وسیال ہین اور کہا ہے کہ مراد رطب وسیال سے بحسب طبع ہے اگر کسی وجہہ سے بسبب ملنے کسی شئے
کے رطب وسیال نہین ہے تو کچہہ قباحت نہین اور مستحیل ہوتی ہے اوسکی طرف غذا اسکے یہہ معنی ہین کہ
صورت نوعیہ غذا کی بدل جاوے یہہ احتراز ہے کیلوس سے کہ اوس مین غذا صورت نوعیہ سے نہین
نکلتی اسی سبب سے جب کیلوس قے مین نکلتا ہے مزہ اوس چیز کا کہ کہائی گئی ہے معلوم ہوتا ہے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ کیلوس اپنی صورت نوعیہ پر باقی ہے اور غذا اوسکو کہتے ہین کہ جسکو حیوان اغتذا کے
واسطے تناول کرے اور نیز احتراز ہے اوس سے کہ جو قرع اور انبیق مین گوشت کو رکہکر مقطر کرین کیونکہ
گوشت غذا ہے اور وہ رطوبت کی طرف مستحیل ہوتا ہے مگر صورت نوعیہ اوسکی نہین بدلتی اور لفظ اول واسطے
احتراز رطوبت ثانیہ کے ہے اور وہ خلط کہ جو خلط سے پیدا ہوتی ہے اس سے خارج نہین ہوتی اسواسطے
کہ اوسکی طرف غذا اول فی الجملہ مستحیل ہوتی ہے اسواسطے کہ یہہ خلط جس سے پیدا ہوتی ہے اوسکی طرف
غذا اول مستحیل ہوتی ہے اور اس مین شبہ ہے —

ن

وہ چار ہین —

ح

ابن ابی صادق نے کہا ہے کہ خلط چار اسوجہہ سے ہین کہ خلط غذا سے پیدا ہوتی ہے اور اغذیہ عناصر سے
مرکب ہوتی ہین پس بالضرور چاہئے کہ غذا مین قوت ایک عنصر کی غالب ہو اس سبب سے کہ برابری محال ہے
اور جو ایک قوت عنصری غذا مین زیادہ ہوگی بالضرور چاہئے کہ وہ خلط کہ مناسب طبیعت اوس
قوت زائد کے ہو ظاہر آوے لہذا ہر ایک خلط اوپر طبیعت ایک عنصر کے واقع ہے —

ن

افضل اون چارون مین خون ہے اور اوسکا مزاج گرم تر ہے اور فائدہ اسکا یہہ ہے کہ بدن کو غذا پہونچاوے ۔

ح

افضل سب خلطون سے خون ہے اسواسطے کہ اغذا کے واسطے سب سے عمدہ ہے شیخ بوعلی نے حیوان اشفا میں
لکہا ہے کہ غاذی حقیقت مین خون ہے اور باقی اخلاط مثل ابازیر مصلح کے ہین کہ اوسکی اصلاح کرتے مین اور نیز افضل
ہونے کی وجہہ یہہ ہے کہ مزاج اسکا گرم و تر ہے اور یہہ مزاج حیات کے مناسب ہے اور طعم اسکا لذیذ اور
میٹھا ہے اور یہہ بھی فضیلت کی وجہہ ہے کہ اس سے بشرہ کو جمال و حسن حاصل ہوتا ہے اور نیز دلیل افضل ہونے
کی یہہ بھی ہے کہ حتی الامکان طبیعت اوسکو دفع نہین کرتی ہے مگر بعد تمام اخلاط کے یعنی جب کوئی خلط نہین
رہتی تب یہہ خارج ہوتا ہے بعد خون کے افضل بلغم ہے اسواسطے کہ وہ دم بالقوہ ہے بعد اوسکے صفرا ہے کہ
یہہ خون سے حرارت مین موافق ہے اور سودا خون سے دونون کیفیتون مین مخالف ہے یعنی خون گرم و تر ہے
مثل ہوا کے لیکن حرارت اور رطوبت دم کی بسبب اغلب ہے اسواسطے کہ وہ مرکب ہے اور ہوا کی حرارت
اور رطوبت ایسی نہین ہے اسواسطے کہ وہ بسیط ہے اور خون کے گرم و تر ہونے کی یہہ دلیل ہے کہ جسوقت
بدن پر غالب ہوتا ہے تو بدن پر حرارت اور رطوبت غالب ہوتی ہے اور گرم و تر بیماریان پیدا ہوتی ہین اور
سرد و خشک چیزون سے فائدہ ہوتا ہے اور اغذیہ گرم و تر مثل گوشت و شراب سے پیدا ہوتا ہے اور گرم تر
وقت مین ہیجان ہوتا ہے اور نیز سن نمو مین ہیجان ہوتا ہے کہ وہ بھی گرم تر ہے اگر کوئی کہے کہ خون سرد ہے
اور دلیل سرد ہونے کی یہہ ہے کہ عورتون مین بہت ہوتا ہے کہ ہر مہینے حیض ہوتا ہے اور عورتون کا مزاج سرد
ہے پس خون بھی سرد ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ ہم اسبات کو نہین مانتے کہ پیدائش خون کی عورتون کے بدن میں
مردون کے بدن سے زیادہ ہوتی ہے چونکہ انکے بدن مین بسبب سردی مزاج کے مسام کو کثیف کرتی ہے
تحلیل کم ہوتا ہے اسوجہہ سے زیادہ معلوم ہوتا ہے اور نیز کمی حرکات سے ان مین سردی مزاج کو مدد
دیتی ہے پس طبیعت بحکم خالق خون کو حیض سے دفع کرتی ہے اور فائدہ خون کا یہہ ہے کہ بدن کو غذا
پہنچاتا ہے یعنی جو کچھ بدن سے بسبب تحلیل کے کم ہوتا ہے خون بدل اوسکا ہوجاتا ہے اور یہہ بدل جبتک
کہ سن نمو ہے زیادہ نقصان سے وارد ہوتا ہے اور سن وقوف مین بقدر نقصان کے اور سن انحطاط مین

کمتر نقصان سے وارد ہوتا ہے۔

ل

طبعی خون سرخ رنگ ہوتا ہے اور بدبو اوسمین نہین ہوتی اور معتدل القوام اور شیرین ہوتا ہے غیر طبعی وہ ہے کہ
جو مخالف اسکے ہے رنگ اور بو اور قوام اور مزہ مین۔

ح

خون کی دو قسم ہین طبعی اور غیر طبعی طبعی وہ ہے کہ جو جگر مین پیدا ہوا اسواسطے کہ جو خلط جگر مین پیدا ہوتی ہے
وہ طبعی ہے اور جو جگر مین نہ پیدا ہوا وسکو اطبا کے نزدیک طبعی نہین کہتے اور خون طبعی سرخ رنگ ہوتا ہے
اسواسطے کہ جگر سرخ رنگ ہے اور خون جگر مین پیدا ہوتا ہے پس اوسکو اپنے مشابہ کرتا ہے کہ غاذی اور مغتذی مین
مشابہت ہونی چاہیے جسوقت کہ سفیدی کیلوسی جسم سے دور ہو کر سرخ ہو جاوی دلیل استحالہ تام کی ہے اور
نیز سرخی دلیل اعتدال حرارت کی ہے جیسے زردی دلیل اوسکی اشتداد اور سیاہی دلیل استیلا برودت کی ہے اور
سفیدی کچے پن پر دلالت کرتی ہے سرخی خون کی باعتبار مکان کے متفاوت ہوتی ہے جو خون دل اور
شرائین مین ہوتا ہے ناصع الحمرت ہے یعنی مائل طرف شقرت کے بہ نسبت اوس خون کے کہ اوردہ اور کبد
مین ہے اور جو خون جگر اور اوردہ مین ہے وہ قانی ہے یعنی سرخ صرف کہ کچھ زردی و سیاہی اوسمین نہ ہو
اور سرخی اسکی بسبب خون شرائین کے غلیظ ہوتی ہے اور نیز خون طبعی مین بو نہین ہوتی اسواسطے کہ بو
عفونت سے ہوتی ہے اور یہہ استیلا حرارت غریبہ پہ دلالت کرتی ہے اور نیز خون طبعی معتدل القوام ہوتا ہے
یعنی قوام اسکا متوسط ہوتا ہے درمیان قوام صفرا و بلغم و سودا کے مانند صفرا کے پتلا نہین ہوتا اور مانند
دونون خلطون باقیون کے گاڑہا نہین ہوتا حکمت اس مین یہہ ہے کہ بہت پتلا ہڈیون مین غذا ہونیکی
صلاحیت نہین رکہتا اور گاڑھی سے روح کا پیدا ہونا ممکن نہین اور معتدل دونو کی صلاحیت رکہتا ہے
اور نیز خون طبعی شیرین ہوتا ہے یعنی مزہ اوسکا مشابہ شیرین چیز کے مزہ کے ہوتا ہے مانند شہد اور شکر
کے نہ یہہ کہ شیرینی اوسکی مثل شیرینی شہد اور شکر کے ہو یعنی مشابہ حلو کے ہو بہ نسبت باقی اخلاط کے اسواسطے
کہ وہ اعضا کی غذا اون کے واسطے عمدہ غذا اون مین سے ہے اور اعضا اکثر شیرین ہین اسیکو جالینوس نے

ثابت کیا ہے جبکہ یہہ بات ہی تو گردانا خون طبعی کو مشابہ اون اعضا کے طعم مین تا کہ اوسکو جلدی اور زیادہ
جذب کرین اور خون غیر طبعی وہ ہے کہ جو مخالف خون طبعی کے ہوا اور یہہ غیر طبعی دو حال سے خالی نہین
ایک یہہ کہ سب صفات مین مخالف ہو یعنی سفید اور بدبودار اور غلیظ القوام ہو اور شیرین نہو اسکو غیر طبعی
مطلق کہتے ہین دوسرے وہ کہ بعض صفات مین مخالف ہو یعنی یہہ کہ معتدل القوام اور شیرین ہو اور بدبودار
بھی نہو مگر سفید ہو اسکو غیر طبعی صفت منفیہ مین کہتے ہین پس مثال مذکور مین غیر طبعی رنگ مین کہینگے۔

ل

بعد اسکے بلغم ہے اسکا مزاج سرد تر ہے۔

ح

بلغم فضیلت مین خون کے بعد اور اور اخلاط سے پہلے ہے جیسا کہ گذرا اور سرد تر ہونے کی یہہ دلیل ہے
کہ جس وقت بدن مین زیادہ ہوتا ہے سرد تر بیماریان پیدا ہوتی ہین گرم و خشک چیزون سے فائدہ ہوتا ہے
اور اکثر پیدایش اسکی مزاج اور سن اور وقت سرد و تر مین ہوتی ہے اور سرد تر غذاؤن ہی سے پیدا ہوتا ہے۔

ل

فائدہ اسکا یہہ ہے کہ یہہ اس بات کی صلاحیت رکہتا ہے کہ جسوقت بدن مین کسی وجہہ سے غذا نہ پہونچے
یہہ خون ہو جاوے اور نیز اعضا کو تر رکہتا ہے تا کہ حرکت اوسکو خشک نہ کرے اور نیز بعض اعضا کی غذا
ہوتا ہے مثل دماغ کے۔

ح

فائدہ اولی یہہ ہے کہ بلغم اسبات کی صلاحیت رکہتا ہے کہ کسی وقت مین خون ہو جاوے اسواسطے کہ وہ
درحقیقت خون ہے کہ ابہی اوسکا نضج پورا نہین ہوا ہے یعنی جو شرائط خون کی نضج کے واسطے مشروط ہین
بلغم مین پوری نہین ہوئی ہین یعنی بعض شرائط نضج کے رہ گئی ہین پس بلغم کمال نضج کے قابل ہے اور
اسوقت مین بسبب ہو جانے اوسکی کے خون تغذیہ جمیع بدن کی صلاحیت رکہتا ہے جبکہ بلغم ایسا ہے
تو حکمت الہی اسبات کی مقتضی ہوئی کہ بلغم ذخیرہ کے طور پر رہے جسوقت بدن کو غذا کسی وجہ سے نہ پہونچے

یہہ اعضاپر مثل خون کے تقسیم ہوجاوی یعنی بوجہہ افلاس کے غذا بہم نہ پہونچی یا کسی اور سبب سے غذا نہ پہونچ سکے مثل سدہ کے کہ یہہ یعنی سدہ جو مدد جگر سے اعضا کو پہونچتی ہی اوسکا مانع ہے تو ایسی وقت مین حرارت غریزی بلغم کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اوسکو پکاتی ہے پس بدن اوسکو غذا کرتا ہے یہہ فائدہ بلغم کا ہی صفرا و سودا مین یہہ بات حاصل نہین کہ وہ خون ہوجاوین اسواسطے کہ یہہ دونون خون کی نضج سی تجاوز کرجاتی ہین پس ممکن نہین ہے کہ صورت دمویہ کی طرف رجوع کری مثل کچے کہانے کے اور اوس کہانی کے کہ جو جلنے کی حد سے تجاوز کرجاوے اور اوس کہانے کے کہ جو جل جاوے یعنی حد احتراق سے تجاوز کرجاوے یعنی اول کا پہونچنا نضج معہود کی طرف ممکن ہے اور دوسری کا پہونچنا نضج معہود کی طرف ممکن نہین اور دوسرا فائدہ یہہ ہے کہ حرکت اعضا اور مفاصل کو خشک کرتی ہی اسواسطے کہ اسمین تسخین ہوتی ہی پس حکمت الہی اسبات کی مقتضی ہوئی کہ بلغم اعضا اور مفاصل کو تر کرے تاکہ اوسکو خشکی نہ عارض ہو تیسرا فائدہ یہہ ہے کہ بعض اعضا مین کہ اونکی غذا خون کہ جس مین کسی قدر بلغم مخلوط ہو بسبب ہونے اوس عضو کے بلغمی مزاج ہوتا ہے مثل دماغ کے پس حکمت الہی اسبات کی مقتضی ہوئی کہ بلغم اسکی غذا مین داخل ہو مسیحی نے کہا ہے کہ ایک فائدہ یہہ بھی ہے کہ بلغم خون مین لزوجت پیدا کرتا ہے اور وہ بسبب لزوجت کے اعضا مین چپکتا ہے۔

ن

طبعی وہ ہی کہ جو صلاحیت اس امر کی رکھی کہ جلد خون ہوجاوے اور غیر طبعی یا تو بسبب مزہ کے ہوگا یعنی نمکین ہوگا اور یہہ حرارت اور یبوست کی طرف مایل ہوتا ہے اور یا ترش ہوگا یہہ برودت اور یبوست کیطرف مایل ہوتا ہی اور یا بیمزہ ہوگا یہہ خالص البرد اور کثیر الفجاجت ہوتا ہے یعنی بہت کچا ہوتا ہے یا عفص ہوتا ہے یہہ برودت اور یبوست کیطرف مایل ہوتا ہے اور یا بسبب قوام کے ہوتا ہے کہ بہت رقیق ہو اسکو مائی کہتے ہین یا بہت غلیظ ہو اسکو جصی کہتے ہین یا مختلف القوام ہو یعنی بعض اجزا رقیق ہون اور بعض غلیظ اسکو مخاطی کہتے ہین۔

ح

بلغم کی دو قسم ہین طبعی اور غیر طبعی طبعی وہ ہے کہ جو صلاحیت اس امر کی رکھی کہ جلد خون ہو جاوے گویا وہ خون ہے
کہ ابھی تک نضج خوب نہین پایا ہے اسیواسطے اوسکا کوئی ٹھکانہ نہین ہے یعنی جیسا کہ صفرا و سودا کا ہے کل اعضا
اسکی احتیاج رکھتے ہین کہ وقت احتیاج کے دم ہو جاوے دم کے جو مجاری ہین اوس مین جاری ہوتا ہے تاکہ
وقت احتیاج کے اوسکے قریب ہو اور پیدائش اس قسم کی جگر مین ہوتی ہے بسبب موجود ہونے اوسکے مادہ کے
غذا مین اور یہہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو یہہ کہ اوسمین کسیقدر شیرینی ہوتی ہے اسواسطے کہ کسیقدر نضج تو اوسمین ہوا
ہی ہے اور یہہ قسم شدید البرد نہین ہے بلکہ بہ نسبت بدن کے قلیل البرد ہے اور بہ نسبت خون و صفرا کے سرد
ہے اور دوسری قسم یہہ ہے کہ معتدل القوام ہوتا ہے اور معتدل القوام اوسکو کہتے ہین کہ خون سے کسیقدر غلیظ
ہو اور خون سے غلیظ بہ سبب قصور نضج کے ہوتا ہے اور غیر طبعی یا تو بسبب طعم کے ہوتا ہے یا بسبب قوام کے
اسواسطے کہ خروج اسکا امر طبعی سے انہین دو سببون سے ہوتا ہے نہ بسبب لون اور بو کے اسواسطے کہ بلغم
سفید ہے اور اوسمین بو نہین ہوتی ہے اسواسطے کہ وہ سرد ہے اور سردی موجب سفیدی اور نہ ہونے بو کا
ہے پس جسوقت کہ اس مین وہ شے ملی کہ اوسکے رنگ مین تغیر پیدا کرے تو وہ بلغم کے اقسام سے سے
خارج ہو جائیگا یعنی بلغم کے اقسام مین شمار نہ ہوگا جو شے اس مین ملے گی اوسی کی قسم سے شمار کیا جائیگا
اسیواسطے شمار کیا جاتا ہے صفرائی محیہ اقسام صفرا سے اگرچہ بلغم اس مین زیادہ ہے صفرا سے مگر شے
اوسکی طرف منسوب ہوتی ہے کہ جو اوسپر حس مین غالب ہو اسواسطے کہ رنگت اوسکی زرد ہوتی ہے نہ
سفید پس جسوقت کہ اوسکو عفونت عارض ہو تو اوسکو بلغم غیر طبعی مین شمار نہین کرتے اسواسطے کہ عفونت
بلغم کی کسی قسم سے مخصوص نہین ہے پس بسبب اوسکے غیر طبعی مین شمار نہین ہو سکتا اسواسطے کہ ہم نے
جو تقسیم بلغم کی کی ہے باعتبار اون اوصاف کے کی ہے کہ جو بلغم کو مخصوص ہین بلغم غیر طبعی کی بسبب
طعم کی بہت قسم ہین منجملہ اون کے نمکین ہے یہہ حرارت اور یبوست کی طرف مایل ہوتا ہے یہان تک کہ
شیخ بوعلی نے کہا ہے کہ یہہ سب بلغمون سے گرم خشک ہوتا ہے اور یہہ یعنی گرم و خشک ہونا اس قسم کے بلغم کا
اس حکم کے منافی نہین ہے کہ کل بلغم سرد و تر ہین اسواسطے کہ یہہ بقیاس خون و صفرا کے ہے اور سبب
ملوحت کا یہہ ہے کہ صفرائی محترقہ موافق اعتدال کے اوسمین مل جاتا ہے اور یہہ اوسکی بعض کو جلا دیتا ہے

پس اوس مین کسیقدر لذع ہوجاتا ہے اور جو صفرائی محترقہ اوس مین موافق اعتدال کے نہ ملے تو وہ بلغم
مالح نہین ہوتا اس واسطے کہ اگر صفرا زیادہ مختلط ہو تو اوسکو صفرائی محیہ کہتے ہین اور یہہ اقسام بلغم سے نہین
گنا جاتا اور منجملہ اوسکے بلغم حامض ہی اور یہہ برودت اور یبوست کی طرف مایل ہوتا ہے اور یہہ سوداکے
ملنے کے سبب سے ہوتا ہے کہ موافق اعتدال کے ملے یا بسبب ورود برودت کے ہوتا ہے کہ حرارت
اوسکو مقہور کرے پس بسبب مستولی ہونے برودت کے حرارت منطفی ہوجاتی ہے ترشی آجاتی ہے مثل
شراب کے کہ جاڑون مین ترش ہوجاتی ہے یا بسبب اوسکی غلیان کے ہوتا ہے کہ بسبب ورود حرارت
قویہ کے غلیان ہوتا ہے اسواسطے کہ غلیان موجب زوال حرارت ذاتیہ ہے پس برودت مستولی ہوتی ہے
اور ترشی آجاتی ہے مثل عصارہ ضعیفہ کے کہ گرمیون مین ترش ہوجاتی ہین منجملہ اوسکے مسیخ ہے اسکو تفہ بھی
کہتے ہین اسکا کوئی طعم نہین ہوتا خالص البرد اور کثیر الفجاجت ہوتا ہے اور یہہ ساری بلغمون سے دیرمین
مستحیل بہ دم ہوتا ہے اور بلغم مائی سے حاصل ہوتا ہے کہ مائیت اوسکی بسبب کثرت احتقان کے زایل
ہوجاتی ہے اور بسبب نہ ملنے کسی شے کے اسکا کوئی طعم نہین ہوتا اگر کوئی کہے کہ جبکہ اسکا کچھہ طعم نہین ہوتا
تو اوسکو اقسام ذی طعم سے کیون گردانا ایلاقی نے اسکا یہہ جواب دیا ہے کہ شیخ کو اون اقسام سے
گنا اوسکے واسطے طعم ہو نہین گردانا ہے بلکہ بلغم غیر طبیعی کی قسم سے از روی طعم کے گردانا ہے اور جائز ہے
کہ بلغم کے باعتبار طعم کی دو قسم ہون کہ ایک ذی طعم نہ ہو جیسا کہ جائز ہے کہ کہا جاتا ہے کہ حیوان ازروی
نطق کے یا انسان ہے یا غیر اوسکا ہے باوجود اسبات کے کہ غیر انسان ناطق نہین ہوتا شیخ رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا ہے کہ ایک بلغم کی اور قسم ہے کہ اوسکو عفص کہتے ہین اور وہ وہ ہے کہ اوس مین سودائی شدید البرد
اور فجاجت مختلط ہوتا ہے پس مائیت اوسکی منجمد ہوجاتی ہے اور یہہ حامض سی برودت اور یبوست مین
اشد ہوتا ہے اور یہہ قسم اکثر اس متن کے نسخون مین نہین ہے اور بعض مین ہے یہہ کل بیان بلغم غیر طبیعی کا
تہا ازروی طعم کے اور غیر طبیعی کہ جو ازروی قوام کے ہو اوسکی دو قسم ہین یا تو مختلف القوام نہ ہوگا
یا ہوگا پس اگر اول ہوگا تو اوسکی دو قسم ہین یا تو بہت پتلا ہوگا اسکو مائی کہتے ہین بسبب اسکے
کہ پانی سے رقت مین مشابہت رکھتا ہے اور یہہ بسبب رقت کے بہت جلد عضو مین تاثیر کرتا ہے

یا بہت غلیظ ہوگا اسکو جبی کہتے ہین بسبب اسکے کہ مشابہ ہے جص سے کہ سفید مین کہ جو پانی مین گھولا ہوا ہو اور یہہ سبب سے
غلیظ ہوتا ہے اگر کوئی کہے کہ خارج ہوگیا اس سے وہ کہ جو نہ بہت پتلا ہوا اور نہ بہت گاڑھا ہو جواب اسکا یہہ ہے
کہ یہہ قوام طبعی ہے اور کلام غیر طبعی مین ہو رہا ہے اگر دوسرا ہوگا او سکو مخاطی کہتے ہین بسبب اسکے کہ مخاط کی
مشابہ ہوتا ہے مختلف القوام اکثر بسبب اسکے ہوتا ہے کہ ریح بخاری بلغم غلیظ مین ملجاتی ہے جاننا چاہئے کہ
مشہور یہہ ہے کہ مخاطی حقیقت مین وہ مختلف القوام ہے کہ اختلاف اوسکا از روی حس کے ظاہر ہوا اور جو کہ
حقیقت مین مختلف القوام ہو اور اختلاف اوسکا حس مین نہ ظاہر ہوا او سکو مخاطی نہین کہتے بلکہ او سکو خام کہتے
ہین بسبب مشابہت کے ثوب خام سے کہ جو اپنے حال پر باقی رہتا ہے اور مضارہ سے متغیر نہین ہوتا ہے
مولف کے کلام سے خام اور مخاطی مین فرق نہین ہوتا جیسا کہ اکثر نسخون مین ہے مگر ایک نسخہ مینے ایسا دیکھا ہے
کہ اوس مین لکھا ہے والمختلف القوام الخام والمخاطی یہہ اوسکے موافق ہے جو مشہور ہے ۔

ن

پیدا اسکے صفرا ہے اور اسکا مزاج گرم و خشک ہے ۔

ح

صفرا فضلیت مین بلغم سے بعد مین اور سودا سے پہلے ہے جیسا کہ گذرا اور مزاج اسکا گرم و خشک ہے اسواسطے
کہ پیدایش اسکی انتہائی طبخ سے ہوتی ہے اسیواسطے جب پاخانہ مین ملا ہوا نکلتا ہے مقعدہ کے کنارے مین
لذع اور سوزش پیدا ہوتی ہے اور جس شخص کی قے مین دفع ہوتا ہے معدہ مین او سکے جلن معلوم ہوتی ہے
اور مونہہ او سکا کڑوا معلوم ہوتا ہے اور اون امراض کو پیدا کرتا ہے کہ جنکو سرد تر چیزون سی نفع ہوتا ہے

ن

فائدہ صفرا کا یہہ ہے کہ خون کو لطیف کرتا ہے تاکہ مجاری تنگ مین گذر جائے اور بعض اعضا کی غذا مین داخل
ہوتا ہے مثل پھیپڑہ کے اور کسیقدر امعا کی طرف گرتا ہے ثفل اور بلغم لزج جو امعا مین ہوتا ہی او سکو دھوتا ہے

ح

تقریر فائدہ اولی کی یہہ ہے کہ خون اگرچہ بہ نسبت بلغم اور سودا کے لطیف ہے مگر فی نفسہ غلیظ ہے اور صفرا

بہ نسبت اوسکے بہت رقیق ہے اور بسبب ملنے بلغم و سوداکے خون اوربھی غلیظ ہوجاتا ہے پس جبکہ
یہہ بات ہی تو مسالک تنگ مین نفوذ نہین کرسکتا پس حکمت الہی اس بات کی مقتضی ہوئی کہ عروق مین
جگر سے جو خون آتا ہے اوسکے ساتھہ وہ صفرا کہ جو بہت لطیف ہے جاری ہو کیونکہ اس مین قوت مبدرقہ
مزرقہ یعنی بہانے والی اور رقیق کرنے والی ہے بسبب اسکے مجاری تنگ مین نفوذ کرجاتا ہے تقریر
دوسرے فائدہ کی یہہ ہے کہ بعض اعضا اسبات کی مستحق ہین کہ اونکی غذا بہت لطیف ہونی چاہیے کیونکہ وہ
لطیف ہین غذا لطیف کی لطیف ہونی چاہیے مثل پھیپڑہ کے پس حکمت الہی اسبات کی مقتضی ہوئی کہ مختلط
ہو خون کے ساتھہ کہ جو غذا اس عضو کی ہوتا ہے کسیقدر صفرا پس وہ خون کو آمادہ اسبات پر کرتا ہے
کہ مشابہ عضو کے ہوجاوے تقریر تیسرے فائدہ کی یہہ ہے کہ جو ثفل امعا مین واقع ہوتا ہے وہ اسمین اس
سبب سے کہ اوسکو کبد جذب کرے بہت دیر ٹھہرتا ہے کیونکہ اوس مین اجزائی غذائیہ لطیفہ ہوتی ہین اور یہہ ثفل
مرئی اور عفن ہوتا ہے پس جبکہ یہہ بات ہی تو واجب ہی کہ امعا پر رطوبات ملبوس ہوکہ جو اوس ثفل کی ضرر
اوسکو بچاوے یعنی یہہ رطوبات مانع احتباس امعا مین یعنی امعا کو اوسکی وجہہ سے لذع نہین ہوتا اور جو اسکی
کیفیت ردی ہی وہ محسوس نہین ہوتی پس یہہ یعنی رطوبت اوس شے سے ہے کہ طبیعت کو اوس ثفل کے
دفع کرنے سے غافل کرتی ہے پس جبکہ یہہ بات ہے تو ضرور ہوئی یہہ بات کہ امعا کی طرف وہ شے گرے کہ
جو اوسکو دفع کرنے پر آگاہ کرے جسوقت کہ اوسکے دفع کرنے کی حاجت ہو اور یہہ بات اوسوقت ہوتی ہے
کہ گرنے والی شے حاد اور لذاع اور شدید الجلا ہو پس یہہ صفرا ہے پس حکمت الہی اسبات کی مقتضی ہوئی
کہ گرے کسیقدر صفرا سے طرف امعا کے تاکہ امعا کی ثفل اور بلغم لزج کو دھووے جسوقت کہ عضلہ مقعد مین صفرا
لذع پیدا کرتا ہے تو انسان کو حاجت پاخانہ کی ہوتی ہے۔

ن

صفرائی طبعی زعفرانی رنگ ہوتا ہے اور غیر طبعی یا تو بسبب ملنے بلغم غلیظ کے ہوتا ہے اسکو [illegible] کہتی ہین یا بسبب
ملنے بلغم رقیق کے ہوتا ہی اوسکو مرہ صفر کہتے ہین سودائی احترافیہ کہ ہوتا ہی اسکو صفرائی محترقہ کہتی ہین یا بسبب اسکی ہوتا ہے
کہ صفرا خود جلجاوے اسکو کراثی اور زنجاری کہتے ہین احتراق زنجاری مین قوی ہوتا ہی اسیواسطے سموم کے مشابہ ہوتا ہے

ح

صفرا کی دو قسم ہین طبعی اور غیر طبعی طبعی وہ ہے کہ جو جگر مین پیدا ہوا اور اوس مین کئی اوصاف ذاتی ہین ایک
یہہ کہ خالص سرخ رنگ ہوتا ہے کہ کسیقدر زردی کی طرف مایل ہو مثل بال زعفران کے بسبب اسکے کہ خون سے
زیادہ لطیف ہے اور جسوقت کہ لطیف اور رقیق ہوتا ہے زرد اور شفاف ہوتا ہے اسیواسطے خون مین
سرخی خالص بسبب صفرا کے خالص ہوتی ہے دوسرے یہہ کہ خفیف ہو اسواسطے کہ یہہ اوپر طبیعت نار کے
ہوتا ہے یعنی جیسے ارکان مین نار کی طبیعت ہے ایسے ہی اخلاط مین اسکی طبیعت ہے اسیواسطے سب کے
اوپر رہتا ہے تیسرے یہہ کہ حاد ہو جو شخص قے کرتا ہے تو وہ لذع اور حدت اپنی معدہ اور موںہہ مین بہت پاتا
ہے اور اگر اسہال مین خارج ہو تو امعا مین لذع اور حدت بہت ہوتی ہے اور سبب اسکا زیادتی طبخ اور
حرارت کی شدت ہے یا غیر طبعی ہوتا ہے اوسکی کئی قسم ہین ایک وہ ہے کہ اوس مین بلغم غلیظ مل جاوے
اسکو محیہ کہتے ہین کہ مح انڈے کی زردی کو کہتے ہین قوام اور رنگ مین انڈے کی زردی کے مشابہ ہوتا ہے
دوسری وہ کہ بلغم رقیق اوسمین ملجائے اسکو مرہ صفرا کہتے ہین اگرچہ یہہ نام ساری اقسام پر بحسب لغت صادق
آسکتا ہے یعنی مرہ کے معنی لغت مین شدت اور قوت کے ہین مگر اس سبب سے کہ اور اقسام صفرا کی بسبب
مشابہت کے ایک ایک نام سے مخصوص ہین چونکہ اس قسم مین مشابہت نہ تھی پس اس قسم کا نام عام رکھا
تا کہ اور اقسام سے ممتاز رہے اور نیز یہہ بات ہے کہ یہہ قسم کثیر الوجود ہے کہ گویا صفرا یہی ہے اور رنگ
ان دونون قسم کا زرد ہوتا ہے اسواسطے کہ رنگ صفرائی طبعی کا سرخ ہوتا ہے اور رنگ بلغم کا سفید ہوتا
ہے اور جبکہ سرخی سفیدی سے ملتی ہے زردی حاصل ہوتی ہے تیسرے یہہ کہ کسیقدر سوداے محترقہ اوسمین
مل جائے اوسکو صفرای محترقہ کہتے ہین چوتھے وہ کہ بعض اجزا اوسکے فی نفسہ جل جاوین پس وہ بسبب شدت
احتراق کے سیاہ ہوجاتا ہے اور باقی کے ساتھ مل جاتا ہے یعنی باقی اجزا جو جلتے نہین ہین اوسمین ملجاتا ہے
اور اوسکا رنگ زرد ہے پس یہہ دونو مل کر خضرت حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ سودا اور صفرا سے
حاصل ہوتا ہے اسکو کراثی کہتے ہین اسواسطے کہ کراث یعنی گندنا کے پانی کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر شدت
سے احتراق ہو جاوے تو رنگ اوسکا بسبب شدت زوال رطوبت اور تحلیل ہوا کے کسیقدر سفیدی

کی طرف مایل ہوتا ہے مثل راکھہ کے بہ نسبت کوئلے کے اسکو زنجاری کہتے اور فرق درمیان ان دو
قسمون کے یعنی کراثی اور زنجاری اور اونکے جو مثل انکے ہین یعنی صفرائی محترقہ یہہ ہے کہ جو ان دونو
مین مختلط ہوتا ہے وہ ان دونون کے نفس مین حاصل ہوتا ہے اور جو اوسمین مختلط ہوتا ہے کہ جو
مثل اسکے ہین وہ خارج سے وارد ہوتا ہے اسواسطے کہ سودا جل کر صفرا کے ساتھہ مختلط ہوتا ہے زنجاری
صفرا کی قسمون سے سخونت مین احد ہے اور اردی اور قاتل ہے اسیواسطے مشابہ سموم کے ہے شیخ نے
کہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ جوہر سموم سے ہے —

ن

پیدا اوسکے سودا ہے اور اسکا مزاج سرد و خشک ہے —

ح

دلیل خشکی اور سردی کی یہہ ہے کہ غذائین سرد و خشک سے پیدا ہوتا ہے اور امراض سرد و خشک پیدا کرتا
ہے اور نفع اشیاء گرم و تر سے ہوتا ہے نزدیک محققین کے سردی بلغم کی زیادہ ہے سودا کی سردی
سے جیسے گرمی صفرا کی زیادہ ہے خون کی گرمی سے —

ن

فائدہ اسکا یہہ ہے کہ خون کو غلیظ کرتا ہے اور بعض اعضا کی غذا مین داخل ہوتا ہے مثل ہڈی کے
اور اس سے کسیقدر فم معدہ کی طرف گرتا ہے فم معدہ کو بھوک پر خبردار کرتا ہے —

ح

تقریر فائدہ اولی کی یہہ ہے کہ خون ایک خلط رقیق ہے اور اسکا ٹھہرنا اعضا مین مشکل ہے کہ وہ مستحیل ہو
غذا ہو پس مقتضی ہوئی حکمت الٰہی اسبات کی کہ اوسکے ساتھہ عروق مین کسیقدر سودا بھی جاری ہو تا کہ
اوسکو غلیظ کرے اور تقویت دے اور نیز فائدہ متانت اور صلابت کا دیتا ہے جیسا کہ پنیر مایہ دودہ
مین عمل کرتا ہے ایسے ہی یہہ یہان عمل کرتا ہے اگر کوئی کہے کہ کثیف ہونا سودا کا خون کو منافی ہے
اسبات کی کہ جو تمنے ذکر کیا کہ صفرا خون کو لطیف کرتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اسمین منافات نہین ہے

اس سبب سے کہ اکٹھا ہونا ان دونون فائدون کا کہ آپس مین ضد ہین ایک وقت مین مقصود نہین ہے
بلکہ ایک وقت مین حاجت تکثیف کی ہے اور ایک وقت مین تلطیف کی سے طبیعت بحکم خالق ایک
وقت مین ایک کو استعمال کرتی ہے دوسرے وقت مین دوسری کو ایسا ہی شرح کلیات مین لکھا ہے تقریر
فائدہ ثانی کی سہل ہے یعنی جیسا کہ بلغم اور صفرا مین معلوم ہو چکا ہے ایسا ہی یہان سمجھنا چاہیے
مثل ہڈیون کے کہ سودا انکی غذا مین داخل ہوتا ہے غضاریف و رباطات اور مثل ان کے ہین
اور وہ اعضا کہ جنکی غذا مین سودا داخل ہوتا ہے اون اعضا سے زیادہ مین کہ جنکی غذا مین بلغم
داخل ہوتا ہے اور جن اعضا کی غذا مین بلغم داخل ہوتا ہے وہ اون اعضا سے زیادہ ہین کہ جنکی غذا
مین صفرا داخل ہوتا ہے تقریر تیسرے فائدہ کی یہہ ہے کہ غذا ضروری چیز ہے اور یہہ بات ممکن نہین ہے
کہ کل اعضا وقت غذا کے مدرک ہون ثم معدہ کو کل اعضا کا واسطے طلب غذا کے کہ وقت حاجت کے
طلب کرے کفیل گردانا ہے بس جس وقت کہ بھوک لگتی ہے اوسکو حس ہوتی ہے اسیواسطے اوسکو عصبی
گردانا ہے اور واجب ہے یہہ کہ احساس اوسکا قوی ہو یعنی غذا کے حاصل کرنے مین وہ بہت کوشش
کرے اور یہہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ اوسکی طرف وہ شئے گرے کہ جو اوس مین دغدغہ اور لذع
پیدا کرے وقت حاجت کے اور جو شئے اس کی صلاحیت رکھتی ہے وہ سودا ہے اسواسطے کہ وہ بسبب
اپنی حموضت کے فم معدہ مین دغدغہ پیدا کرتا ہے اور باوجود اسکی بسبب کثافت کے تقویت بھی
کرتا ہے پس حکمت الٰہی اسبات کی مقتضی ہوئی کہ متوجہ ہو کسیقدر سودا سے کہ جو جگر مین پیدا ہوتا ہے
فم معدہ کی طرف تاکہ فم معدہ مہیا ہو واسطے اس فائدہ کے پس حق سبحانہ تعالی نے طحال کو پیدا کیا تاکہ
اوس مین کسیقدر سودا جمع ہو اور منجلب ہو اوسی طرف فم معدہ کی وقت حاجت کے وہ چیز کہ جسے
یہہ غرض حاصل ہو اور دلیل اسبات کی کہ ترشی باعث جوع اور محرک اشتہا ہے یہہ ہے کہ اکثر دیکھا
جاتا ہے کہ جنکی بھوک ضعیف ہوتی ہے جب ترشی کہاتے ہین بھوک ظاہر ہوتی ہے لہذا گرم شہرون مین
روزے دار سرکہ سے روزہ افطار کرتے ہین اور اگر نہ کرین بھوک جیسے کہ چاہیے ظاہر نہین ہوتی۔

ل

سوداکی دو قسم ہین طبعی اور غیر طبعی سوداطبعی درد ہے خون طبعی کا سودائے غیر طبعی وہ ہی کہ کسی
خلط کے جلنے سے حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ خود سودا جل کر سوداوی غیر طبعی ہو جاتا ہے ۔

ح

سوداکی دو قسم ہین طبعی و غیر طبعی طبعی وہ ہے کہ جگر مین پیدا ہو اس سبب سے کہ مادہ اوسکا غذا مین ہوتا ہے
کہ وہ اجزائے ارضیہ ہے نسبت سوداکی اخلاط کیساتھہ ایسی ہے جیسے زمین کو ارکان کے ساتھہ نسبت ہے
اور طریق اسکی پیدائش کا یہہ ہے کہ اجزائے ارضیہ جو جگر مین ہوتی ہین وہ نیچے بیٹھہ جاتی ہین یعنی اجزائی ارضیہ
بسبب ثقالت کے جسم سایل کو پہاڑ کر نیچے بیٹھہ جاتی ہین جیسا کہ گدے پانی مین دیکہا جاتا ہے پس یہہ
اجزا کہ جو نیچے بیٹھہ جاتی ہین سودائی طبعی ہین اور یہہ خون محمود سے پیدا ہوتا ہے اسیواسطے اوسکی مولف
نے تعریف کی ہے کہ وہ خون کا درد ہے اور ہونا اوسکا ایسا یعنی خون کا درد فصد مین خون کے
ساتھہ جو خارج ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جمود اوس پر مستولی ہوتا ہی جالینوس نے
سودائی طبعی کا نام خلط سوداوی اور خلط اسود رکہا ہے اور غیر طبعی وہ سودا ہے کہ کسی خلط کے جلنے سے
حاصل ہو یہانتک کہ خود سودا جل کر سودائے غیر طبعی ہو جاتا ہے جیسے اشیائے رطبہ مین اجزائی ارضیہ
جلجاتی ہین اور وہ بسبب اوسکے کہ نیچے بیٹھہ جاتے ہین متمیز ہوتے ہین جیسا کہ سودائے طبعی مین جانا
گیا ایک اور وجہہ سے بھی متمیز ہوتے ہین وہ یہہ ہے کہ بسبب سخونت کے وارد ہونے کے جل جاتی ہین
پس لطیف تحلیل ہو جاتے ہین اور کثیف باقی رہتے ہین اور اس جز ارضی بارد کو سودائے احتراقی
کہتے ہین اور یہہ سودائی غیر طبعی ہے اور بحسب خلط کے اوسکی کئی قسم ہین کہ احتراق خلط سے حاصل
ہوتی ہین طعم اور رنگ مین متفاوت ہوتی ہین اور نکات اسکے مطولات مین مذکور ہین ۔

ل

چوتھے اعضا ہین بعض اون مین سے مفرد ہین اور وہ ہڈی اور غضروف یعنی نرم ہڈی اور رباط
اور پٹھے اور وتر اور جھلی اور گوشت اور چربی اور سمین اور شرائین اور اوردہ ہین

ح

آعضا اجسام معلومہ سے ہین کہ حس سے معلوم ہوتی ہین اونکی تعریف کرنے سے کچھہ فائدہ نہین ہے اوسکی
دو قسم ہین مفرد اور مرکب اور وجہہ حصر کی یہہ ہے کہ وہ عضو کہ اوسکا جزو محسوس ہو اپنے کل کو اسم اور حد مین مشارک ہو
وہ مفرد ہے جیسے ہڈی اور گوشت کہ ذراسی ہڈی کو بھی ہڈی کہتے ہین اور بڑی کو بھی ہڈی علی ہذا القیاس کہ ذراسی
گوشت کو بھی گوشت کہتے ہین اور بڑے کو بھی گوشت کہتے ہین یا مشارک نہ ہو اسم اور حد مین مثل ہاتھہ اور
منہ کے کہ ہاتھہ کے جزو کو ہاتھہ نہین کہتے اور ایسے ہی مونہہ کے جزو کو مونہہ نہین کہتے یہہ مرکب ہے اول کا نام
متشابہ الاجزا کہتے ہیے دوسرے کا نام آلیہ ہے اسواسطے کہ یہہ آعضا آلہ ہین واسطے نفس کے اوسکی حرکات
اور افعال کے تمام ہونے کے واسطے کہ بصارت بلا آنکہہ کے تمام نہین ہوتی اور پکڑنا بلا ہاتھہ کے حاصل نہین ہوتا
ایسے ہی تمام اعضائے آلیہ کا حال ہے پس بعض آعضائے مفردہ مین سے ہڈی ہے اور یہہ ظاہر ہے اور بعض
اون مین سے غضروف ہے اور وہ جسم ہے ہڈی سے ملایم اسیواسطے مڑجاتی ہے بخلاف ہڈی کے بعض اون مین
سے رباط ہے وہ ایک عضو ہے مشابہ پٹھے کے لیکن سفیدی اور سختی مین اوس سے زیادہ ہے اسواسطے کہ وہ
ہڈی سے پیدا ہوتی ہین اور پٹھے دماغ اور نخاع سے نکلتے ہین بعض اون مین سے رباط ہین وہ ایک جسم
ہے بعض رباط تو کھچکر عضلہ تک پہونچتے ہین اور بعض عضلہ تک نہین پہونچتی ہین بلکہ اوسنے دونو کنارے
دونو مفصل کی ہڈیون کے وصل کردئی ہین اور اعضا کے درمیان مین وصل پیدا کیا ہے یعنی بسبب اسکے
ایک شے ایک شے سے بندہتی ہے یہہ رباط یا اینکہ رباط ہی اسے کہتے ہین اسکا نام عصب بھی ہے بسبب
مشابہت کے عصب قوس سے یعنی کمان کے چلہ سے اور رباط مین حس نہین ہے بعض اون مین سے عصب
ہین اور یہہ ایک عضو ہے سفید مڑنے مین تو ملایم ہوتا ہے اور ٹوٹنے مین سخت ہوتا ہے یہہ اسوجہہ سے پیدا
کیا گیا ہے کہ اعضا کو اوسکی وجہہ سے حس و حرکت حاصل ہوتی ہی بعض اون مین سے وتر ہین یہہ سمجھنا چاہئے
کہ دماغ سے یا نخاع سے ایک پٹھہ نکلتا ہے اور جو ہڈی حرکت کرتی ہے اوس سے رباط نکلتا ہے پس جسوقت کہ
یہہ دونو یعنی عصب اور رباط ملتے ہین تو کنارے باریک ظاہر ہوتے ہین پس جو خلل درمیان ان دونو کے
واقع ہوتا ہے وہان سرخ گوشت بھرا جاتا ہے اور اوسکے اوپر غشا ڈہالی جاتی ہے پس اس جسم کا نام کہ جو
عصب اور رباط اور گوشت سرخ اور غشا سے عضلہ ہے بعد اوسکے وہ چیز کہ جو عضلہ اور رباط اور عصب سے

نکلتی ہے اور وہ منتقل ہوتی ہے یعنی ٹہرتی ہے وہ ایک جسم ہوجاتی ہے اور وہ نہ مثل عصب کے ملایم ہوتی ہے
اور نہ مثل ہڈی کے سخت ہوتی ہے اسکا نام وتر ہے اور فائدہ اسکا یہہ ہے کہ وقت سمٹنے عضو کے بہہ منجذب
ہوتی ہین پس عضو کہ جس سے حرکت مراد ہوتی ہے کہچتا ہے اور مسترخی ہونے مین یعنی ڈہیلی ہونے مین وقت
انبساط عضلی کے یعنی عضلہ کے کہلنے کے وقت ڈہیلے ہوتے ہین یعنی عضلہ اپنی وضع اول کی طرف عود
کرتا ہے یا وضع اول سے بہی طول مین زیادہ کہلتا ہے یعنی جسقدر مطلوب ہو اوس قدر کہلتا ہے پس
عضو منبسط ہوتا ہے بعض اون مین سے غشا مین وہ وہ عضو ہے کہ دو ریشون سے کہ جنکا جرم باریک ہے
اور رقیق اور عریض ہین بنی جاتی ہین ایک عصبی ہوتی ہے اور ایک رباطی اور یہہ اسواسطے پیدا کی ہین
کہ اعضا پر محتوی ہون یعنی اعضا کو چہپا لیوے اور اونکو پناہ مین رکھے اور یہہ قول کہ دو ریشون سے
بنی جاتی ہے ایک عصبی ہوتا ہے اور دوسرا رباطی اور اعضا پر محتوی ہوتی ہے یہہ باعتبار اکثر کے ہے
اسواسطے کہ بعض اغشیہ فقط عصبی ہوتے ہین اور بعض رباطی ہوتے ہین اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ کسی شی پر
محیط نہین ہوتین مثل اوس غشا کے کہ جو قاسم صدر ہے اور مثل اوس غشا کے کہ جو حامل ہے درمیان
آلات نفس اور آلات غذا کے بعض اون مین سے گوشت ہے وہ ایک بہرتی ہے کہ جو اعضا کے خلل کے
درمیان مین ہوتا ہے اور اوس مین بہرا جاتا ہے مثل مٹی کے کہ جو انگوٹہون مین چننے کے وقت اوسکے خلل مین
رہتی ہے اور بہرے جاتی ہے بعض اون مین سے شحم ہے وہ ایک جسم ہے سفید نہایت ملایم اکثر اغشیہ اور
اعضائی عصبانی پر بسبب اسکے کہ ان دونو کا مزاج سرد ہی ہوتا ہے اعضائی لحمیہ پر نہین ہوتا اسواسطے
کہ اوس مین حرارت ہی اسوجہہ سے نہین جمتا یعنی جو چیز لطیف اور چکنی خون سے ہوگی جسوقت کہ وہ اعضائے
لحمیہ کی طرف جاویگی بسبب حرارت کے کہ اوس مین ہی اوس کی غذا ہوجاویگی یعنی حرارت کی وجہہ سے شحم
پگہل پگہل کر اوسکی غذا ہوتی ہے جیسے چراغ کا تیل بتی کو بسبب حرارت کے پہونچتا رہتا ہے اور جسوقت
اون اعضا کی طرف جاتی ہے کہ جو جنس عصب اور غشا سے ہین تو بسبب سردی مزاج کے اونپر جم جاتی
ہے اسیواسطے شحم سر پر زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ اوسمین عصب زیادہ ہوتے ہین اور بعض اونمین
سے سمین ہے اور یہہ مثل شحم کے ہوتی ہے لیکن اوس سے ملایم کم ہوتی ہے اور وہ غشائمین کہ جو عضلہ پر ہوتے

ہین اونمین بسبب اسکے کہ اوسکا مزاج سرد ہے پائی جاتی ہے اور گوشت مین اسواسطے کہ گوشت کی حرارت اوسکو پگہلا کر غذا کر لیتی ہے نہین پائی جاتی اور فائدہ سمین اور شحم کا یہہ ہے کہ اعضائی خشک کو ملایم کرتے ہین اسواسطے کہ ان دونون مین رطوبت دہنیہ ہے بعض اون مین سے شرائین ہین یہہ اجسام ہین دل سے اوگتی ہین اور مجوف یعنی خالی اور طولانی ہوتی ہین ان کے واسطے حرکت انبساطی اور انقباضی دونو ہوتے ہین کہ اسکی تشریح نبض کے باب مین انشاء اللہ تعالی کیجائیگی بعض اون مین سے اوردہ ہین اور یہہ شرائین کے مشابہ ہین لیکن یہہ جگر سے اوگتے ہین اور ساکن ہوتے ہین اور یہہ اعضا پر خون کو تقسیم کرنے کے واسطے پیدا کی گئی ہین اور یہہ شرائین سے ملایم ہوتی ہین اور ملایم ہونے کی وجہہ یہہ ہے تاکہ خون اوس سے اعضا کی طرف مترشح ہو اور اوسمین ایک طبقہ ہوتا ہے اور شرائین مین اکثر دو طبقے ہوتے ہین۔

ن

کل یہہ اعضا سوائے گوشت کے منی سے پیدا ہوتے ہین اور گوشت خون صاف اور پختہ سے پیدا ہوتا ہے اور اوسکو حرارت بستہ کرتی ہے اور سمین اور شحم کی پیدایش اس خون کی مائیت سے ہے اور انکو سردی بستہ کرتی ہے اسواسطے حرارت سے تحلیل ہو جاتے ہین

ح

اعضائے مفردہ اول ہی پیدایش مین منی سے پیدا ہوتے ہین مگر وہ اعضا کہ جنکو مستثنا کیا ہے یہہ تو لتی پیدا ہوتی ہین اسیواسطے جب ان عضوون سے علاوہ اونکے کہ جنکو مستثنی کیا ہے اگر کسیطرح کا نقص بسبب اسباب خاصہ کے آجائے عود نہین کرتی مگر کسیقدر یعنی بعض عضو کسی حالت مین درست ہو سکتا ہے اسواسطے کہ منی بدن مین زیادہ نہین ہوتی ہے اور جنکو مستثنی کیا ہے بسبب اسکے کہ بدن مین خون زیادہ ہے عود کرتی ہین یعنی اگر کسی وجہہ سے گہٹ جاتی ہین یا لوٹ جاتی ہین تو پہر ویسے ہی درست ہو جاتی ہین اور جنکو مستثنی نہین کیا ہے اونکو اعضائے منویہ اور اصلیہ کہتے ہین اور جنکو مستثنے کیا ہے اونکو دمویہ اور غیر اصلیہ کہتے ہین اگر کوئی کہے جبکہ عضو منوی سے کچہہ تحلیل ہو جاتا ہے اور غذا اوس کی خلیفہ یعنی قایم مقام ہو جاتی ہے تو جب اوس عضو مین کسی وجہہ سے نقص آجائے تو پہر کیون اپنی

حالت پر نہین آتا جواب اسکا یہہ ہے کہ عضو منوی سے جو تحلیل ہوتا ہے اصل مین اوسکا جز نہین ہوتا ہے بلکہ اجزائے دمویہ کہ جو اوس مین زاید ہوتی ہین وہ تحلیل ہوجاتی ہین اور خون بدن مین بہت ہوتا ہے اور جنکو مستثنی کیا ہے وہ تین ہین اول گوشت یہہ متانت خون سے پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ مائیت اوسمین تہل اور ضعف پیدا کرتی ہے اور حرارت اوسکو باندہتی ہے اسواسطے کہ حرارت رطوبت کو تحلیل کرتی ہے پس استمساک کہ جو گوشت مین ہے حاصل ہوتا ہے اور دو جو باقی رہے سمین اور شحم ہین یہہ مائیت اور چکناہٹ خون سے پیدا ہوتے ہین اور اونکو برودت باندہتی ہے اسیواسطے ان دونون کو حرارت تحلیل کرتی ہے پس اگر کوئی کہے کہ وتر کو بھی بسبب اسکے کہ وہ عصب اور رباط سے مرکب ہے مستثنی کرنا چاہئے تہا اور نیز دانتون کو بھی مستثنی کرنا چاہئے تہا اسواسطے کہ یہہ خونسی پیدا ہوتے ہین جواب اس کا یہہ ہے کہ منی سے پیدا ہونا عام ہے کہ پیدایش اونکی بواسطہ ہو یا بدون واسطہ کے ہو دانت اُس خون سے پیدا ہوتے ہین کہ جو مشابہ منی کے ہے اسواسطے کہ گرمی کو بسبب اسکے کہ وہ قریب العہد ہے یعنی پیدایش کا زمانہ قریب ہوتا ہے احالہ خون کا مشابہ منی کے اسہل ہوتا ہے بسبب مشابہت سن کے اور جب قوت فاعلہ ملاقی ہوئی مادہ قابلہ سے کہ منبت اسنان مین ہے بالضرور دانت کو جما دیتی ہے پس گویا کہ وہ منی ہی سے پیدا ہوتے ہین اسیواسطے اسکو مستثنی نہین کیا ہے اور بعض مشایخ مین دانت گرنے کے بعد پہر جمتے ہین یہانتک کہ لوگون نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کے چھٹے مرتبہ دانت نکلے تہے ایسے دانتون کے جمنے مین کئی قول بیان کئے ہین ایک یہہ کہ مادہ پہلے دانت کا باقی ہوتا ہے وہ منجمد ہوجاتا ہے دوسرے یہہ کہ بعض مشایخ کو ایسا مزاج عارض ہوتا ہے کہ وہ مشابہ مزاج سن صبی کے ہوتا ہے پس دانت بالعرض پیدا ہوتے ہین تیسرے یہہ کہ یہہ حقیقت مین دانت نہین ہین بلکہ یہہ جنس ثآلیل سے ہین کہ سخت ہوکر قایم مقام دانت کے ہوجاتے ہین چوتھے یہہ کہ جو عصب کہ دانت سے متصل ہے بعد گرنے دانت کے ظاہر اور مکشوف ہوکر بتدریج سخت ہوتا ہے اور وہ گوشت کہ اوسکی نواح مین تہا چبانے سے چھل جاتا ہے پس عصب مذکور قایم مقام دانت کے ہوتا ہے اور حقیقت مین دانت نہین ہے۔

ل

بعض اون مین سے مرکب ہین اون ہین ترکیب اولی ہو مثل عضلہ کے یا دوسری ہو مثل آنکھہ کے یا ترکیب تیسری ہو مثل موہنہ کے یا ترکیب چوتھی ہو مثل سر کے —

ح

ہرگاہ کہ مصنف نے اعضائے مفردہ کا ذکر کیا اور اون پر حکم کیا کہ یہہ خون اور منی سے پیدا ہوتے ہین بعد اسکے اعضائے مرکبہ کو بیان کیا اور اون پر یہہ حکم نہین کیا کہ یہہ کاہین سے پیدا ہوتے ہین اسواسطے کہ اعضائے مفردہ سے حادث ہوتے ہین یا اون سے پیدا ہوتے ہین کہ جیسے اعضائے مفردہ پیدا ہوتے ہین اور وہ اقسام کہ جو ذکر کئے ظاہر ہین اسواسطے کہ ترکیب کبھی اولی ہوتی ہے وہ یہہ ہے کہ اجزائی مرکب مفرد ہون مثل عضلہ کے بسبب مرکب ہونے اوسکے گوشت اور رباط اور عصب اور غشا سے یہہ سب عضو مفرد ہین اور کبھی ثانی ہوتی ہے وہ یہہ ہے کہ اوس سے مرکب ہو کہ جو مفرد سے مرکب ہین مثل آنکھہ کے کہ اوس مین عضلہ وغیرہ ہین کہ جو مفرد سے مرکب ہین اور اسی معنی سے ترکیب ثالث اور رابع کے جانی گئی اسواسطے کہ آنکھہ موہنہ کے اجزا مین سے ہے اور موہنہ ایک سر کے اجزا مین سے ہے —

ن

اعضائے مرکبہ مین سے اعضائے رئیسہ ہین یعنی مبدا اور اصل ہین واسطے قوائے ضروری کے یا تو باعتبار شخص کے ہین وہ تین ہین ایک دل ہے اور اوسکی شرائین خادم ہین دوسرے دماغ ہے اور اوسکے پٹھے خادم ہین تیسرے جگر ہے اوسکے اوردہ خادم ہین یا باعتبار بقائے نوع کے ہین یعنی واسطے باقی رکھنے نوع کے وہ یہہ تینون عضو مذکور ہین اور دو خصیہ ہین اور انکا خادم مجرائے منی ہے معہ مستقر اپنے کے —

ح

ہرگاہ کہ اعضائے مرکبہ کا ذکر کیا اور منجملہ اونکے اعضائے رئیسہ ہین کہ اونکا ذکر کرنا بسبب اسکے کہ جو مباحث آگے آنے والے ہین اونکا پہچاننا ان پر موقوف ہے اعضائے مرکبہ کے ذکر کرنے کی وقت ضرور ہوا اور تحقیق کہ جسکو مصنف نے ذکر کیا اسبات کو چاہتی ہے کہ ایک مقدمہ بیان کیا جاوے اور وہ یہہ ہے سمجھہ لینا چاہیے جسوقت کہ خون کہ جو بدن کی غذا کے واسطے عمدہ ہے حاصل ہوتا ہے تو منجذب ہوتا ہے واسطے کہ

اوس مین حاصل ہوتا ہے ایک حصہ کہ جو صاف اور لطیف ہوتا ہے دل کی طرف میل اوس سے غذا
پاتا ہے اور اوسمین سے بھی جو زیادہ لطیف ہے اوس سے اوسکی بائین تجویف مین منجملہ دو تجویف کے
جسم لطیف بخاری پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ داہنی تجویف خون کو جگر سے جذب کرنے مین مشغول ہے
اور اسکو بسبب لطافت اوسکی کے روح حیوانی کہتے ہین اور نفس ناطقہ سے اوسپر قوت کا فیضان
ہوتا ہے اوسکو قوت حیوانیہ کہتے ہین اگر یہہ نہو تو بدن متعفن ہوجاوے اور اوسکے واسطے وہ شی عارض ہو
کہ جو فساد میت کے بدن کو عارض ہوتا ہے اسکی تحقیق قریب آویگی انشاءاللہ تعالی بعد اسکے روح
حیوانی پر اور بھی دو قوتون کا فیضان ہوتا ہے ایک قوت طبیعیہ سے دوسرے قوت نفسانیہ سے اسکی
بھی تحقیق انشاءاللہ تعالی قریب آویگی لیکن آثار ان دونون کے جبتک روح قلب مین ہے ظاہر نہین
ہوتی بعد اوسکے منجذب ہوتا ہے اوس سے حصہ دماغ کا اور یہان آکر نضج جدید ہوتا ہے اور اسوقت مین
اسکا نام روح نفسانی ہے اسوقت مین آثار قوت نفسانی کے ظاہر ہوتے ہین پھر منجذب ہوتا ہے اوس سے
ایک حصہ دوسرا جگر کیطرف اور یہان بھی نضج جدید ہوتا ہے اسکو اسوقت مین روح طبعی کہتے ہین اور
اس مین آثار قوت طبیعیہ کے ظاہر ہوتے ہین یہہ رائے حکما کی ہے اور طبیبون مین سے بعض تو حکما کی
اسمین کہ جو ذکر کیا بجز ایک امر کے موافق ہین یعنی وہ یہہ کہتے ہین کہ قوت نفسانیہ کا فیضان جو اوس حصہ پر
ہوتا ہے جو دماغ کی طرف منجذب ہوتا ہے وہ دماغ مین ہوتا ہے اور قوت طبیعیہ کا فیضان جو اوس حصہ پر
ہوتا ہے جو جگر کی طرف منجذب ہوتا ہے وہ جگر مین ہوتا ہے اور بعض طبیب حکما کی اوس مین کہ جو ذکر کیا
خلاف ہین اور وہ یہہ کہتے ہین کہ روح نفسانی قلب سے منجذب نہین ہوتی ہے بلکہ دماغ مین خون سے
کہ جو اوسکی طرف جگر سے آتا ہے پیدا ہوتی ہے اور روح طبعی قلب سے منجذب نہین ہوتی ہے بلکہ جگر میں
خون سے کہ جو اوس مین حاصل ہوتا ہے پیدا ہوتی ہے پس دونون قوتون کا فیضان دونون روحون پر
دماغ اور جگر مین ہوتا ہے یہہ مذہب حکما کے مذہب کے بہت خلاف ہے اور جو کہ قبل اسکے ہے
اوس سے کسیقدر خلاف ہے پس جسوقت کہ یہہ پہچانا پس اب ہم بیان کرتے ہین کہ اعضاء رئیسہ دل
جگر و دماغ اور دو نو خصیہ ہین اور معنی ریاست کے یہہ ہین کہ یہہ اعضا مبادی اور اصول ہین واسطے

قوائے ضروری کے اور وہ ضروری یا تو بسبب اسکے ہین کہ اون سے شخص باقی رہتا ہے یا اس اعتبار سے ہین کہ
اون سے نوع باقی رہتی ہے جس سے شخص باقی رہتا ہے وہ قوت حیوانیہ اور نفسانیہ اور طبعیہ کہ جو غاذیہ
اور نامیہ ہے ہین اور جس سے نوع باقی رہتی ہے وہ یہہ ہے دو قوتین ہین یعنی حیوانیہ اور نفسانیہ اور طبعیہ
کہ جو مولدہ اور مصورہ ہی ہین یہان کئے امور کا بیان ضروری ہے اول یہہ کہ اعضائے رئیسہ ان قوی کے
مبادی اور اصول ہین اور بیان اسکا یہہ ہے کہ نفس سے ان اعضا کو جو اول ہی قوت پہونچتی ہے یہہ
بالاتفاق اسکے قابل ہین اور علت قابلہ مبدء ہوتی ہے اسواسطے کہ مراد مبدء سے علت ہے دوسرے
یہہ کہ یہہ اعضا اصول ہین واسطے ان قوی کے بیان اسکا یہہ ہے کہ یہہ قوتین اس ہین حاصل ہوتی ہین
اور یہان سے اور جگہہ پہیلتے ہین پس وہ قوی کی مثل معدن اور کان کے ہین اسواسطے کہ فرع جڑ سے
نکلتے ہین اور جڑ فرع کی معدن ہے تیسرے یہہ کہ قوت حیوانیہ واسطے باقی رکہنے شخص کے ضروری ہے
بیان اسکا یہہ ہے کہ بدن مرکب ہے عناصر سے کہ جو انفکاک یعنی جدا ہونے کو چاہتے ہین اور عفونت
اور فساد کی طرف مایل ہونے والے ہین پس جبکہ یہہ بات ہوئی تو ضرور ہوئی یہہ بات کہ کوئی اون کا
حافظ ہونا چاہیئے کہ اونکو فاسد نہ ہونے دے اور نہ جدا ہونے دے وہ قوت حیوانیہ ہے چوتہے
یہہ کہ قوت نفسانیہ واسطے باقی رکہنے شخص کے ضروری ہے بیان اسکا یہہ ہے کہ بعض اشیا بدن کو ضرر
کرتی ہین اور بعض نفع کرتی ہین پس جبکہ یہہ بات ہے تو اوسکو اسبات کا شعور ہونا چاہیئے کہ جو مناسب
ہو اوسکو طلب کرے اور جو مضر ہو اوسکو دفع کرے اور جسسے یہہ شعور ہوتا ہے وہ قوت نفسانیہ ہے
پانچوین یہہ کہ قوت طبیعیہ جو نامیہ اور غاذیہ ہین واسطے باقی رکہنے شخص کے ضروری ہین بیان اسکا
یہہ ہے کہ تغذیہ اور تنمیہ یہہ دونو واسطے شخص کے ضروری ہین اسکا ذکر قریب آنے والا ہے اور شخص
بعد وجود ان قوی کے دوسری قوت کی طرف محتاج نہین ہوتا اسواسطے کہ تینون قوتین جسوقت حاصل
ہوتی ہین بدن کو حیات اور صحت حاصل ہوتی ہے کہ جو چیزین مناسب اور منافر ہین اونکو کامل
طور سے ادراک کرتا ہے چھٹے یہہ کہ یہہ قوی واسطے باقی رکہنے نوع کے ضروری ہین بیان اسکا
یہہ ہے کہ نوع کا وجود بدون شخص کے متصور نہین ہوتا جبکہ شخص مین انکا ہونا ضروری ہے تو

انکے واسطے بھی ضرور ہوئی ساتوین یہہ کہ جو واسطے باقی رکھنے نوع کے مصروف ہے وہ بھی ضروری ہے بیان اسکا یہہ ہے کہ وجود شخص کا ہمیشہ رہے یہہ غیر ممکن ہے پس جو کہ نوع کی حفاظت کرے اوسکا ہونا ضروری ہے پس جانا گیا کہ اعضاۓ رئیسہ مبادی اور اصول ہین واسطے قوائے ضروری کے دو وجہہ سے یہہ ہے معنی ریاست کے ہین اور رؤسائے شہر سے مشابہ ہین یعنی جیسے رئیس شہر کے خادم ہوتے ہین ان اعضا کے بھی خادم ہین دل کے خادم شرائین ہین کہ یہہ خون کو دلسے لیکر تمام بدن مین پہونچاتے ہین اور جگر کے خادم اوردہ ہین کہ روح طبعی اور خون کو جگر سے تمام بدن مین پہونچاتے ہین اور دماغ کے خادم عصب ہین کہ یہہ روح نفسانی کو تمام بدن مین پہونچاتے ہین اور دونو خصیون کے خادم مجرائی منی ہے معہ اپنی مستقر کے یعنی جہان ٹھہرتی ہے مجرائی منی احلیل اور اوسکے عروق ہین مستقر رحم اور اوسکے عروق ہین کہ اونکا ہونا حمل مین منی کے استقرار کے واسطے ضروری ہے ۔

ن

پانچوین ارواح ہے اور یہان اس سے نفس مراد نہین ہے جیساکہ کتب الہیہ مین مراد ہے بلکہ ارواح سے جسم لطیف بخاری مراد ہے کہ لطافت اخلاط سے پیدا ہوتا ہے مثل اعضا کے کہ وہ کثافت اخلاط سے پیدا ہوتے ہین اور ارواح حامل قوی ہین اسیواسطے اقسام اوس ارواح کے مثل اقسام قوی کے ہین ۔

ح

روح کا لفظ دو شیئون پر اطلاق کیا جاتا ہے ایک نفس ناطقہ پر کہ جو کتب الہیہ مین مثل قرآن مجید وغیرہ کے مراد ہے دوسرے جسم لطیف بخاری پر کہ جو لطافت اور بخاریت اخلاط سے پیدا ہوتا ہے مثل اعضا کے کہ کثافت اخلاط سے پیدا ہوتے ہین اطبا کے نزدیک یہہ ہی مراد ہے ارواح قوی کے حامل اور شامل ہے یعنی قوی کو معدن سے جہان جہان پہونچانا ہوتا ہے پہونچاتی ہے پس اقسام اوسکے مثل اقسام قوی کے ہوتے ہین اور قوی تین ہین حیوانی و طبعی و نفسانی ۔

ن

چھٹے قوی ہے اور اوسکے تین جنس ہین ایک قوائی طبیعیہ ہے اوسکی دو قسم ہین ایک تو واسطے باقی رکھنے

شخص کی غذا مین مشغول ہے اور یہہ یا تو واسطے تغذیہ کے مشغول ہے یہہ غاذیہ ہے یا واسطے بڑہانے جسم کے طول و عرض و عمق مین کہ جو اوسکی نوع کے مناسب ہے مشغول ہوتی ہے یہہ نامیہ ہے دوسرے واسطے باقی رکہنے نوع کے مشغول ہے یہہ دو قوتین ہین ایک تو اخلاط بدن سے جوہر منی کو جدا کرتی ہے منی کے جز کو واسطے قبول کرنے صورت کسی عضو کے اعضا سے آمادہ کرتی ہے یہہ مولدہ ہے دوسرے ہر جز سے وہ شکل بناتی ہے کہ جو اوس نوع کو کہ جس سے وہ جدا ہوا ہے مقتضی ہے یا قریب اوس کے ہے خطوط و تجویف وغیرہ مین مصورہ ہے —

ح

قوت مبدء فعل کی ہے بالذات اور فعل سے اوسکا وجود جانا گیا اسواسطے کہ وجود فعل کا بدون اوسکے مبدء کے محال ہے اور قوی کہ جو امور طبیعہ مین سے ہین تین جنس ہین قوائے طبیعہ قوائے نفسانیہ قوائے حیوانیہ اور وجہ حصر کی یہہ ہے کہ قوت کہ جو امور طبیعہ مین سے ہے فعل اوسکا یا تو شعور کے ساتھہ ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے اول قوت نفسانیہ ہے دوسرے یا تو حیوان کیساتہہ مخصوص ہوگی یا اون سے عام ہوگی اول قوائے حیوانیہ ہے دوسرے قوائے طبیعہ ہے یا یون کہنا چاہئے کہ فعل اوسکا یا تو دانائی سے ہوگا یا نہ ہوگا اگر دانائی سے ہے اور اوسکے ساتہہ اوسکے فعل کا شعور بھی ہو وہ قوت نفسانیہ ہے اور اگر فعل اوسکا دانائی سے نہ ہو وہ بھی قوت حیوانیہ ہے جنس اول قوائے طبیعہ ہے اسکا ذکر اسواسطے مقدم کیا کہ عام ہے حیوانات و نباتات کو اور عام مین شرطین کم ہوتی ہین اور جو ایسا ہو وہ اعرف ہوتا ہے اور تقدیم اعرف کی اولی ہے اور وظیفہ اس قوت کا تغذیہ اور تنمیہ اور تولید مثل ہے اسواسطے کہ وہ یا تو واسطے بقائے شخص کے مصروف ہوتی ہے یا واسطے باقی رکہنے نوع کے اور جو واسطے باقی رکہنے شخص کے مصروف ہے غایت اوسکی حفظ شخص اور تکمیل شخص ہے اور حفظ شخص تغذیہ سے ہوتی ہے اور تکمیل اوس کی تنمیہ سے ہوتی ہے اور جو واسطے باقی رکہنے نوع کے مصروف ہی اوسکی غایت باقی رکہنا نوع کا ہے اور وہ تولید مثل سے ہوتی ہے حسرت کہ یہہ جانا پس اب سمجھنا چاہئے کہ جو واسطے باقی رکہنے شخص کے مشغول ہو وہ غاذیہ اور نامیہ ہوتی ہے اور وجہہ حصر کی یہہ ہے کہ اوسکا فعل یا تو بمدت حیات شخص نہ منقطع ہوگا یا منقطع ہوگا پس اگر

اوّل تو وہ غاذیہ ہے اگر ثانی ہے تو وہ نامیہ ہے غاذیہ وہ ہے کہ غذائے صورت کو پلٹ دیتی ہے یعنی
مغتذی کے مشابہ کر دیتی ہے تاکہ جو تحلیل ہو گیا ہے اوسکا خلیفہ ہو اور مراد پلٹنے سے یہہ ہے کہ غذا صورت
غذائیہ کو چھوڑ کر صورت عضویہ پیدا کرے اور مراد غذا سے وہ ہے کہ بالقوہ غذا ہو نہ بالفعل اسواسطے
کہ جسوقت غذا بالفعل ہوتی ہے تو اوسوقت مین غاذیہ تصرف نہین کرتی ہے اور مراد اس سے کہ مشابہ
مغتذی کے ہووے یہہ ہے کہ شکل اوسکے مزاج اور قوام اور رنگ مین ہو جاوے بلکہ جوہر مین ہووے
اور یہہ جو کہا کہ وہ خلیفہ ہو اوسکا کہ جو تحلیل ہو گیا ہے یہہ احتراز ہے اوس حالہ سے کہ جو ایسا نہین ہوتا
جیسا کہ استسقائے لحمی مین ہوتا ہے مثلاً اگر کوئی کہے غذا اور مغتذی اور قوت غاذیہ یہہ تینون معرفت اور جہالت
مین مساوی ہین یعنی انکی کچھہ تعریف نہین کی پس ان لفظون کا لانا عبث ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ غذا اور مغتذی
تو دونو معلوم ہین اور غاذیہ کو وہ کہ جو ان فنکی اصطلاح جانتا ہے جانتا ہے ثانیہ وہ قوت ہے کہ جسم کو اقطار ثلثہ یعنی
طول و عرض و عمق مین تناسب طبعی پر زیادہ کرے تاکہ جسم تمام نشو کو بذریعہ اوس چیز کے جو غذا سے
اوس جسم مین داخل ہو کر مشبّہ بدن ہوتا ہے پہونچے اور اس سے نمو اور اوسکے غیر مین مثل ورم اور سمن اور
تخلخل مین فرق ہو جاتا گیا اگر کوئی کہے کہ دخول مین تفرق اتصال ہونا ضروری ہے اور وہ مولم ہے اور نمو
مین الم نہین ہوتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ تفرق اتصال غیر طبعی مولم ہوتا ہے نہ غیر اسکا اور امام نے
مباحث مشرقیہ مین گمان کیا ہے کہ جسوقت جو چیز کہ وارد ہو وہ تحلیل سے زیادہ ہو اوسوقت مین نامیہ
وہی غاذیہ ہے بعینہ اسکو اکثر نے اسطرح رد کیا ہے کہ تعدد افعال کی دلیل ہے تعدد قوی پر اسواسطے
کہ واحد سے واحد ہی صادر ہوتا ہے واحد سے دو صادر نہین ہوتے اور اس مین شبہ ہے وہ یہہ ہے
کہ ایک سے زیادہ نہ صادر ہونا اوسوقت ہے کہ جب اوسمین ایک سے زیادہ صادر ہونے کی قابلیت
نہ ہو جیسا کہ اسکے مقام پر اسکا بیان کیا گیا ہے اور یہہ شرط یہان مفقود ہے اور تحقیق اسبات کی کہ غاذیہ
اور نامیہ کے درمیان مغایرت ہے شیخ نے شفا مین ذکر کیا ہے وہ یہہ ہے کہ غاذیہ غذا مین اور طرح
تصرف کرتی ہے اور نامیہ اور طرح یعنی جیسے نامیہ تصرف کرتی ہے اسطرح غاذیہ تصرف نہین کرتی یعنی
غاذیہ جسوقت منفرد ہو اور عمل اوسکے قوی ہون اور جو چیز کہ وارد ہو زیادہ ہو اوس سے کہ جو تحلیل ہو گئی

مشبّہ

یہہ عضو کے عرض وعمق مین زیادتی کہ جو موٹائی سے ظاہر ہوتی ہے زیادہ کرتی ہے طول مین زیادتی
کہ جس کا اعتبار ہو نہین کرتی ہے اور نامیہ کا اکثر عمل طول مین ہوتا ہے وہ اطراف عضو کو بڑہاتی ہے
اور یہہ زیادتی عرض سے دشوار ہے اسواسطے کہ جو زیادتی طول مین ہوتی ہے وہ محتاج ہوتی ہے
اسبات کی کہ غذا اعضائے اصلیہ کی طرف نفوذ کرے مثل ہڈی کے اور اوسکے اجزا مین داخل ہو
اور عرض کبھی ترتیب گوشت سے اور تغذیہ ہڈی سے حاصل ہوتا ہے غیر اس سے کہ کوئی شئے کثیر عضو
مین نفوذ کرے اور اوسکو حرکت دے اور جو کہ واسطے باقی رکھنے نوع کے مصروف ہے وہ دو قوتین ہین
ایک مولدہ دوسرے مصورہ اور وجہہ حصر کی یہہ ہے کہ باقی رکہنا نوع کا تحصیل فرد سے کہ جو قایم مقام
اوس فرد کے ہو کہ جو فانی ہوگئی ہے حاصل ہوتا ہے اور جو فرد کے حاصل ہوا اوسکے واسطے مادہ اور
صورت کا ہونا ضروری ہے پس وہ کہ جو واسطے باقی رکہنے نوع کے مصروف ہے اگر مادہ حاصل ہو
پس وہ مولدہ ہے اگر صورت حاصل ہو وہ مصورہ ہے مولدہ سے دو قوتین مراد ہین اور اوسکو ایک
سمجہنا اعتباری ہے ایک تو وہ ہے کہ جدا کرتی ہے یعنی تمیز کرتی ہے اخلاط بدن سے جوہر منی کو اور
اخلاط بدن سے مراد خون عمدہ ہے کہ جو چوتھے ہضم مین پکتا ہے اور وہ ہے کہ جو اخلاط سے اوسکے
ساتہہ ہوتے ہین اور اس قوت کا عمل انثیین مین ہوتا ہے یعنی یہہ خون منی خصیون مین ہوتا ہے
اور امشاج کے معنی اخلاط کے ہین اور یہہ مشیج کی جمع ہے جیسے ایتام یتیم کی جمع ہے اور مشیج کے معنی
مختلط کے ہین مشجت الشئی بالشئی سے ماخوذ ہے یعنی یہہ عرب کا محاورہ ہے کہ جب کسی شئے کو کسی شئی کے
ساتہہ ملاتے ہین تو کہتے ہین مشجت الشئی بالشئی یعنی ملایا مین نے شئے کو ساتہہ شئے کے اور نیز یہہ بہی بات
ہے کہ جسوقت مرد کی منی عورت کی منی سے مختلط ہوتی ہے تو اوسوقت وہ لوگ نطفہ امشاج کہتے ہین
اور وہ شئے کہ جس سے منی پیدا ہوتی ہے ملا بعض اوس چیز کا کہ اوس مین ہے دم وغیرہ سے ساتھ
بعض کے ہے پس جبکہ یہہ بات ہے تو امشاج سے تعبیر صحیح ہوئے دوسرے وہ ہے کہ [illegible] منی
کے جز کو کہ جو عورت ومرد سے رحم مین حاصل ہوتی ہے واسطے عضو مخصوص کے آمادہ کرتی ہے
یعنی بعض کو مستعد واسطے ہڈی کے کرتی ہے اور بعض کو مستعد واسطے شریانیت کے کرتی ہے

علی ہذا القیاس اسواسطے کہ اجزا منی کے مزاج مین مختلف ہوتے ہین برابر ہے کہ وہ متشابہ الاجزا ہون یا متشابہ الاجزا نہون دونو مذہب کے موافق ہے پس ممتزج کرتی ہے یہہ قوت ان اجزا کی کیفیون کو یعنی اوسکی کیفیات مزاجیہ کو بواسطہ اپنے مزاج کے ان اجزا سے پس واسطے ہر عضو کے وہ حصہ کہ واسطے مزاج اوس عضو کے مناسب ہو الگ کرتی ہو پس جبکہ وہ رحم مین ہوتا ہے تو یہہ بھی رحم مین ہوتا ہے اور اس قوت کا نام مغیرہ اولی ہے اور اسکو مغیرہ اولی اسوجہہ سے کہتے ہین کہ جیسے مغیرہ کا اطلاق اس قوت پر ہوتا ہے قوت غاذیہ پر بھی اسکا اطلاق ہوتا ہے بسبب موجود ہونے مغیرہ کے ان دونون مین اور محل عمل اس قوت کا منی ہے اور محل عمل ثانی کا دم غاذی ہے پس اسکو مغیرۂ ثانیہ کے ساتھہ بسبب اس کے کہ اسپر یعنی غاذیہ پر وہ قوت مولود کے بدن مین مقدم ہوتی ہے مخصوص کیا اور فعل اس قوت کا وقت ہونے منی کے رحم مین ہوتا ہے اسواسطے کہ فعل قوت مصورہ کا اور اوسکا قریب قریب ہے مولدہ مواد اعضا کو واسطے قبول کرنے صورت کے آمادہ کرتی ہے اور عمل قوت مصورہ کا پہنانا صورت عضوی کا ہے اس مادہ مستعدہ کو باعتبار اوسکی خواہش کے اگر یہہ فعل عضو مین ہوتا تو جسوقت دو منی مختلط ہوتین اور اوسکی کیفیات متغیر ہوتین تو اور دوسرے مغیر کی احتیاج ہوتی اسواسطے کہ تغیر کیفیتون مین بعد ملنے دونون منی کے ضرور ہے اور تغیر بے مغیر کے نہین ہوتا اور منی مین سوائے ایک مغیر کے دوسرا کسی نے نہین گنا پس جانا گیا کہ فعل اسکا رحم مین ہوتا ہے اور اس سے یہہ بھی جانا گیا کہ مصورہ کا بھی فعل رحم مین ہی ہوتا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہہ قوت اور مصورہ جسوقت کہ منی خصیون سے جدا ہوتی ہے یہہ دونون قوتین منی کے مصاحب ہوتی ہین بعض نے کہا ہے کہ دونون قوتون کا منی پر نر کے نفس سے فیضان ہوتا ہے جسوقت کہ منی رحم مین ہوتی ہے یہہ ظاہر ہے اس واسطے کہ عضو سے تعلق نفس کا بہ سبب فضلات کے زیادہ ہوتا ہے اسواسطے کہ جسوقت فضلہ بدن سے جدا ہوتا ہے تو تعلق نفس کا اوس سے منقطع ہوتا ہے اور وہ فاسد ہو جاتا ہے پس جبکہ یہہ بات ہے تو باپ کے نفس کا تعلق منی سے جبتک کہ وہ رحم مین باقی رہے اور اوس سے آعضا پیدا ہون کیونکر ہو سکتا ہے اور مصورہ آعضا کی شکل بناتی ہے یعنی ہر منی کے جو اجزا ہے عضو کی صورت شکل جو اوسکی نوع کو کہ جس سے وہ پیدا ہوتا ہے مقتضی ہی ہوتی ہے

یا جو اوسکے قریب ہے اوسکی شکل باتی بچے جیسا کہ اوس حیوان مین کہ دو نوع سے پیدا ہوتا ہے بناتی ہی مثل
خچر کے کہ اوسمین خطوط اور تجاویف اور ثقبہ اور ملاست اور خشونت وغیرہ اون اوصاف سے کہ جو انتہائے
مقادیر اعضا پر قایم ہوتے ہین پائی جاتی ہے کہ اوس سے فرد کر مثل اپنی نوع کے ہو یا اوسکے قریب ہو حاصل ہوتی ہے

ل

غاذیہ کی چار قوتین خادم ہین ایک وہ ہے کہ نافع کو جذب کرتی ہے اوسکو جاذبہ کہتے ہین دوسری وہ ہے
کہ غذا کو اوس مدت تک کہ اوسکو طبخ ہو ٹھہراتی ہے اوسکو ماسکہ کہتے ہین اور تیسرے ہاضمہ ہے یہہ غذا
کی صورت کو بدل دیتی ہے چوتھی دافعہ ہے کہ غذا کے فضلات کو دفع کرتی ہے ۔۔

ح

ہر چند قوت غاذیہ بیچ تغذیہ عضو کے کافی ہے یعنے جسوقت فعل اوسکا تمام ہوتا ہے عضو کو غذا پہونچتی ہے لیکن
تمامی اسکے فعل کی موقوف ہے اوپر خادم یعنی ان چار قوتون کی ایک اون مین سے قوت جاذبہ ہے اور
وجہہ حاجت غاذیہ کی جاذبہ کی طرف یون ہے کہ یہہ ظاہر ہے کہ غذا نزدیک عضو مغتذی کے موجود نہین ہے
اور آنا غذا کا اپنی جگہہ سے بذاتہ اس عضو تک غیر ممکن ہے پس بالضرور کوئی کھینچنے والا چاہیئے تو اوس
غذا کو نزدیک عضو مغتذی کے کھینچ لاوے وہ جاذبہ ہے دوسری قوت ماسکہ ہے کہ جو غذا کو ٹھہراتی ہے
اور ماسکہ کی طرف حاجت یون ہی کہ غذا بعد جذب جاذبہ کے ضرور ہے کہ کچھہ دیر رہے تو مشابہ کہ اوس عضو
مغتذی کے ہو اسواسطے استحالہ کو زمانہ ضرور چاہیئے پس واجب آیا کہ کوئی روکنے والا ہو تو اس مدت تک
روکے اور روکنے والا ماسکہ ہے اگر کوئی کہے کہ جائز ہے کہ غذا بذاتہ وہان ٹھہرے بدون ضابطہ کے پس
حاجت ماسکہ کی کچھہ نہین ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ غذائے مجذوب خون رقیق سیال ہوتا ہے ایسا جسم
بدون روکنے ضابطہ کے سطح عضو پر نہین ٹھہر سکتا تیسری قوت ہاضمہ ہے اور اسکی حاجت اسوجہہ سے ہے کہ
غذائے مجذوب صورت عضو کی قبول نہین کرتی مگر بعد اسکے کہ مستعد قبول کرنے کی ہو اور یہہ استعداد حاصل
نہین ہوتی مگر اس طور پر کہ قوام اور مزاج اوسکا صلاحیت عضو ہونے کی رکھے اور صلاحیت قوام اور
مزاج کے نہین ہوتی ہے بدون تفریق اور جمع اور ترقیق اور تغلیظ اجزائے غذائی مجذوب کے فاعل ان

چیزون کا لازم ہوا وہ قوت ہاضمہ ہے اور فرق درمیان ہاضمہ اور غاذیہ کے یہہ ہے کہ غاذیہ غذا کو مشابہ عضو کے کرتی ہے اور ہاضمہ غذا کو مستعد مشابہ ہونے کے کرتی ہے چوتھے قوت دافعہ ہے اور اسکی اسواسطے حاجت ہے کہ اس مین شک نہین ہے کہ غذائے مجذوب دو جوہر سے مرکب ہے ایک اون مین سے غیر صالح ہے اوسکا نکالنا ضرور ہے اگر وہ عضو مین باقی رہے تو باعث ضرر کا اسوجہہ سے ہے کہ بسبب اسکے مکان مین تنگی آجائیگی اور حرارت غریزی بجھ جائیگی پس دفع کرنا اسکا لازم ہوا اور دفع بدون دفع کرنے والے کے نہین ہو سکتا پس وہ قوت دافعہ ہے۔

ن

ان چار قوتون کی چار کیفیتین خادم ہین ایک حرارت دوسرے برودت تیسرے رطوبت چوتھے یبوست۔

ح

ان چار قوتون مذکورہ کے یعنی جاذبہ و ماسکہ و ہاضمہ و دافعہ کی حرارت و برودت و رطوبت و یبوست خادم ہین اسواسطے کہ فاعل ہونا قوائے مذکورہ کا تمام نہین ہوتا مگر حرکت سے لیکن حاجت جاذبہ اور دافعہ کی طرف حرکت کی اسواسطے ہے کہ فعل ان دونون کا نقل کرنا شے کا ہے مکان سے دوسرے مکان کو اور نقل حرکت سے ہوتی ہے اسیطرح ہاضمہ ہے اور ہاضمہ کا فعل احالہ اور طبخ ہے اور اسکی حرکت مکانیہ تابع ہے اسواسطے کہ تغلیظ کرنا رقیق کا اور رقیق کرنا غلیظ کا اور تقطیع کرنا ہاضمہ کی کا یہہ سب حرکت مکانیہ کے محتاج ہین ماسکہ کا فعل یہہ ہے کہ ممسوک کو حرکت سے منع کرے لیکن یہہ منع بدون حرکت کے نہین ہوتا اسواسطے کہ فعل ماسکہ کا وہ ہے کہ لیف مورب کو طرف ہیئت اشتمال کے حرکت دے اور کبھی لیف مستعرض بھی مدد کرتی اس امر کو یہہ کہ جمع کرتی ہے اعضائے سافلہ کو عضو سے کہ اوپر ممسوک کے شامل ہے پس اوسکو خروج سے منع کرتی ہے جالینوس نے کہا ہے کہ لیف مورب اور عریض جب ممتد ہوتی ہین منافذ تنگ ہوجاتی ہین اور یہہ اونکے کہ اساک پر مدد کرتا ہے پس اس سے جانا گیا کہ افعال ان قوتون کی بلاحرکت کے تمام نہین ہوتی ہین اور وہ شے کہ حرکت کو مدد دیتی ہے وہ حرارت ہے پس خدمت حرارت کی ان چارون قوتون کے درمیان مشترک ہوئی لیکن کیفیات تینون باقی بعض اونکے مخصوص بعض قوتون سے ہین جیسا کہ کہا جاتا

یعنی جاذبہ کی خادم حرارت کے ساتھہ یبوست ہے اسواسطے کہ جسوقت استرخائے رطوبی بیچ جوہر روح کے
کہ حامل قوت کی ہے یا بیچ آلہ قوی کے تقرر کرتا ہے تو روح کو زیادہ ٹھہرنے سے اور آلہ کو حرکت سے
مانع ہوتا ہے اسواسطے کہ رطوبت مرخی ہے اور درمیان جاذب اور حرکت کے مخالفت ہے بالذات
پس یبوست کہ ضد رطوبت کی ہے بیچ جذب کے مطلوب ہے تا مقوی اوسکی فعل کی ہوا اور دافع کی
حرارت کے ساتھہ یبوست اور برودت دونو خادم ہین اور وجہہ خدمت یبوست کی بسبب منع کرنے
استرخائے رطوبی کے ہے حرکت کو اور برودت کی وجہہ یہہ ہے کہ برودت کیفیت عاصرہ کو مکثف
کرتی ہے اور حفاظت کرتی ہے اوسکی اوس شکل پر کہ جو عضو مین ہونی چاہئے تو دفع بالکل حاصل ہو
اور ظاہر ہے کہ نچوڑنا محتاج اسکا ہے کہ نچوڑنے والا ایک زمانہ لائق تک اوپر ہیئت اشتمال اور عصر کے
باقی رہے تو جو کچھہ اوسمین ہے نکل آوے اور ماسکہ کی خادم حرارت کیساتھہ یبوست اور برودت ہے
اور وجہہ خدمت یبوست کی بسبب منع کرنے استرخائے رطوبی کے ہے حرکت کو کہ جو جاذبہ کی اور برودت
کی وجہہ یہہ ہے کہ یہہ حفاظت کرتی ہے اوسکی کہ جو شامل ہے اوپر ہیئت اشتمال کے بسبب ہونے
اوسکی کے سکون اور یہہ احتیاج بہت بڑی ہے اسواسطے کہ ہیئت کا باقی رکہنا بہت مدت تک ضروری ہے
اور ہاضمہ کی حرارت کے ساتھہ رطوبت خادم ہے اور وجہہ اسکی یہہ ہے کہ رطوبت مدد کرتی ہے بیچ قبول
کرنے اوسکے فعل کے کہ احالہ اور طبخ اور تغیر ہے اور ان قوائے اربع سے سوائے ہاضمہ کے کوئی
محتاج رطوبت کی نہین ہے۔

ن

غاذیہ نامیہ کی خادم ہے اور یہہ دونو مولدہ کے خادم ہین۔

ح

اول تو اسوجہہ سے ہے کہ غاذیہ نامیہ کے واسطے غذا کو جسقدر کہ تحلیل ہو گئی ہے اوس سے زیادہ اماد
کرتی ہے اگر یہہ غاذیہ نہ ہوتی تو ممکن نہین تہا کہ نامیہ طول وعرض وعمق مین عضو مین زیادتی کرے
اور دوسرے اسوجہہ سے ہے کہ تولید مثل بلا حصول مادہ غذائیہ کے ممکن نہین ہے یعنی اوس مادہ غذائیہ

منی حاصل ہوتی ہے اور اعضا ٹھہرتے ہین اور مجاری کشادہ ہوتے ہین تاکہ وہ واسطے تولید کے بہت صالح تر ہووے اور حصول مادہ غذائیہ کا غاذی سے ہوتا ہے اور اعضا کا ٹھہرنا اور اونکی مجاری کا کشادہ ہونا نامیہ سے ہوتا ہے پس ہر ایک ان دونون سے مولدہ کے خادم ہوئین اور یہہ ظاہر ہے۔

ن

جنس ثانی قوای نفسانیہ ہے بعض اون مین سے محرکہ اور بعض مدرکہ ہین۔

ح

قوای نفسانی وہ ہے کہ اوس سے حس و حرکت ہوتے ہے اور اسکی حاجت اسوجہہ سے ہے تاکہ حیوان کو جو چیز کہ ضرر پہونچاوے اوس سے بہاگے اور جو شے نفع پہونچاوے اوس سے قریب ہونیکی قدرت ہو اسواسطے کہ بہاگنا اور قریب ہونا یہہ دونون حرکت سے ہوتے ہین اور یہہ دونون بدون ادراک ضارہ اور نافع کے نہین ہو سکتے ہین۔

ن

بعض محرکہ تو حرکت کے باعث ہین وہ شوقیہ ہے اور اوسکی شہوانیہ اور غضبیہ خادم ہین اور بعض انمین سے فاعل ہین واسطے حرکت کے یہہ کہ عضلہ کو تشنج کرتی ہے پس وتر منجذب ہوتا ہے اور عضو منقبض ہوتا ہے یا عضلہ کو ڈہیلا کرتی ہے پس وتر دراز ہوتا ہے اور عضو کہلتا ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

ح

قوت محرکہ کی دو قسم مین اول تو وہ قوت ہے کہ جو باعث ہوا اوپر حرکت کے دوسرے وہ قوت ہے کہ جو فاعل ہو واسطے حرکت کے ناسیہ کو شوقیہ اور نزوعیہ کہتے ہین اور اسکی قوت شہوانیہ اور غضبیہ خادم ہین اسواسطے کہ جس وقت منتقش ہوتی ہے خیال مین یا وہم مین صورت کہ جو ملایم ہو یا منافر ہو تو قوت شہوانیہ مین ارادہ اس ملایم کے حاصل کرنے کا حاصل ہوتا ہے اور قوت غضبیہ مین ارادہ اس منافر کے دفع کرنیکا حاصل ہوتا ہے پس برانگیختہ کرتی ہے قوت شوقیہ قوت محرکہ کو کہ جو تحریک کے فاعل ہے پس قوت شوقیہ علت بعیدہ ہوتی ہے واسطے حرکت کے اور ہر ایک شہوانیہ اور غضبیہ مراد اوسکی خادم ہین

اور جو کہ فاعل واسطے حرکت کے ہو پس وہ قوت ہے کہ اوسکی شان سے ہے یہہ کہ متشنج کرتی ہے عضلہ کو پس وتر منجذب ہوتا ہے اور عضو منقبض ہوتا ہے یا ڈھیلا کرتی ہے عضلہ کو پس وتر دراز ہوتا ہے اور عضو کو ہلتا ہے یہہ حکمت عجیبہ سے ہے کہ حیوان عضو کی حرکت دینے کا ارادہ کرتا ہے اور نہین جانتا ہے کہ کون سے عضو کو حرکت دینا واجب ہے اور نہین استعمال کرتا ہے کسی شئے کو عضلہ بدن سے مگر اسس عضلہ کو بعینہ۔

ن

مدرکہ کی دو قسم ہین مدرکہ ظاہری اور مدرکہ باطنی۔

ح

یہہ تقسیم ظاہر ہے اور بعض قوای باطنیہ کو جو مدرکہ کہتے ہین مجازاً ہے اسواسطے کہ متصرفہ اوسمین سے مثلاً مدرکہ نہین ہے لیکن عمل اوسکا مدرکہ مین ہوتا ہے پس اسیواسطے اسکو مدرکہ سے شمار کیا۔

ن

اور جو مدرکہ فی الظاہر ہے وہ پانچ قوی ہین اور یہہ مثل جاسوسون کی یعنی ہرکارون کے ہین واسطے حواس باطنی کے۔

ح

اون کا پانچ ہونا یہہ رائے مشہور ہے اور بعض کہتے ہین کہ آٹھہ ہین یعنی ہر ایک حرارت اور برودت اور یبوست سے قوت ہے کہ اس سے اسکے نزدیک حس ہوتی ہے اور باعث اسکے کہنے کا یہہ ہے گرمی شلاً مخالف سردی کے ہے اور اختلاف محسوسین کا اختلاف حاستین کا مقتضی ہے اور یہہ باطل ہے اسواسطے کہ سیاہی اور سفیدی دونو مختلف ہین اور کوئی شخص قوت باصرہ کو متعدد نہین کہتا اور اسکے معنی یہہ ہین کہ حواس ظاہرہ مثل جاسوس کے ہین باطنیہ کے واسطے یہہ وظایف قوائی باطنیہ سے پہچانے جاتے ہین۔

ن

قوت بصر کا موضع تقاطع صلیبی ہے کہ درمیان دو عصب مجوف کے واقع ہے اور اوسکی شان سے

ادراک رنگ اور روشنی اور شکل کا ہے ۔

ح

جاننا چاہئے کہ دماغ سے ہر ایک آنکھ کی طرف عصبۂ مجوفہ آیا ہے اور اوسکی تجویف مین روح باصرہ کہ جو آلہ ہے واسطے ادراک بصر کے جاری ہوتی ہے اور مشہور یہہ ہے کہ یہہ دو نو پٹھے تقاطع صلیبی کی طرح قطع کرتی ہین یعنی داہنا عصب بائین طرف آتا ہے اور بایان داہنی طرف جالینوس نے کہا ہے کہ ایسا نہین ہے بلکہ وہ دونون مثل دو خطون منحنی کے ہین کہ جو سطح واحد پر موضوع ہین ایک دوسرے سے ملاقی ہے نہ وہ تقاطع کہ جسکو صاحب تصریح نے مکنون مین کہ جو قانون کی تنقیح مین ہی ذکر کیا ہے پس جس وقت کہ یہ جانا پس اب ہم بیان کرتے ہین کہ قوت الابصار کی قوت ہے کہ جہان دو نو عصبہ مذکورہ ملتے ہین مترتب ہوتی ہے اور اوسکی شان سے ادراک رنگ اور روشنی اور شکل کا ہے اور کیفیت ابصار مین اختلاف ہے بعض آنکھ سے خروج شعاع قائل ہوئے ہین اور بعض انطباع کی بالجملہ تحقیق اوس بحث کی بہت بیان کو چاہتی ہے کہ جو اس کتاب کے شرح کے لایق نہین ہے

ن

قوت سمع کا موضع وہ پٹھہ ہے کہ جو کان کے سوراخ پر بچھا ہوا ہے اور اوسکی شان سے آواز کا ادراک کرنا ہے ۔

ح

یہہ ظاہر ہے لیکن یہہ جاننا چاہئے کہ ادراک کرنا اس قوت کا آواز کو بسبب تموج ہوا کے ہوتا ہے کہ وہ اسکی عصبہ تک پہونچتا ہے اور قرع سخت اور قلع سخت کرتی ہے ۔

ن

قوت شم یعنی سونگھنے کا موضع دو زیادتین ہین کہ جو مشابہ پستان کے ہین اور اوس کی شان سے ادراک کرنا رایحہ کا ہے کہ جو ہوائے مستنشق کے ساتھہ صعود کرتی ہے ۔

ح

یہہ دو زیادتین مقدم دماغ مین اوگتی ہین اور حاصل ہونا رایحہ کا ہوائے مستنشق سے نزدیک

حکمائے محققین کے انفصال اجزائے ذی رایحہ سے نہین ہے نہ التقائے ذی رایحہ سے یعنی نہ تو اجزائے ذی رایحہ کی اوس سے جدا ہوکر اوس ہوا مین ملتی ہین نہ ذی رایحہ اوسے ملاقی ہوتا ہے بلکہ واہب صورتنے نفس رایحہ کو ہوا مین حادث کیا ہے کہ ہوا مین بسبب مجاورت ذی رایحہ کی استعداد حدوث کی تھی

ل

قوت ذوق کا موضع وہ پٹھہ ہے کہ جو جرم زبان مین ہے اور اوسکی شان سے مزون کا دریافت کرنا ہی

ح

رطوبت لعابیہ کہ جو موہ مین ہے وہ طعم مین کہ جو مدرک ہوتا ہے مل جاتی ہے پہر وہ رطوبت اوس طعم کو قوت ذائقہ کی طرف پہونچاتی ہے۔

ل

قوت لمس یعنی چہونے کا موضع جلد اور اکثر گوشت ہے اور اوسکی شان سے ادراک کرنا ملموسات کا ہے حرارت و برودت و یبوست و رطوبت اور نرمی اور سختی اور چکنی پن اور کہرے پن کو۔

ح

یہہ قوت جلد مین اور اکثر گوشت مین ہے اسواسطے کہ سطح ظاہری معرض ملاقات ملموسات ہے پس جب کہ یہہ بات ہے تو واجب ہے کہ یہہ قوت جلد مین ہو اور جلد ہی پر اسوجہہ سے اقتصار نہین کیا کہ اسکی طرف یعنی جلد کے بدن سے فضلات دفع ہوتے ہین تاکہ اعضائے شریفہ سے بعید ہو جاوین اور ان فضلات کا دفع ہونا اس قوت کو کہ جو جلد مین ہے باطل کرتا ہے پس اکثر لحم کو کہ جو اوسکے نیچے ہے ذی حس کیا کہ جب قوت کوئی آفت جلد کو پہونچے یہ اوسکے قایم مقام ہو جاوے۔

ل

مدرکہ باطنی مین سے بعض تو اون مین سے صور محسوسہ کے کہ جو حواس ظاہر سے مدرک ہوئے ہین مدرک ہین وہ حس مشترک ہی اور موضع اسکا دماغ کے بطن مقدم کا مقدم ہے۔

ح

قوای اولی قوائے مدرکہ باطنیہ سے حس مشترک ہے اور یہہ وہ قوت ہے کہ اون صورتون کو کہ جو دکہائی
دینے اور سونگہنے اور چہونے اور چکہنے سے بواسطہ حواس ظاہری کے مدرک ہوتی ہین ادراک کرتا ہے
یعنی اوسکو حواس ظاہری ادراک کرتا ہے وہان سے حس مشترک کی طرف پہونچتی ہین اور وہان جمع ہوتی ہین
اور دلیل اسکے وجود پر یہہ ہے کہ ہم اس بات کو جانتے ہین کہ ہم مین ایک امر ایسا ہے کہ وہ حکم کرتا ہے اس بات پر
کہ یہہ مزہ بغیر اس رنگ کے ہے اور جو حاکم اس حکم کا ہے ضرور ہے کہ اوسکے پاس یہہ رنگ اور طعم حاضر ہون
یعنی یہہ رنگ اور یہہ مزہ نزدیک حاکم مذکور کے جمع ہون پس جبکہ یہہ بات ہے تو واجب ہوئی یہہ بات
کہ ہم مین وہ شے ہونی چاہیئے کہ جس مین یہہ صور محسوسات جمع ہون اور وہ نفس ناطقہ نہین ہے اسواسطے
کہ محسوس کو قوت جسمانی سے ادراک کرتی ہے حواس ظاہری مین سے بہی کوئی ادراک نہین کرتا ہے اسواسطے
کہ یہہ ہر ایک اوس محسوس کو کہ جو اوسکو مخصوص ہے اوسکو ادراک کرتا ہے دیکہو بصر طعم کو ادراک نہین
کرتی ہے اور ذوق لون کو ادراک نہین کرتی ہے ایسے ہی اورونکا حال ہے پس واجب ہوئی یہہ
بات کہ اجتماع اوسکا دوسری قوت مین ہو اور وہ حس مشترک ہے اور اسکو حس مشترک اسوجہہ سے کہتے ہین
کہ یہہ مشترک ہے درمیان حواس ظاہری کے یعنی ہر ایک انمین سے جو دریافت کرتا ہے اوسکی طرف پہونچاتا ہے
اور فایدہ اسکا یہہ ہے کہ انسان مثلاً اون احکام کو کہ جن پر اجتماع صور محسوسہ موقوف ہے حاصل کرے
مثلاً یہہ کہ وہ ایک شے کیواسطے ہے یا بہت سی شیئون کے واسطے ہے موضع اسکا دماغ کے بطن
مقدم ہے تاکہ سہل ہو پہونچنا صور محسوسہ کا حواس ظاہرہ سے اوسکی طرف اور دلیل ہونے حس مشترک
کی اس مقام پر تجربہ طبی سے مشہور ہے یعنی جسوقت مقدم دماغ مین کچہہ آفت پہونچتی ہے اس قوت کی فعل مین خلل واقع ہوتا ہے

ن

[illegible] خیال ہے اور موضع اسکا بطن مقدم کا موخر ہے —

ح

قوت ثانیہ اسمین سے خیال ہے اور فعل اسکا حفاظت کرنا صورت کا ہے کہ جسکو حس مشترک ادراک کرتا ہے اور
[illegible] جمع ہو جاتے ہین بعد غایب ہونے کے حواس ظاہرہ سے اسواسطے کہ صور محسوسہ جب تک کہ حس

ظاہر مین ہے حس مشترک سے غایب نہین ہے لیکن بعد غایب ہونے کے اس قوت کی حاجت ہے تو صورتین غایب ہوئے کی محافظت کرے اور دلیل اسکی کہ حفظ صورت اور ادراک اوسے قوت کا ایک قوت سے نہین ہوتا ہے یہہ ہے کہ قبول کرنا غیر حفظ سے ہے ثانی شکل کو قبول کرتا ہے اور اوسکی حفاظت نہین کرتا اور تغایر فعلون کا دلیل ہے اوپر تغایر قوتون کے اسواسطے کہ واحد سے واحد ہے صادر ہوتا ہے پس ہونا ایک قوت کا قابل اور حافظ معًا محال ہے پس قابلہ غیر حافظہ کی ہوگی اور یہہ ہی مطلوب ہے اور موضع اسکا دماغ کے بطن مقدم کا موخر ہے اسواسطے کہ خزانہ قوت کا مناسب ہے کہ نیچے اوس قوت کے ہو اور علم اس بات کا کہ یہہ قوت اس مقام مین ہے یہہ ہے کہ جب کوئی آفت اس مقام مین واقع ہوتی ہے اس قوت کے افعال باطل ہو جاتے ہین۔

ل

بعض اون مین سے معانی جزئیہ کے کہ جو ان صورتون سے قایم ہین مدرکہ ہے اور وہ وہم ہے اور موضع اس کا بطن اوسط ہے۔

ح

تیسری قوت اون مین سے وہم ہے فعل اوسکا دریافت کرنا معانی جزئیہ کا ہے کہ جو صور محسوسہ سے قایم ہوتی ہین مثل ادراک کرنے بکری کے بھیڑیے کے عداوت کو کہ جسوقت وہ اوسکو دیکھتی ہے اور دریافت کرنا گھاس دانہ دینے والے کی دوستی کا جسوقت کہ اوسکو دیکھے اسیواسطے بھیڑیے سے بھاگتی ہے اور گھاس دانہ دینے والے کے پاس آتی ہے اور یہہ قوت جسوقت کہ امر غیر محسوس مین حکم کرتی ہے تو اسمین اسکا حکم کاذب ہوتا ہے اسواسطے کہ حکم کیا جاتا ہے اوپر اوسکے کہ جو موافق محسوس کے ہو اسواسطے کہ وہ غیر کو تعقل نہین کرتا ہے جیسا کہ حکم کیا جاتا ہے اوپر اوس جسم موجود کے کہ نہین ہے جسم اور نہ جسمانی ہے یہہ کہ محسوس ہے یا متمیز ہے یا کسی جہت مین ہے اور دلیل اس ثبوت کی کہ مدرک اس معنی کا حس ظاہر نہین ہے یہہ ہے کہ وہ محسوس نہین ہے اور نہ نفس ناطقہ ہے اسواسطے کہ کلی مدرک اوسکی کلی نہین ہین اور یہہ یعنی امور جزئیہ مین اور موضع اسکا دماغ کا بطن اوسط ہے اسواسطے کہ اسکا خیال کے قریب ہونا لایق ہے

تاکہ صورت جزئیہ کہ حس پر معانی جزئیہ کا حکم کیا جاتا ہے اوسکے مقابلہ مین ہون اور دلیل اس کی کہ یہ قوت اس مقام مین ہی یہہ ہے کہ جب کوئی آفت بطن اوسط پر پڑتی ہے ان قوت مین خلل واقع ہوتا ہے

ن

خزانہ اوسکا حافظہ ہے اور موضع اسکا بطن موخر ہے۔

ح

چوتھی قوت اونمین سے حافظہ ہے اور اوسکو متذکرہ بھی کہتے ہین اور وہ خزانہ ہے کہ بہونچتے ہین طرف وہم کے معانی محسوسات غیر صور محسوسہ کے اور موضع اسکا دماغ کا بطن موخر ہے اسیواسطے اسکا وہم کے نیچے ہونا سزاوار ہے اور دلیل اسکی کہ یہہ اسکا موضع ہے یہہ ہے کہ جب کوئی آفت اس مقام مین ہوتی ہے تو اس قوت مین خلل واقع ہوتا ہے جیساکہ ذکر کیا۔

ن

لعض اون مین سی متصرفہ ہے اور باعتبار اسکے کہ نفس ناطقہ اس سے خدمت لیتا ہے اسکا نام مفکرہ ہے اور باعتبار اسکے کہ وہم اوسی صورتون اور معانی جزئیہ مین خدمت لیتا ہے متخیلہ اسکا نام ہے۔

ح

پانچوین قوت اون مین سے متصرفہ ہے اور باعتبار اسکے کہ نفس ناطقہ انسی خدمت لیتا ہے اوسکو مفکرہ کہتے ہین یعنی مجہول کو جو معلوم سے حاصل کرتے ہین مقدمات ترتیب دینے سے حاصل کرتے ہین انہیں اوسکو استعمال کرتا ہے اور باعتبار اس کے کہ وہم اوسے صور اور معانی مین خدمت لیتا ہے متخیلہ کہتے ہین وہ یہہ ہے کہ بعض اجزا کو بعض اجزا سے ترکیب دیتا ہے اور بعض کو بعض سے جدا کرتا ہے مثل ترکیب دینے ایسی صورت کے کہ نصف اوسکا انسان ہو اور نصف گہوڑا اور مثل اسکے کہ انسان کو دس سر کا ثابت کرین ترتیب دینا معانی کا اور تفصیل کرنا معانی کا اس پر قیاس کرنا چاہئے اور موضع اوسکا وہ بطن ہے کہ جو دونو بطن اول مین اوسکے درمیان مین ہے اور خدمت لینا نفس ناطقہ کا اس قوت سے انسان مین ہے پایا جاتا ہے پس مفکرہ سوائے انسان کے اور کسی مین نہین پائی جاتی۔

ن

تیسری جنس قوی سی قوائی حیوانیہ ہے کہ وہ اعضا کو واسطے قبول کرنے قوت نفسانیہ کے آمادہ کرتی ہے —

ح

قوت حیوانیہ وہ ہے کہ جسوقت اعضا مین حاصل ہوتی ہے تو اون اعضا کو واسطے قبول کرنے قوت حس وحرکت کی بشرط اسکے کہ کوئی مانع نہو اور شرائط حاصل ہون آمادہ کرتی ہے یعنی یہہ بدن کو زندہ کرتی ہے اور مرکب اوسکا روح حیوانی ہے اور آلہ اسکا حرارت غریزی ہے اور دلیل اسکی کہ یہہ قوت نفسانیہ سے غیر ہی یہہ ہے کہ عضو زندہ ہے اور اوسمین حس وحرکت نہین ہے اور زندہ ہونا بجز اس بات کے اور کچھہ ہم نہین کہہ سکتے کہ وہ متعفن نہین ہوتا اور نہ فاسد ہوتا ہے اور مغایرت اس قوت کی قوت طبیعہ سی ظاہر ہے

ن

ساتوین افعال مین بعض اون مین سے مفرد ہین کہ ایک قوت سی تمام ہو جاتے ہین مثل جذب اور دفع کے اور بعض اونمین سی مرکب ہین کہ دو قوتون سے یا زیادہ سے تمام ہوتے ہین مثل نگلنے کے —

ح

افعال کی دو قسم ہین یا مفرد و مرکب اور فعل مفرد سے وہ مراد ہے کہ ایک قوت سے تمام ہوتی ہین یعنی حقیقت اوسکی ایک قوت سے متحقق ہوتی ہے مثل جذب اور دفع کے اسواسطے کہ جذب قوت مین جاذبہ سے تمام ہوتا ہے اور دفع دافعہ سے تمام ہوتا ہے ایسے ہی امساک اور ہضم ہے اگر کوئی کہے کہ ہضم بلا اسکے کہ غذا اپنی جگہہ کہ جہان وہ ہضم ہوتی ہے ٹہری نہین ہوتا پس یہان امساک کی ضرورت ہے اور یہہ فعل قوت ماسکہ کا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ ٹہرنا وجود ہضم مین شرط نہین ہے جبکہ شرط نہین ہی تو وہ اوسکے وجود مین داخل بہی نہین ہے کیونکہ شرط سے مشروط خارج ہوتا ہے اور فعل مرکب سی وہ مراد ہے کہ ہو دو قوتون سے یا زیادہ سے تمام ہون مثل نگلنے کے کہ اس مین جذب جاذبہ کہ جو مری مین ہے اور دفع دافعہ کے کہ جو نگلنے کے عضلہ مین ہے ضرورت ہے اسواسطے کہ نگلنا مشکل فعل ہے خصوصاً جبکہ وہ شے کہ جو نگلی جاوی غابط الجوہر اور کثیر المقدار ہو پس جبکہ یہہ بات ہی تو حکمت الہی ابات؟

مقتضی ہوئی کہ دو قوتین موجود ہون کہ اونکی وجہہ سے نگلا جاوے اسیواسطے جسوقت کہ ان دونون قوتون مین سے کوئی ضعیف ہوتی ہے تو نگلنا مشکل ہوتا ہے ۔

ن

دوسرا اجزا اجزائے خبر نظری سے احوال مین انسان کے بدن کی ہی پس احوال انسان کی بدن کی تین ہین ۔

ح

یہہ خبر انسان کے بدن کے احوال مرکہ جو باعتبار اطبا کے ہین ہے کہ وہ صحت اور مرض اور وہ حالت ہے کہ جو درمیان ان دونون کے ہے ورنہ احوال انسان کے بدن کی بہت ہین اور دلیل اسکی کہ احوال انسان کی بدن کا کہ جسے طبیب بحث کرتی ہین انہین تین حالتون مین منحصر ہے یہہ ہی کہ احوال انسان کے بدن کا ان تین حالتون سی خالی نہین ہے یا تو سارے افعال اوسکے سالم ہونگے یا سارے افعال اوسکے ماؤف ہونگے یا یہہ ہوگا کہ بعض سلیم ہون اور بعض ماؤف پس اول صحت اور دوسری مرض اور تیسری حالت متوسطہ ہے ۔

ن

ایک صحت ہے اور وہ ایک ہیئت بدنیہ ہے کہ بسبب اوسکے تمام بدن کی افعال سالم ہون ۔

ح

لفظ ہیئت مثل جنس کے ہی اور یہہ عرض کی مرادف ہے یعنی عرض اوسکو کہتے ہین کہ جو بالغیر قایم ہو تو ہیئت بھی ایسے ہی ہے اور کیفیت اگرچہ ہیئت سی خاص ہے اسوجہہ سی نہین کہا کہ وہ جمہور مین واضح نہین ہے بخلاف ہیئت کے اور بدنیہ سے یہہ مراد ہے کہ جو بدن کی طرف منسوب ہو اسواسطے کہ ہیئت بدن مین حلول کرتی ہے اور مراد بدن سے انسان کا بدن ہے اور اس پر یہہ قول کہ احوال ہماری بدن کے تین ہین دلالت کرتا ہے یہہ احتراز ہے اوس ہیئت سے کہ جو انسان کے بدن کی طرف منسوب نہین ہے اور اس سے احتراز اسوجہہ سی واجب ہے کہ طبیب بدن غیر انسان کی ہیئت مین کلام نہین کرتا مثل صحت گھوڑے کے مثلاً اگر اسمین کلام کری وہ بیطار ہے طبیب نہین ہے اور مصنف کا یہہ قول کہ

تمام افعال بسبب اوسکے سلیم ہون یعنی جمیع افعال طبعیہ و حیوانیہ و نفسانیہ بسبب اوس ہئیت کے سلیم ہون یہہ احتراز مرض اور حالت متوسط سے ہی اور جمیع افعال کی اسواسطے تفسیر کی ہے تاکہ حالت متوسط کا ثابت کرنا ممکن ہو اسواسطے کہ جبکہ صحت مین یہہ شرط ہے کہ کل افعال سلیم ہون اور مرض یہہ ہی کہ کل افعال اوسکے ماؤف ہون تو حالت متوسط ثابت ہوتی ہے اور مصنف نے بہا کہ جسکا ترجمہ بسبب اسکے ہے کہا اور معہا کہ جسکا ترجمہ ساتہہ اوسکے ہے نہ کہا اسکی وجہہ یہہ ہے کہ صحت علت سلامتی افعال کی ہے اگر معہا کہتا تو یہہ صحت کی علت ہونے پر دلالت نہین کرنا اس سبب سے کہ جایز ہے یہہ بات کہ ساتہہ اوسکے ہو اور معلول دوسری علت کا ہو اور بذاتہ سبب ہیئت سے احتراز ہے اور اس سے احتراز اسوجہہ سے واجب ہوا کہ سبب شی کا اور ہے اور نفس شے اور ہے اگر کوئی کہے کہ مراد افعال سے تمام افعال ہین تو مؤلف نے ایسی لفظ سے کہ جو عموميت پہ دلالت کرے کیون تصریح نہین کی جیسا کہ جالینوس نے کہا ہے کہ صحت ایک ہیئت ہی کہ ہووی بسبب اوسکے بدن انسان کا مزاج اور ترکیب مین اس حیثیت سے کہ اوسے کل افعال صحیح صادر ہون جواب اسکا یہہ ہے کہ لفظ افعال کے اوپر جو لام ہی وہ شمول کا ہے اگر کوئی کہے کہ سلامت صحت کی مرادف ہی جبکہ یہہ بات ہی تو تعریف صحیح نہ ہوئی یعنی معرف کا عام ہونا چاہیے معرف سے جواب اسکا یہہ ہے مراد سلامت سے لغوی معنی ہین اور جسکی تعریف کی ہے یعنی صحت کی اس کے اصطلاحی معنے مراد ہین —

ن

دوسرے مرض ہے وہ ایک ہیئت بدنیہ ہے کہ جو صحت کی ضد ہے —

ح

مرض ایک ہیئت ہے کہ صحت کی ضد ہوتی ہے اور وہ ہیئت بدنیہ ہے اوسکے سبب افعال بذاتہ ماؤف ہوتے ہین اور آفت کا محسوس ہونا ضرور ہے اسواسطے کہ احساس کرنا ضرر افعال کا شرط ہی ہیئت مرض مین اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمیشہ تمام آدمی بہ نسبت افضل ہیئت کے مرض مین رہتے اور لفظ کتاب کا اس شرط پر دلالت نہین کرتا ہے —

ن

تیسری حالت ثالثہ ہے اور وہ حالت ہے کہ نہ صحت ہو نہ مرض یہہ یا تو بسبب اسکے ہوتی ہی کہ نہ تو غایت درجہ کی صحت ہو اور نہ غایت درجہ کا مرض ہو مثل حال بوڑہے اور جوان اور ناقہین کے یا بسبب اسکے ہوتی ہے کہ صحت و مرض دونو ایک وقت مین دو عضوین جمع ہون مثل اندہی کے حال کے یا ایک عضو مین دو جنس بعید مین جمع ہون مثل صحیح مزاج اور مرض ترکیب کے یا دو جنس قریب مین جمع ہون مثل صحیح الخلقت اور مریض المقدار کے یا دو وقتون مین جمع ہون مثل اوس شخص کے کہ جاڑون مین اور وقت شیخوخت کے مریض ہو اور گرمیون اور جوانیکے وقت مین صحیح ہو۔

ح

مولف نے حالت متوسط کی تعریف اسوجہہ سے نہین کی کہ اوسکی تعریف صحت و مرض سے پہچانی جاتی ہی یعنی ان دونون کی تعریف سے جانا جاتا ہے کہ حالت ثالثہ ایک ہیئت بدنیہ ہے کہ اوسمین نہ تو کل افعال سلیم ہوتے ہین اور نہ کل ماؤف پس وہ وہ ہے کہ بعض افعال سالم ہون اور بعض ماؤف پس اطبا نے کہا ہے کہ حالت ثالثہ وہ ہے کہ اوسمین افعال کسیقدر مجری طبعی سے خارج ہون اور یہہ تعریف بالمجہول ہوئی اسواسطے کہ کمی کی حد نہین کی شیخ بوعلی سینا نے حالت ثالثہ کا انکار کیا ہے اور اس مین نزاع لفظی ہے وہ یہہ ہی کہ اگر مرض مین ہیچ جمیع افعال کے آفت کا اعتبار کیا جاوئے تو حالت ثالثہ ثابت ہوتی ہے اگر اعتبار نہ کیا جاوئے تو نفی اوسکی واجب ہوتی ہے اور حق یہہ ہی کہ باوجود ان اقوال کے کہ جو بیان کی نفی واجب ہی اسواسطے کہ کوڑہی اور مبروص اور محموم وغیرہ مریضون سے بعض افعال مین سلامتی پاتی ہین اور سب ان احوال کے امراض ہونے پر متفق ہین بلکہ حالت ثالثہ اسبات کو واجب کرتی ہی کہ کوئی مریض ہی نہ پایا جاوے مگر شاذ و نادر پس لفظ مرض سے یہہ اصطلاح کر لینا کہ مرض وہ ہے کہ جمیع افعال ماؤف ہون یہہ اوسکے مخالف ہی کہ جو لفظ سے جانا جاتا ہے ایسے معنی سمجہنا نزدیک محققین کے خطا ہے مولف نے حالت ثالثہ کو دو قسمون کی طرف تقسیم کیا ہے وجہہ اسکی یہہ ہے کہ حالت ثالثہ یا تو اس سبب سے ہوتی ہے کہ نہ غایت درجہ کی صحت ہو اور نہ غایت درجہ کا مرض ہو یا ایسے ہوتی ہے

کہ یہہ دونو ایک بدن مین جمع ہون اور صحت اور مرض کی تفسیر یہ معنی لغوی اسوجہہ سے کی ہی کہ اگر اصطلاح سے تفسیر کرتے تو تقسیم مین فساد واقع ہوتا جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے قسم اول کی تین قسم ہین مولف نے اونکی مثالون سے اشارہ کیا اسواسطے کہ وہ کہ جسمین نہ غایت درجہ کی صحت ہو اور نہ غایت درجہ کا مرض ہو یہہ یا تو بسبب تقدم امراض کے ہوگا یا بسبب تقدم امراض کے نہوگا پس اوسکی طرف نو ناقہ سے اشارہ کیا گیا رہا دوسرا یعنی جو بسبب تقدم امراض کے نہو اوسکی دو قسم ہین یا تو یہہ نقصان بسبب انتقال زمانہ کے ہوگا اسکی طرف شیخ سے اشارہ کیا ہے یا بسبب نہونے کمال سن کی ہوگا اور اوسکی طرف طفل سے اشارہ کیا ہے اور تقسیم قسم اول کی ان اجسام کی طرف محصور نہین ہے اور حصر یہان مراد بھی نہین ہی غرض مثالون سے یہہ ہے کہ غایت درجہ کی صحت و مرض کا انتفا ہے اور دوسری قسم کی بہی کئی قسم ہین اسواسطے کہ جمع ہونا صحت و مرض کا ایک بدن مین یا تو ایک وقت مین ہوتا ہے یا دو وقتون مین ہوتا ہے جو ایک وقت مین ہو یا تو دو عضو مین ہو یا ایک عضو مین جو کہ دو عضو مین ہوتا ہی وہ مثل حال اندہے کے ہے کہ آنکہہ مین اوسکے مرض ہے اور باقی اعضا مین صحت ہے اور جو کہ ایک عضو مین ہوتا ہی یا تو وہ دو جنس بعید مین ہوتا ہے یا دو جنس قریب مین ہوتا ہے اول جیسا کہ صحیح مزاج اور مریض ترکیب مین ہو اسواسطے کہ مزاج اور ترکیب جنس متباعد ہین کہ مزاج مقولہ کیفیت سی ہے اور ترکیب مقولہ وضع سے ہے اور دوسرا جیسا کہ صحیح الخلقت اور مریض مقدار اسواسطے کہ خلقت اور مقدار یہہ جنس قریب ہین ہے بسبب شامل ہونے ترکیب کے اون مین بخلاف مزاج اور ترکیب کے یعنی یہ دونو مقولہ وضع سے ہین اور جمع ہونا اونکا ایک بدن مین یا تو دو وقتون مین ہوتا ہے اور وقت یا تو باعتبار فصول کے ہوتے ہین یا باعتبار سن کے اول مثل اوس شخص کے کہ صحیح ہو گرمیون مین اور مریض ہو جاڑون مین یا اسکے برعکس ہو معنی اسکے یہہ ہین کہ واسطے اوسکے مزاج موافق ایک فصل کے ہو اوسمین اچھا رہے دوسری فصل مین اچھا نہ رہے اور شرط یہہ ہے کہ یہہ حال اسکے مزاج کے ہو دوسری مثل اوس شخص کے کہ صحیح ہو سن شباب مین اور مریض ہو سن شیخوخت مین یا اسکے برعکس ہو جمع ہونا صحت و مرض کا جو باعتبار فصول کے ہمنے بیان کیا ہے آئی ہم اسکی معنی قیاس کر لو

ن

مرض کی دو قسم ہین مفرد و مرکب۔

ح

مرض یا تو بسبب بہت مرضون کے جمع ہونے سے ہوتا ہے یعنی بہت سی مرض جمع ہون اور اون سب سے مل کر ایک مرض پیدا ہوا اور اونکی اجزا پر یہہ مرض صادق نہ آئے یا ایسا نہین ہوتا اول کو مرض مرکب کہتی ہین دوسرے کو مرض مفرد کہتے ہین مرکب مثل ورم کی کہ یہہ ایک مرض ہے اور مرکب ہے مرضون سے ایک سوء مزاج مادی سی اسواسطے کہ مادہ موجب جبتک کہ ورم نہ حاصل ہو نہین پایا جاتا اور جبتک یہہ مادہ متعفن نہ ہو ورم نہین ہوتا اور عفونت اسکی سوء مزاج عضو کو چاہتی ہے دوسرے مرض مرکب ہی اسواسطے کہ ورم جبتک آفت شکل اور مقدار مین نہ ہو نہین ہوتا او تیسرے تفرق اتصال سے اسواسطے کہ جبتک تفرق اتصال اجزائے عضو مین نہین پڑتا ٹہرنا مادہ کا اوس مین اسطور پر کہ ورم پیدا کرے ممکن نہین لیکن کسی کو ان امراض ثلثہ سے ورم نہین کہتے اس معنی کی تحقیق قریب آنے والی ہے مفرد مثل حمی کے کہ جسکا نام حمی یوم ہے۔

ن

مرض مفرد اگر پہلے ہی اعضائے مفردہ مین عارض ہوا وسکو امراض سوء مزاج کہتی ہین اگر اعضائے مرکبہ مین عارض ہوا وسکو امراض ترکیب کہتی ہین یا اگر اول ہی دونون مین عارض ہونا ممکن ہو وہ امراض تفرق اتصال کہلاتے ہین۔

ح

مرض مفرد کی تین قسم ہین اول سوء مزاج دوسری مرض ترکیب تیسرے تفرق اتصال اور حصر کی وجہہ یہہ ہی کہ عضو دو حال سے خالی نہین ہے مفرد ہوگا یا مرکب پس مرض مفرد مخصوص ہوگا ایک کو اون مین سے یا عام ہوگا اون دونون کو پس اگر مخصوص مفرد سے ہو وہ سوء مزاج ہی اگر مخصوص مرکب سے ہو وہ مرض ترکیب ہی اور اگر دونون کو عام ہو وہ تفرق اتصال ہی اختصاص کی تفسیر کرنا

یہان ضرور ہوا پس معنی اختصاص سوء مزاج عضو مفرد کے یہہ ہین کہ سوء مزاج عضو مفرد کو مخصوص ہے یعنی اول ہی عضو مرکب کو اوسکا عارض ہونا ممکن نہ ہو اسواسطے کہ جبتک عضو مفرد کو نہ عارض ہو مرکب کو عارض نہین ہوسکتا اسواسطے کہ یہہ بات محال ہے کہ مزاج سب کا یعنی مرکب کا تو اعتدال سے خارج ہو اور اوسکے ہر اجزا کا معتدل ہو کیونکہ مزاج کیفیات ساریہ سے ہے ہان یہہ بات ممکن ہے کہ پہلے مفرد کو عارض ہو بعدا وسکے مرکب کو عارض ہو اسواسطے عروض مین اول کی قید کی ہے امراض ترکیب کا مرکب کے ساتھہ مخصوص ہونا بھی اس معنی سے جانا گیا اور معنی عام ہونے تفرق اتصال کے یہہ ہین کہ اوسکا دونون کو عارض ہونا اولا ممکن ہو یعنی مفرد و مرکب کو اعضائی مفردہ کو عارض ہونا تو ظاہر ہے کہ پٹھے مین مثلاً تفرق اتصال ممکن ہے اور ایسے ہڈی وغیرہ مین اعضائی مفردہ سے اعضائی مرکب کو عارض ہونا یہہ ہے کہ کوئی عضو جگہہ سی جدا ہو جائے اور تفرق اتصال کسی اعضائے مفردہ مین نہ ہو مثلاً اوسکی رباط بسبب مستولی ہونے رطوبت کے آوپر ڈھیلے ہو جائین اور اوسمین تفرق اتصال نہ واقع ہو پس مفصل مین تفرق اتصال عارض ہوتا ہے اعضائے مفردہ مین سے کسیکو عارض نہین ہوتا تفرق اتصال کو خلال مفرد بھی کہتے ہین —

ن

امراض سوء مزاج کے آٹھہ ہین کہ اعتدال سے خارج ہین اور ہر ایک کے ان مین ہی دو قسم ہین سازج و مادی اور مادی کی بھی دو قسم ہین مجاور اور داخل اور داخل کی دو قسم ہین متعدم اور غیر متعدم

ح

سوء مزاج سی یہہ مراد ہے کہ اوسمین ایک کیفیت ایسی حاصل ہو کہ جو اعتدال سی خارج ہو یہہ کہ گرم اوسے زیادہ کہ جو سزاوار ہی یا زیادہ سرد ہو یا زیادہ تر ہو یا زیادہ خشک ہو مثلاً اور اوسکی آٹھہ قسمین چار مفرد ہین اور چار مرکب مزاج کی بحث مین جانی گئی ہر ایک ان مین سے یا تو سازج ہوتا ہے یا مادی ہوتا ہے پس سولہ قسم ہوئین اور مراد سازج سے وہ کیفیت ہے کہ جو بدن خلط کے بدن مین حادث ہو مثل حرارت کے کہ جو آفتاب سی پہونچی اور اوس سے خلط گرم نہ ہوا عصبا وغیرہ

کیفیت ہی کہ بدن میں بسبب وجود خلط کے حادث ہو مثل تپ کے کہ جو کسی خلط میں گرمی آنیسے حاصل ہوا اور مثالیں سولہ قسموں کی مطولات میں مذکور ہیں اگر کوئی کہے کہ جبکہ مادی کی یہہ تفسیر ہے کہ مذکور ہوئی اور ہر ایک خلط کے واسطے فی نفسہ دو کیفیتیں ہیں تو مفرد مادی سوء مزاج نہ ہوگا جواب اسکا یہہ ہے کہ ممکن ہے کہ اشتداد خون کو ہو مثلاً نہ اوسکی رطوبت کو بسبب دوا اور غذا اور خلط دوسری کے کہ یہہ اوسکی رطوبت کے تعدیل کرتے ہیں پس سوء مزاج اوسکی حرارت کی طرف منسوب ہوگا نہ اوسکی رطوبت کی طرف سوء مزاج مادی کا مادہ یا تو سطح عضو میں چمٹا ہوا ہوگا یا اوسمیں غایر ہوگا اول بخار سے مراد ہے اور دوسری یداخل ہے اور مداخل یا تو اعضا میں تفرق اتصال کریگا یعنی جو متصل ہیں اوسمیں تفرق کریگا یا نہ کریگا اول معدم ہے اور دوسرا غیر مورم ہے۔

ن

امراض ترکیب کی چار ہیں امراض خلقی امراض مقدار امراض عدد امراض وضع

ح

جناس امراض ترکیب کے چار میں اسواسطے کہ عضو جبتک کہ پیدایش اور مقدار اور عدد اور وضع میں ایسا ہوگا کہ جیسا ہونا چاہیے تو وہ سلیم ہوگا امراض ترکیب سے اور جبکہ کوئی انمیں سے ایسا نہ ہوگا جیسا کہ سزاوار ہی تو وہ مرض ترکیب ہوگا

ن

امراض خلقت کے چار ہیں۔

ح

امراض خلقت کی چار قسم ہیں امراض شکل و امراض مجاری و امراض تجاویف و امراض سطوح اعضا اور حصر ان کا استقرائی ہے۔

ن

امراض شکل کی مثل راس مسقط اور سیاج افرسہ کی ہیں۔

ح

شکل وہ ہی کہ گہری ہوا وسکو ایک حد یا بہت حدین اول مثل کرہ کے کہ اوسکو ایک ہی حد گہری ہوئی ہی دوسرے مثل مثلث کی کہ اوسکو کئی حدین گہری ہوئی ہین امراض اوسکے یہہ ہین کہ اوس شکل سے کہ جو اوسکو سزاوار ہے اوسے متغیر ہوا اور یہہ تغیر موجب آفت کا ہو فعل مین مولف نے اوسکی دو مثالین لکہی ہین ایک پیدائشی سے دوسرے غیر اوسکے ہے اول راس کا مسفطی ہوتا ہے جاننا چاہئے کہ شکل طبعی راس کی یہ ہے کہ مستدیر ہو دونو جانب سے پچا ہوا ہو مستدیر تو اسوجہہ سی ہوتا ہے تاکہ کوئی آفت نہ قبول کرے اور پچا ہوا دونو جانب سے اسوجہہ سی ہوتا ہے تاکہ آگے اور پیچھے او بہرا ہوا ہو پس یکہ یہہ بات ہی پس طول اوسکا کہ جسکی احتیاج ہے زیادہ ہوتا ہے کہ اعصاب سے پیدا ہوتے ہین اسکا طول مین زیادہ ہونا چاہئے تاکہ بعض اعصاب بعض اعصاب سی مزاحم نہون اور مسفطی ہونا اوسکا یہہ ہے کہ دونون او بہار یا ایک اون مین سی نہ پائے جاوین اور مسفطی ہونیسے وہ بطن کہ جو نزدیک اوس بہار کے ہوتا ہے تنگ ہوجاتا ہے اور اس سے قوت اس بطن کی ردی اور ناقص ہو جاتی ہے اور جبکہ دونون او بہار نہ پائی جاوین وہ بہت ہی ردی ہے اسواسطے کہ اگر یہہ دونو نہ ہونگے تو سر مربع ہو جائیگا اور یہہ کئی وجہہ سی ردی ہی اول یہہ کہ بسبب گوشہ ہونیکے معرض آفات ہوگا دوسرے یہہ کہ منابت اعصاب کی تنگ ہو جاینگی پس بعض بعض سی مزاحم ہوگا تیسرے یہہ کہ جرم دماغ اوسقدر کہ واسطے تصرف قوائی نفسانیہ اور اعصاب کی احتیاج ہی کشادہ نہین ہوگا چوتھے یہہ کہ اوپر کے جبڑے کی شکل مثل اوسکی شکل کے ہو جاوینگی پس وہ نیچے کے جبڑے سے جیسا کہ ملنا چاہئے نہین ملیگا پس اسوقت مین امر مضغ یعنی چباتے مین اختلال ہوگا پانچوین یہہ کہ اسکے اوپر کے تالو کا طول چھوٹا ہو جاویگا پس اسوقت مین قدرت زبان کی دوران پر جیسا کہ چاہئے نہین ہوگی اور یہہ بعض حروف کو فصاحت سے خارج ہونیکا مانع ہے دوسری ریاح افرسہ ہی اور وہ یہہ ہے کہ فقرات کمر کی اپنی جگہہ سی بسبب ریاح غلیظہ ممدودہ کے زایل ہون اور ہونا اسکا امراض شکل سی اور یہہ کہ بالفعل بہضرر کرتا ہی واضح ہے۔

ل

امراض مجاری کے یہہ ہین کہ یا تو وہ مجاری کشادہ ہو جاوین مثل انتشار کے یا تنگ ہو جاوین جیسے کہ

مجاری نفس تنگ ہوتی ہین یا بند ہو جاوین جیسے مرارہ کے مجری بند ہو جاتے ہین۔

ح

امراض مجاری کی تین قسمین ہین ہو واسطے یا تو وہ مجاری کشادہ ہو جاینگے اور وہ بھی کشادہ ہونا بسبب بڑے ہونے جرم صاحب مجری کے نہین ہوتا ہے یا تنگ ہو جاوین اور تنگ ہونا بسبب چھوٹے جرم صاحب مجری کے نہین ہوتا ہے یا بند ہو جائے پس اول مثل انتشار عنبیہ کی کہ ثقبہ عنبیہ کشادہ ہو جاتا ہے اور یہہ مرض اسواسطے ہے کہ وہ مجرائی روح ہے اور آفت اسکی یہہ ہی کہ اگر اتساع بہت ہو تو رویت باطل ہو جاتی ہے اور اگر اسسے کم ہو تو شے اسسے کہ جتنی وہ ہے چھوٹی دکھلائی دیتی ہے ایسے ہی اگر تنگ ہو جاوے تو شے اوسسے کہ جتنی چھوٹی ہوتی ہے بڑی دکھلائی دیتی ہے اور علت اسکی یہہ ہی کہ زیادہ مکان مین اتساع ہونا موجب زیادتی تحلیل روح کا ہے تاکہ مکان مین بھر جاوے تاکہ خلا نہ لازم آوے پس یہہ بات اوس قواس سے کہ جو صلاحیت انطباع اور اشتباح کے رکھتا ہی خارج کرتی ہے اور اگر کشادگی مین اوسسے کم ہو تو تحلیل قلیل ہوتا ہے اس حد کو نہین پہونچتا ہے کہ اس کی صلاحیت نہ رکھی ایک جسوقت شبح واقع ہوا ور موضع تقاطع کی طرف منتقل ہو مقابلہ مین قوت باصرہ کے اسسبب سے کہ کوئی مانع نہین ہی مقدار طبعی کے طرف رجوع کرتا ہے پس اسوقت مین حجم اوسکا کم ہوتا ہے اور شبح کہ جو اوسپر واقع ہوتی ہین اوسسے کہ جب روح کا قوام معتدل ہوا اور ثقبہ معتدل ہو چھوٹے دکھلائی دیتے ہین اور جسوقت کہ تنگ ہو تو روح کثیف ہوتی ہے پس جسوقت کہ اوسپر شبح واقع ہو اور موضع تقاطع کیطرف منتقل ہو تو منبسط ہوتا ہے اور مقدار طبعی کی طرف عاید ہوتا ہے پس بڑی ہوتی ہے شے کہ جو واقع ہوا اوسپر پس شے اوسسے کہ جتنی وہ ہے بڑی دکھلائی دیتی ہی دوسرے تنگ ہونا مجاری نفس کا ہے جیسا کہ ربو مین ہوتا ہے اور ضرر اسکا ظاہر ہے کہ صاحب اسکا نفس متواتر سے امن نہین پاتا ہی تیسری مثل بند ہونے اون مجاری کے کہ جو جگر سے مرارہ کیطرف آتے ہین یا مرارہ سے امعا کیطرف آتی ہین اور ضرر اسکا بالفعل واضح ہی اسواسطے اول سے یرقان اور دوسرے سے قولنج حاصل ہوتا ہے

ن

امراض مجاورت کی یہہ ہین کہ یا تو وہ مجاورت بڑی یا کشادہ ہو جائیں جیسے تہلی خصیون کی چیری ہو تو جگہ میں

یا تنگ اور چھوٹے ہو جائیں مثل چھوٹے ہونے معدہ کے یا وہ خالی ہو جائیں مثل خالی ہونے دل کے خون سے زیادہ خوشی کے وقت یا بند ہو جاویں اور ممتلی ہو جاویں مثل سکتہ کے ۔

ح

مراد تجویف سے وہ فضا ہے کہ جو باطن عضو مین حاصل ہوتی ہے اور کسی ساکن شے کو حاوی ہوا اور یہہ کہنا کہ باطن عضو مین ہو مراد سے احتراز ہے کہ وہ ظاہر عضو مین ہوتا ہے مثل باطن راحہ کے اور شے ساکن سے احتراز ہے اوسے کہ جو متحرک کو حاوی ہووے اور جو متحرک کو حاوی ہووے اوسکو مجری کہتے ہین نہ تجویف اور امراض تجاویف کو امراض اوعیہ بھی کہتے ہین اور اوسکی چار قسم ہین اول یہہ کہ تجویف بڑی ہو جائین یا کشادہ ہو جائین مثل کشادہ ہونے انثیین کے تہیلی کی اور اوسکا مضر بالفعل ہونا واضح ہے دوسرے یہہ کہ تنگ ہو جائے یا چھوٹے ہو جائین مثل چھوٹے ہونے معدے کے اور ضرر اسکا یہہ ہے کہ طعام کافی کے واسطے ایک مرتبہ کشادہ نہین ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ خالی ہو جاوے مثل خالی ہونے قلب کے خون سے زیادہ خوشی کے وقت اور یہہ ظاہر ہے چوتھے یہہ کہ بند ہو جاوین یا ممتلی ہو جائین جیسا کہ سکتہ مین ہوتا ہے کہ اسمین بطون دماغ کے ممتلی ہوتے ہین اور بند ہو جاتے ہین اسواسطے اعضا حس و حرکت سے معطل ہو جاتے ہین ۔

ن

امراض سطوح اعضا کے مثل چکنے ہونے معدہ اور رحم اور کہرا ہونے قصبہ ریہ کے ۔

ح

امراض سطوح اعضا کے یہہ ہین کہ جو چیز املس ہونی چاہیئے اوسمین خشونت آجاوے اور جسکا خشن ہونا واجب ہے وہ املس ہو جاوے مثل ملاست معدہ اور رحم کے کہ انکا واسطے امساک اوس شے کے کہ جو اوس مین داخل ہو غذا اور نطفہ سے خشن ہونا واجب ہے تاکہ وہ قبل حصول غرض کے نہ خارج ہو اور ملاست ان مین بسبب رطوبات لزجہ و مزلقہ کے آجاتی ہے اور ضرر اوسکا ظاہر ہے اور مثل خشونت قصبہ ریہ کے کہ ان مین واسطے تسلیس آواز اور اوسکی صفائی کے ملاست واجب ہے اسیواسطے جس شخص کے قصبہ ریہ مین بسبب انحدار مواد حارہ کے خشونت آجاتی ہے اوسکی بحتہ الصوت ہو جاتا ہے ۔

ن

امراض مقدار کے یا تو بسبب زیادتی کے ہوتے ہین یا بسبب نقصان کے اور ہر ایک ان مین سی یا عام
ہوتا ہے یا خاص مثل زیادہ موٹا ہونے اور بڑی ہونے زبان کی اور مثل زیادہ دُبلا ہونے اور دُبلا ہونے حدقہ کے

ح

زیادہ موٹا ہونا مثال زاید عام کے ہے اور ضرر اوسکا بالفعل واضح ہے مولف نے کہا ہے کہ مینے ایک شخص کو
دمشق مین دیکھا کہ بسبب موٹائی کے اوسکو آنکھہ کہولنا دشوار تہا اور بڑا ہونا زبان کا مثال زاید خاص کے ہے
اور ضرر اسکا بالفعل ہے یعنی موںہہ مین زبان کو جولان نہین کر سکتا اور بعض حروف فصاحت سے ادا
نہین ہو سکتے زیادہ دُبلا ہونا مثال ناقص عام کے ہے اور ضرر اسکا بالفعل واضح ہے حدقہ کا دُبلا ہونا مثال
ناقص خاص کے ہی اور ضرر اسکا ظاہر ہے یعنی بصارت مین نقصان ہو جاتا ہے۔

ن

امراض عدد یا تو بسبب زیادتی کے ہوتے ہین یا بسبب نقصان کے ہوتے ہین اور ہر ایک ان مین سی یا تو
طبعی ہوتا ہے یا غیر طبعی مثل زاید اونگلی اور کیڑے اور ناخونہ کے اور اونگلی مین نقصان پیدایشی ہوتا ہے یا
بسبب اوسکے گر جانے کے ہوتا ہے۔

ح

مراد طبعی زیادتی سے یہہ ہے کہ جو جنس بدن مین موجود ہو اوسے جنس سے زیادتی ہو جائے اور غیر طبعی وہ ہے
کہ جو جنس بدن مین موجود ہے اوسے نہ ہو اور طبعی نقصان سی یہہ مراد ہے کہ خلقی ہو اور غیر طبعی سے یہ
مراد ہے کہ جو حادث ہو پس اونگلی زائدہ مثال زیادتی طبعی کے ہے اور ضرر اسکا بالفعل ہوتا ہے کہ ہاتہہ
تنگ برتنون مین داخل ہونے سے مانع ہوتا ہے اور اوس مین وہ سرعت بھی نہین رہتی اور بُرا معلوم ہوتا ہے
اور کیڑے اور ناخونہ یہہ دونو مثال زیادتی غیر طبعی کے ہین ایک زیادتی منفصل کی مثال ہے وہ کیڑے ہین
کہ بدن مین پیدا ہوتے ہین مثل امعا کے کیڑون کے اسکا ذکر قریب آویگا دوسری زیادتی متصل کی مثال ہے وہ ظفرہ
یعنی ناخونہ ہی دونو قسم کے ساتہہ اور وہ ایک جھلی ہے کہ ماق مین پیدا ہوتی ہے اور ضرر اون دونون کا

کہ بالفعل ہوتا ہے ظاہر ہے اور انگلیون مین خلقی نقصان ہونا مثال نقصان طبعی کے ہے اور جو نقصان اوسمین بسبب گر نیکے ہو جائے یہہ مثال غیرطبعی کی ہے اور ضرر ان دونون کا پوشیدہ نہین ہے —

ن

امراض وضع کے وہ ہین کہ جو موضع اور مشارکت کو مقتضی ہون مثل نکل جانے عضو کے اپنی جگہہ سی بسبب خلع کے یا بغیر خلع کے یا حرکت ہو اوس مین کہ جسمین سکون واجب ہو مثل رعشہ کے یا سکون ہو اوسمین کہ جو متحرک ہونے چاہئین مثل متحجر ہونے مفاصل کے یا حرکت عضو سے جاتی رہے یا اپنے قریب کے عضو کی طرف حرکت کرے یا حرکت اپنی طرف یا اپنے اطراف کیطرف دشوار ہو —

خ

جالینوس نے کہا ہے کہ وضع موضع اور مشارکت کو مقتضی ہے یعنی بحث وضع عضو کی دو قسم کی طرف منقسم ہوتی ہے اسواسطے کہ اوسکو بانسبت طرف اپنی مکان کے ایک ہیئت ہو اور بانسبت غیر کے اوسکے بحسب قرب و بعد کے ہیئت دوسری اول موضع ہے اور ثانی مشارکت ہے مرض وضع کی چار قسم ہین اول زایل ہونا عضو کا ہے اپنی جگہہ سے بسبب خلع کے خلع کے یہہ معنی ہین کہ خروج تام ہو یعنی وہ عضو اپنی جگہہ سے بالکل نکل جاوے دوسرے زایل ہونا عضو کا ہے بغیر خلع کے یعنی خروج تام نہ ہو یعنی عضو اپنی جگہہ سے نہ نکلے بلکہ اوسے چہٹک جائے اسکو زوال کہتے ہین اور بعضون نے اسکا نام وثب رکھا ہے تیسری یہہ کہ وہ عضو کہ جسکا سکون واجب ہے اپنی جگہہ سی متحرک ہو مثل رعشہ کے چوتہے یہہ کہ ساکن ہو وہ عضو کہ جسکا متحرک ہونا واجب ہے مثل سخت ہو جانے جوڑون کے اور مرض مشارکت یہہ ہے کہ عضو کو اپنے مجاور کی طرف حرکت کرنا ممتنع ہو یا مشکل ہو یعنی مجاور کیطرف حرکت کرنا یا تو ممتنع ہو یا مشکل ہو یعنی مختل ہو قرب اوسکا اوس سے یا یہہ کہ ممتنع ہو حرکت اوسکو مجاور سے یا مشکل ہو حرکت اوسے یعنی مختل ہو بعد اوسکا اوس سے اور یہہ ظاہر ہے —

ن

امراض تفرق اتصال کے نام بسبب مختلف ہونے جگہہ کے مختلف ہوتے ہین پس جو کہ جلد مین واقع ہے

اوسکی خدشہ اور سحج کہتی ہین اور جو گوشت مین ہوتا ہے اوسکو جراحت کہتے ہین اگر یہ جراحت پرانی ہوجائے اسکو قرحہ کہتی ہین
اور اگر ہڈی اور غضروف کی عرض مین واقع ہو اوسکو کاسر اور فاسخ کہتے ہین اور جو ان دونوں کے طول مین
واقع ہو وہ صادع اور مفتت ہے اور جو عصب اور عروق کی عرض مین واقع ہو اوسکو باتر کہتے ہین اور جو
طول مین واقع ہو اوسکو صادع کہتی ہین اور جو عروق کے مونہہ کو کہولے اوسکو باثق کہتے ہین ۔

ح

یہہ اصطلاحات ظاہر ہین لیکن یہہ بات جاننی چاہیئے کہ امراض تفرق اتصال کے نام اگرچہ بسبب اختلاف
اعضا کے کہ جنمین یہہ واقع ہو مختلف ہوتے ہین اور یہہ بہی اکثری ہے لیکن مدخل کی وجہہ سے بہی متغیر ہوتے
ہین جیسے تفرق اتصال کہ جو جلد مین واقع ہو بشرط اسکے کہ وہ دقیق پہیلا ہوا ہو اوسکو خدشہ کہتے ہین اور
سحج وہ ہے کہ جو پہیلا ہوا ہو پس اختلاف شکل کو بہی دخل ہوا مسیحی نے کہاہے کہ خدشہ وہ ہے کہ جو جلد مین واقع ہو
بشرط اسکے کہ قریب العہد ہو اور سحج وہ ہے کہ جو بعید العہد ہو پس اختلاف زمان کو بہی دخل ہوا جراحت قرحہ
اوس مدت مین ہوتی ہے کہ جب اوسمین پیپ پڑجائے اور جب تک پیپ نہین پڑتی اوسکو جراحت کہتی ہین
اور جو ہڈی مین واقع ہو بشرط اسکے کہ وہ جز ہو جائین یا بہت سی جز اسکو فاسق کہتی ہین اسواسطے کہ برابر ہے کہ
ہڈی مین واقع ہو یا غضروف مین اگر اوسکے چہوٹے چہوٹے اجزا مین تفرق واقع ہو اوسکا نام منفتت ہے

ن

دل جراحت کی برداشت نہین لاسکتا جب جراحت دل مین ہوتی ہے آدمی فوراً مرجاتا ہے ۔

ح

یہہ انتہائے ریاست کی بات ہی اسیواسطے اسکا نام سلطان بدن ہے ۔

ن

امراض مرکب وہ ہین کہ جو بہت سی مرضون کے جمع ہونیسے حادث ہون مثل سل کے کہ یہہ تپ دق اور پہیپہڑہ
کے زخم سے حادث ہوتی ہے ۔

ح

شیخ نے کہا ہے کہ امراض مرکبہ سے یہہ مراد نہین ہے کہ بہت سی مرض جمع ہوجائین بلکہ وہ امراض مراد ہین جو بہت
چند مرض جمع ہون اوسے ایک مرض حادث ہو یعنی یہہ بات ممکن ہے کہ ایک شخص مین بہت سے امراض جمع ہوئے
جیسے انسان مین تپ اور ریاح افرسہ اور استسقا جمع ہوتے ہین یا ایک عضو مین جمع ہون جیسے آنکہہ مین رمد
وقرحہ ونزول الماء وظفرہ جمع ہوتا ہے اور مرض مرکب اوسوقت کہتے ہین کہ جسوقت مرض مفرد اسطرح جمع
ہون کہ اونکے جمع ہونے سے مرض دوسرا کہ جو مغایر مرض مفرد کے سبب معین اور علاج معین کے حاصل
ہو شیخ نے مرض مرکب کی مثال ورم سے دی ہے اور اسکی تفسیر گذر چکی اور مولف نے سل سے مثال دی ہے
کہ یہہ دو مرضون سے حادث ہوتا ہے ایک تپ دق دوسرے پہیپڑہ کے زخم سے اول امراض سوء مزاج
سے ہے اور دوسرا امراض تفرق اتصال سے شارح کلیات قطب الدین شیرازی نے کہا ہے کہ مین گمان
نہین کرتا کہ کسی کا یہہ مذہب ہوا اور یہہ اوسکا کہنا حق ہے اسواسطے کہ مشہور اطبا مین یہہ ہے کہ سل قرحہ ہے
اور دق اوسکو لازم ہے ۔

ل

مرضون کے نام یا تو بسبب مشابہت کے ہین مثل داء الاسد اور داء الحیہ کے یا بسبب محل کے جیسے ذات الجنب
یا ذات الریہ یا بسبب سبب کے ہین جیسے یہہ کہنا کہ یہہ مرض سوداوی ہے یا بسبب عرض کے ہین جیسے صرع

ح

داء الاسد جذام کو کہتے ہین وجہہ نام رکہنے کی یہہ ہے کہ اس مرض والے کی صورت شیر کی صورت کی مشابہ
ہوتی ہے یعنی مونہہ اور اوسکی آنکہہ کی ہیئت شیر کی سی ہوتی ہے اور نیز کہا ہے کہ جسکو یہہ مرض ہوتا ہے
اوسپر مثل شیر کے حملہ کرتا ہے اس سبب سے داء الاسد کہتے ہین اور یہہ قول عمدہ نہین ہے اسواسطے کہ
جبکہ یہہ بات ہے تو اس بیماری کو اسد کہنا چاہئے نہ داء الاسد اور یہہ بہی کہا ہے کہ یہہ مرض اکثر شیر کو
عارض ہوتا ہے اگر یہہ بات صحیح ہو تو یہہ قول اولی ہے اسواسطے کہ داء الاسد کہنا اس بات کو چاہتا ہے
کہ یہہ مرض ایک بیماری ہے کہ شیر کو عارض ہوتی ہے جیسا کہ داء الثعلب اور داء الحیہ کے بیچ لام بمعنی
اضافت کا ہے اس تقدیر پر تشبیہہ کے معنی ہونگے پس مراد مولف کی اول ہی قول سے ہے داء الفیل

ساق اور پنڈلی کے بڑے ہونے کو کہتے ہین کہ جب سودا بکثرت اونکی طرف گرتا ہے تو یہہ بڑی ہو جاتی ہین اور وجہہ اس نام کے رکھنے کی یہہ ہے کہ اس مرض والے کا پانٔون ہاتی کا سا ہوتا ہے اور ذات الجنب اور ذات الریہ کا یہہ نام اسوجہہ سے ہے کہ یہہ جنب اور ریہ مین حادث ہوتے ہین اور ذات کے معنی صاحب کے ہین یعنی اضافت کی شرح لباب مین کہ جو علم اعراب مین ہے بیان کی گئی اور مرض سوداوی مالیخولیا ہے اسواسطے کہ سبب اوسکا سودا ہوتا ہے جیسے نار فارسی کو مرض صفراوی کہتے ہین اسواسطے کہ سبب اوسکا صفرا ہوتا ہے اور صرع کے معنی لغت مین گرنے کے ہین اور گرنا اس مرض کے عوارضات مین سے ہے اسواسطے کہ جسکو یہہ مرض ہوتا ہے وہ گر پڑتا ہے اولی یہہ ہے کہ عرض سے سقوط مراد لیجاوے یعنی لفظکو اصطلاحی معنی پر محمول کرین پس اس باب کو نقل لفظ سے گردانا ہے یعنی بسبب مناسبت کے عرض کو مرض کی طرف نقل کیا ہے —

ن

ہر مرض یا تو اصلی ہوتا ہے یا شرکت سے ہوتا ہے پس اوسکا حال بسبب اختلاف حال اصلی کے مختلف ہوتا ہے اور پہلے ضرر اصلی مین ہوتا ہے اور شرکت کبھی بسبب مجاور ہونے عضوون کے ہوتی ہے یا اس سبب سے ہوتی ہے کہ ایک راستہ دوسرے کا ہو جیسا کہ جسوقت پانٔون مین زخم ہوتا ہے جنگاسون مین ورم ہو جاتا ہے یا ایک دوسری کا خادم ہوتا ہے جیسے پٹھے دماغ کے خادم ہین یا ایک مبدء ہو دوسرے کے فعل کا یا یہہ ہو کہ ایک دوسرے کے مقابلہ مین ہو پس اوسکی طرف اوسکے بخار جاتے ہین یا یہہ کہ ایک مصیب ہو یعنی جگہہ گرنے مادہ کے واسطے دوسرے کے جیسے بغل واسطے دل کے اور ارنبہ واسطے جگر کے اور خلف الاذنین دماغ کے واسطے —

ح

مرض یا تو ایسے عضو مین پیدا ہوتا ہے کہ وہ دوسرے عضو کا حصول مرض مین تابع ہو یا نہ تابع ہو پس اول کہ جو شرکت سے ہوتا ہے اوسکو شرکی کہتے ہین اور دوسرا کہ جو بالاصالت ہوتا ہے اوسکو مرض اصلی کہتے ہین پس مرض اصلی کے ہونے مین یہہ شرط نہین ہے کہ وہ دوسرے عضو مین مرض کو پیدا کرے لیکن اکثر اطبا

اکے نزدیک یہہ ہے کہ مرض اصلی وہ ہے کہ دوسری عضوین مرض پیدا کرے اور شرکی وہ ہے کہ اوسکا حال
بسبب اختلاف حال اصلی کے مختلف ہو یعنی جو اوسمین مرض ہو تو اسمین بھی ہو اور جو اسمین سے زایل ہوجاے
تو اوسمین سے بھی زایل ہوجائے اور جب اوس مین خفت ہوجائی تو اسمین بھی خفت ہوجائے اگر ذی دورہ ہو تو جب اسکو دورہ آئے اسکو
بھی دورہ ہو مثل بعض تپ اور صرع کے یہہ علامات مرض شرکی کی ہین اور مرض اصلی وہ ہے کہ اوسمین
پہلے ضرر ہو اسواسطے کہ اصل کا اول متحقق ہونا ضروری ہے تاکہ وجود فرع کا اوسپر ترتیب دیا جائے یہہ
علامت مرض اصلی کی ہے اور مشارکت درمیان دو عضوون کے کئی طرح ہوتی ہے ایک یہہ کہ درمیان
اون دونون کے مجاورت ہو مثل رقبہ اور دماغ کے اسواسطے کہ فساد جو عضو پاس پاس ہوتے ہین
ایک سے دوسرے کو پہونچ جاتا ہے اسیواسطے رقبہ کو ضعیف نہین پیدا کیا اگر ضعیف ہوتا تو جمیع آفات سے
کہ جو دماغ کو پہونچتی ہین بسبب اسکے کہ انکے درمیان مین مسافت نہین ہوتی ہے اذیت پاتا دوسرے
یہہ کہ ایک عضو دوسرے کا راستہ ہو جیسی حالب اور رجل حالب راستہ پانٔون کا ہے یعنی مواد پانٔون کو
حالب مین ہوکے جاتا ہے اسیواسطے بسبب پانٔون کے جراحت کے ورم کرجاتا ہے اسواسطے کہ طبیعت
اوسکی اصلاح کا ارادہ کرتی ہے پس مواد کو اوسکی طرف بھیجتی ہے اور وہ مواد حالب مین ہوکے جاتا
ہے اور وہ فی نفسہ رخو ہے مواد کو قبول کرتا ہے پس مواد اوسمین ٹھہر جاتا ہے اور متورم ہوجاتا ہے بعض
اونمین سے ایک دوسرے کا خادم ہے جیسے عصب دماغ کے واسطے ہین کہ مرض مخدوم سے مرض خادم کا لازم
ہوتا ہی پس جب دماغ کو ضرر ہوتا ہے تو عصب کو بھی ضرر ہوتا ہے بعض اونمین سی ایک دوسری کی فعل کا مبدء
ہوتا ہی جیسے حجاب واسطے ریہ کے تنفس مین خادم ہے یعنی وہ اوسکو حرکت دیتا ہے اسواسطے کہ جسوقت
منبسط ہوتا ہی تو ریہ منقبض ہوتا ہے اور جسوقت وہ منقبض ہوتا ہے تو ریہ منبسط ہوتا ہی پس وہ مبدء ہی اسکے
فعل کا یعنی اوسکی فعل کی علت ہے پس جسوقت اوسکو آفت پہونچیگی تو ریہ بھی اوس آفت مین شریک ہوگا
ریہ مین بالذات حرکت نہین ہے جیسا کہ جالینوس نے کتاب حرکت صدر وریہ مین ذکر کیا ہے بعض اونمین سے
ایک دوسرے کی سمت پر واقع ہین یعنی مقابل ہین پس اوسکی طرف اوسکے بخار مرتفع ہوتے ہین پس اذیت پہنچتی ہے
اوسکو کہ جو اوپر ہے اوسکے بخارات ہی کہ جو نیچے اوسکے اور کبھی اوپر کے موضع سے نیچے کے موضع کی طرف مواد

نازل ہوتا ہے پس جو نیچے موضع ہے وہ اس مواد نازلہ سے اذیت پاتا ہے یہہ مثل دماغ اور معدہ کے ہوتا ہے
اسواسطے کہ معدہ دماغ کے نیچے موضع ہے اور ان اعضاؤں مین سے ہر ایک دوسرے کے مقابلہ مین ہوتا ہے
اور ان دونون کے درمیان مین پٹھہ ہے کہ وہ ایک عضو سے دوسری عضو مین جاتا ہے اور یہہ پٹھہ ان دونون
کے درمیان شرکت ثابت کرتا ہے اور دلیل پٹھہ کے وجود کی دو ہین ایک تو یہہ کہ انسان جب کوئی بدبودار چیز
سونگھتا ہے تو ہوع اور غثیان عارض ہوتا ہے دوسری یہہ کہ جسوقت سرد پانی پیا جاتا ہے تو دماغ مین
سردی معلوم ہوتی ہے اور اوس سے وردسر ہو جاتا ہے بعض ان مین سے دوسری کے واسطے مصیب
ہوتا ہے مثل بغل کے کہ دل کی مصیب ہے کہ دل سے فضلات بغل کی طرف دفع ہوتے ہین اور انثیین جگر کے
مصیب ہین دونو کانون کے نیچے کی جگہہ دماغ کے مصیب ہین پس جسوقت کہ ان اعضا کو مادہ سے ضرر پہونچتا ہے
توان مواضع مین ورم ہو جاتا ہے اور جبکہ ورم ہو جاتا ہے اور اوسکے علاج مین کوئی خطا واقع ہوتی ہے
تو پہر مادہ اونہین اعضائے رئیسہ مذکورہ کیطرف لوٹ جاتا ہے اور اونکو ضرر پہونچاتا ہے۔

ن

مرض متغیر یا تو شدت سے ہوتا ہے یا کمی سے ہوتا ہے یا نہ شدت ہوتی ہے نہ کمی ہوتی ہے اول وقت
تزاید کا ہوتا ہے دوسرا وقت انحطاط کا ہے تیسرا اگر قبل زیادتی کے ہو وہ وقت ابتدا کا ہے اور اگر بعد
زیادتی کے ہو وہ وقت انتہا کا ہے۔

ح

مراد مرض متغیر سے وہ ہے کہ جو کم کم حادث ہو اور کم ہی کم زایل ہو اسواسطے کہ جو ایسا نہ ہو وی مثل
تسقط راس کے یا یہہ کہ سقطہ سے کسیجگہہ سے کوئی عضو اوکہڑ جائے یا اور مثل انکی ان کے واسطے اوقات
نہین ہین جاننا چاہیئے کہ یہہ اوقات کبھی بحسب اعتبار مرض کے ہوتے ہین اول سے آخر تک انکو اوقات
کلی کہتے ہین اور کبھی بحسب نوبت واحد کے ہوتے ہین تو نوبتون مرض واحد سے اوسکو اوقات جزی کہتے ہین

ن

تیسرا جز اجزائے جزی نظری کے اسباب کے بیان مین سبب وہ ہے کہ جو اول ہو اور کسی حالت

احوال بدن انسان سے واجب کرے یا اوسکی ثبات کو واجب کرے ۔

ح

مراد احوال بدن انسان سے صحت و مرض اور حالت متوسطہ ہے اور سبب وہ ہے کہ واجب کرے کسی حالت کو احوال بدن انسان سی یعنی اوسکو پیدا کرے اسکا نام سبب فاعل اور مغیر ہے ور وہ کہ جسے ثبات حالت کا واجب ہوا اوسکو حافظ اور ردیم کہتے ہین ۔

ن

ان تینون حالتون کے واسطے تین سبب ہین اسواسطے کہ سبب یا تو بدنی نہ ہوگا جیسے حرارت آفتاب اور برودت ہوا اور غضب اور فزع اسکا نام بادی ہے یا بدنی ہوگا پس اگر وہ واجب کرے حالت کو بغیر واسطہ کے جیسے عفونت تپ کو واجب کرتی ہے اسکا نام واصل ہے اور اگر واسطہ سے واجب کرے جیسے امتلا تپ عفنہ کو واجب کرتا ہے اسکا نام سابق ہے ۔

ح

ان تینون حالتون یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ کے تین اسباب ہین اول سبب بادی ہے دوسرا سبب واصل ہے تیسرا سبب سابق ہے اور دلیل ان تینون ہین منحصر ہونے کی یہہ ہے کہ سبب یا تو بدنی نہ ہوگا وہ بادی ہے یا بدنی ہوگا یہہ اگر حالت کو بغیر واسطہ کے واجب کرے وہ واصل ہے اور اگر بواسطہ واجب کرے وہ سابق ہے اول کا نام بادی رکھنا تو ظاہر ہے کہ سب پہچانتے ہین اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہہ اوس سے ہے کہ ابتدا ہوتی ہے ایسی امراض کے پس وہ بادی ہوتا ہے واسطے اونکی اسواسطے کہ اسباب بدنیہ منسوب ہوتی ہین طرف اسباب خارجیہ کے اسواسطے امتلا مثلاً غذائی کثیر سے حاصل ہوتا ہے اور دوسریکا نام واصل اسواسطے رکھا ہے کہ یہہ پہونچاتا ہے بدن کو حالت کی طرف اور تیسرے کا نام سابق اسواسطے رکھا ہے کہ وہ حالت پر بالزمان سابق ہوتا ہے اگر کوئی کہے کہ بادی بھی ایسا ہی ہوتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ متقید کا مطلق کے ساتھہ نام رکھنا جبکہ دوسرا متقید کسی اسم خاص کیساتھہ ملحق کیا ہو وی منع نہین ہے مثال سبب بادی کیواسطے صحت و مرض و حالت متوسطہ کی حرارت آفتاب

اور برودت ہوا کی اور غضب اور فزع ہے کہ بعض اشخاص میں صحت پیدا کرتی ہیں اور بعض میں مرض اور بعض میں حالت متوسطہ دونوں اول کی مثالیں تو سبب بادی کے ہیں کہ نفس سے حاصل نہیں ہوتی ہیں اور دونوں اخیر کی مثالیں سبب مادی کے ہیں کہ جو نفس سے حاصل ہوتی ہیں اسواسطے کہ نفس شئے غیر بدن کی ہے اور مثال سبب واصل کے واسطے صحت کے اعتدال مزاج اور ترکیب ہے اور واسطے مرض کے عفونت خلط کی ہے کہ یہ تپ عفنہ کو واجب کرتی ہے اور مثال سبب سابق کے واسطے صحت کے بحران جید ہے اور واسطے مرض کے امتلا ہے کہ یہہ عفونت کو بسبب بند ہونے مجاری کے واجب کرتا ہے کہ مجاری کا بند ہونا مانع تحلل فضلات ضارہ ہے اور انہیں مثالوں سے سبب واصل اور سابق واسطہ حالت متوسطہ کے پیدا ہو سکتا ہے۔

ن

فعل سبب کا یا تو بالذات ہوتا ہے جیسے ٹہنڈک سرد پانی سے ہوتی ہے یا بالعرض ہوتا ہے جیسے احتقان حرارت یعنی گہٹ جانے حرارت کے تسخین سرد پانی سے ہوتی ہے۔

ح

سبب کا فعل یا تو بہ مقتضائے طبیعت ہوتا ہے کہ جیسی اوسکی طبیعت ہو یہہ فعل ذاتی سے مراد ہے یا اوسکا فعل بمقتضائی طبیعت نہیں ہوتا ہے یہہ فعل عرضی سے مراد ہے مثال اول کی سرد پانی ہے کہ بدن کو سرد کرے اسواسطے کہ مقتضا اوسکی طبیعت کا تبرید ہے مثال دوسرے کی سرد پانی ہے کہ بدن کو گرم کرے اسواسطے کہ مقتضا اوسکی طبیعت کا گرم کرنا نہیں ہے بالعرض گرم کرتا ہے یعنی یہہ کہ سرد پانی بالذات ظاہر بدن کو سرد کرتا ہے پس کثیف ہو جاتا ہے اور مسام بند ہو جاتے ہیں پس اجزہ حارہ باطن میں گہٹ جاتی ہیں پس باطن گرم ہوتا ہے اور کبھی اوسے ظاہر کی طرف سخونت عظیمہ منتشر ہوتی ہے پس یہہ سخونت کہ جو سرد سے بسبب بند ہونے مسام کے حاصل ہوتی ہے بالعرض سرد پانی کے افعال سے ہے۔

ن

سبب یا تو ضروری ہوتا ہے یا ضروری نہیں ہوتا اور غیر ضروری کبھی طبیعت کے منافی ہوتا ہے یعنی طبیعت کو ضرر پہونچاتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے۔

ح

سبب یا تو ضروری ہوتا ہے یعنی زندگی بدون اوسکے ممکن نہین ہوتی جیسے ماکول اور مشروب اور مثل انکے یا ضروری نہین ہوتا ہے یعنی بلا اوسکے زندگی ممکن ہے اور وہ یا تو طبیعت کے مضاد ہوتا ہے جیسے سموم یا اوسکے مضاد نہین ہوتا جیسے ریتے مین لوٹنا یہ تین قسم ہین مولف نے انکی طرف اشارہ کیا ہے اور انکے احکام بیان کئے اور لفظ کل یہان بے موقع ہے ۔

ن

اسباب ضروریہ چھہ ہین ۔

ح

دلیل حصر پر استقرائی ہے ۔

ن

ایک اون مین سے ہوا ہے کہ انسان کو گھری ہوئی ہے اور انسان کو ہوا کی حاجت روح کے تعدیل کرنے کے واسطے ہے کہ استنشاق سے داخل ہوتی ہے اور رد نفس سے اوسکے فضلات کو خارج کرتی ہے

ح

اسباب ضروریہ مین سے ہوا ہے کہ بدلون کو گھری ہوئی ہے اور وجہ اسکی حاجت کی یہہ ہے کہ روح دل مین پیدا ہوتی ہے جبکہ دل مین پیدا ہوتی ہے تو چونکہ دل کا مزاج گرم ہے تو روح کا مزاج بھی گرم ہونا چاہئے تاکہ سریع النفوذ ہو اسواسطے کہ برودت اور غلظت بسبب ثقل کے مانع نفوذ و سرعت ہوتی ہین اور اسبات مین شک نہین ہے کہ گرم و لطیف خصوصًا وہ کہ جو کثیر الحرکت ہون بسبب مناسبت جوہر کے بہت جلد مستحیل بہ نار ہوجاتے ہین اور یہہ باعث اشتعال اور آثار نفسانی کے قبول کرنیکے استعداد سے خارج ہونے کا باعث ہے پس جبکہ یہہ بات ہے تو ضرور ہوئی یہہ بات کہ کوئی شے سرد ہونی چاہئے کہ روح کی تعدیل کرے اور یہہ شے بہت سرد بھی نہ ہونی چاہئے اسواسطے کہ اگر بہت سرد ہوگی تو بسبب سردی کی کثرت کے روح کے گھٹ جانے کا خوف ہے اسواسطے کہ روح لطیف بسبب لطافت کے

سریع القبول ہے پس واجب ہوئی یہہ بات کہ یہہ شے لطافت اور خفت مین اوسکے جوہر کے مناسب ہو
اگر ایسی نہ ہوگی تو روح بسبب اوسکے ملنے کے مکدر ہو جایگی پس یہہ سب صفات سوائے ہوا کے اور کسی چیز
نہین پائے جاتے پس اس سبب سے اوسکی حاجت ضروری ہے اور کیفیت ہوا کے نفوذ کرنے کی دل کی
طرف اس طرح ہو کہ اول ہوا پھیپھڑہ مین سانس کیساتھہ داخل ہوتی ہے پس پھیپھڑہ اوسکی اصلاح کرتا ہے
اور اوسکو خالص کرکے عروق خشنہ کی طرف دفع کرتا ہے وہان سے مسام شریان وریدی کیطرف دفع ہوتی
ہے اور وہان سے قلب کی طرف اور یہہ فعل جذب کا اول ہی دل کے واسطے دو وجہہ سے نہین گروانا
ایک یہہ کہ حرکت دل کی مثل پھیپھڑہ کے حرکت کے تنفس مین نہین ہوتی ہے بلکہ دل نسبت پھیپھڑہ کے
سریع الحرکت ہے کہا ہے کہ دل ایک سانس معتدل مین دس مرتبہ حرکت کرتا ہے یعنی پانچ دفعہ کھلتا ہے اور
پانچ دفعہ سکڑتا ہے جب کہ دل کی یہہ کیفیت ہے تو یہہ بات ضرور ہوئی کہ کوئی ایسی جگہہ اوسکی قریب ہونی چاہیئے
کہ جہان ہوا کسی قدر جمع رہے اور وہان سے وقت حاجت کے دل کو پہونچے اسواسطے کہ کبھی انسان کو تھوڑی
دیر سانس روکنے کی حاجت ہوتی ہے یعنی جسوقت بدبو سونگھنے کا اتفاق ہوتا ہے اور نیز دہوئیں اور غبار
مین اور وقت ولادت اور پیچش کے سانس کے روکنے کا اتفاق ہوتا ہے پس اگر دل بذاتہ جاذب ہوتا
تو اتنی دیر مین بوجہہ حبس کے اوسکا حال متغیر ہو جاتا دوسرے یہہ بات ہے کہ اگر اول ہی دل کو ہوا پہنچتی
تو بسبب برودت اور کثافت اور کدورت کے اور بسبب دفعتہ پہونچنے کے دل کو اوس سے ایذا پہونچتی اور جبکہ اول
پھیپھڑہ جذب کرتا ہے تو پھیپھڑہ اوسکی اصلاح کرتا ہے اور وہان سے تھوڑی تھوڑی دل کیطرف جاتی ہے اگر کوئی
کہے کہ ہوا کا مزاج گرم ہے پھر یہہ روح کو کیونکر سرد کرتی ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ جو ہوا بدن کو گھری ہوئی ہے
وہ بہ نسبت روح کے مزاج کے سرد ہے اور جو مزاج کہ روح کو احتقان کی وجہہ سے حادث ہو اوسکی نسبت
تو بہت ہی سرد ہے کہ روح کے احتقان کے وقت ابخرے دخانیہ کہ جو وقت تولد روح پیدا ہوتے ہین روح
مین ملجاتی ہین پس جسوقت کہ ہوا اون سے سرد ہے تو روح کی تعدیل کرتی ہے پس یہہ بات جانی گئی کہ انسان
کو ہوا کی حاجت روح کے تعدیل کرنیکے واسطے ہے اور یہہ بات بھی جاننی چاہیئے کہ تعدیل ایک دفعہ سے کہ جو ہوا
بدن مین جاری ہو اوس سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ وہ بسبب بہت دیر ٹھہرنے اور بسبب مصاحبت روح کے

گرم ہوجاتی ہی پس جو فائدہ اوسے مطلوب تہا وہ حاصل نہین ہوتا پس ضرور ہوئی یہہ بات کہ وہ ہوا خارج ہے اور اوسکی جگہہ دوسری ہوا داخل ہو علی ہذا یہہ خارج ہوا اور اوسکی جگہہ اور داخل ہوا اور تیز یہہ بہی بات ہے کہ اگر خارج نہ ہوتی اور یونہین داخل ہوتی رہتی تو مکان تنگ ہوجاتا جیسا کہ خارج ہونا اسبات کو نفع کہ وہ خارج ہوا اور اوسکی جگہہ اور داخل ہوا ایک اور بات کو بھی نفع دیتا ہے وہ یہہ ہے کہ اوسکے ساتہہ روح کے فضلات بہی خارج ہوتے ہین کہ وہ بخار دخانی ہین اونکا خارج ہونا ضروری ہے اگر وہ خارج نہون تو روح گرم ہوجاوے بلکہ جل جاوے پس ضرور ہوئی یہہ بات کہ ہوا آتی جاتی رہی یعنی استنشاق سے تو داخل ہوا اور رد نفس سے خارج ہو فائدہ داخل ہونے کا تعدیل ہے اور خارج ہونے کا تنقیہ فضلات کا ہے اور دوسری ہوا کو جگہہ دیتا ہے پس جبکہ یہہ بات ہوئی تو ہوا اسباب ضروری سی ہوئی۔

ن

جبتک ہوا صاف اور معتدل ہوتی ہے اور اوسمین بخارات اجام اور بطائح اور آس انہار اور ابدیہ اور مردار جانورون کی اور ابخرہ مباقل ردیہ اور اشجار خبیثہ کی مثل شوحظ اور تین کی اور غبار مترادف اور دخان مختلط نہون تو ایسی ہوا صحت کی حافظ ہوتی ہے اور صحت کو پیدا کرتی ہے۔

ح

ہوا کے احکام بیان کئی جاتے ہین یعنی جبتک ہوا صاف ہو اور مکدرات سی پاک ہوا اور معتدل ہو یعنی نہ بہت سرد ہو اور نہ بہت گرم ہو اور جو شے ہوا کو فاسد کرتی ہین اوسمین نہ مختلط ہون تو صحت اگر زائل ہوگئی ہے تو اوسکو پیدا کرتی ہے اور اگر صحت ہی تو اوسکی حفاظت کرتی ہے اور اجزائے ارضیہ جو حرارت سے اوڑتی ہین اگر اون پر پانی غالب ہوا اوسکو بخار کہتی ہین اور اگر اوسپر ہوائی گرم غالب ہو کہ وہ اجزائے ارضیہ کو جلاتی ہے اوسکو دخان کہتے ہین اور اجام جمع اجمہ کی ہے اور اجمہ مقصبہ یعنی نے کی اوگنے کی جگہہ کو کہتے ہین اور بطائح پانی بہنے کی جگہہ کو کہتے ہین کہ کشادہ ہوا اور اوسمین پانی جمع ہوجاوے اور آسن کے معنی متغیر کے ہین اور مباقل جمع مبقلہ کی ہے مبقلہ کی معنی جگہ بقولات کے اور شوحظ ایک درخت ہے کہ اوسے جسے بناتے ہین ابو حنیفہ دینوری نے کہا ہے کہ وہ ایک درخت ہے کہ اوسمین بہت شاخین ہوتی

ہین ایک جڑ سے اوگتا ہے اور اوسکے پتے طویل ہوتے ہین مثل طرخون کے پتون کے اور اوس مین زرد
پہل لگتا ہے مثل انگور طویل کے مگر اطراف اسکے باریک ہوتے ہین اور اسکو کہاتے ہین۔

ل

اگر ہوا متغیر ہو تو حکم بہی اوسکا متغیر ہوتا ہے اور تغیرات اوسکے یا تو طبعی ہوتے ہین یا غیر طبعی اور غیر طبعی
یا تو طبیعت کے مضاد ہوتے ہین یا نہین ہوتے۔

ح

پہلے جو بیان کیا اوس ہوا کا حکم تہا کہ جو متغیر نہ ہو اگر متغیر ہو اور اعتدال سے خارج ہو اور کوئی مفسدات
مذکورہ سے اوسمین مل جائے تو حکم بہی اوسکا متغیر ہوتا ہے یعنی مرض کو پیدا کرتی ہے اور مرض کی حفاظت
کرتی ہے اور ہوا مین تین طرح تغیر ہو جاتا ہے ایک طبعی دوسرے غیر طبعی غیر طبعی کی دو قسم ہین یا تو طبیعت
کے مضاد ہوتا ہے یا طبیعت کے مضاد نہین ہوتا ان اقسام کے احکام علی الترتیب بیان کیجاتی ہین۔

ل

تغیرات طبعی فصلی تغیرات ہین۔

ح

قسم اول کے احکام بیان کئے جاتے ہین مراد تغیرات فصلی سے وہ تغیرات ہین کہ جو ہوا مین بسبب انتقال
ایک فصل کیطرف دوسری فصل سے حاصل ہوتے ہین اسواسطے کہ ہر فصل مین ایک کیفیت غالب ہوتی ہے
تعریف فصول کی بحسب اصطلاح اطبا کیجاتی ہے ربیع وہ فصل ہے کہ اوسمین نباتات اور اشجار پیدا ہوتے
ہین اور اس مین ربیع بلاد معتدل کے بسبب سردی کے نہ تو گرمی کی کہ جس گرمی کا اعتبار ہو حاجت
ہوتی ہے اور نہ بسبب گرمی کے سردیکی کہ جو قابل اعتماد ہو حاجت ہوتی ہے یعنی بلاد معتدل مین نہ تو موسم بہار
ہو تیکے اوس مین گرما اور سرما کی حاجت ہوتی ہے خریف وہ زمانہ ہے کہ جو ربیع کے مقابل ہو یعنی جیسا کہ پیدا ہونا نباتات کا خاصہ ربیع کا
ہے گرنا اونکا اور اوسکو خزان کہتے ہین خاصہ خریف کا ہے اوس کل زمانہ کو کہ جسمین گرمی ہوتی ہے صیف
کہتے ہین اور اوس کل زمانہ کو کہ جسمین سردی ہوتی ہے شتا کہتی ہین یہ ربیع اور خریف کا زمانہ صیف اور شتا سے

کم ہوتا ہے۔

ل

ہر فصل اون امراض کو کہ جو اوسکے مناسب ہوتے ہین پیدا کرتی ہے اور جو اونکے مضاد ہوتے ہین اونکو دفع کرتی ہے پس فصل گرم صفرا کو زیادہ کرتی ہے اور صفراوی امراض کو مثل غب اور تپ محرقہ اور پیاس اور بیقراری اور کرب کو پیدا کرتی ہین اور سردی زکام و نزلہ و کہانسی کو پیدا کرتی ہے اور بلغم اور امراض بلغمی اسمین زیادہ پیدا ہوتے ہین اور خریف مین بسبب تغیر ہوا کے مرض زیادہ ہوتے ہین یعنی اسمین رات کے وقت اور صبح کے وقت سردی ہوتی ہے اور دوپہر کو گرمی اور نیز اس سے پہلے زمانہ گرمی کا ہوتا ہے اور گرمی بدنکو ہلکا اور سبک کرتی ہے اور قوتون کو تحلیل کرتی ہے اور صفرا کو اوٹہاتی ہے بسبب احتراق اخلاط اور کثرت میوون کی سودا اس فصل مین زیادہ ہوتا ہے اور خون بسبب مضاد مزاج فصل کے کم ہوتا ہے پس گویا فصل خریف مددگار ہے فصل گرمی کے واسطے بقایا امراض گرمیون کی ربیع مین وہ اخلاط کہ جو جاڑون مین ساکن تھے حرکت مین آتے ہین اور سایل ہوتے ہین اور اعضائی ضعیفہ پر گرتے ہین پس اوسسے خراجات اور ورم حلق پیدا ہوتی ہین اور سب مرض مادی کہ جنکا مادہ جاڑہ مین ساکن تہا اس فصل مین غلبہ کرتے ہین اور حادث ہونا امراض کا اس فصل مین بسبب ردی ہونے فصل کے نہین ہے اسواسطے کہ تمام فصلون سے اصح ہے اور حیات اور صحت کے مناسب ہے بلکہ بسبب اسکے حرارت لطیف کی ہے۔

ح

گرم فصل مین گرم امراض پیدا ہوتے ہین اور سرد مرض زایل ہوتے ہین اور سرد فصل اسکے برعکس ہے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ گرمی صفرا کو ثوران مین لاتی ہے اور اوسکو پیدا کرتی ہے اسیواسطے اسمین طبیعت ایسی چیزون کی مشتاق ہوتی ہے کہ صفرا کو قطع کرے اسواسطے کہ طبیعت کی شان سے ہے کہ اوسکی طرف مشتاق ہوتی ہے کہ جو بدن پر غالب ہو اور اوسکی ضد ہو اور اوسمین امراض مثل غب اور تپ محرقہ او پیاس اور کرب اور حمرہ اور نار فارسی زیادہ ہوتے ہین اور اخلاط اسمین تحلیل ہوتے ہین اور بسبب ہوا کے گرمی کے مسام کہل جاتے ہین اور اسمین مرض کی شدت کم ہوتی ہے خواہ وہ گرم ہون یا سرد ہون اسواسطے کہ

اگر قوت قوی ہوگی تو سوا اوسکے ساتھہ تحلیل مین معین ہوگی اور مرض کے مادہ کو پکا دیگی اور اوسکو دفع کریگی
اور اگر ضعیف ہوگی تو بسبب ارخا کے حرارت ہوائے ضعیف کو زیادہ کرے گی پس صاحب اسکا مرجاتا ہے
ہان اگر ضعیف رطب ہو تو اسمین مرض کو طول بسبب کثرت اجتماع فضلات کے ہوتا ہے اور اجتماع
فضلات بسبب قصور ہضم اور زیادتی تحلیل سے کہ جو بمضعف قوی ہی ہوتا ہے اور امراض وبائی او جدری
اور حصبہ صیف رطب مین زیادہ ہوتی ہین اور صیف بارد مین امراض صدر کے بسبب میلان رطوبات
کی حرارت ضعیفہ سے اور بسبب انعصار اوسکی کے برودت عارضیہ سے مثل نزلہ و زکام و بحتہ الصوت
اور کہانسی اور ذات الریہ پیدا ہوتے ہین اور جاڑے مین بسبب اسکے کہ سردی ظاہر بدن پر مستولی ہوتی ہے
مواد کو احتباس اور جمود ہوتا ہے اور بسبب اسکے کہ جو غذائین اسمین مستعمل ہوتی ہین وہ غلیظ ہوتی
ہین اور نیز بسبب کمی حرکات کے بلغم کی زیادتی ہوتی ہے امراض بلغم کی مثل سکتہ و صرع وغیرہ کے پیدا
ہوتی ہین اور ورم کا رنگ اسمین سفیدی مایل ہوتا ہے اور جاڑا بسبب اسکے کہ سردی جوہر حار غریزی کو
محصور کرتی ہے اور محصور رہنے سے اوسمین قوت آجاتی ہے اور کثرت سے تحلیل نہین ہوتے سبب فضلونسے
ہضم کے واسطے اجود الفصول ہے اور یہہ بات کثرت بلغم کو منافی نہین ہوسکتی اسواسطے کہ کہانے پینے
کی کثرت اور حرکات کی کمی یہہ سب باتین بلغم کو زیادہ کرتی ہین خریف مین کئی وجہہ سے مرض زیادہ
ہوتے ہین ایک یہہ کہ صبح کو سردی ہوتی ہے اور دوپہر کو گرمی اور ضد کا توارد طبیعت کو حیران کرتا ہے
پس انضاج اور تقویت سے عاجز ہوتی ہے دوسرے یہہ کہ خریف صیف کے پیچھے آتی ہے اور صیف
محلل بدن ہے صفرا کو توران مین لاتی ہے اخلاط کو جلاتی ہے پس جسوقت کہ اوسپر خریف وارد
ہوتی ہے اوسکے حال کو زیادہ فاسد کرتی ہے اور ضعف کو زیادہ کرتی ہے تیسرے یہہ کہ میوہ جات
اس موسم مین بکثرت ہوتے ہین اور اوسکے کہانے سے فضلات رطبہ ردیہ بدن مین جمع ہوتی ہین
اور چوتھے یہہ کہ حرارت کم ہوتی ہے اس سبب سے رطوبت کو غلیان ہوتا ہے یہہ سبب تعفن کا ہے
اور اسی سے امراض کثیر پیدا ہوتے ہین اور اس فصل مین سودا زیادہ ہوتا ہے اسواسطے کہ خزاں اوسکو
طبیعت سے پیدا کرتی ہے اسواسطے کہ رقیق اخلاط کی صیف کی حرارت سے تحلیل ہوجاتی ہے

پس کثیف اوسکا اس فصل میں محتبس ہوجاتا ہے اوس کو غریف سرد کرتی ہے پس اوسمین دو صفتین حاصل ہوتی ہیں یعنی برودت اور یبوست پس وہ سودا ہوجاتی ہے اور اس فصل مین خون بسبب مضاد مزاج کے کم ہوتا ہے اسواسطے کہ اسکا مزاج سرد و خشک ہے اور خون گرم تر ہے یہہ فصل گویا صیف کے واسطے بقایا امراض کے مددگار ہے اسواسطے کہ یہہ بسبب برودت اور یبوست کے اوس مواد کو کہ جسے صیف نے امراض کیواسطے آمادہ کیا ہے محتبس کرتی ہے پس جسوقت کہ یہہ مواد محتبس ہوتا ہے تو قوت اوسکی انضاج سے عاجز ہوتی ہے پس اوسے امراض بقیہ صیف کے پیدا ہوتی ہین اور ربیع مین وہ اخلاط کہ جاڑون مین محتبس تھے بسبب حرارت لطیف کے حرکت مین آتی ہین اور اعضائے ضعیفہ کیطرف سایل ہوتے ہین پس اوسے امراض اوسکی جنس سے حادث ہوتے ہین اور اکثر اس فصل مین اورام وخراجات اور ذبحا اور خوانیق عارض قریب ہے تغسیر اونکی یہہ اس سبب سے ہے کہ امراض اس فصل کے دموی ہوتے ہین اور سیلان دم سے یہہ امراض حادث ہوتی ہین اس فصل مین کل مرض ذی مادہ کہ جنکا مادہ جاڑون مین ساکن تھا متحرک ہوتے ہین اور یہہ سبب ردائت اس فصل کی نہین ہین بلکہ بسبب حرارت لطیف کے ہے کہ حرارت لطیف اُن اخلاط کو کہ جو جاڑون مین ساکن تھے سیلان مین لاتی ہے اسواسطے کہ یہہ اصح اور انسب فصول ہے حیات اور صحت کیواسطے سواسطے کہ مزاج خون اور روح کے مناسب ہے اسیواسطے اسمین رنگ سرخ ہوتا ہے اور چہرہ پر تازگی آتی ہے۔

ن

تغیرات غیر طبعیہ کہ جو طبیعت کے مضاد نہون وہ یا تو اسباب آسمانی سے ہوتے ہین یا اسباب ارضی سے۔

ح

جسوقت کہ مصنف نے اول قسم کے احکام کے بیان سے فراغت پائی تو قسم ثانی کے احکام بیان کرنے شروع کئے اور قسم ثانی کی دو قسم ہین ایک وہ کہ تغیر اوسکا اسباب آسمانی سے ہو دوسرے یہہ کہ اسباب اسباب ارضی سے ہو۔

ن

اسباب آسمانی جیسے کہ آفتاب کیساتھ بہت دراری جمع ہوجاتے ہین پس ان کے سبب حرارت زیادہ ہوتی ہے یہانتک کہ اگر جاڑون مین بھی جمع ہونگے تو بھی گرمی ہوجاتی ہے جیسے کہ وقت سورج گہن کے دفعتہً سردی ہوجاتی ہے یہانتک کہ اگر گرمی مین بھی ہو تب بھی سردی ہوجاتی ہے ۔

ح

یہہ اول ہی دونو قسمون کا اور دراری جمع دری بضم دال کے ہے اور کسرہ بھی آیا ہے اور مراد دراری سے ستارے ہین کہ اون مین روشنی زیادہ ہوتی ہے کہ وہ ہوا مین حرارت کو جس وقت کہ آفتاب کیساتھ جمع ہوتے ہین زیادہ کرتے ہین باقی ظاہر ہے ۔

ن

و اسباب ارضیہ یا تو بسبب اختلاف مکان کے ہوتے ہین ۔

ح

یہہ دوسری قسم ہے اور ہونا اختلاف مکان کا اسباب ارضیہ سے بسبب تغیر ہوا کے واضح ہے ۔

ن

یا بسبب عرض مکان کے یا بسبب قریب ہونے پہاڑ اور دریاؤن کے یا بسبب وضع مکان یا بسبب بنانے مکان کے ہوتے ہین ۔

ح

مصنف نے اختلاف مکان کے واسطے پانچ سبب ذکر کئے ہین اور احکام ہوا کی بسبب ان اسباب کے علی الترتیب بیان کئے ۔

ن

عرض مقدار دوری ہے خط استوا سے کہ وہ غایت اعتدال مین ہے اور اقلیم دوسری اور تیسری زیادہ گرم مین اور چھٹے اور ساتوین مین زیادہ سردی ہے اس سبب سے چوتھی اقلیم قریب اعتدال ہے ۔

ح

سبب اول واسطے اختلاف مکان کی کمی اور زیادتی اوسکی عرض کی ہے اور عرض ہر شہر کا دائرہ نصف النہار کا

قوس ہے کہ سمت راس اوس شہر کی معدل النہار کے درمیان مین واقع ہو یہہ بات معلوم ہو چکی کہ معتدل نزدیک
شیخ اور مؤلف کے وہ جگہ ہے کہ جو معدل النہار کے نیچے ہو اقلیم دوسری اور تیسری بہت گرم ہین اور چھٹی اور
ساتوین بہت سرد ہین اور چوتھے اعتدال کے قریب ہے اسواسطے کہ جو بیچ مین ہو درمیان حرارت مفرط اور
برد مفرط کی ہے وہ لامحالا اعتدال کے قریب ہے —

ن

مجاورت دریا کی ہوا کو مرطوب کرتی ہے اور جو شہر کہ قریب دریا کے واقع ہے وہ معتدل ہے حرارت وبرودت
مین بسبب عاصی ہونے اوسکی ہوا کے موثر پر —

ح

دوسرا سبب واسطے اختلاف مساکن کے مجاورت دریا کے ہے جاننا چاہئے کہ دریائی شہر وہ ہے کہ جو دریا کے بیچ
مین ہو یا دریا کے کنارے پر ہو اوسکی ہوا مین رطوبت غالب ہوتی ہے اور یہہ یعنی رطوبت کا غالب ہونا بسبب
کثرت بخارات کے ہوتا ہے کہ جو اجزائے مائیہ مین شامل ہوتے ہین اسیواسطے دریائی شہر کثیر البارش ہوتے ہین اگر
کوئی کہے کہ بخارات دریا کے پانی سے مرتفع ہوتے ہین اور دریا کا پانی نمکین ہے اور نمکین پانی مجفف ہوتا ہے
جواب یہہ ہے کہ جو دریا سے بخارات مرتفع ہوتے ہین وہ میٹھے پانی سے مرتفع ہوتے ہین اسواسطے کہ نمکین پانی
بسبب غلظت کے صعود نہین کرتا یہہ حکم شہر بحری کا ہے رطوبت اور یبوست مین اور حرارت اور برودت مین
اسکا حکم یہہ ہے کہ دونون مین معتدل ہے کہ صیف شدید مین تسخین نہین کرتا اور شتاء شدید مین تبرید نہین کرتا
یہہ بسبب اسکے ہے کہ ہوا بسبب غلظت اور کثرت رطوبت اپنی کے مسخن اور مبرد سے عاجز ہوتی ہے پس
دونو سے بکثرت منفعل نہین ہوتی —

ن

پہاڑ شمالی گرم ہے بسبب نہ چلنے ہوائے شمالی کے وہ سرد خشک ہے اور بند کرنے ہوائے جنوبی کو کہ وہ گرم تر
ہے بسبب پلٹا دینے اوس پہاڑ کے شعاع آفتاب کو اوس شہر پر اور جنوبی اسکے برعکس ہے اور مغربی مشرقی
سے اچھا ہے اس سبب سے کہ مشرقی مین شمس مدت تک چھپا رہتا ہے پس اہل شہر کو برودت رات سے

دفعتہً آفتاب کی حرارت کی طرف منتقل ہوتی ہیں پہاڑ مغربی مانع ہے ہوائے مشرقی کو کہ ہوا مشرقی بہتر ہے
ہوا مغربی سے اگرچہ یہہ دونو قریب باعتدال ہین اسواسطے کہ چلنا ہوا مشرقی کا صبح کے وقت سے
اور اوسکی مصاحب حرکت آفتاب ہے اور چلنا ہوا مغربی کا کہ وہ اخیر وقت چلتی ہے خلاف حرکت آفتاب کے ہے

ح

تیسرا سبب واسطے اختلاف مساکن کے مجاورت پہاڑ کی ہے اور تاثیر کرنا اوسی پہاڑ کا ہے شہر کی ہوا مین واسطے
کہ اوسکو تاثیر ریاح اور شعاع شمس کی کہ جو شہر مین پڑتی ہے دخل ہے پس پہلے ریاح کا بیان کرنا ضروری ہے
جاننا چاہیے کہ ریاح شمالیہ وہ ہے کہ جو شخص مشرق کو مونہہ کرکے کھڑا ہووے اوسکے بائین طرف چلے اور اسکا مزاج
سرد و خشک ہے یعنی اشیا سرد و خشک کا جو فعل ہے وہ ہے یہہ بدن مین کرتی ہے بارد اسوجہہ سے ہے کہ پہاڑ
اور شہرون سرد کہ جہان برف کثرت سے ہوتا ہے اوسپر چلتی ہے اور خشک اسوجہہ سے ہے کہ ابخرے
کثیرہ اوسکے ساتھہ نہین ہوتے اسواسطے کہ تحلیل شمال کی جانب کم ہے اور نیز یابس اسوجہہ سے ہے کہ اون
شہرون پر کہ جنمین پانی کثرت سے ہے نہین چلتی ہے بلکہ خشک شہرون پر چلتی ہے اور ریاح جنوبیہ وہ ہے
کہ جو شمال کے مقابل مین چلتی ہے اور وہ گرم تر ہے اور گرم تو اسوجہہ سے ہے کہ سمت جنوب بسبب قرب شمس
کے گرم ہے اور رطب اسوجہہ سے ہے کہ بخارات جنوبی مین اکثر ہوتے ہین باوجود اسکے بخارات جنوبی مین
آفتاب بھی بقوت اونمین عمل کرتا ہے اور ابخرہ غلیظ رطبہ اوسے اوٹھتے ہیں [illegible]
ریاح مشرقیہ قریب اعتدال کے ہے حرارت اور رطوبت اور یبوست مین اسواسطے کہ شمس [illegible]
نہین ہوتا ہے پس وہ جگہہ کہ جہان سے یہہ ریاح چلتی ہین اور وہ بلاد کہ اون پر گذرتی [illegible]
اور ریاح مغربیہ بھی اسی علت سے اعتدال کے قریب ہے مشرقیہ اور مغربیہ باوجود [illegible] قریب اعتدال کے
ہین لیکن مشرقیہ افضل ہے مغربیہ سے اسواسطے کہ مشرقیہ اول دن مین حرکت شمس کے ساتھ چلتی ہے اور مغربیہ
آخر دن مین اوسکی حرکت کے مضاد چلتی ہے پس تحلیل شمس مشرقیہ مین مغربیہ سے زیادہ ہوتا ہے پس مغربیہ
رطوبت اور برودت کی طرف مائل ہوتی ہے اور مغربیہ جنوبیہ سے اور شمال افضل ہے اور مشرقیہ اول دن مین
[illegible] ہے اور مغربیہ آخر دن مین جسوقت کہ یہہ جاننا اب سمجھنا چاہیے کہ پہاڑ جسوقت کہ شمال شہر کے ہو اوسکی

ہوا دو وجہ سے گرم ہوتی ہے اول یہہ کہ مانع ہے شمال بارد کو یعنی شمال بارد اسکی وجہ سے نہین آسکتا اور ریاح جنوب حارہ کو بند کرتی ہے دوسرے یہہ کہ شعاع شمس کی شہر پر پڑتی ہین پس سخونت اوسکی زیادہ ہوتی ہے اور جسوقت کہ پہاڑ جنوب بلد مین ہو ہوا اوسکی سرد ہوتی ہے اور اوسکے برعکس ہوتا ہے کہ جب پہاڑ شہر کی شمال مین ہو اور جبکہ پہاڑ شہر کے غرب مین ہو اوس شہر سے اچہا ہے کہ جسکے پہاڑ شرق مین ہو اونہین دونون وجہون سے کہ مصنف نے بیان کین ۔

ل

جو شہر کہ بلندی پر واقع ہے وہ زیادہ ٹہنڈا اور اچہا ہے اور وہ شہر کہ جو نہ بلندی اور نہ پستی مین واقع ہے وہ اچہا ہے اوس شہر سے کہ جو بلندی پر واقع ہے ۔

ح

چوتہا سبب واسطے اختلاف مساکن کے وضع شہر کے ہے یعنی اونچا شہر زیادہ ٹہنڈا اور اچہا ہے نیچے کے شہر سے اور وہان کے رہنے والے قوی ہوتے ہین اور بہت دنون مین مرتے ہین یعنی اونچی جگہہ نیچی جگہہ سے اسوجہہ سے اچہی ہے کہ جو جگہہ کہ زمین سے قریب ہوتی ہے اوسمین گرمی زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ علم طبعی مین ذکر کیا اور وہ جگہہ کہ نہ بلند ہو اور نہ پست ہو بلند جگہہ سے اچہی ہے اسواسطے کہ ہوا اونچی جگہہ مین ساکن ہوتی ہے ۔

ل

اور وہ زمین کہ جسکے نیچے گندک کی کان ہو وہ مجفف اور مسخن ہے اور وہ زمین کہ جسمین پانی اطراف سے آکر جمع ہوتا ہو اور متعفن ہوجاتا ہو وہ زمین مرطب اور متعفن ہے اور جس زمین مین سنگریزے ہون وہ بدنکو سخت کرتی ہے

ح

پانچوان سبب واسطے اختلاف مساکن کے اوسکی مٹی ہے اسواسطے کہ شہر کی مٹی بہی شہر کے پانی اور ہوا وغیرہ کو متغیر کرتی ہے بلکہ نباتات اور حیوانات کو بہی متغیر کرتی ہے وہ مٹی کہ جسکے نیچے گندک کی کان ہو مجفف اور مسخن ہے اور وہ زمین کہ جسمین پانی اطراف سے آکر جمع ہوتا ہے مرطب اور معفن ہے اور پہاڑی مٹی بدن کو سخت اور قوی کرتی ہے

ل

سرد ہوا بدن کو سخت کرتی ہے اور اوسکو تقویت دیتی ہے اور غذا کو ہضم کرتی ہے اور رنگ کو نکھارتی ہے اور امراض اوسکے زکام و صرع اور نزلہ اور رعشہ ہین اور ہوائے گرم ڈھیلا کرنی والی اور ضعیف کرنے والی ہے اور سوء ہضم پیدا کرتی ہے اور حواس کو مکدر کرتی ہے اور دماغ کو ثقیل کرتی ہے امراض اوسکے خناق اور تپ اور ہیضہ ہین

ح

ہوائے بارد و حارہ کا عام طور پر حکم بیان کیا جاتا ہے اور معنی مصنف کے کلام کی کہ ہوائے سرد بدن کو سخت کرتی ہے اور مضبوط کرتی ہے یہہ ہین کہ یہہ بدن کو کثیف کرتی ہے اور تقویت دیتی ہے اور تجوید ہضم کرتی ہے یعنی حرارت غریزی کو اندر کیطرف گھونٹ دیتی ہے بقراط نے کہا ہے کہ جسقدر جوف ہین جاڑون مین گرم ہوتے ہین اور رنگ کو نکھار کرتی ہے بسبب تجوید ہضم کے اور بسبب حاصل ہونے دم صافی نقی کے اور وہ امراض کہ جنکا ذکر کیا پیدا ہوتے ہین اسواسطے کہ رطوبات محتقن ہوتی ہین اور بلاغم کثیرہ بدن مین تحلیل نہین ہوتی ہین اور اونسے یہہ امراض پیدا ہوتے ہین اور گرم ہوا مرخی اور مسخن جلد ہے رطوبات کو سایل کرتی ہے اور مضعف اور سوء ہضم ہے بسبب تحلیل مفرط اور تبرید کرنے اوسکی باطن کو اور حواس کو مکدر کرتی ہے دماغ کو ثقیل کرتی ہے اسواسطے کہ بسبب کثرت تبخیر کے اوسکو اسقدر ایذا ہوتی ہے اور نیز بسبب کثرت تحلیل کے مضعف قوی ہے بسبب حرارت کے مجاری کشادہ ہوجاتے ہین اور اونمین اور قوت مین بھی ضعف آجاتا ہے . . . . اور مواد کو سیلان ہوتا ہے اور وہ مواد خارج کی طرف مایل ہوتا ہے خصوصاً جسوقت کہ وہ حاد ہو وہ امراض کہ جنکا ذکر کیا پیدا ہوتے ہین۔

ل

وہ تغیرات کہ جو طبیعت کے مضاد ہین مثل وبا کے ہین۔

ح

جسوقت کہ مصنف قسم ثانی کے بیان سے فارغ ہو تیسری قسم کا بیان کرنا شروع کیا وہ تغیرات کہ جو مضاد ہوتا واسطے مجرائے طبیعی کے مثل وبا کے ہین وہ ہوا کو متعفن کرتی ہے اور اوسکو اصلاح جید روح سے خارج کرتے ہین اور نیز اصلاح و رفع ابخرے سے خارج کرتی ہے اور تمام اون چیزون سے کہ جنکی ہوا سے توقع ہے ہوا کو خارج

کرتی ہے مباحث وبا کے تیسرے باب کے چوتھے فن مین بیان کیے جاینگے۔

ن

دوسری قسم ستہ ضروریہ سے کہانا اور پینا ہے۔

ح

اسباب ستہ ضروریہ مین سے کہانا اور پینا ہے اسواسطے کہ جو چیز بدن سے تحلیل ہو جاوی اوسکا بدل ہونا ضرور ہی یعنی بدن بسبب حرارت غریزی اور غریبی اور سایر محللات کے تحلیل ہوتا ہے اگر بدل نہ ہوتا تو بدن تہوڑی مدت مین فانی ہو جاتا پس کہانا اور پینا ضروری ہوا۔

ن

اور وہ یا تو فقط کیفیت سے بدن پر اثر کرتے ہین وہ دوا ہے یا فقط مادہ سے اثر کرتے ہین وہ غذا ہے یا فقط صورت سے اثر کرتے ہین وہ دوا ذو خاصہ موافقہ ہے جیسے فادزہر یا مخالفہ ہے جیسے سم یا بسبب مادہ اور کیفیت کے اثر کرتی ہین وہ غذائے دوائی ہے یا کیفیت اور صورت اثر کرتی ہین وہ وہ دوا ہے کہ اوسکے واسطے خاصیت ہے یا مادہ اور صورت سے اثر کرتی ہین وہ وہ غذا ہے کہ اوسکے واسطے خاصیت ہے یا مادہ اور صورت اور کیفیت سے اثر کرتے ہین وہ غذائی دوائی ہے کہ واسطے اوسکے خاصیت ہے

ح

پہلے یہہ جاننا چاہیئے کہ جو چیز کہائی جاوے یا پی جاوے ضرور ہے کہ وہ جسم ہو اور ہر ایک جسم مادہ اور صورت سے مرکب ہوتا ہے اور اوسکے واسطے کیفیات ہوتے ہین بعض کیفیت تو صورت کو لازم ہوتی ہین جیسے حرارت نار کو اور بعض کیفیت مادہ کو لازم ہین جیسے یبوست آگ کو پس تاثیر انسان کے بدن مین ان امور سے ہوتی ہے بسا اوقات ایک کے ساتہہ ہوتی ہے اور بسا اوقات دو کے ساتہہ اور بسا اوقات تینون کے ساتہہ اور مادہ اور صورت جوہر ہین اور کیفیت اعراض ہین اور مراد صورت سے صورت نوعیہ ہے اور وہ نوعیت ہے واسطے اجسام کے جیسے صورت ناریہ کیواسطے نار کی اور صورت خمر کی واسطے خمر کی اور صورت بیش کے واسطے بیش کی اور صورت تریاق کیواسطے تریاق کے جسوقت کہ یہہ جانا پس اب جاننا چاہیئے کہ جو چیز کہ بدن

اثر کرتی ہو ماکول و مشروب سے فقط کیفیت سے اوسکو دوائی مطلق کہتے ہین اور اوسکی شان سے یہہ ہے کہ بدن میں
حرارت غریزیہ سے منفعل ہوتی ہے پس اوسمین سخونت یا برودت یا رطوبت یا یبوست ظاہر ہوتی ہے پس بدن
گرم ہوتا ہے یا سرد ہوتا ہے یا تر ہوتا ہے یا خشک ہوتا ہے بسبب ظہور ان کیفیت کے واسطے اوسکے فی نفسہ
اور یہہ مغذی کے مشابہ نہین ہوتی یعنی جسم کی مثال اوسکی سونٹھ اور کافور ہے اور جو فقط مادہ سے اثر کرے
اوسکو غذائے مطلق کہتے ہین اوسکی شان سے ہے کہ منفعل ہوتی ہے بدن مین حرارت غریزیہ سے پس
چھوڑ دیتی ہے صورت غذائیہ کو اور پہن لیتی ہے صورت عضویہ کو مثال اوسکی گوشت اور روٹی ہے جاننا
چاہئے کہ مادہ حقیقت مین فاعل نہین ہے اسواسطے کہ وہ قابل ہے ہر گاہ کہ وہ صورت عضویہ قبول کرتا ہے
اور عوض ما یتحلل کا خلیفہ ہوتا ہے اور سن نمو مین زیادتی کرتا ہے نام رکھا اسقدر کا اون مین سے فعل ورنہ
فی الحقیقت انفعال ہے اور جو بدن مین صورت نوعیہ سے فقط اثر کرے اوسکو ذو خاصہ کہتے ہین
یہہ یا تو طبیعت کے موافق ہوتی ہے اور طبیعت کے موافقت یہہ ہے کہ حیات کو فاسد نہ کرے مثال اسکی
فادزہر ہے کہ یہہ اوسکی خاصیت موافق ہے واسطے طبیعت کے یا مخالف ہوگی اوسکے اسکی یہہ معنی ہین کہ
کہ حیات کو فاسد کرے مثال اسکے یا تو سموم ہے کہ بالخاصیت مہلک ہے یا سقمونیا ہے کہ بالخاصیت حیات
کے فاسد ہے اور باوجود اسکے صغر اسکے بھی سہل ہے شیخ نے کہا ہے کہ تاثیر سموم کی انسان کے بدن مین بسبب
حرارت اور برودت اوسکی کے نہین ہے اگرچہ بعض اون مین سے حار ہین جیسے سم افاعی اور فرفیون اور
بعض اون مین سے بارد ہین جیسے سم عقرب اور افیون اور فاسد کرنا واسطے بدن انسان کے خاصیت کی وجہہ
سے ہے دلیل اسکی یہہ ہے کہ آگ سب سے زیادہ گرم ہے اگر انسان ہاتھ کو آگ پر رکھے تو وہ بات اسمی
حاصل نہین ہوتی کہ جو سانپ کے کاٹنے سے ہوتی ہے یعنی سانپ کے سم کا اثر کل بدن مین پہیل جاتا ہے
اور آگ فی الحال منتشر نہین ہوتی دوسری یہہ بات ہے کہ گرم شے کی عظم نبض تابع ہے اور حرارت اوسکی
مفرط ہوتی ہے لمس مین اور جسکو سانپ کاٹے اوس مین نبض صغیر ہوتی ہے اور جرم اسکا بارد ہوتا ہے اور
قوت اوسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور اوسکا حال مثل غشی کے ہو جاتا ہے پس معلوم ہوا کہ فعل سم کا خاصیت سے ہے
کہ مفسد اور مضاد ہے جوہر حیوانات اور حرارت غریزی کو یہہ کلام شیخ کا ہے لفظاً بلفظاً اسواسطے نقل کیا ہے

تاکہ جانا جاوے کہ ذوالخاصیت کا فعل بکیف نہین ہے اور جو کہ بدن مین مادہ اور کیفیت دونوسے فعل کرے اوسکو غذائے دوائی کہتے ہین اوسکی شان سے ہے کہ بدن کا جز ہوتی ہے اور بکیفیت فعل کرتی ہے پس بسبب اول کے غذا کہتے ہین اور بسبب دوسرے کی دوائی کہتے ہین مثال اوسکی خس اور ما رالشعیر ہے کہ ان دونوسے بدن کو غذا حاصل ہوتی ہے اور یہہ دونو سرد بھی ہین اسواسطے کہ جو خون انسے حاصل ہوتا ہے وہ سرد ہوتا ہے پس وہ مسکن ہیئت ہے اگر کوئی کھے کہ خس جسوقت کہ دم ہو جاتی ہے تو اوس مین صورت خس کی نہین رہتی جبکہ صورت خس کی نہین رہتی پس محال ہے اوسمین وہ کیفیت کہ جو صورت کی مقتضی ہے بعد زوال اوسکی کے باقی رہے بسبب محال ہونے وجود معلول کے بسبب نہونے علت کے جواب یہہ ہے کہ شیخ نے کہا ہے کہ اجزائے دوائیہ غذائی دوائیہ مین اپنی صورت پر باقی رہتی ہین پس کیفیات اون سے صادر ہوتے ہین جسوقت کہ دم جز عضو ہوجاتا ہے پس جائز ہے کہ یہہ اجزا باقی ہون اور اونکا التصاق عضو سے ہوا ایسا ہوتا ہے جیسا کہ ترہل مین ہوتا ہے اور یہہ بسبب اسکے کہ قوت الصاق سے ضعیف ہوتی ہے اس سبب سے نہین ہوتا ہے بلکہ بسبب ردایت مادہ کے ہوتا ہے اور یہہ بھی جائز ہے کہ صورت اوسکی جاتی رہے اور کیفیت اوسکی باقی رہے اسواسطے کہ جو اغذیہ لطیفہ کو تناول کرتا ہے اعضا اوسکے ملایم ہوتے ہین اور جو اوسکے خلاف تناول کرتا ہے اعضا اوسکے سخت اور غلیظ ہوتے ہین اسکا جواب حکمت مین جانا گیا اور جو جز اثر کرے بدن مین کیفیت اور صورت سے معًا اوس کو دوائے ذوخاصیت کہتے ہین بسبب ہونے اوسکے فاعل بکیفیت اوسکو دوا کہتے ہین اور بسبب ہونے اوس کے فاعل بصورت نوعیہ اوسکو ذوخاصہ کہتے ہین مثال اوسکی کاسنی ہے کہ یہہ جبر د قوی ہے اور باوجود اسکے اوسمین خاصیت عظیم ہے یعنی سدہ کو کھولتی ہے سمرقندی نے کہا ہے کہ جگر کی بیماریون کو بالخاصیت نفع دیتی ہے، اور جو کہ اثر کرے بدن مین مادہ اور صورت سے معًا اوسکو غذائے ذوخاصیت کہتے ہین اور وجہہ اسکی ظاہر ہے اوسے کہ جو اوپر بیان کیا مثال اسکی سمن ہے کہ بدن کو غذا دیتا ہے اور سموم کے مقادم ہے بالخاصیت اور جو کہ اثر کرے بدن مین مادہ اور صورت اور کیفیت سے اوسکو غذائے دوائی ذوخاصہ کہتے ہین اور اسکی وجہہ بھی ظاہر ہے مثال اسکی سیب ہے کہ بدن کو غذا دیتا ہے اور سرد کرتا ہے قلب کی تفریح کرنے

کے واسطے اس مین خاصیت عظیم ہے ۔

ن

غذا لطیف اور غلیظ اور متوسط ہوتی ہے اور ہر ایک انھین سی دو قسم ہین صالح الکیموس او فاسد الکیموس اور پھر ہر ایک ان مین سے یا تو کثیر التغذیہ ہوتی ہے یا قلیل التغذیہ ہوتی ہے ۔

ح

غذائے غلیظ وہ ہے کہ جسے بسبب غلبہ عنصر کثیف کے مادہ پر دم غلیظ پیدا ہو مثل گائے کے گوشت کی اور لطیف وہ ہے کہ اوسے بسبب غالب ہونے عنصر لطیف کے مادہ پر خون رقیق پیدا ہو مثل شراب کے اور متوسط وہ ہے کہ اوسے بسبب برابر ہونے عنصر لطیف اور کثیف کے مادہ مین خون معتدل پیدا ہو مثل انڈے نیمبرشت کے ہر ایک ان تینون قسمون سے یا تو صالح الکیموس ہوتی ہے یا فاسد الکیموس ہوتی ہے کیموس لفظ سریانی ہے معنی اسکی خلط کے ہین صالح الکیموس وہ ہے کہ اوسے وہ خلط کہ جو بدن کی سزاوار ہے پیدا ہو مثل شراب کے اور ردی الکیموس وہ ہے کہ اوسے وہ خلط پیدا ہو کہ جو بدن کی سزاوار نہین ہے مثل مولی کے اور ہر ایک ان مین سے بھی یا تو کثیر التغذیہ ہوتا ہے یا قلیل التغذیہ ہوتا ہے اول وہ ہے کہ جو جزو بدن زیادہ ہو مثل شراب اور گوشت کے دوسرا وہ ہے کہ اوس مین سے جزو بدن کم ہو مثل بقولات وغیرہ کے ۔

ن

پانی بسبب اپنی بساطت کے غذا نہین ہوتا ہے اسکا استعمال واسطے غذا کے پتلا کرنی اور اوسکے پکانے اور بدرقہ کی ہے تاکہ غذا اون مقام مین کہ جو چھوٹے اور تنگ ہین نفوذ کرے ۔

ح

بدن پانی سے غذا نہین پاتا اسواسطے کہ پانی بسیط ہے اور غذا بسیط نہین ہوتی نتیجہ شکل ثانی سے یہ نکلا کہ پانی غذا نہین ہوتا ہے صغری تو واضح ہے اور کبری یعنی غذا بسیط نہین ہوتی اسکی وجہ یہہ ہے کہ متغذی جسم مرکب ہوتا ہے اور غذا اوسکی مشابہ ہونی چاہیئے پس واجب ہے یہہ کہ وہ مرکب ہو تاکہ قایم مقام

اوسکے ہوکہ جو تحلیل ہو گیا ہے دلیل اسکی یہہ ہے کہ پانی پینے سے منعقد نہین ہوتا اور غذا سے بہوک جاتی ہے
اور غذا کی شان سے یہہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے اور بہوک کو موقوت کرتی ہے صاحب کامل نے کہا ہے کہ
غذا ہوتا ہے شاید اونہون نے یہہ اعتقاد کیا ہو کہ جو پانی ہمارے پاس ہے بسیط نہین ہے لیکن
اس قول پر کوئی دلیل نہین ہے اور یہہ جو کہا ہے کہ استعمال کیا جاتا ہے یہہ اشارہ ہے طرف جواب و
سوال کے توجیہہ اسکی یہہ ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اگر پانی بدن کی غذا نہین ہوتا تو پہر کیون اسکو استعمال
کرتے ہین اور امور ضروریہ سے کیون شمار کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ احتیاج اسکی غذا کے واسطے نہین ہے
بلکہ اور بہت سبب ہین کہ جنکے سبب سے احتیاج ہے اگر غذا کے سبب سے حاجت نہ ہو تو اوسے یہہ لازم
نہین آتا کہ اوسکی حاجت ہی نہ ہو ایک یہہ کہ پانی غذا کو پتلا کرتا ہے جبکہ غذا پتلی ہو گی تب قوت ہاضمہ
اوسمین اثر کریگی اسواسطے ضرور ہے کہ اوسکا قوام رقیق ہو اسواسطے کہ اکثر اغذیہ پر اجزائے ارضیہ کا
غلبہ ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ پانی غذا کو پکاتا ہے اگر پانی نہوتا تو غذا جل جاتی بسبب متوجہ ہونے حرارت
کے طرف معدے کے بسبب طبخ کے جیسے گوشت دیگچی مین بلا پانی کے ڈالو تو جل جاتا ہے تیسرے یہہ کہ
یہہ پانی بدرقہ ہوتا ہے یعنی غذا کو مجاری ضیقہ مین پہونچاتا ہے اسواسطے کہ بسبب غلبہ اجزائے ارضیہ کے
اوسپر جسم صلب ہوتا ہے مجاری مین نفوذ نہین کرتا اگر کوئی کہے کہ بعض حیوانات غذا کہاتے ہین اور
پانی نہین پیتے جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ یا تو بسبب اسکے ہے کہ اونکے مزاج مین گرمی غالب ہوتی ہے
وہ گرمی اجزائے ارضیہ کو جو غذا مین ہوتی ہین اونکو پگہلا دیتی ہین پس ان ہین پانی کی حاجت نہین ہے
اور انسان بسبب اعتدال مزاج کے ایسا نہین ہے اسیواسطے پانی کے محتاج رہتے ہین۔

ن

تیسرے حرکت و سکون بدنی ہین۔

ح

چہوتہون اسباب ضروریہ مین سے حرکت و سکون بدنی ہین اور یہہ محتاج بہ دلیل نہین ہے۔

ن

حرکت چھہ طرح کی ہوتی ہے شدید ضعیف کثیر قلیل سریع بطی۔

ح

حرکت شدید حرکت قوی کو کہتے ہین اور فرق اس مین اور سریع مین یہہ ہے کہ حرکت قوی معاوق کو دفع کرتی ہے اور اوس سے منفعل نہین ہوتی سریع وہ حرکت ہے کہ جس مسافت کو دوسری حرکت بہت دیر مین قطع کرے یہہ اوسے بہت جلد قطع کرے۔

ن

حرکت سریع قوی قلیل مین تسخین تحلیل سے زیادہ ہوتی ہے۔

ح

دلیل اسکی یہہ ہے کہ تحلیل مین حرکت مکانی ہوتی ہے یعنی فضلات مجاری تنگ سے تحلیل ہوتے ہین اور فضلات کا مجاری تنگ مین تحلیل ہوتا زمانہ کثیر کا محتاج ہے یعنی اوسمین قوام مادہ کا رقیق ہوتا ہے اور مجاری کا موںھہ کہلتا ہے اور پہلے جو بہت لطیف ہے اوسکو تحلیل ہوتی ہے بعد اوسکے وہ کہ جو پہلے سے لطیف کم ہے بعد اوسکے کثیف کو پس ان باتون کو زمانہ طویل چاہیئے اور تسخین ایسی نہین ہوتی ہے کیونکہ وہ حرکت سے حاصل ہوتی ہے اور اوسمین زمانہ قلیل کافی ہوتا ہے اگر کوئی کہے کہ تخلیل مین سخونت اثر کرتی ہے اور یہہ بات تسلیم ہوچکی ہے کہ سخونت زیادہ ہوتی ہے پس تحلیل کا زیادہ ہونا واجب ہے اسواسطے کہ جب بہت قوی ہو تو انفعال اتم ہونا چاہیئے اور اگر سبب ضعیف ہو تو اوسکے بالعکس ہونا چاہیئے اس کا یہہ جواب ہے کہ اثر کے حاصل ہونے مین سبب کی قوت کافی نہین ہوسکتی بلکہ مسبب مین بھی قابلیت کی استعداد ہونی چاہیئے رطوبت مین یہہ استعداد نہین ہے کہ زمانہ قلیل مین تحلیل ہو جاوی جیسا کہ مذکور ہوا

ن

بطی کثیر ضعیف اس کے بالعکس ہوتی ہے۔

ح

حرکت بطی کثیر ضعیف مین تحلیل تسخین سے زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ مادہ مستعد تھوڑا تھوڑا تحلیل

ہوتا ہے جیسا کہ ذکر کیا اور اسکا قوی نہین ہوتا ہے ۔

ن

حرکت اور سکون کی زیادتی برودت پیدا کرتی ہے ۔

ح

یعنی حرکت مین بسبب زیادتی تحلیل حرارت غریزی کے بدن پر برودت مستولی ہوتی ہے اور سکون سے بدن مین فضلات جمع ہوتے ہین اور وہ حرارت غریزی کو ڈھانپ لیتے ہین اور اوسکو مختنق کرتے ہین پس برودت بدن پر مستولی ہوتی ہے

اقرائی اردو ۱۱۶۲

ن

سکون معین ہضم ہے اور حرکت معین انحدار ہے ۔

ح

سکون معین ہضم اسواسطے ہے کہ حرارت سکون مین باطن کی طرف مایل ہوتی ہے اور حرکت کا معین انحدار ہونا ظاہر ہے ۔

ن

چوتھی حرکت وسکون نفسانی ہین ۔

ح

منجملہ چھہون اسباب ضروریہ کی حرکت وسکون نفسانی ہین یہہ بھی محتاج دلایل کے نہین ہین بہ نسبت اور امور کے ان کی حاجت کم ہے ۔

ن

حرکت نفسانی کو حرکت روح کی لازم ہے یا تو خارج کی طرف ہوتی ہے دفعتہً جیسا کہ غضب کے وقت یا کم کم ہوتی ہے جیسا کہ خو شے اور لذت کے وقت یا داخل کی طرف ہوتی ہی دفعتہً جیسا کہ وقت خوف کے یا کم کم ہوتی ہے جب کہ وقت غم کے یا داخل اور خارج دونوکی طرف ہوتی ہی جیسا کہ خجالت کے وقت

اور جسکی طرف حرکت کرتی ہے اوسمین سخونت آجاتی ہے اور جہان سے حرکت کرتی ہے وہان برودت
آجاتی ہے اور زیادتی انکی قاتل ہے اور زیادتی سکون نفسی کی برودت پیدا کرنے والی اور بلید کرنیوالی ہے
روح

حرکات نفسانیہ کیفیات ہین کہ نفس کو عارض ہوتے ہین اور انفعالات انکی تابع ہین بعض قوای نفس ہین اشیاء نافع
اور مضر منتقش ہوتی ہین پس نفس نافع کو طلب کرتا ہی اور مضر سے بہاگتا ہی اور اس حرکت کو حرکت نفسانی کہنا مجازاً ہی
اسواسطے کہ مراد حرکت نفس سے حرکت اوسکے لوازمات کی ہی اور نفس کیطرف اس سبب سے نسبت کیگئی کہ نفس کے
عوارضات سے ہی اور کیفیت حدوث کی یہہ ہی کہ جسوقت نفس کو کسی امر سے انفعال ہوتا ہے پس یہہ دو باتون کر
خالی نہین یعنی یہ امر یا تو مناسب ہوگا یا منافر ہوگا یا دونو امر اوسمین جمع ہونگی یعنی مناسب بہی ہوگا اور منافر بہی پس اگر مناسب
ہو یعنی وہ امر خوشی پیدا کرنیوالا ہوگا تو نفس اوسکو طلب کرتا ہے اور اوس کی طرف حرکت کرتا ہے
اور اگر منافر ہوگا پس یہہ دو باتون سے خالی نہین ہے ...... یا تو نفس راستی مقاومت
کریگا یا نہ کریگا اگر مقاومت کریگا تو اوسکی طرف حرکت کرتا ہے جیسے غضب مین ہوتا ہے اگر مقاومت
نہین کریگا تو اوسے بہاگتا ہے جیسے فزع مین ہوتا ہے اور جبکہ دونو امر جمع ہون تو کبہی تو نفس اوسے بہاگتا
ہے اور کبہی اوسکی طرف حرکت کرتا ہے جیسے خجالت کے وقت اگر مناسب اور منافر قوی ہون تو
نفس کو حرکت دفعتہً ہوتی ہے اور اگر ضعیف ہون تو حرکت کم کم ہوتی ہے اور مراد حرکت سے کہ جو
نفس کی طرف منسوب ہے حرکت اوسکی قوی کی ہے کہ جو روح مین بواسطہ حرکت روح کے حاصل ہوتی ہے
اور جبکہ روح حرکت کرتی ہے اوسکے ساتھہ وہ بھی کہ جو اوسکو کہیچتا ہے اور روان کرتا ہے وہ بھی حرکت
کرتا ہے وہ خون ہے کہ جس طرف روح حرکت کرتی ہے خون بھی حرکت کرتا ہے اسواسطے سونہہ اور آنکھہ
غصہ کی حالت مین سرخ ہوجاتی ہین اور غم کی حالت مین زرد جسوقت کہ یہہ جانا اب جاننا چاہیئے
کہ حرکت نفسانی کو حرکت روح بھی لازم ہے یا تو خارج کی طرف ہوتی ہے اور خارج کی طرف یا تو
دفعۃً ہوتی ہے جیساکہ غضب مین یا کم کم ہوتی ہے جیساکہ فرح معتدل اور لذت مین اور حرکت
خارج کی طرف واسطے انتقام موذی کے ہوتی ہے اور فرح اور لذت مین واسطے اتحاد کے اور فرح
معتدل کی قید اسوجہہ سے کی ہے کہ فرح مفرط مین روح کو حرکت خارج بدن کی طرف دفعتہً ہوتی ہے
اسواسطے جسکو زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے مرجاتا ہے یا روح کو حرکت داخل کی طرف ہوتی ہے

یہہ بھی یا تو دفعتہ ہوتی ہے جیسے فرح مین یا کم کم ہوتی ہے جیسا کہ غم مین یا داخل اور خارج دونو کی طرف ہوتی ہے جیسا کہ خجالت کے وقت داخل کی طرف تو اسوجہہ سے ہوتی ہے کہ اوسے بہاگتا ہے اسواسطے رنگ زرد ہو جاتا ہے اور خارج کی طرف اسوجہہ سے ہوتی ہے کہ جب حرکت داخل کیطرف ہوتی ہے تو عقل اوس امر کو کہ جسسے خجالت ہوئی ہے حقیر ظاہر کرتی ہے اور نفس کو شجاعت دلاتی ہے پس جلدی سے خارج کیطرف حرکت کرتی ہے اسیواسطے پہر رنگ سرخ ہو جاتا ہے پس گویا خجالت مرکب ہے غم اور فرح سے پس یہہ بات معلوم ہوئی کہ روح عوارض نفسانی مین خارج اور داخل کی طرف حرکت کرتی ہے اور جسکی طرف حرکت کرتی ہے اوسکو گرم کرتی ہے اور جس جگہہ سے حرکت کرتی ہے اوسکو سرد کرتی ہے اور افراط سے حرکت کرنا خارج کی طرف ہو یا داخل کیطرف قاتل ہے اسواسطے کہ جب خارج کی طرف افراط سے حرکت ہوگی تو باطن خالی ہو جاتا ہے یعنی اوسمین وہ روح کہ جو مدبرات سے ہے باقی نہین رہتی پس باطن سرد ہو جاتا ہے اور آدمی ہلاک ہو جاتا ہے اور جسوقت داخل کی طرف افراط سے حرکت کرتی ہے تو اوسسے حرارت غریزی مختنق ہو جاتی ہے کہ آدمی سانس نہین لے سکتا پس انسان مرجاتا ہے اور سکون نفسی کی افراط سے برودت اور بلادت پیدا کرتی ہے کہ روح وخون کو غلیظ کرتی ہے جبکہ یہہ دونون غلیظ ہو جاتے ہین تو ان کو حرکت کرنا مشکل ہوتا ہے۔

ن

پانچوان ان چہون مین سے سونا و جاگنا ہے۔

ح

اسباب ضروریہ مین سے سونا و جاگنا ہے جاگنے کی ضروری ہونے کی یہہ وجہہ ہے کہ احساس یعنی حس کرنا اور حرکت یہہ دونون باتین کہ انکا ہونا ضروری ہے جاگنے مین ہوتی ہین اور سونیکا ضروری ہونا اسوجہہ سے ہو کہ اگر یقظہ ہمیشہ رہے یعنی ہمیشہ انسان جاگے تو روح ہمیشہ جاگنے سے تحلیل ہو جاتی ہے اور تحلیل ہو جانے سے اوسکا فنا ہونا لازم ہے اسواسطے سونا ضروری ہوا دوسری وجہہ یہہ ہے کہ جاگنے مین نفس حس و حرکت مین مشغول ہوتا ہے ہمیشہ حرکت کرنا مانع تکمیل ہضم ہے پس سونا ضروری ہوا سونے کی دو قسم

ہین طبعی اور غیر طبعی ہے اسوقت بحث نہین ہے اور سونا طبعی جسوقت دماغ مین رطوبت معتدلہ ہوتی ہے اوسوقت ہوتا ہے اور رطوبت معتدلہ بسبب پہونچنے رطوبات بخاریہ کے دماغ کی طرف ہوتی ہے پس اعصاب دماغ کے ڈہیلے ہوتے ہین اور مسالک اوسکے کثیف ہوتے ہین اور روح نفسانی غلیظ ہوتی ہے پس روح ان مسالک مین نفوذ نہین کرتی ہے پس حواس ظاہرہ اور حرکات ساکن ہوتے ہین اور جو شے زندگی کیواسطے ضروریات سے ہے جیسے تنفس اور نمو اور ہضم یہہ ساکن نہین ہوتی ہین راحت نفس کو فائدہ دیتی ہے یعنی جبکہ کوئی تعب پہونچتا ہے تو راحت اوسکو فائدہ دیتی ہے پس سونا ضروریات سے ہوا اگر راحت نہ ہوتی تو اوسکے فعل مین بسبب ہمیشگی حرکت کی تشویش ہوجاتی پس تدبیر بدن سے عاجز ہوتی ہے اور ہلاکت لازم ہوتی ہے۔

ن

سونا سکون کے مشابہ ہے اور جاگنا حرکت کے۔

ح

دلالت کرتا ہے اسپر وہ کہ جو ذکر کیا وجہہ اول یہہ ہے کہ روح سونے مین باطن کی طرف حرکت کرتی ہے اور جاگنے مین ظاہر کی طرف جیسا کہ حرکت مین روح ظاہر کیطرف حرکت کرتی ہے اور سکون مین باطن کی طرف دوسری یہہ کہ سکون مین وہ افعال کہ جو سونے کے افعال کے مشابہ ہین ہوتے ہین مثل راحت کے اور نضج غذا اور مواد امراض کے اور جاگنے مین اگرچہ حرکت اختیاریہ کل تمام بدن سے یا اونکے جزسے حاصل نہین ہوتے ہین مگر اعضا کو اپنی ہیئت پر کہ جو اوسکو حاصل ہے اور جو شکل کے واقع ہین اوسکی ہے اوپر رکھتی ہے اور یہہ فعل قوت محرکہ کا ہے اسواسطے جسوقت انسان بیٹھا ہوا سوتا ہے گر پڑتا ہے پس وہ مشابہ حرکت کے ہے کہ اسمین احتیاج عمل قوت محرکہ کی ہے تیسرے یہہ کہ سونا بسبب قلت تحلیل اور سکون کے بدن کی ترطیب کرتا ہے اور حرکت بسبب کثرت تحلیل کے بدن کو خشک کرتی ہے اور جاگنا بھی بسبب اسکے کہ بہ نسبت سونے کے اغتذا اس مین کم ہوتی ہے خشک کرتا ہے حرکت کے مشابہ ہے۔

ن

سونے میں روح اندر کیطرف متوجہ ہوتی ہے پس ظاہر سرد ہو جاتا ہے اسیواسطے سوتی وقت کپڑا اوڑھنی کی حاجت ہوتی ہے

ح

جوکہ ذکر کیا ظاہر ہے جسوقت کہ روح اندر کو حرکت کرتی ہے حرکت کی مصاحب خون بھی ہوتا ہے اسیواسطے جب سوتے آدمی کے سوئیں چبھوئی جاتی ہے خون خارج نہیں ہوتا جیسا کہ جاگنے کیوقت اگر سوئی چبھوئیں خارج ہوتا ہے۔

ل

زیادہ سونا باعث برودت اور رطوبت کا ہے۔

ح

زیادہ سونا وہ ہے کہ بہت دیر تک سوئے وہ مرطب بدن ہے اور بدن کو سرد کرتا ہے یہ بسبب اسکے ہے کہ فضلات کہ جو جاگنے میں تحلیل ہوتے تھے اور انکو تحلیل ہونا چاہیے سونے میں تحلیل نہیں ہوتے۔

ل

خلاء معدہ میں سونا روح کو تحلیل کرتا ہے اور روح کا تحلیل ہونا باعث برودت ہے

ح

وجہ اسکی یہہ ہے کہ حرارت جسوقت کہ سونے میں باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور مادہ کو نہیں پاتی ہے روح میں فعل کرتی ہے اور اوسکو تحلیل کرتی ہے جسوقت کہ روح کثرت سے تحلیل ہو جاتی ہے بدن سرد ہو جاتا ہے جیسا کہ مسیحی نے ذکر کیا ہے

ل

اگر غذا معدہ میں ہو اور قابل ہضم ہو تو ہضم ہو جاتی ہے اور گرمی پیدا کرتی ہے اور اگر خلط اور غذا خراب ہو اور قابل ہضم نہ ہو تو اوسکو پراگندہ اور منتشر کرتی ہے اور تبرید کرتی ہے۔

ح

مراد غذا سے کہ جو مستعد بہضم ہے یہہ ہے کہ آمادہ ہو واسطے انقلاب صورت دمویہ کے یعنی صورت دمویہ کی طرف پلٹ جائے اور بعض نے کہا ہے کہ اوسے مراد ہے کہ جو لایق کہانے کے ہو کماً و کیفاً اور عاصی سے اسکے خلاف مراد ہے دونو تفسیروں سے ہضم کرتا ہے سونا غذائے مستعد کو اسواسطے کہ متوجہ ہوتی ہے روح

اوسمین طرف غذا کے بسبب اجتماع اوسکی کے باطن کیطرف اسکے انہضام اس غذا کا اسواسطے کہ حرارت
متوجہ ہوتی ہے اور پراد سکے اسوقت جسوقت کہ ہضم ہووے یہہ غذا پس گرم ہوتا ہے بدن اسواسطے کہ دھویا جاتا
ہے پس منتشر ہوتا ہے بدن مین یہہ سبب ہے واسطے سخونت بدن کے اسواسطے جو ہوتا منتشر ہونی سے
خلط میں کہ حاصی ہو غذا سے وہ کچی ہوتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے اوپر قوت اکل کے سرد کرتی ہے
بدن کو پس جانا گیا مراد خلط بارد سے مثل بلغم کے ہے اسواسطے کہ اگر ہووے صفرا مثلاً تو وقت انتشار
کے بدن کو سرد نہین کرتی ہے۔

ن

زیادہ جاگنا دماغ کو ضعیف کرتا ہے اور بسبب تحلیل قوت کے ہضم کو خراب کرتا ہے اور بسبب تحلیل
مادہ کے بہوک پیدا کرتا ہے۔

ح

بسبب تحلیل قوت کے ممکن ہے کہ ضعف دماغ بھی ہوا اور سوء ہضم بھی ہو اسواسطے کہ کثرت تحلیل کی بسبب افراط
حرکت روح کے یقظہ مین موجب ضعف قوت ہے اور یہہ موجب ضعف دماغ اور سوء ہضم ہے اور
ممکن ہے کہ یہہ بھی تعلیل واسطے ثانی کے ہو حکم اول جیسا کہ ضعف قوت سے جانا گیا دوسرے
امر سے بھی جانا گیا وہ استیلا یبوست کا ہے دماغ پر بسبب فرط تحلیل رطوبات کے یقظہ مین۔

ن

دن کا سونا خراب ہے رنگ کو فاسد کرتا ہے تلی کو مضر ہے موہنہ مین بدبو پیدا کرتا ہے قوائے نفسانیہ
کو ڈہیلا کرتا ہے یہہ کل باتین ذہن کو بلید کرتے ہین۔

ح

سبب اسکا متحیر ہونا طبیعت کا ہے اور تشویش اوسکے فعل کی ہے اسواسطے کہ طبیعت کے شان سے
دفع کرنا فضلات کا ہے بہ معاونت دن کی حرارت کے جس وقت طبیعت متحیر ہوگی تو فضلات محتقن
ہوں گے پس یہہ باتین ظاہر ہون گی۔

ن

جس کسیکو دن مین سونیکی عادت ہو اوسکو یکایک نہ ترک کرے بلکہ بتدریج ترک کرے۔

ح

اسواسطے کہ جو چیز مالوف طبیعت ہوتی ہے اوسکو یکایک ترک کرنیسے ضعف پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ جسکی عادت مدت سے ہوتی ہے تو طبیعت اوسمین آرام پاتی ہے اگر اوسکو نہین پاتی ہی تو اپنے فعل سے عاجز ہو جاتی ہے

ن

تململ سونے اور جاگنے مین خراب ہے۔

ح

تململ وہ ہے کہ نہ تو نوم ہو نہ یقظہ جیسے عرب کے لوگ کہتے ہین تململ فلان علی فراشہ یعنی نہین ہے قرار فلان شخص کو اپنے فرش پر درد سے یا اور کسی وجہ سے اور یہہ مشابہ ہے اوسکے کہ جو حالت پر ہوا اور وہ برسام گرم کو کہتے ہین اور سبب اس حکم کا ذکر کیا ہے یہہ ہے کہ نوم مین روح داخل کیطرف متوجہہ ہوتی ہے اور یقظہ مین خارج کیطرف پس وقت تململ کے طبیعت متحیر ہوتی ہے یعنی جبکہ ارادہ سونیکا کرتے ہے تو باطن کی طرف داخل ہوتی ہے پس جبکہ باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے ارادہ ہضم کا کرتی ہے جاگنے مین چونک جاتے ہین اور جاگنے مین ارادہ کرتی ہے دفع فضلات کا اطراف سے پس جبکہ اسکا ارادہ کرتی ہے تو نیند اوسکے مانع ہوتی ہے یعنی نیند کا ارادہ کرتی ہے نیز تململ بسبب متوجہ ہونے حرارت کے اوسکی طرف اور اوسے موجب فساد غذا ہے اور یہہ موجب نفخ اور قراقر کا

ن

چھٹے استفراغ و احتباس ہے۔

ح

اسباب ستہ ضروریہ مین سے استفراغ و احتباس ہے اور وجہہ انکی حاجت کی یہہ ہے کہ یہ بات ضرور ہے کہ بدن مین غذا جسکا کہ ہضم تام ہو ٹھہرے اور کوئی غذا ایسی نہین کہ وہ کل مغتذی کی مشابہ ہو

فصول ضرور باقی رہتی ہین اور فصول کا دفع کرنا ضروری ہے اگر فصول دفع نہ ہون تو بدن مین ثقالت پیدا کرینگے اور مسالکت بدن کو بند کر دینگے اور متعفن ہونگے پس احتباس اور استفراغ ضرور ہوا۔

ن

معتدل استفراغ واحتباس نافع اور حافظہ صحت ہین۔

ح

معتدل احتباس وہ ہے کہ غذا جتنی دیر ٹھہرنی چاہئے ٹھہرے اور معتدل استفراغ وہ ہے کہ جتنی غذا دفع ہونی چاہئے دفع ہو۔

ن

زیادتی استفراغ کی بدن کو خشک کرتی ہے اور سرد کرتی ہے مگر جسوقت کہ وہ چیز کہ جو مستفرغ ہو سرد خشک ہو بالغرض تسخین وترطیب کرتی ہے۔

ح

زیادتی استفراغ کی بدن کو خشک کرتی ہے اور نیز سرد کرتی ہے بحسب الذات بسبب تحلیل ہونے رطوبات اور ارواح کے لیکن بحسب عرض ممکن ہے کہ تسخین وترطیب کرے یعنی جو خلط کہ خارج ہو سرد خشک ہو وقت خارج ہونے اوسکے کے مستولی ہوتی ہے حرارت اور رطوبت بدن پر بسبب ہیجان مین آنے ان دونون کے موجب کے بسبب زایل ہونے ان دونون کے ضد کے کہ جو مسکن اونکی ہے۔

ن

زیادتی احتباس سے سدہ پڑجاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے اور شہوت ساقط ہوتی ہے بدن مین ثقالت ہوجاتی ہے

ح

سدہ تو بسبب مجاری کے ممتلی ہونے کی وجہہ سے ہوتا ہے اور عفونت اسوجہ سے ہوتی ہے کہ سدہ مانع تصرف حرارت غریزی ہے اور مانع جریان اوسے حرارت غریزی کے ہی مسالک مین یعنی سدہ کیوجہ سے حرارت مسالک مین جاری نہین ہوتے پس صلاح مواد سے مختل ہوتی ہے اور حرارت غریبیہ اوس پر

مستولی ہوتی ہے تاکہ تجبر مواد اور تعفن اور سقوط شہوت اور ثقل بدن دونو ظاہر ہین۔

ن

اسباب غیر ضروریہ کہ جو طبیعت کے مضاد نہین ہین وہ یہہ ہے کہ ریتے مین دفن ہونا یا ریتے مین لوٹنا پس یہہ رطوبت غریبہ کو خشک کرتی ہین استرخاء اور ترہل کو نافع ہین اور یہ کل چیزین حقیقتین استفراغ مین داخل ہین اور ایسے ہی روغن زیتون یا روغن محللہ کا ملنا اور ایسے ہی چھڑکنا سرد پانی کا موںھ پر حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتا ہے اور اوسکو تقویت دیتا ہے جو غشی کہ کرب وغیرہ حمام سے حادث ہوتی ہے نفع بخشتا ہے۔

ح

جس وقت کہ مؤلف قسم اول سے فارغ ہوا قسم ثانی کو شروع کیا وہ وہ سبب ہے کہ ضروری نہ ہوا ور طبیعت کے مضاد نہ ہو جیسے ریت مین دفن ہونا اور ریتے مین لوٹنا اور روغن ملنا اور موںہہ پر پانی چھڑکنا اور مثل اسکے یہ رطوبت غریبہ کو خشک کرتی ہین اور استسقاء اور ترہل کو نفع بخشتی ہین اسواسطے کہ اسکی رطوبات زایل ہوتی ہین اور اکثر عمل اسکا ظاہر بدن مین ہوتا ہے اسواسطے کہ وہ یعنی ظاہر بدن فاعل کے ملاقی ہوتا ہے اور دفن ہونا ریت مین بہ نسبت لوٹنے کے زیادہ موثر ہے اسواسطے کہ اس مین ملاقات دیر تک ہوتی ہے اور لوٹنا تاثیر مین بیٹھنے سے زیادہ ہے کہ اسمین بہ نسبت بیٹھنے کے زیادہ ملاقات ہوتی ہے اور بیٹھنا بہ نسبت چھڑکنے کے تاثیر مین زیادہ ہے اسواسطے کہ ملاقات بیٹھنے مین زیادہ ہوتی ہے لیکن اگر روغن گرم سحذ مین کرین مثل زیت کہنہ اور روغن قسط اور مثل اونکے پس وہ محلل ہین واجب ہے کہ انکا استعمال بعد تنقیہ بدن کے مواد سے یعنی جب تنقیہ بدن کا کرلیا ہو جب اوسکو استعمال کرین اگر قبل تنقیہ بدن کے استعمال کرینگے تو مواد کے ظاہر بدن کیطرف جذب ہونیکا خوف ہے اور نیز منافذ مین سدہ پڑجانے کا اندیشہ ہے اور واجب ہے کہ روغن کو گرم کرین خصوصاً جسوقت کہ حمام مین استعمال کیا جائے اولی یہہ ہے کہ پانی اوسمین ملایا جائے بعد اوسکے بدن پر ملین اسواسطے کہ روغن اکیلا بسبب لطافت کے جلد مین نفوذ نہین کرتا جسوقت کہ پانی اوسمین ملایا جائے تو روغن جمع ہوجاتا ہے اور بدن مین نفوذ کرتا ہی اسواسطے

کہ جوہر روغن کا مایل طرف حرارت اور یبوست کے ہوتا ہے اور اسے راحت بدن کو نہین پہونچتی ہے جسوقت
کہ پانی اوسمین ملایا جاوے معتدل ہو جاتا ہے اور بدن کو ملایم کرتا ہے اور اندفان اور تمریخ اور روغن حجلا
کا ملنا یہہ سب حقیقت مین استفراغات سے ہین اور سرد پانی کا مونہہ پر چھڑکنا حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتا ہے
اور اوسکو تقویت دیتا ہے اور ایسی غشی کو کہ جو کرب حمام اور تیزی تپ سے حادث ہوتی ہے نفع بخشتا ہے اور
جسوقت کہ پانی کیساتہہ گلاب اور سرکہ ملایا جاوے تو زیادہ تر نفع بخشتا ہے اور چھڑکنا ترکر سینے اچھا ہے اسواسطے
کہ بسبب چھڑکنے کے حرکت کی حرارت غریزی کو تحریک ہوتی ہے اور پانی مونہہ پر چھڑکا جاتا ہے سینہ پر نہین
چھڑکا جاتا حالانکہ سینہ معدن حرارت غریزی ہے وجہہ اسکی یہہ ہے کہ حواس موتہہ مین ہی اکثر ہوتے ہین
پس اونکا احساس اکثر ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ فم اور انف اسمین ہین اور انہین سے روح حیوانی مستفرغ
ہوتی ہے صاحب بستان الاطبا نے اسکو ذکر کیا ہے اور کرب قلق کو کہتے ہین اور کریب راکی قتع اور سکون دونون کی در

ن

وہ اسباب کہ جو طبیعت کے مضاد ہین یہہ ہین پانی مین غرق ہونا تلوار سے کٹ جانا آگ سے جلنا زہر
کا استعمال کرنا اور مثل ان کے ۔

ح

یہہ قسم تیسری ہے اقسام اسباب سے اور یہہ واسطے مرض اور حالت متوسط کے سبب ہین اسواسطے کہ یہہ
بات تسلیم کی گئی ہے کہ یہہ مضاد ہین واسطے مجری طبعی کے ۔

ن

اب اسباب جزئیہ کا ہم شمار کرتے ہین پس گرم کرنے والی چیزون سے حرکت غیر مفرط اور استعمال کرنا اغذیہ وادویہ
گرم کا ہے داخل سے ہو یا خارج سے بغیر زیادتی کے اور غذا معتدل مقدار اور عفونت اور تکاثف ہے ۔

ح

تعریف مین عدم افراط کی قید اسواسطے لگائی ہے کہ حرکت مفرط سرد کرتی ہے اور استعمال کرنا مسخنات کا غذا
یا دوا داخل سے یا خارج سے بغیر زیادتی کے ظاہر ہے اور فرق درمیان غذائے مسخن اور دوائی مسخن کی

یہہ ہے کہ اول تسخین کرتی ہے اور صورت نوعیہ باقی نہین رہتی دوسرے تسخین کرتی ہے اور صورت نوعیہ
باقی رہتی ہے اور یہہ عام ہے کہ مسخن بالفعل ہو مثل روغن مسخن کے یا بالقوہ ہو مثل مرچ اور سونٹھ کے اور فائدہ
اس قید کا کہ بغیر زیادتی کے ہو یہہ ہے کہ مفرط یعنی زیادتی مبرد یعنی سرد کرنیوالی ہے جیسا کہ قریب آویگا اور
غذائے معتدل سے یہہ مراد ہے کہ مقدار مین معتدل ہو اسکو شیخ نے ذکر کیا ہے اور یہہ اسواسطے کہ غذائی معتدل
مقدار خون کو کہ جو مادہ حرارت کا ہے پیدا کرتی ہے اور غیر معتدل کہ قلت اور کثرت مین مفرط ہو مبرد ہے
اول تو بسبب تقلیل خون کے ہے اور دوسرے بسبب بجھنے حرارت کے ہے اور عفونت اس وجہ سے
مسخن بدن ہے کہ خلط جسوقت متعفن ہو جاتی ہے تو اوسے بخارات گرم مرتفع ہوتے ہین اور وہ بدن کو
گرم کرتے ہین اور تکاثف سے مراد انسداد مسام ہے برابر ہے کہ بارد بالفعل سے ہو مثل برف اور جمد کے
یا قابض سے ہو مثل پانی کے یا یابس خشک کرنیوالی سے ہو جیسے مٹی کہ جسوقت بدن پر خارج سے وارد ہوتی
خشکی کرتی ہے اسواسطے کہ یہہ موجب احتقان اون بخارات کا ہے کہ جو اخلاط سے صعود کرتی ہین اور یہہ مسخن ہے

ن

مبردات یعنی ٹھنڈے کرنیوالی چیزون سے کل وہ چیزین ہین کہ جو گرمی زیادہ کرین اور کچی چیزین اور استعمال کرنا
ٹھنڈی چیزون کا دوا اور غذا داخل سے ہو یا خارج سے ہو۔

ح

اول مثل حرکت مفرط کے برابر ہے کہ عام ہو جمیع بدن مین یا خاص کسی عضو مین برابر ہے کہ حرکت نفسانیہ ہو مثل غضب
کے یا نہ ہو مثل اوس حرکت کے کہ جو جاگنے مین ہوتی ہے اسواسطے کہ یہہ کل کہ جسوقت زیادتی سے ہون بسبب
زیادہ تحلیل ہونے حرارت غریزیہ کے برودت پیدا کرتی ہے پس بدن پر برودت مستولی ہوتی ہے اور حرکت
مفرط سبب واسطے برودت کے فی الحال نہین ہے اسواسطے کہ جبتک حرکت حاصل ہوگی سخونت حاصل ہوگی
لیکن خشک ہونا رطوبت کا سبب ہے واسطے نقصان حرارت کے پس وہ فی الحال مسخن ہے اور فی الحال مبرد
ہے اور مثل غذائے مفرط کے بیچ قلت اور کثرت کے جیسا کہ جانا گیا اور دوسرے سے مراد کچی ہونے خلط سرد
کے کہ وہ بدن کو سرد کرتی ہے اسواسطے کہ جو ہر اوسکا سرد ہے اور تیسرے اخلاط سرد ہے۔

ن

اور مرطبات یعنی رطوبت پیدا کرنیوالی چیزون سے استعمال کرنا مرطبات کا ہے غذا اگر اور دوا خواہ داخل سے ہو یا خارج سے اور حمام مرطب اور آرام اور زیادہ کہانا اور تحلیل کرنیوالی چیزونسے پرہیز کرنا اور استفراغ کرنا خشک کرنیوالی چیزونسے

ح

مراد حمام سے حمام معتدل ہے کہ جنکا پانی نیمگرم ہو اور باقی ظاہر ہے۔

ن

خشک کرنیوالی چیزون سے وہ چیزین ہین کہ جو زیادہ تحلیل کرتے ہین داخل سی ہو یا خارج سے اور استعمال کرنا خشک چیزون کا ہے اور بند کرنا غذا کا ہے آعضا سے۔

ح

یہہ ظاہر ہے حاجت شرح کی نہین ہے۔

ن

پس یہ سب اسباب امراض امزجہ مفردکی ہین اور ترکیب اسباب مفردسی اسباب امراض امزجہ مرکبہ کے پائی جاتے ہین۔

ح

یہانتک کلام اسباب امراض مفردہ مین تہا کہ وہ گرم اور سرد اور تر اور خشک ہین اور اسباب امراض مرکبہ کے گرم تر گرم خشک سرد تر اور سرد خشک ہین پس سبب مرض گرم تر کا وہ امر ہے کہ جو مرکب ہو سبب سخونت اور رطوبت سے مثل حرکت کے ساتہہ کثرت غذا کی باقی کو اسی پر قیاس کرنا چاہیئے۔

ن

شکل مین فساد کبھی تو پیدایشی ہوتا ہے یعنی قوت مصورہ مین خلل واقع ہوتا ہے یا مادہ ناقص ہوجاتا ہو یا یہہ کہ رحم سے جب بچہ نکلتا ہے نکلنے مین کوئی برائی ہو یا دایہ کے نکالنے مین سوء تدبیری ہوئی ہو یا جب بچہ تو شروع مین ہوتا ہے اوسمین کچہہ بے تدبیری ہوتی ہے یا یہہ کہ قبل وقت حرکت کے بچہ حرکت کرے یا بسبب اسباب مادیہ اور مرضیہ کی شکل فاسد ہوجائی مثل جذام کے اور اسباب باقی امراض ترکیبیہ کی آگے بیان کرونگا وہ کلام مین بیان کیجاتی ہین

ح

جسوقت کہ مؤلف اسباب امراض مزاجیہ سے فارغ ہوا اور اسباب امراض ترکیبیہ کو بیان کرنا شروع کیا اور اونمین سے اس جگہ مفسدات شکل کا بیان کیا اور باقی کلام کا جزی مین حوالہ دیا پس سمجھنا چاہیئے کہ اسباب امراض شکل کی بہت قسم ہین اول وہ اسباب ہین کہ جو قبل ولادت کے واقع ہون وہ مراد اون اسباب سے ہین کہ جو پیدایشی ہوتے ہین وہ یا تو بسبب قوت کے ہوتے ہین یا بسبب مادہ کے ہوتے ہین یعنی منی کے جو بسبب قوت کے ہوتے ہین وہ یہہ ہے کہ قوت مصورہ مین خلل واقع ہو جبکہ اوسمین خلل ہوگا تو وہ صورت جید کو نہین ٹہرا سکیگی اور جو بسبب مادہ کے ہوگا پس مادہ عاصی ہوگا صورت بننے سے اور یہہ یا تو بسبب کمیت کے ہوگا یا بسبب کیفیت کے ہوگا جو بسبب کمیت کے ہو یہہ ہے کہ مقدار مین زیادہ ہوجائے جبکہ مقدار مین زیادہ ہوجاتا ہے تو مصورہ کل مین عمل نہین کرتی یا یہہ کہ مقدار مین مادہ کم ہو جبکہ مادہ کم ہوگا تو وہ شکل واجب بنانے کے واسطے وافی نہوگا اور جو بسبب کیفیت کے ہو وہ یہہ ہے کہ مادہ بہت غلیظ ہو کہ اوسی شکل واجب الانفعال نہ بن سکے یا مادہ بہت رقیق ہوگا تو شکل واجب کو نہ ٹہرا سکیگا دوسری قسم وہ اسباب ہین کہ جو رحم سے نکلنے وقت واقع ہون مثل اسکے کہ نکلنے مین کوئی خرابی لاحق ہو یا دایہ کے نکالنے مین بے تدبیری ہو اول یہہ کہ پلٹ طبعی یہہ ہے کہ بچہ سر کے بل خارج ہوتا ہے اور موہنہ اوسکا آسمان کی طرف ہو اور ہاتہہ اوسکے زانو پہ رکھے ہوئی ہون اسواسطے کہ جنین جسوقت کہ اوسکی خلقت کامل ہوجاتی ہے اور قوی ہوتا ہے تو اوسکو دم اور نسیم بارد اور وہ شے کہ جو مشیمہ کیطرف پہونچتی ہے کافی نہین ہوتی پس طبیعت اوسکے نکالنے کا ارادہ کرتی ہے پس اوسکو سر کے بل ولادت طبعی مین پلٹ دیتی ہے اسواسطے کہ اعلی اور اطراف سے ثقیل ہوتا ہے اسواسطے کہ وہ طرف کہ جو اوپر ناف کے ہے بڑی ہوتی ہے اوس طرف سے کہ جو نیچے ناف کے ہے اور قوت مدبرہ البتہ پلٹ دیتی ہے اوسکو واسطے طلب سلامتی کے اسواسطے کہ موہنہ اوسکا رحم مین ماکی پشت کی طرف ہوتا ہے اور ہاتہہ دونو زانو پہ رکھے ہوئے ہوتے ہین پس جسوقت کہ اوسکو قوت مدبرہ پلٹ دیتی ہے تو اوپر اوس وجہہ سے کہ جو ذکر کیا خارج ہوتا ہے اور ایسے اوسوقت خارج ہوتا ہے کہ جب قوت مدبرہ کا کوئی مثل ضعف وغیرہ کے مانع ہو اسواسطے کہ جبکہ پلٹنے مین ضعف ہوجاتا ہے تو غیر طبعی طور پر خارج ہوتا ہے یعنی یہہ کہ عرض مین خارج ہوتا ہے

یا یہہ کہ ایک پانون خارج ہوتا ہے اور باقی چمپٹ جاتا ہے اگر مولود زندہ رہے تو اوسوقت مین اعضا کی
شکل فاسد ہو جاتی ہے اسواسطے کہ اکثر یہہ بات ہے جبکہ مولود غیر طبعی طور پر خارج ہوتا ہے زندہ نہین رہتا
دوسرے یہہ کہ دایہ سے نکالنے مین بے تدبیری ہوئی ہو کر اسسے ہی شکل بعض طفل کے اعضا کی فاسد
ہو جاتی ہے اور انکا شمار کرنا اون سے کہ جو بعد ولادت کے واقع ہوتے ہین ممکن ہے تیسری قسم وہ اسباب
ہین کہ جو بعد ولادت کے واقع ہوتے ہین وہ یہہ ہین کہ بچہ کے پوتڑے مین رکھنے مین کوئی بے تدبیری ہوئی
ہو یا یہہ کہ قبل ولادت کے بچہ حرکت کرے اسواسطے کہ حرکت اعضا کو سخت کرتی ہے اور شکل کو فاسد کرتی
ہے اور اسباب بادیہ مثل ضربہ وسقطہ کے ہین اور مرضیہ مثل جذام اور تمدد اور لقوہ وغیرہ کے اسواسطے کہ
یہہ سب عضو کی شکل کو فاسد کرتے ہین۔

ل

چونتہا جزا جزائے جزئی نظری سے علامات مین ہے علامت کبھی زمانہ ماضی پر ہوتی ہے اسسے فقط طبیب ہی کو
نفع ہوتا ہے کہ اوسکے پہچانیسے فضیلت اور لیاقت طبیب کی بڑہتی ہے اور کبھی علامت امر حاضر پر دلالت
کرتی ہے اسکے سبب سے مریض ہی کو نفع ہوتا ہے اسے حقیقت مرض کی معلوم ہوتی ہے اور کبھی علامت
امر مستقبل پر دلالت کرتی ہے اسے طبیب اور مریض دونوان کو نفع ہوتا ہے۔

ح

علامت وہ ہے کہ جسسے استدلال کیا جائے صحت ومرض اور حالت متوسطہ پر اور یہہ تین اقسام مین کہ جنکا ذکر کیا
منحصر ہے اسواسطے کہ زمانہ تین زمانو سے خالی نہین ہوتا یعنی گذرا ہوا یا آنیوالا یا موجود جو گذرے ہوئے پر
دلالت کرے اوسکو مذکرہ کہتے ہین مثال اوسکی استدلال کرنا تری بدن سے اور ہونے نبض کے منخفض
ضعیف عرق سابق پر اور شرط انخفاض نبض وضعف نبض کے اسواسطے کی ہے کہ بدن کی تری کبھی دلالت
کرتی ہی عرق آنیوالے پر اور جبکہ انخفاض نبض یا وضعف نبض کی شرط لگا دی تو یہ عرق سابق پر دلالت
کرتا ہے اسواسطے کہ تحلل اور مجاہدہ قوت کا یہہ دونو واجب کرتے ہین اسطرح ہونے پر کہ جیسا ذکر کیا اور
علامت سے فقط طبیب ہی نفع پاتا ہے اور طبیب ہی فقط اسوجہ سے نفع پاتا ہے کہ اسکے بیان کرنیسے

طبیب کی لیاقت ظاہر ہوتی ہے اور مریض اسے نفع نہین پاتا ہے اسواسطے کہ جو ماضی سے متعلق ہوا اوسکا
حکم باطل ہوجاتا ہے اور جدا ہوجاتا ہے اگر کوئی کہے کہ بعض اسباب ماضیہ ایسے ہین کہ بسبب اونکی تدبیر
حال حاضر کے کیجاتی ہے یعنی جسوقت کہ بحران ماضی مین کامل ہو تو استفراغ کو حال مین منع کرینگے اور اگر
ناقص ہو تو استفراغ کو حال مین واجب کرینگے اور اسکے بہت نظایر ہین جواب اسکا یہہ ہے کہ مریض کو
اسے کہ حالت ماضیہ کا حالت حاضر مین خیال کیا جاتا ہے کچھہ فائدہ نہین ہوتا اسواسطے کہ تدبیر اوس کی جو
حاضر ہے وہ امر دوسرا ہے اور جو حاضر کی علامت ہو اوسکو دال کہتے ہین اسواسطے کہ ہرگاہ کہ ہر ایک کو
کہ جو دال ہو اوپر ماضی کے اور دال ہو اوپر مستقبل کے ساتھہ اسم خاص کے مخصوص ہین تو اس قسم کو اسم
عام سے مخصوص کیا مثال اوسکی استدلال کرنا نبض وغیرہ کا ہے اوپر احوال حاضرہ کے اور اس علامت سے
مریض کو فقط نفع ہوتا ہے اور مریض ہی کو فقط اسے اسوجہہ سے نفع ہوتا ہے کہ اسی وقوف مرض پر حاصل
ہوتا ہے پس اوسکے بیان پر جو سزاوار ہے اوسکی تدبیر کیجاتی ہے اور طبیب اسے نفع اسوجہہ سے نہین
پاتا ہے کہ یہہ اوسکی فضیلت پر کچھہ دلالت نہین کرتی ہے اسواسطے کہ جو علاوہ طبیب کے سب کو ظاہر ہوجاوے
اوسکو بتلا دینا کچھہ طبیب کی فضیلت نہین ہے جیسے بخار کہ ہر ایک شخص اسکو پہچان سکتا ہے پس اسکا بتلانا
طبیب کی کچھہ فضیلت نہین ہے بلکہ طبیب کی فضیلت جب ہے کہ جب کوئی اور نہ بتلا سکے اور طبیب اوسکو
بیان کرے اور مریض اوسکی تصدیق کرے اسے طبیب کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور علامت مستقبل پر اسکو
تقدمۃ المعرفت اور سابق العلم کہتے ہین اور جسوقت کہ خبر دے طبیب ساتھہ اوسکے کہ دلالت کرے اوپر اسکے
اسکا نام تقدمہ انذار ہے اور کبھی اسم انذار اوسکے ساتھہ مخصوص کیا جاتا ہے کہ جو امر مذموم کی خبر دیتا ہے اور جو امر
محمود کی خبر دے وہ مخصوص اسم بشارت سے ہی مثال اوسکی استدلال کرنا نیچے کے ہونٹ کے پھڑکنے سے بات پر
کہ قریب ہے کہ قے آویگی اور یہہ اس سبب سے ہے کہ یہہ بات علم تشریح مین ثابت ہوچکی ہے کہ سطح موہنہ کا معدہ
کے سطح سے متصل ہے اور یہہ جسم فی نفسہ سخت ہے اور جسم سخت جسوقت کہ اوسکے ایک طرف متحرک ہووے
تو اوسکی دوسری طرف بھی متحرک ہوتی ہے پس جسوقت کہ معدہ کی تجویف مین مواد موذیہ گرے تو طبیعت
اوسکے دفع کرنے پر آمادہ ہوتی ہے پس جسوقت کہ اوسکو دفع کرتی ہے تو متحرک ہوتا ہے سطح موہنہ کا ساتھہ

حرکت سطحہ باطن معدہ کی اور اس علامت سے مریض اور طبیب دونون کو نفع ہوتا ہے مریض کو نفع اس سبب سے ہوتا ہے کہ اوسکو اسے اوس تدبیر پر کہ جو کرنی چاہیئے وقوف حاصل ہوتا ہے یعنی جسوقت کہ معلوم ہوا کہ میل طبیعت کا قی کی طرف ہی واجب ہے کہ مادہ کو دوسری طرف نہ مایل کرین تاکہ طبیعت تسجیر نہ ہو ایسے ہی جسوقت کہ جانے کہ نوبت آخر دن مین آویگی تو دوسرے روز غذا کہا وے اور طبیب کو اسے اسوجہہ سے نفع ہوتا ہے کہ جب طبیب اس کو بیان کرتا ہے تو طبیب کی فضیلت اوسے ظاہر ہوتی ہے۔

ن

بعض علامات تو مزاجون پر دلالت کرتے ہین اور بعض ترکیب پر دلالت کرتے ہین۔

ح

وجہہ اسکی یہ ہے کہ صحت اعتدال مزاج اور ترکیب سے کامل ہوتی ہے پس جسوقت کہ یہہ دونو یا ایک مختل ہو جا وے صحت زایل ہو جاتی ہے پس علامات وہ ہین کہ جو مزاج پر دال ہون یا ترکیب پر دال ہون۔

ن

امزجہ کی علامات کی دس جنس ہین۔

ح

اور اسکی دس جنس ہونا استقرائی ہے۔

ن

ایک ملمس ہے پس جو معتدل مزاج کے مساوی ہو وہ معتدل ہے اور جو اس کے مخالف ہو وہ اوس کے مخالف ہے اوس جہت مین کہ حس سے منفعل ہو۔

ح

جاننا چاہیئے کہ استدلال کرنا ملمس سے اوپر مزاج کے اس مین دو شرطین ہین ایک یہہ کہ لامس معتدل ہو سواسطے کہ گرم گرم شے سے منفعل نہین ہوتا دوسرے یہہ کہ ہوا بھی معتدل ہو اسواسطے کہ ہوا لئے قوای ابدان کو کسی کیفیت کی طرف مایل کرتی ہے پس گرم ہوا بدن کو گرم کرتی ہے اگرچہ بدن سرد ہو اور سرد کرتی ہے

بدن کو اگرچہ گرم ہو بحسب علت اور استدلال کرنا ساتھہ اوسکی رطوبت اور یبوست پر علی الخصوص تیسری شرط ہے
اور وہ اعتدال ملموس کا ہے حرارت اور برودت مین بسبب جایز ہونے اسبات کے کہ جسم فی نفسہ یابس ہے
اور حرارت ملایم ہو یا رطب ہوا ور برودت صلب ہو جیسا کہ جمد مین ہوتا ہے پس جسوقت کہ یہہ معلوم ہوا
اب سمجھنا چاہئے کہ جسوقت معتدل مزاج جسم کو چھوتا ہے پس اگر نہ منفعل ہوا وسے یعنی نہ پاوے حرارت اور
برودت کو پس یہہ جسم معتدل ہے اسواسطے کہ کوئی شے اپنے مثل اور شبیہ سے منفعل نہین ہوتی اور مخالف سے
منفعل ہوتی ہے اور اگر منفعل ہو تو یہہ جسم اعتدال سے خارج ہوتا ہے اوس جہت مین کہ جسسے منفعل ہو یعنی
اگر پاوی حرارت کو پس وہ خارج ہوتا ہے اعتدال سے مایل ہوتا ہے طرف حرارت کے اور اگر پاوی برودت
پس وہ خارج ہوتا ہے اعتدال سے مایل ہوتا ہے برودت کی طرف یعنی ان دونون کیفیت فعلیہ مین یعنی حرارت
و برودت مین خارج ہوتا ہے لیکن کیفیت منفعلیہ مین یعنی رطوبت اور یبوست مین پس طریق استدلال کا یہہ ہے
کہ متغیر ہووے انفعال لامس کا صلابت اور لینت مین یعنی نہ منفعل ہو لامس ساتھہ کسی شے کے ان دونو
سے یہہ کہ نہ پاوے خشن اور نہ لین تو ملموس معتدل ہوتا ہے اگر پاوے خشن تو یابس ہوتا ہے اگر لین پاوے
تو رطب ہوتا ہے اور بعض آدمی یہہ گمان کرتے ہین کہ مراد ان مقایس سے قیاس کرنا ملموس کا ہے ساتھہ
دوسرے ملموس کے وہ یہہ کہ ہوتا ہے لامس عارف واسطے ملمس معتدل کے پس جس ملمس کو پاتا ہے مساوی
معتدل کے پس جانتا ہی ہے کہ معتدل ہے اور جس ملمس کو اوسکے مخالف پاتا ہے کسی کیفیت مین تو جانتا ہے
خارج ہے اعتدال سے طرف کسی کیفیت کے یہہ طریق بھی صحیح ہے اگر باقی ہو کیفیت معتدل کے ذہن لامس مین
جسوقت چھوئے غیر اوسکے کو ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ۔

ل

دوسرے گوشت اور سمین اور چربی ہے پس زیادتی انکی بسبب رطوبت کے ہے اور نہونا انکا بسبب یبوست
کے ہے اور زیادتی گوشت کی بسبب رطوبت اور حرارت کے ہے اور زیادتی سمین اور چربی کی بسبب رطوبت اور برودت کے

ح

سبب مادی گوشت کا متانت اور غلظت دم کی ہے اور اوسکو حرارت باندھتی ہے اول پر تو صلابت

اوسکے جوہر کی دلالت کرتی ہے اور دوسرے پر اوسکا ابدان گرم مین کثرت سے موجود ہونا دلالت کرتا ہے
بخلاف ابدان سرد کے سمین وہ ہے کہ گوشت پر ہوا اجزائے دہنیہ سے اور چربی وہ ہے کہ اوسکے اوپر نہ ہو
مثل رب کے سبب ان دونونکا مادی مائیت دم اور دسومت دم کی ہے مگر یہہ کہ مادہ چربی کا رقیق ہوتا ہے
بہ نسبت سمین کے سبب فاعلی دونون کا یہہ ہے کہ اوسکو برودت باندھتی ہے اسیواسطے ابدان سرد مین
کثرت سے ہوتے ہین اور ابدان گرم مین کم ہوتی ہے اور امعا مین چربی زیادہ ہوتی ہے اور جگر مین کم ہوتی
ہے اور امعا، وقائق مین بسبب نزدیک ہونے جگر کے کم ہوتی ہے اگر کوئی کہے کہ دل تمام بدن مین گرم ہے اسپر
چربی کیون زیادہ ہوتی ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ بسبب کثرت ہونے مادہ شحم کے ہوتی ہے اس جگہ یعنی
اسجگہ مادہ شحم کا کثیر ہوتا ہے اسواسطے کہ طبیعت بھیجتی ہے طرف اوسکے بہت شحم کو تاکہ اوسپر بسبب شدت
حرارت کے یبوست نہ غالب ہو اسواسطے دل اوسکو پگھلا دیتا ہے پس طبیعت اوسکو اوسکی طرف بھیجتی ہے اور شحم کو
دل مین مزاج غذا کا دہو اوسکو خارج سے محیط ہے باندھتا ہے اسواسطے کہ وہ بارد اور عصی الجوہر ہے
پس جسوقت کہ اوسکو دل کی حرارت پگھلاتی ہے تو طبیعت اوسکی طرف دوسرا مادہ بھیجتی ہے بسبب
سرد ہونے امر قلب کے اور نہین پوشیدہ رہتی ہے وہ شے کہ متن مین ہے بعد تحقیق کرنے اوسکے کہ جو ہمنے ذکر کیا

ل

تیسرے بال ہین زیادہ اور موٹے اور گھونگھولے اور سیاہ ہونا انکا حرارت و یبوست کے علامت ہے اور
ضد ان کی برودت اور رطوبت کی علامت ہے۔

ح

جاننا چاہئے کہ حرارت بدن کی جدا کرتی ہے اخلاط بدن سے جسم بخاری دخانی کو اور وہ مسام بدن سے
اکر مل جاتے ہین پس جسوقت کہ وہ بخار اوس مسام کو معتدل پاتے ہین یعنی نہ ایسے کشادہ کہ اوسے تحلیل
ہوجاویں اور نہ ایسے تنگ کہ اوس مین نفوذ نہ کرین پس وہ بخار اوس مسام مین ٹھہر جاتے ہین اور اوسمین
سے اجزائے ہوائیہ اور مائیہ تحلیل ہوجاتے ہین اور اجزائے دخانیہ منعقد ہوتے ہین پس تو ادہ اوخنہ کا
منعقد ہوتا ہے پس داخل ہے وہ کہ جو سخت ہے ہیئت مسام پر نکلتا ہے وہ بال ہین پس جسوقت کہ یہہ پہچانا

اب سمجھنا چاہئے کہ زیادہ ہونا اور موٹا ہونا بالون کا حرارت اور یبوست پر دلالت کرتا ہے بسبب دلالت
کرنے ان دونون کے کثرت دخانیت پر کہ وہ بجز قوت فاعلی کے کہ وہ حرارت ہے اور غلبہ مادہ کے کہ وہ
اجزائے ارضیہ یابسہ مین حاصل نہین ہوتا اگر کوئی کہے کہ ہم نہین تسلیم کرتے کہ موٹا ہونا کثرت دخانیہ پر دلالت
کرتا ہے جائز ہے یہہ کہ موٹا ہونا بسبب کشادہ ہونے مسام کے ہو جواب اسکا یہہ ہے کہ کشادگی مسام کے
بدون کثرت مادہ کے موجب مادہ کی تحلیل کے ہے پس اسوقت مین بال پتلے پیدا ہونگے اور گھونگروالا ہونا بالونکا
حرارت اور یبوست پر دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ خشکی کہ جو اوسپر غالب ہے وہ حرارت مفرط کو چاہتی ہے
اور یہہ موجب تراکم بعض اجزا کا ہے اوپر بعض کے اسیواسطے وہ درخت کہ جسکو پانی نہین پہونچتا ہے اوسمین
گرہ گرہ سے ہوتی ہین جاننا چاہئے کہ گھونگروالا ہونا کہ جس پر حرارت اور یبوست کیا تہہ استدلال کیا جاتا ہے
وہ حرارت اور یبوست امر خارج سے نہین ہوتی ہے مثل حرارت اور یبوست ہوا کے جیسا کہ حبشیون کے
بال ہوتے ہین مولف بسبب اسکے کہ یہہ بات ظاہر ہے اسسے متعرض نہین ہوا اور سیاہی بال کی حرارت اور یبوست
پر دلالت کرتی ہے اسواسطے کہ بال جیسا کہ جانا گیا دخان سے منعقد ہوتی ہین اور دخان سیاہ ہوتے ہین پس جو
حرارت انکو پیدا کرتی ہے ضرور ہے کہ وہ قوی ہو کہ زایل ہوا اوسسے وہ شے کہ اوسمین ہے دم مائی اور بلغم سے
پس حرارت اور یبوست غالب ہوتی ہے اور یہہ ہی مطلوب ہے ۔

ن

چوتھے رنگ بدن کا ہے سفید ہونا بسبب برودت اور غلبہ بلغم کے ہے اور سرخ ہونا بسبب حرارت
اور غلبہ خون کے ہے اور مرکب ہونا ان دونون کا بسبب اعتدال کے ہے اور سمرہ یعنی گندم گون ہونا بسبب
حرارت کے ہے اور زردی بسبب حرارت اور غلبہ صفرا کے ہے یا بسبب کم ہونے خون کے ہے جیسے
ناقہین مین اور تیرگی بسبب زیادتی برودت اور سودا کے ہے ۔

ج

جاننا چاہئے کہ جلد عضو عصبی ہے سفید اسیواسطے جب اسکو زیادہ دھوتے ہین سفید ہو جاتی ہے علاوہ وہ سفیدی کے
جو رنگ ہے وہ اکتساب سے [illegible] حاصل ہوتا ہے جسوقت کہ یہہ جانا اب جاننا چاہئے کہ سفیدی بدنکی رنگت کی

ڈیل نہ ہونے خون کی ہے ظاہر کی طرف اور سبز دلیل نہونے صفرا کی ہے یا دلیل کم ہونے صفرا کی ہے
اسواسطے کہ جسوقت خون زیادہ ہوتا ہے سرخ ہوتا ہے اور اگر صفرا زیادہ ہوتا ہے تو زرد ہوتا ہے اور
اسوقت مین یا تو اوسمین بلغم زیادہ ہوگا یا نہ ہوگا پس اگر بلغم زیادہ ہو تو سفیدی بسبب برودت غلبہ بلغم کے
ہوگی اور اول اس سبب سے ہوتا ہے کہ غلبہ عصب کا جلد پر ہوتا ہے اور سفیدی عصب کی بسبب اوس کی
برودت کے ہوتی ہے دوسرے یہہ کہ بلغم سفید ہوتا ہے اگر زیادہ نہ ہو تو سفید بسبب برودت کے ہوتا ہے
جیسا کہ پہچانا پس جانا گیا کہ سفیدی بسبب برودت اور غلبہ بلغم کے ہوتی ہے معًا یا بسبب فقط برودت
کے ہوتی ہے اور فرق درمیان ان دونون کے یہہ ہے کہ اول کیساتھہ ترہل اور لینت لمس مین ہوتی ہے
اور نداوت اور برودت اوسمین بہت ظہور کرتی ہے اور سرخی رنگ بدن کی دلیل حرارت اور غلبہ
خون کے ہے اسواسطے کہ جلد سفید ہے اور سرخ کرنیوالی کوئی شے بدن مین سوائے خون کے نہین ہے
اور سرخ جب کرتا ہی جبکہ وہ غایر نہ ہو پس نہین ہوتی ہے حرارت فاتر وگرنہ برودت غالب ہوتی ہے
اور وہ واجب کرتی ہے غور دم کو اور مرکب ہونا سفیدی اور سرخی کا یعنی متوسط ہو درمیان ان دونکی
دلیل اعتدال حرارت اور برودت کے ہے اور نہ غالب ہونے بلغم اور خون کے ہے اور سمرت یعنی گندم
گون ہونا بدن کے رنگ کا دلیل حرارت کی ہے اسواسطے کہ جلد سفید ہے پس ضرور ہے حرارت سے کہ
جلاوے اوسکو اور اوسکی سفیدی کو جدا کرے پس اسے سمرت حاصل ہوتی ہے اور شرط یہہ ہے کہ دم صافی
ہو وگرنہ لازم ہوتی ہے کمودت اور زردی بدن کے رنگ کی دلیل حرارت اور غلبہ صفرا کے ہے
اور یہہ اوسے ظاہر ہے کہ جو بیان کیا اور کبھی بسبب قلت دم کے ہوتی اگرچہ صفرا نہ ہو جیسا کہ ناقہین
مین ہوتا ہے اسواسطے کہ خون سرخ ہے پس جسوقت کہ وہ کم ہوگا تو زرد ہوگا جیسا کہ شراب مین جسوقت کہ
بہت پانی ملائین زرد ہو جاتی ہے اور فرق درمیان اوس زردگی کہ جو بسبب صفرا کے ہو اور اوس
زردگی کہ جو بسبب خون کی کمی کے ہو یہہ ہے کہ اول کیساتھہ حرارت ظاہر ہوتی ہے اور کمودت بدن
کے رنگ کی دلیل افراط برودت اور سودا کے ہے اسواسطے کہ تکدر اور عدم اشراقیت بسبب جمود دم کے
ہوتی ہے اور جسوقت کہ خون جم جاتا ہے تو وہ سودا ہو جاتا ہے پس برودت لامحالہ غالب ہوتی ہی اسواسطے کہ

ن

پانچوین ہیئت خلقت اعضا کے ہے پس بڑا ہونا سینہ کا اور رگون کا اور ظاہر ہونا رگونکا اور عظیم ہونا نبض اور ہاتہہ اور پاؤن کا اور ظاہر ہونا جوڑون کا بسبب حرارت کے ہے اور خلاف اسکے بسبب برودت کے ہے۔

ح

بڑا ہونا سینہ کا حرارت سے ہوتا ہے اسواسطے کہ مزاج گرم مین ارواح کثیرہ اور حار زیادہ ہوتے ہین پس یہہ مکان وسیع کو چاہتے ہین کہ گھٹ نہ جاوین اور نیز بسبب گرمی کے احتیاج ہوا کی ترویح کیواسطے ہوتی ہے تاکہ جل نجاوے پس ہوا کشادہ جگہ کو چاہتی ہے اور کشادہ ہونا عروق کا بھی اسی علت سے ہے ایسے ہی ظاہر ہونا اونکا ایسے ہی عظیم ہونا نبض کا دلیل حرارت کی ہے اسواسطے کہ کشادہ ہونا تجویف کا بسبب شدت احتیاج ہوا کے کثیر کے ہوتا ہے اور یہہ بسبب حرارت قویہ کے ہوتی ہے اور بڑا ہونا ہاتہہ اور پاؤن کا اور ظہور مفاصل بدن کا دلیل حرارت کی ہے اسواسطے کہ دراز ہونا اطراف جسم کا اور بڑا ہونا اوسکی مقدار کا حرارت سے تمام ہوتا ہے اسواسطے کہ وہ آلہ ہے واسطے نشو کے اور ضرور ہے ان صفات مین دخور زیادہ کا بھی اور چونکہ یہہ ظاہر ہے اسواسطے مولف اسسے متعرض نہین ہوا اور ضدان صفات کی دلیل برودت کی ہے اور یہہ اوسے کہ جو بیان کیا ظاہر ہے۔

ن

چھٹی کیفیت انفعال ہے پس جلدی منفعل ہونا جس کیفیت سے ہو دلیل اوسی کیفیت کے غلبہ کی ہے۔

ح

جس جسم کے مزاج مین کوئی کیفیت غالب ہو توجبکہ خارج سے کوئی شے وارد ہو وہ واسطے اشتداد ان کیفیت کے مستعد ہوتا ہے اسواسطے کہ جو شے خارج سے وارد ہوتی ہے وہ مقوی ہوتی ہے نہ قوی اوسے کہ اسمین ہے پس امتلا اوسکا ضعف پر کرا دمین ہے اور ضد ان کیفیت کی ہے اتم اور اقوی ہوتا ہے اور چونکہ مستعد ہو واسطے اشتداد ان کیفیت کے پس وہ منفعل ہوتی ہے اوسے جلدی اسیواسطے گندک لکڑی سے جلدی مشتعل ہوتی ہے اور نشے والی کو بے نشہ والی سے جلدی فرح ہوتا ہے اور یہہ ظاہر ہے

نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ جسم ایسا ہو کہ اوسکے مزاج مین کیفیت غالب ہو پس وہ اوسسے بہت جلد منفعل ہوتا ہے جلدی منفعل ہونا علامات غلبہ ان کیفیات سے ہے پس جو شے گرم ہو جلدی اسخن ہے اوسسے کہ جو دیر مین گرم ہوا اور جو شے کہ سرد ہو سرد سے اوسسے کہ جو دیر مین سرد ہو اگر کوئی کہے کہ کوئی شے اپنے شبیہ سے منفعل نہین ہوتی ہے بلکہ ضد سے منفعل ہوتی ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ بات کہ شے اپنی شے سے منفعل نہین ہوتی ہے یہہ ہی کہ جو مقدار کیفیت مین مساوی ہوا وسسے منفعل نہین ہوتی ہے پس تسخین اسخن سے منفعل ہوتی ہے یہہ شبہ سے منفعل ہونا نہین ہے اسواسطے کہ تسخین بانسبت اسخن کے بارد ہے پس اس جہت سے منفعل ہوتی ہے کہ وہ بارد ہے نہ اس جہت سے کہ وہ حار ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ شبیہ اپنی شبیہ سے کہ طبیعت اور مقدار مین ہو منفعل نہین ہوتی ہے مثل دو معتدلون کے یا اون دو کی کہ جو خارج ہون اعتدال سے حرارت اور برودت مین اور خروج مساوی ہو۔

ز

ساتوین افعال طبیعیہ مین پس کامل ہونا انکا دلیل اعتدال کی ہے اور ناقص ہونا اور باطل ہونا دلیل برودت کی ہے اور پریشان ہونا انکا دلیل گرمی کی ہے اور ان مین سرعت ہونا دلیل حرارت کی ہے اور بطی ہونا اسکا دلیل برودت کی ہے۔

ح

افعال طبیعیہ وہ ہین کہ جو قوائے طبیعیہ سے صادر ہوتے ہین جسوقت کہ کامل ہون دلیل اعتدال مزاج کی ہے اسواسطے کہ یہہ صحت کاملہ پر دلالت کرتے ہین اسواسطے کہ اگر مریض ہون تو افعال مین ضرر لازم ہوتا ہے اور کمال صحت کا ہونا دلالت کرتا ہے اعتدال مزاج پر اور جسوقت کہ ناقص ہون یعنی ضعیف ہون یا باطل ہون یعنی منتفی ہون دلیل برودت کی ہے اسواسطے کہ یہہ اوسوقت ہوگا کہ جو مبادی افعال کی ہے شکست کرتا ہے اور یہہ اکثر ہوتا ہے اور کبھی نقصان اور بطلان افعال مین حرارت سے بھی ہوتا ہے جسوقت کہ قوت ضعیف ہوتی ہے اسواسطے کہ کل سوء مزاج مضعف قوت ہین اور فرق درمیان انکی کہ جو حرارت سے ہوا اور درمیان اوسکے کہ جو برودت سے ہو یہہ ہے کہ جو حرارت سے ہوا اوسمین پہلے قوت مین ضعف او سقوط ہوتا ہے

اور یہہ بات اوسمین کہ جو برودت سے ہو لازم نہین آتی اورجسوقت کہ افعال طبیعہ پریشان ہون یعنی غیر منتظم ہون دلیل حرارت مفرط کی ہے اور جسوقت کہ بطی ہون دلیل برودت کی ہے اور جسوقت کہ سریع ہون دلیل حرارت کی ہی اسواسطے گرم مزاج جلد بڑہتا ہے اور بال اور دانت اوسکی جلدی نکلتے ہین بخلاف سرد مزاج کے۔

ن

آٹہوین سونا اور جاگنا ہے زیادہ سونا دلیل برودت اور رطوبت کے ہے اور زیادہ جاگنا دلیل حرارت اور یبوست کے ہے معتدل ہونا ان دونو کا دلیل اعتدال کی ہے۔

ح

سونا بسبب سرد ہونے مزاج اور رطوبت مزاج کے زیادہ ہوتا ہے اسواسطے کہ انسے غلیظ ہو ہر روح مین اور عسر حرکت طرف خارج کے لازم آتی ہے اور جاگنا بسبب غلبہ حرارت اور یبوست کے زیادہ ہوتا ہے اسواسطے کہ انسے ناریت اور اشتعال روح ہوتا ہے اور نیز روح کو میلان ظاہر بدن کی طرف ہوتا ہے، پس معتدل ہونا ان دونو کا بسبب اعتدال مزاج کے ہوتا ہے۔

ن

نوین فضول مین کہ جو دفع ہوتی ہین اگر وہ تیز بو اور قوی رنگ کے ہین تو دلیل حرارت کی ہین اور ضد اس کی دلیل برودت کی ہے۔

ح

فضول سے مراد عرق اور براز اور بول سے ہے پس تیز ہونا ان کی بو کا اور قوی رنگ ہونا انکا دلیل حرارت کی ہے تیز ہونا بو کا دلیل حرارت کی دو وجہہ سے ہے اول یہہ کہ حرارت کی شان سے تفریق کرنا مختلفات کا اور جمع کرنا متشاکلات کا ہے پس وہ فضلہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اوسکے اجزائی لطیفہ کو اولا فاد لا تبخیر سے اوڑاتی ہے پس اوسکے اوڑنے سے بو کی حس ہوتی ہے اور برودت مجمد اور مکثف یعنی جمانے والی اور کثیف کرنے والی اور مانع صعود ہے دوسرے یہہ کہ وجود بو کا دلالت کرتا ہے اسکی صحت ہونے پر اسواسطے کہ بعض شے ایسی ہین کہ جب ان کی بو کا ادراک کیا جاتا ہے اونکو آگ پر رکھتے ہین

یا اون کو ہاتھ سے ملتے ہین تو بو ظاہر ہوتی ہے دوسرے یعنی قوی ہونا رنگ کا دلیل حرارت کی اسیوجہہ سے ہی کہ قوی رنگ، اخلاط تیز سے ہوتا ہے مثل اصفر اور احمر کے اور یہہ حرارت سے خالی نہین ہین اور اس حکم مین قید رنگ کی اکروہ حرارت سے ہوتا ہے ضرور ہونی چاہئے تھی اسواسطے کہ سفید سا طع اصلا حرارت پر دلالت نہین کرتا ہے اور دلالت ضعف بو اور ضعف رنگ کی برودت پر اسے واضح ہے ـ

ن

دسوین انفعالات نفسانیہ ہین پس قوت اور سرعت اور کثرت اونکی دلیل حرارت کی ہے اور بلید ہونا انکا دلیل برودت کی ہے اور ثابت ہونا اسکا امر مین دلیل یبوست کی ہے اور جلدی سے زایل ہونا انکا دلیل رطوبت کی ہے اور نامردی دلیل برودت اور ضعف دل کی ہے اور بے شرمی اور طیش اور غضب اور جرأت اور تیزی اور زیادتی کلام اور جلد کرنا باتونکا اور اتصال باتون کا دلیل حرارت کی ہے اور زیادہ حیا کرنا اور وقار برودت کی دلیل ہے ـ

ح

اسکی شرح کی احتیاج نہین ہے ـ

ن

امزجہ مرکبہ کی علامات ترکیب دینے امزجہ مفردہ کی علامات سے حاصل ہوتی ہین ـ

ح

جو علامات کہ دس بیان کین وہ علامات امزجہ مفردہ کی ہین کہ وہ گرم و سرد و تر و خشک ہین اور علامات امزجہ مرکبہ کی گرم تر و گرم خشک و سرد تر و سرد خشک ہین پس یہہ ترکیب دینی علامات مفردہ سے پہچانی جاتی ہین اور اس کا پہچاننا سہل ہے ـ

ن

جو علامات کہ مذکور ہوئین وہ امراض جنسیہ کی تہین ـ

ح

یعنی جو علامات بیان کین وہ علامات امزجہ ولادیہ کی تہین کہ جو اصل بنیاد مین پیدایش کے وقت واقع ہوتی ہین۔

ن

اور امزجہ عارضہ کی علامات عارض ہوتی ہین اور یہہ امزجہ ضار ہوتی ہین۔

ح

امزجہ عارضہ وہ ہین کہ جو حاصل ہون بعد اسکے کہ نہتی اسکے واسطے دو علامتین ہین اول یہہ کہ علامات مذکورہ عارض ہوتی ہین پس عارض ہونا زیادتی نوم کا مثلا علامت ہے واسطے عارض ہونے برودت اور رطوبت کے دوسرے یہہ کہ یہ امزجہ عارض ہون اور انسان کو ایذا پہونچائین اسواسطے کہ حرارت غریبہ ضار ہوتی ہین بخلاف حرارت جبلیہ کے اور ایسے ہی کلام ہے بیچ غیر اوسکے کے عوارضات سے۔

ن

اگر مزاج مادی ہو تو صفراوی پر فخر اور نخس یعنی سوزش اور کسیقدر ثقل کا ہونا دلالت کرتا ہے۔

ح

جو مزاج کہ عارض ہوا اور مادی ہوا اوسکے واسطے علامات خاصہ ہین مصنف نے اونکے بیان کر نیکا ارادہ کیا ہے مواد اربع سے اول صفرا کی علامات کو بیان کیا پس بعض اون مین سے ذخر ہے اور وہ ایک حالت ہے مانند اوس حالت کے کہ جب کسی کے سوئین چبھوتین ہوتی ہے اور بعض اونمین سے نخس ہے اور یہہ ایک حالت ہے قریب ذخر کے مگر یہہ مثل اوس حالت کے ہوتی ہے کہ جیسے حالت کسی کی اونگلی اور لکڑی چبھونے سے ہوتی ہے یہہ دو نون صفراوی مزاج پر دلالت کرتے ہین اسواسطے کہ یہہ دو نون بخار حاد اور حارسے حاصل ہوتی ہین اور وہ بخار صفراوی ہین اور بعض اون مین سے کم ہونا ثقل کا ہے اور یہہ صفرا پر دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ اوسکے مادہ مین کسیقدر ثقل ہے بسبب ہونے اوسکے کے خفیف یابس بہ نسبت باقی اخلاط کے ثقل اوسمین کم ہوتا ہے بعض علامات صفرا کی اور ہین کہ اونکا مولف نے ذکر نہین کیا وہ زردی رنگ بدن اور زردی چشم اور موہنہ کا کڑوا ہونا اور خشونت زبان اور جفاف زبان اور تصفون کا خشک ہونا اور سرد ہوا سے لذت پانا اور پیاس کی شدت اور سرعت نبض اور ضعف شہوت طعام اور غثیان اور قے صفر

اور اغصر اور یا جانا ہین سنو دحنفس ہوتا ہے۔

ن

اور دموی پر ثقل زاید اور سرخی اور تمدد اور پہولا ہونا بدن کا دلالت کرتا ہے۔

ح

جو علامات دموی مزاج کو عارض ہوتے ہین اونکو بیان کیا جاتا ہے بعض اونمین سے ثقل ہے اور وہ صفرا کی ثقل سے زیادہ ہوتا ہے اسواسطے کہ تجاویف ممتلی ہوجاتے ہین اور حرارت غریزیہ منتشر ہوجاتی ہین پس عاجز ہوتی ہے قوت حمل بدن سے پس ثقل زاید محسوس ہوتا ہے بعض اونمین سے سرخی ہے اسواسطے کہ خون سرخ رنگ ہے اور اکثر سرخی زبان مین بسبب اسکے کہ چہرا اوسکے سخیف ہوتے ہین اور اوسمین تحلل ہوتا ہے اور سرعروق کثرت سے ہوتے ہین بعض اونمین سے تمدد ہے بسبب ممتلی ہونے عروق کے دم سے اعضا متمدد ہوتے ہین اور کبھی تمدد ریاح سے ہوتا ہے لیکن یہہ ثقل سے خالی ہوتا ہے بخلاف تمدد دموی کے بعض اونمین سے بدن کا پہولنا ہے کہ بسبب کثرت سے ہونے ابخرہ غلیظہ دمویہ مایہ کے عروق مین بدن پہول جاتا ہے اور دموی مزاج کی اور بہی علامات ہین میٹھا ہونا منہ کا اور انگڑائی اور جمہائی اور حواس کا مکدر ہونا اور سایل ہونا خون کا موضع سیلانۃ الاانصداع سے مثل منخر اور مقعد اور لثہ کے۔

ن

بلغمی پر سفیدی اور پیاس کا کم ہونا اور زیادتی لعاب دہن اور پیڑنگی اور ثقل زاید دلالت کرتا ہے۔

ح

بلغمی مزاج کی علامات کا بیان ہے بعض اونمین سے سفیدی رنگ کی ہے اسواسطے کہ بلغم سفید ہوتا ہے اور رنگ بدن کا خلط غالب کے تابع ہوتا ہے بعض اونمین سے پیاس کا کم ہونا ہے اسواسطے کہ بلغم سرد تر ہے اگر کوئی کہے کہ بلغم مالح کو مستثنیٰ کرنا چاہیے تہا اسواسطے کہ وہ پیاس لگاتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ کلام اسمین ہے کہ جو فی نفسہ بلغم ہو اور مالح بسبب ملنے صفرا کے پیاس لگاتا ہے بعض اونمین سے زیادتی لعاب دہن کی ہے بسبب مستولی ہونے مائیت مزاجیہ کے بسبب برودت اور رطوبت بلغم کے اور

بعض اونمین سے پینگی ہے اسواسطے کہ بلغم بسبب لزوجیت کے مسالک روح نفسانی کو بند کرتا ہے اور اوسکو ظاہر بدن کی طرف خارج ہونیسے منع کرتا ہے پس باطنمین ساکن ہوتی ہے اور نیند حاصل ہوتی ہے بعض اون مین ثقل ہے کہ جو سودا اور خون کی ثقل سے زاید ہوا سواسطے کہ وہ بسبب برودت اور اپنی کثرت کے آلات حرکت کو ضعیف کرتا ہے پس او سے حمل اعضا کا مشکل ہوتا ہے۔

ل

سوداوی پر تحل یعنی بے رونقی اور بیداری اور ثقل کا کم ہونا دلالت کرتا ہے۔

ح

مزاج سوداوی کی علامات کا بیان ہے بعض اونمین سے تحل ہے اور وہ یبس بدن سے مراد ہے اسواسطے سودا خلط یابس ہے اور یہہ صفرا سے بہی بسبب اسکے کہ وہ کبھی یابس ہے عارض ہوتا ہے مگر یبس اوسکا قلیل ہوتا ہے اور حرارت اسکی مسیل ہوتی ہے بعض اون مین بیداری ہے اسواسطے کہ سونا رطوبت سے ہوتا ہے اور بعض اونمین سے ثقل ہے مگر ثقل اسکا بہ نسبت بلغم کے ثقل کے کم ہوتا ہے اور اس کی وجہہ یہہ ہے کہ بلغم بدن مین زیادہ ہوتا ہے اور سودا کم۔

ل

کبھی خواب دیکھنا بھی نوع مادہ پر دلالت کرتا ہے پس دیکھنا خیالات زرد اور آگ اور شعلون کا صفرا پر دلالت کرتا ہے اور دیکھنا اشیا سرخ کا خون پر دلالت کرتا ہے اور دیکھنا پانی اور اولون کا بلغم پر دلالت کرتا ہے اور دیکھنا سیاہ چیزون کا اور دہوئین کا اور خوفناک چیزونکا سودا پر دلالت کرتا ہے

ح

وجہہ اسکی یہی کہ قوائے دماغیہ کہ حامل اوسکی روح ہے اور واسطے روح کے مزاج مخصوص ہے پس جس وقت کہ یہہ مزاج متغیر ہو تو قوی کے بہی افعال اس نوع مین متغیر ہوتے ہین اسواسطے کہ صفرا جس وقت بدن میں غالب ہوتا ہے تو روح کی طرف انکو حارہ صفراویہ منجذب ہوتے ہین پس خواب مین اشیائے زرد دکہلائی دیتے ہین دلالت رویا کی نوع مادہ پر دو امر سے مشروط ہے اول یہہ کہ جو چیز دکہلائی دیتی

بسبب کثرت مزاولت کے نہو جیسے بُہر بہوجنون کا بہاڑکو دیکہنا کہ یہہ استیلا صفرا پر دلالت نہین کرتا
دوسرے یہہ کہ وہ یعنی خواب فیضان مبادی عالیہ سے بسبب مناسبت کے نہو جیسا کہ خواب صادق
مین ہوتا ہے کہ یہہ کبہی استیلا مواپر دلالت نہین کرتی ہے -

ل

کبہی دلالت کرتا ہے مادہ پر سن اور شہر اور فصل اور تدبیر مقدم -

ح

یعنی استدلال کیا جاتا ہے نوع مادہ غالبہ پر ان امور سے بہی کہ جوان آدمی شہر گرم مین گرمیون کے موسم مین
جو اغذیہ گرم کو تناول کرے اوسپر خلط گرم غالب ہوتی ہے ایسے ہی کلام ہے خلط بارد مین -

ل

علامات امراض ترکیب مین سے بعض جوہریہ ہین مثل استدلال کے خلقت سے اور بعض عرضیہ ہین مثل
استدلال کے جمال سے اور بعض اونہین سے تامیہ ہین مثل استدلال کے افعال سے اگر افعال سلیم ہون پس
صحت تام ہے اگر ناقص اور باطل ہون تو برودت اور رداءت ترکیب پر دلالت کرینگے اگر پریشان
ہین تو دلالت کرینگے حرارت پر -

ح

مراد علامات جوہریہ سے وہ علامات ہین کہ جو ماخوذ ہون جوہر اعضا سے نہ اوسکے عوارض سے اور انکے
افعال سے اور یہہ مثل اسکی ہے کہ استدلال کیا جائے خلقت اعضا سے اسواسطے کہ خلقت جسوقت کہ
ایسے ہو جیسے سزاوار ہی جانا جاتا ہے کہ صحت ہے اور اگر اوسکے خلاف ہو کہ جو سزاوار ہی جانا جاتا ہے
کہ صحت نہین ہے اور علامات عرضیہ سے وہ علامات مراد ہین کہ جو ماخوذ ہون عوارض اعضا سے
کہ جو افعال نہ ہون اور یہہ مثل اسکے ہے کہ استدلال کیا جاوے جمال سے اسواسطے کہ جمال اعضا کا دلالت
کرتا ہے اوپر صحت کے اور قبیح ہونا اسکا عدم صحت پر دلالت کرتا ہے جمال یہہ ہے کہ اعضا تناسب اور
ہیئت اور جمیع اوصاف مین کامل ہون اور اسکا نام بقراط نے ہیئت فاضلہ کہا ہے اور یہہ جمال طبعی ہے

اور جو کہ جمہور نے تعریف کی ہے اوسکا اعتبار نہیں ہے اور علامات تامہ سے وہ مراد ہین کہ جو افعال سے ماخوذ ہون اگر تمام کامل ہون تو صحت پر دلالت کرتے ہین اگر ناقص یا باطل ہون تو برودت اور ردایت ترکیب پر دلالت کرتے ہین اگر پریشان ہون تو حرارت پر دلالت کرتے ہین مثال نقصان کے ضعیف ہونا رویت کا ہے اور مثال بطلان کی فقدان ہونا رویت کا ہے اور مثال پریشان ہونے کی دکھلائی دینا خیال کا ہے آنکھون کے آگے اور سیدھی چیز کو گول دیکھنا اور گول کو سیدھا دیکھنا اور دلالت نقصان اور بطلان کی برودت پر اکثر ہے اسواسطے کہ یہہ دونو کبھی حرارت کے سبب ہوتے ہین اگرچہ کلام امراض ترکیب مین ہے مولف نے سوء مزاج کو یہان اس وجہہ سے ذکر کیا کہ افعال دونو قبیلون کی علامات سے ہین۔

ل

علامات یا تو نفس حالت پر دلالت کرتی ہے مثل علامت ورم کے یا اوسکے سبب پر دلالت کرتی ہے مثل علامات کے کہ جو ورم دموی پر دلالت کرتے ہین یا اوسکے مکان پر دلالت کرتے ہین . . . . مثل دلالت منشاری ہونے نبض کے ذات الجنب مین اسپر کہ ورم حجابی ہے یا اوسکے وقت پر دلالت کرتی ہے مثل اون علامات کے کہ جو دلالت کرتی ہین منتہی پر یا اوسکے احوال لازمہ پر دلالت کرتے ہین مثل اون علامات کے کہ جو دلالت کرین اوپر بحران کے یا اوپر خصوصیت ان احوال کے دلالت کرتی ہے مثل اون علامات کے کہ دلالت کرین اسپر کہ بحران اسہالی ہے۔

ح

یہہ چہہ قسم مین اول یہہ کہ علامت نفس حالت پر دال ہو کہ وہ نفس حالت صحت و مرض اور حالت متوسطہ ہے یہہ جیسا کہ علامات اورام مین ہوتا ہے کہ جیسے ورم جانا جاتا ہے وہ نفس ورم پر دلالت کرتا ہے کہ وہ مرض ہے قریب ہے ذکر ان علامات کا فن رابع کے تیسرے باب مین آویگا دوسرے یہہ کہ علامت سبب حالت پر دال ہو یہہ مثل اون علامات کی ہے کہ جو ورم دموی پر دلالت کرین مثل سرخی رنگ ورم کے کہ یہہ اسباب پر دلالت کرتا ہے کہ سبب اس ورم کا دموی ہے تیسرے یہہ کہ یہہ علامت اوس حالت کے مکان پر دال ہون مثل دلالت منشاری ہونے نبض کے ذات الجنب مین اسپر کہ ورم حجابی ہے اسواسطے کہ یہہ دلالت کرتا ہے

فن اول

اسپر کہ ورم جسم سخت مفرط الصلابت نہین ہے کہ وہ حجاب ہے اور اسکی تحقیق قریب آویگی چوتھے یہہ کہ علامات
دال ہون وقت حالت پر مثل اون علامات کے کہ جو منتہی مرض پر دال ہون جیسا کہ مشاہدہ کیا جاتا ہے
مرض سے جسوقت کہ اعراض اوسکے ٹہر جائین ایک حالت پر کہ نہ بڑہے نہ گھٹے اور اگر متزاید ہو یہہ باتین انتہا
مرض پر دلالت کرتی ہین پانچوین یہہ کہ وہ علامت دال ہون اوس احوال پر کہ جو حالت کو لازم ہین مثل
اون علامات کے کہ جو بحران پر دلالت کرتے ہین مثل اضطراب و قلق و سقوط قوت و تکدر حواس مریض کے
کہ یہہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر بحران کے کہ جو مرض کو لازم ہے اسواسطے کہ مقاومت مرض کی
طبیعت سے حالت ہی مرض کی لوازمات سے چہٹے یہہ کہ یہہ علامات دال ہون اوپر خصوصیت بعض حالات
کی کہ جو اس حالت کو لازم ہین مثل اون علامات کے کہ اسپر دلالت کرین کہ یہہ بحران اسہالی ہے مثل مغص
اور ثقل بطن اور تمدد شراشیف کی طرف اسفل کے اور قراقر اور نفخ کا ہونا بحران کے روز کہ یہ بحران اسہالی پر دلالت
کرتے ہین۔

ن

چونکہ نبض اور پیشاب اور پاخانہ علامات کلیہ سے ہین کہ احوال بدن پر دلالت کرتے ہین لہذا اونکا ذکر بہی کیا جاتا ہی

ح

مصنف نے آمین شیخ کا اقتدا کیا ہے اور اسکی قول یعنی فیہا مین ضمیر نبض اور پیشاب اور پاخانہ کی طرف راجع ہے۔

ن

فی النبض۔

ح

یہہ خبر ہی مبتداء محذوف کے یعنی الکلام فی النبض یعنی کلام بیچ نبض کے اور یہہ بات بہی ممکن ہے کہ فی النبض کو متعلق
مبتدا کے کرین اور خبر محذوف یعنی یون ہو کہ الکلام فی مباحث النبض الذی نذکرہ بعدہ۔

ن

نبض شرائین کی حرکت وضعیہ ہے کہ قبض اور بسط کے طور پر واسطے روح کی تعدیل کے بسبب جذب کرنے ہوا کے

تازہ کے اور واسطے اخراج اوسکے فضلات کے ہوتی ہے۔

ح

حرکت چار مقولہ مین واقع ہوتی ہے این اور وضع اور کم اور کیف حرکت اینی وہ ہے کہ پلٹ جاوے مکان متحرک کا برابر ہے کہ محرک اپنے مکان سے خارج ہو جیسا کہ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف انتقال کے وقت ہوتی ہے یا نہ خارج ہو مثل حرکت کرنے پانی کے کہ کوزے مین ہو اور وہ کوزہ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل کیا جاوے حرکت وضعی وہ ہے کہ پلٹ جائے نسبت اجزائے شے کے اور وہ پلٹ جانا بالقیاس اوسکے ہو کہ جو اوسے خارج ہو یا بالقیاس اوسکے ہو کہ جو اوسمین داخل ہو بغیر اسکے کہ بدلے مکان اوسکا مثل حرکت جسم مستدیر کے اپنے مرکز پر اور مثل حرکت حیوان کے قیام سے طرف قعود کے اور حرکت فی الکیف یہہ ہے کہ بدل جاوے جسم ایک کیفیت سے طرف دوسری کیفیت کے مثل گرم ہونے سرد پانی کے اور حرکت فی الکم وہ حرکت ہے کہ مقدار مین ہوتی ہے مثل تخلخل اور تکاثف کے اور نبض ظاہر ہے کہ یہہ حرکت کیفیت کی نہین ہے اگرچہ ممکن ہے کہ متحرک ہو رگ اوسمین مگر اوسکو نبض نہین کہتی اور کم مین بھی نہین ہے اگرچہ ایک گروہ کا یہہ بھی مذہب ہے اسواسطے کہ اگر مان لیا جاوے وجود تخلخل اور تکاثف کا رگ مین وقت انبساط اور انقباض کے تو طبیب کی مراد نبض کی حرکت سے یہہ نہین ہے پس معلوم ہوا کہ نبض حرکت اینی ہے یا وضعی اور مولف نے دوسری اختیار کی ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ متحرک بحرکت اینیہ ضرور ہے یہہ کہ خارج ہو اپنے مکان سے اسواسطے کہ حرکت اینیہ عبارت اسی سے ہے اور شریان جسوقت منقبض اور منبسط ہوتی ہین اپنے مکان سے خارج نہین ہوتین بلکہ مکان وقت انبساط کے منبسط ہوتا ہے اور وقت انقباض کے منقبض ہوتا ہے اسواسطے کہ مکان سطحہ باطن ہے جسم حاوی سے کہ جو ملا ہوا ہے سطحہ ظاہر جسم محوی سے پس اسوقت مین جبکہ حرکت نبض کی آینیہ پس معین ہوگئی یہہ بات کہ وضعیہ ہے اور نیز شرائین جسوقت کہ بعد انقباض کے منبسط ہوتی ہین یا منقبض ہوتی ہین بعد انبساط کے تو اوسمین سبب اوسکی بعض اجزا کے بعض سے قرب اور بعد مین متغیر ہوتی ہے یہہ ہے مراد وضع سے ہے پس حرکت وضع مین بھی ہے اگر کوئی اعتراض کرے تو یون کر سکتا ہے کہ ہم اس بات کو تسلیم نہین کرتے کہ حرکت آینیہ وہ ہے

کہ جو تمنے بیان کی اگر یہہ ہو تو وہ سمجھکر کہ جو پانی جاری مین واقف ہے وہ متحرک ہوگا اور جو پانی کوزے مین
ہے مثال مذکور مین ساکن ہوگا اور دونو تا بی باطل ہین اور یون بہی اعتراض کرسکتے ہین کہ ہم اسبات کو نہین
تسلیم کرتے کہ حرکت وضعیہ وہ ہے کہ جسکو ذکر کیا کہ تغیر ہو بسبب اجزا اوسکے کے اسواسطے کہ عدم تبدل مکان
اوسمین معتبر ہے حق یہہ ہے کہ حرکت نبض کی اینی ہے اسواسطے کہ وہ مرکب ہے انقباض اور انبساط سے
انقباض حرکت اجزائے عرق کی ہے کنارہ سے وسط کے طرف اور انبساط حرکت اوسکے وسط سے
طرف کنارہ کے قدمانی تشبیہہ دی ہے اوس گردہ کیا تہہ کہ حلقہ کسی کہڑی ہون اور ایک مرتبہ پیچہے کو
ہون پس دائرہ اونکا کشادہ ہوجاتا ہے اور دوسری مرتبہ آگے کو آوین پس دائرہ اونکا تنگ
ہوجاتا ہے اسبات مین شک نہین ہے کہ مجموع انقباض اور انبساط حرکت اینی ہے اسواسطے کہ فضاء
متوسط کشادہ ہوتا ہے ایک مرتبہ اور تنگ ہوتا ہے دوسرے مرتبہ پس کل مکان عرق کا بدلتا ہے بلکہ یہہ
بات کہنی چاہئے کہ خروج متحرک کا اپنے مکان سے اگرچہ یہہ لازمہ حرکت اینیہ کا نہین ہے لیکن خاصہ
مفارقہ ہے اور یہہ اوسمین محقق ہے کہ جسمین ہم کلام کررہے ہین پس نبض حرکت آینیہ ہے جسوقت کہ یہہ جانا
جانا چاہئے کہ مولف کا قول حرکت محدودہ اور غیر محدودہ کو شامل ہے اور وضعیہ کہنا یہہ احتراز ہے حرکت
کیفیہ اور کمیہ سے اسواسطے کہ ان دونو کا نام نبض نہین ہے یہہ بات اوسپر مبنی ہے کہ جو مولف نے
اختیار کری ہے اور شرائین کے کہنے سے حرکت غیر شرائین کی خارج ہوگئی یہانتک کہ قلب بھی خارج ہوگیا
اسواسطے کہ قلب کی حرکت نبض نہین ہے اسواسطے کہ نبض محدود کہ جسکو اطبانے معین کیا ہے طول اور
قصر اور مثل ان دونون کے اوصاف سے موصوف ہوتی ہے اور حرکت قلب کے ساتہہ کسی شئے کے
ان دونون سے موصوف نہین ہے اور قبض اور بسط کا کہنا یہہ بیان ہے واسطے ماہیت اس حرکت کے
اسواسطے کہ وہ مولف ہے انقباض اور انبساط سے پس نہین ہوتی ہے کوئی شے انقباض اور انبساط سے
اکیلی نبض اگر کوئی کہے کہ وہ دونو زمان واحد مین نہین پائی جاتی ہین پس ممتنع ہے یہہ کہ مرکب ہوان دونو
سے حرکت نبض کے جواب اسکا یہہ ہے کہ ترکیب دو قسم کی ہین خارجی اور ذہنی خارجی مین اوس کی
اجزا کا جمع ہونا ضروری ہے اور ذہنی مین ضرور نہین ہے پس نبض کی ترکیب ذہنی ہے اور یہہ قول مولف کا

واسطے تعدیل روح کے کسی شے سے احتراز نہین ہے بلکہ اشارہ اسکی طرف ہے کہ یہہ علت غائی ہے
نبض کی اور وہ دو امر ہین ایک تعدیل کرنا روح کے مزاج کا دوسرے اخراج کرنا اوسکے فضلات کا
اوران دونو کی تحقیق بیان ہوچکی۔

ن

اقسام آدلہ نبض کے دس ہین۔

ح

آدلہ نبض کے وہ ہین کہ نبض بواسطہ اُنہین دس جنسون کے احوال بدن پر دلالت کرے اور حصر کرنا اسمین استقرائی ہے

ن

ایک اونمین سے مقدار ہے اور اوسکی نو قسم ہین ایک طویل دوسرے قصیر تیسرے معتدل چوتھے عریض پانچوین
ضیق چھٹے معتدل ساتوین مشرف آٹھوین منخفض نوین معتدل جب یہہ ضرب دیجائین تین میں ستائیس
ہوتی ہین اگر نبض تینون قطرون مین زاید ہو تو عظیم ہے اور اگر ناقص ہو تو صغیر ہے ۔

ح

اقسام اوسکے نوہین اسواسطے کہ اقطار ثلثہ تین ہین طول وعرض وعمق اور ہر ایک ان مین سے یا تو
زاید ہوگا یا ناقص یا معتدل تین کو تین مین ضرب دینے سے نو حاصل ہوئی اور مراد طول عرق سے
یہہ ہے کہ فصد کی طرف سے اونگلیون کے پورون کی طرف دراز ہو اور اوسکے عرض سے یہہ مراد ہے
کہ لامس کے اونگلیون کے پورون سے جس طرف ناخن ہین اوسکے مقابل کی طرف جس طرف ناخن نہین
ہین دراز ہو اور اوسکے عمق سے یہہ مراد ہے کہ ان دونون کی قاطع ہو لامس کے پورون کے مقابل
کی طرف دراز ہو اور معنی اس اقسام کے اندازہ سے سمجھے جاتے ہین اور اس اندازہ کرنے کے واسطے
اطبا کے دو طریق ہین ایک یہہ کہ مقیس علیہ یعنی اندازہ لامس کی اونگلیون کی مقدار گردانی جاوے
اسمعیل صاحب کامل اور ابن ابی صادق گئے ہین معنی اسکے یہہ ہین کہ طویل وہ ہے کہ انبساط اوس کا
چار اونگلیون کی حد سے متجاوز ہو اور قصیر وہ ہے کہ انبساط اوسکا چار اونگلیون کی مقدار سے کم نہ ہو

اور معتدل وہ ہے کہ ان دونون کے درمیان مین ہو عریض وہ ہے کہ پورونکے عرض سے مقدار مین دراز ہوپس
اونکے عرض سے متجاوز ہوگی اور ضیق وہ ہے کہ اسسے کم ہو اور معتدل وہ ہے کہ جو ان دونون کے درمیان
مین ہو مشرف وہ ہے کہ بحرکت عالیہ پورونکی جلد کی طرف متحرک ہو اور منخفض وہ ہے کہ جو گہرائی سے بہت
قریب ہو اور معتدل وہ ہے کہ جو ان دونون کے بیچ مین ہو یہہ طریقہ اچھا نہین ہے اسواسطے کہ اسکی
اونگلیان چھوٹائی اور بڑائی مین مختلف ہوتی ہین بسا اوقات نبض بہ نسبت ایک شخص کے اونگلیون کے
طویل ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسری اونگلیون کے قصیر ہوتی ہی ایسے ہی ملموس کی رگ کا حال ہے
کہ لڑکون کی نبض جسوقت کہ اوسکا اعتبار بڑے آدمی کی اونگلیون سے کیا جاتے تو بہ نسبت اسکے صغیر
ہوتی ہے اور بہ نسبت لڑکون کے بدن کے عظیم ہوتی ہے پس ضبط اسکا اس طریق سے ممکن نہین دوسرے
یہہ کہ مقیس علیہ دو نبضون مین سے ایک کو گردانین یعنی دو نبضین جو ہین معتدل اور غیر معتدل معتدل کو
مقیس علیہ گردانین یعنی کسی کا صحیح مزاج قایم کرین اور جو نبض اوسکے واسطے مستحق ہے اوسکو مقرر کرین پس اوسیم
اوس شخص کی نبض کا کہ جسکا حال دریافت کرنا ہو اندازہ کرین پس طویل وہ ہے کہ معلوم ہو وین اجزا اوسکے
طول مین زیادہ معتدل حقیقی سے علی ہذالقیاس یہہ بہی طریقہ برا ہے اسواسطے کہ اس نبض صحیح کے مزاج سے
اگرچہ دوسری نبض کا دریافت کرنا ممکن ہو لیکن یہہ اندازہ کچھہ فائدہ نہین دیتا ہے اسواسطے کہ اس اندازہ
سے یہہ نہین معلوم ہوسکتا کہ اس مریض کی حالت صحت مین نبض کیسی ہو یعنی جسوقت کہ یہہ بات جانی گئی
کہ حرارت مریض کی زیادہ ہوگی حرارت معتدل سے تو بسا اوقات یہہ حرارت اوس مقدار پر ہوتی ہے کہ جو
حالت صحت مین تہی اور بسا اوقات اوسے زیادہ ہوتی ہے اور کبھی کم ہوتی ہے پس طبیب اسسے یہہ نہین
بتلا سکتا کہ حالت صحت مین نبض اس مریض کی . . کیسی ہوگی یعنی زیادہ ہوگی اسی حرارت مین یا کم
ہوگی یا اسی مقدار پر ہوگی اور یہہ اعتراض اول طریق پر بہی وارد ہوسکتا ہے دوسرے یہہ ہے کہ
جس شخص کے حال دریافت کرنے کا ارادہ ہو اوسکی نبض حالت صحت مین دیکھی ہو پس اوس نبض پر
یعنی حالت صحت کی نبض پر حالت مرض کا قیاس کرین پس طویل وہ ہے کہ جو اوسی شخص کی نبض صحیح سے
دراز ہو ایسے ہی باقی اقسام پر قیاس کرنا چاہئے یہہ طریق عمدہ اور مفید ہے اور اس بیان سے یہہ اقسام

نبض صحیح پر صادق نہین آتے ہین اقسام نوکہ جو مذکور ہوئے باعتبار مقدار بسائط کے حاصل ہوتی ہین اور جسوقت کہ وہ مرکب کئے جاوین تو ستائیس ہوتے ہین اور ترکیب یا تو ثنائی ہوتی ہے یا ثلاثی اسواسطے کہ رباعی اور اسے زیادہ سے مرکب ہونا محال ہے اسواسطے کہ چار ان نو سے جمع نہین ہوسکتے ہین اسواسطے کہ چار جب جمع ہونگے جب ایک قطر سے دو جمع ہون اور ایک قطر سے دو کا جمع ہونا محال ہے اسواسطے کہ اگر معتدل اور طویل کو جمع کرین تو ممکن نہین کہ ایک شے معتدل بھی ہو اور طویل بھی ہو ایسے ہی اگر قصیر کے ساتھہ جمع کرین اور اگر طویل اور قصیر کو جمع کرین یہہ بھی ممکن نہین کہ ایک شے قصیر بھی ہو اور طویل بھی ہو پس جو ترکیب ثنائی سے حاصل ہوتی ہین ستائیس ہین اور جو ترکیب ثلاثی سے حاصل ہوتی ہین وہ بھی ستائیس ہین اور جمع کرنیکا طریقہ ثنائی مین یہہ ہے کہ قطر اول کے جو تین ہین اونکو قطر عرض کے جو تین ہین اونکے ساتھہ ترکیب دین پس اس ترکیب سے نو حاصل ہوتے ہین بعد اوسکے قطر اول کے تینون کو قطر سمک کے تینون کے ساتھہ جمع کرین پس اس ترکیب سے نو اور حاصل ہونگے بعد اوسکے وہ تین کہ جو قطر عرض مین ہین اون تین کیساتھہ جو قطر سمک مین ہین ترکیب دین پس اس ترکیب سے بھی نو اور حاصل ہوتے ہین پس یہہ ستائیس ہوئے یہہ ترکیب ثنائی ہے۔

طویل عریض	طویل ضیق	طویل معتدل	قصیر عریض	قصیر ضیق	قصیر معتدل	عریض معتدل	ضیق معتدل	معتدل معتدل
طویل مشرف	طویل منخفض	طویل معتدل	قصیر مشرف	قصیر منخفض	قصیر معتدل	مشرف معتدل	منخفض معتدل	معتدل معتدل
عریض مشرف	عریض منخفض	عریض معتدل	ضیق مشرف	ضیق منخفض	ضیق معتدل	مشرف معتدل	منخفض معتدل	معتدل معتدل

اور ضابطہ ثلاثی مین یہہ ہے کہ دو مقدارون کو لین بعد اوسکے اون دونون کو مقدار ثالث کے ساتھہ تین طرح متغیر کرین مثال اس کی یہہ ہے کہ طویل کو قطر طویل سے لین اور عریض کو قطر عریض سے لین پس طویل اور عریض حاصل ہوتے ہین بعد اوسکے ان حاصلہ کو تین پر گردانیں یعنی طویل عریض یا تو مشرف ہوگی یا منخفض ہوگی یا معتدل اور اسی طرح قیاس کرنا چاہئے باقی اقسام کو پس اس سے ستائیس حاصل ہوتے ہین یہہ ترکیب ثلاثی ہے۔

عریض مشرف طویل	عریض منخفض طویل	طویل عریض معتدل	ضیق مشرف طویل	ضیق منخفض طویل	طویل ضیق معتدل	طویل معتدل مشرف	معتدل منخفض طویل	طویل معتدل معتدل
عریض مشرف قصیر	عریض منخفض قصیر	قصیر عریض معتدل	قصیر ضیق مشرف	قصیر ضیق منخفض	قصیر ضیق معتدل	قصیر معتدل مشرف	معتدل منخفض قصیر	قصیر معتدل معتدل
معتدل عریض مشرف	معتدل عریض منخفض	معتدل عریض معتدل	معتدل ضیق مشرف	معتدل ضیق منخفض	معتدل ضیق معتدل	معتدل معتدل مشرف	معتدل معتدل منخفض	معتدل معتدل معتدل

بعض مرکبات کا خاص نام ہے ثلاثی مین سے بعض مرکبات کا نام عظیم اور صغیر ہے عظیم وہ ہے کہ جو زاید ہو طول اور عرض اور اشراف مین اور صغیر وہ ہے کہ جو ناقص ہوا نہین اقطار ثلثہ مین ثنائیے کے بعض مرکبات کا نام غلیظ اور رقیق ہے غلیظ وہ ہے کہ جو عریض اور مشرف ہو اور رقیق وہ ہی کہ جو ضیق اور منخفض ہو

ل

دوسری کیفیت قرع حرکت کی ہے یہہ یا تو قوی ہوتی ہی یا ضعیف یا متوسط۔

ح

شیخ نے لکھا ہے کہ قوی وہ ہے کہ جو حس کے مقاوم ہووے وقت انبساط کے اور ضعیف وہ ہے کہ جو اوسکے مقابل ہو اور معتدل وہ ہے کہ جو درمیان ان دونون کے ہو اور واضح تر اس مقام کو ابن ابی صادق نے لکھا ہے وہ یہہ ہے کہ قوی وہ ہے کہ جو صدمہ پہونچاوے رگ اونگلیون کے اطراف کو بقوت اگر بہیچے جاوے تو حرکت اوسکی باطل نہو بلکہ بہیچنے سے ضرر نہووے اسواسطے کہ وہ اونگلیون کے گوشت مین داخل ہوتی ہے اور اپنے نفس سے بقوت دفعتہً دفع کرتی ہے اور جسوقت کہ بہیچنے مین زیادتی کیجاوے تو ایسا وہم ہو کہ وہ اونگلیون کو زیادہ دفع کرتی ہے اور ضعیف وہ ہے کہ نہ صدمہ پہونچاوی اطراف اونگلیون کو اگر بہیچین تو اونگلیون کے گوشت مین نہ داخل ہو اور حس سے اصلا مدافعت نہ کرے یہانتک کہ یہہ گمان ہو کہ نیچے اسکے متحرک نہین ہے کیونکہ حرکت کی مقدار کا جاننا اگرچہ فی نفسہ عظیم ہو مثل بعض اصحاب نسیان کے کہ یہہ باوجود عظیم کی بہچی ہوئی ہے اسیواسطے ممکن نہین ہے کہ اسکا عظم پہچانا جاوے جبکہ اسکو دباوین تو دبانے مین موافق اوسکے رفاقت کرین اور صغر خال کو لائق ہے کہ مصافحہ کے طور پر حس کرین و دباوین نہین ورنہ کچھہ ادراک نہین ہونے کا اور معتدل اس صفت مین وہ ہے

کہ دفع کرے انگلیون کو بہ نرمی اور قوت نبض قوی کی مثل اوس تیر کے ہے کہ جو نشانہ پہ قوت سے یعنی زور سے
جاکر لگے اور یہہ اوسوقت ہوتا ہے جبکہ رامی یعنی پہینکنے والا قوی ہو اور قوت نبض ضعیف کی مثل اوس تیر کے
ہوتی ہے کہ جو نشانہ پر نرمی سے جاکر لگے اور یہہ اوسوقت ہوتا ہے جبکہ پہینکنے والا ضعیف ہو یہہ اوسکا کلام
ہے اور مین کہتا ہون کہ اس جنس مین مقابلہ اندازہ کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ جنس اول مین ذکر کیا ہے اور
حق اس مین یہہ ہے کہ نبض صحیح پر اندازہ کیا جائے ۔

ل

تیسرے زمانہ حرکت کا ہے وہ یا تو سریع ہوتا ہے یا بطی یا متوسط ۔

ح

سریع وہ ہے کہ حرکت اوسکی مدت قصیر مین تمام ہوجاوے اور بطی وہ ہے کہ مدت طویل مین تمام ہو اور معتدل
وہ ہے کہ ہو درمیان ان دونون کے ہو اس جنس مین بہی اندازہ ضرور ہے اور حق یہہ ہے کہ نبض صحیح پر قیاس کیا جاتا ہے

ل

چوتھے قوام آلہ کا ہے وہ یا تو سخت ہوتا ہے یا لین یا متوسط ۔

ح

سخت وہ ہے کہ کہچنے سے رگ مشکل سے داخل کی طرف دفع ہو لین وہ ہے کہ سہل ہو دفع ہونا طرف داخل کے
اور متوسط وہ ہے کہ جو درمیان ان دونو کے ہو اور مراد آلہ سے شریان ہے اور اس مین بہی مقابلہ ضرور ہے اسواسطے
کہ مقیس علیہ نبض صحیح ہوتی ہے ۔

ل

پانچوین زمانہ سکون کا ہے وہ یا تو متواتر ہوتا ہے یا متقارب یا متوسط ۔

ح

مراد سکون کے زمانے سے وہ ہے کہ اوس مین حرکت شریان کی نہ معلوم ہو اور یہ وہ ہے کہ درمیان
دو انبساط کے ہو پس متواتر وہ ہے کہ زمانہ اوسکے سکون کا کم ہو سکون مقیس علیہ سے کہ وہ نبض صحیح ہے

علی مذہب الحق اور متقارب وہ ہے کہ زمانہ اوسکے سکون کا طویل ہو زمانہ مقیس علیہ سے اور متوسط وہ ہے
کہ درمیان ان دونون کے ہو۔

ن

چھٹے جائے لمس آلہ ہے وہ یا تو حار ہوگا یا بارد ہوگا یا متوسط ہوگا۔

ح

حار وہ ہے کہ زیادہ تر گرم ہو مقیس علیہ سے اور بارد وہ ہے کہ سرد ہو اوس سے اور متوسط وہ ہے کہ مساوی ہو
اوسکے اور نہین ذکر کیا رطوبت اور یبوست کو اسواسطے کہ یہہ دونو انفعالی ہین نہین معلوم ہوتی ہے کوئی شے
ان دونون سے حقیقت مین جیسا کہ محمد بن ذکریا نے کہا ہے کہ استدلال ساتھ اسکے نبض کے ساتھہ مقصود
نہین ہے اسواسطے کہ کل بدن کو عام ہوتا ہے یہہ اگر اعتراض ہے تو اسکی یہہ جواب نہین ہے اسواسطے
کہ عمومیت اوسکی ادراک نبض سے ہونے کو منافی نہین ہے اگر افادہ کے واسطے ہے پس عمدہ ہے اور امام فخر الدین
رازی نے کہا ہے کہ شریان کو بہ نسبت سایر اعضا کی حرارت کی زیادتی مخصوص ہے بسبب اسکے کہ وہ اوعیہ
روح ہے اور نیز بسبب اسکے کہ وہ قلب سے متصل ہے اور قلب منبع حرارت کا ہے یہہ کلام جید ہے۔

ن

ساتوین مقدار رطوبت آلہ ہے وہ یا ممتلی ہے یا خالی یا متوسط۔

ح

ممتلی وہ ہے کہ داخل مین رطوبت مائیہ مقیس علیہ سے زیادہ معلوم ہو اور خالی وہ ہے کہ اوسمین رطوبت
مقیس علیہ سے کم معلوم ہو اور متوسط وہ ہے کہ جو درمیان ان دونون کے ہو۔

ن

اٹھوین برابر ہونا اور اختلاف ہونا نبض کا ہے اوسکے احوال مین وہ یا تو مستوی ہوگی یا مختلف۔

ح

مراد احوال نبض سے چند امور ہین بعض اونمین سے عظم و صغر ہین بعض اون مین سے قوت اور ضعف ہین

اور بعض اونمین سے سرعت اور بطوء مین اور بعض اون مین سے تواتر اور تفاوت مین بعض اونمین سے
صلابت اور لینت مین اور یہہ حال وہ ہین کہ اظہر ہے ان سے واقع ہونا اختلاف اور استوا کا پس اسی پر
اختصار اولی ہے پس سمجھنا چاہیئے کہ جو ساتھہ استوا اور اختلاف کے احوال خمس مین موصوف ہوا تین حالتون
سے خالی نہ ہوا اول یہہ کہ مجموع مضاب ہون یعنی مثلاً تین نبض ہون یا یہہ کہ پانچ احوال مین متشابہ ہین یا
مخالف ہون اونمین یا بعض مین متشابہ ہون اور بعض دوسرون مین مخالف ہون پس اگر اول ہے تو اوسکا
نام مستوی علی الاطلاق ہے اور اگر ثانی ہے اوسکا نام مختلف علی الاطلاق ہے اگر ثالث ہو جیسے کہ عظم اور
صغر مین مشابہت ہوتی ہے اور قوت اور ضعف مین مخالفت ہوتی ہے تو اوسکو جس مین کہ تشابہ حاصل ہو
مستوی کہتے ہین اور جس مین حاصل نہ ہوا اوسمین مختلف کہتے ہین پس اوس مثال مین کہ جو بیان کی عظم و صغر مین
تو مستوی کہا جاتا ہے اور قوت اور ضعف مین مختلف کہا جاتا ہے دوسرے یہہ کہ اجزا نبضہ واحد کے یعنی
وہ کہ جو چار اونگلیون کے نیچے واقع ہو وہ یا تو پانچ احوال مین مشابہ ہون گے وہ مستوی ہے یا اوسمین مخالف
ہونگے وہ مختلف ہین یا یہہ کہ بعض مین مشابہ ہون اور بعض مین نہ ہون پس وہ اس بعض مین مستوی ہے
نہ دوسرے بعض مین تیسرے یہہ کہ اجزا جزو واحد نبضہ واحد کے یعنی اول وہ کہ جو واقع ہون نیچے اصبع واحد
کے یا اوسط کے یا تو احوال خمس مین مشابہ ہونگے یا مخالف ہونگے یا بعض مین مشابہ ہونگے اور بعض دوسرون مین
مخالف ہونگے اول مستوی علی الاطلاق ہے دوسرا مختلف علی الاطلاق ہے تیسرا مستوی ہے بعض مین بعض مین مختلف

ن

نوین منتظم ہونا اختلاف مین ہے یا نہ ہونا ہے وہ یا تو مختلف منتظم ہے یا غیر منتظم۔

ح

منتظم وہ ہے کہ اوسکے اختلاف مین نظام محفوظ ہو کہ اوسکے اوپر دور کئی ہوئے ہوا اور غیر منتظم بخلاف اسکے ہے اور یہہ ظاہر ہے

ن

یہہ جنس مختلف کی بحث مین داخل ہے پس نبض کی نو قسم ہونا واجب ہے۔

ح

منتظم اور غیر منتظم ہر ایک ان مین سے مختلف ہوتا ہے اسواسطے مراد انتظام سے جیسا کہ جانا انتظام اختلاف کا ہے
پس واجب ہے یہہ کہ نہ شمار کیجائے یہہ جنس اجناس عالیہ سے اور یہہ اہانت کو واجب کرتا ہے کہ اجناس
او سکے نو ہون نہ دس اسکو محمد بن ذکریا نے ذکر کیا ہے اور یہہ کلام حق ہے —

ن

دسوین وزن ہے وہ یا تو جید الوزن ہوگی اور سکو حسنہ کہتے ہین یا غیر جید الوزن ہوگی او سکو ردیہ کہتے ہین
اور اوسکی تین قسم ہین ایک مجاور الوزن مثل اون لڑکون کے کہ اونکی نبض مین شبان کی نبض کا وزن ہو
دوسرے مباین الوزن ہوگی مثل اون لڑکون کے کہ اون کی نبض شیوخ کی سی ہو اور تیسری
خارج الوزن ہے کہ نہ مشابہ ہو نبض کسی سن کی نبض سے

ح

جید الوزن اور ردی الوزن کی تفسیر حسن اور سیئی سے کی ہے یعنی جید الوزن کو حسن اور ردی الوزن کو
سئی کہتے ہین پس سمجھنا چاہئے ہر ایک نبضہ جبکہ ملحق دوسرے نبضہ سے تو اوسمین دو حرکتین اور دو سکون
ضرور ہوتے ہین اسواسطے کہ وہ انقباض اور انبساط سے مرکب ہوتے ہین اور یہہ دونو حرکت متضادہ ہین
درمیان اون دونو حرکات متضادہ کے سکون کا ہونا ضروری ہے اور جبکہ ایسا ہو تو ضرور ہے واسطے نبضہ کے
کہ ملحق ہو طرف دوسرے کے دو حرکت اور دو سکون اول حرکت انبساط کی ہوتی ہے اور دوسری حرکت
انقباض کی اور اول سکون وہ ہے کہ درمیان انبساط اور انقباض کے ہو یعنی واقع ہو درمیان آخر انبساط
اور اول انقباض کے اسکا نام سکون خارج ہے دوسرے وہ کہ درمیان انقباض اور انبساط کے ہو یعنی واقع
ہو درمیان آخر انقباض اور اول انبساط کے اسکا نام سکون واجب ہے اطبا نے اس امر مین کہ حرکت
انقباضی محسوس ہوتی ہے یا نہین اختلاف کیا ہے اکثر اس امر پر ہین کہ غیر محسوس ہے اور یہہ لوگ یہہ دلیل لاتی
ہین کہ حس لمس مین ملاقات حاس کی محسوس سے شرط ہے اسواسطے کہ جس چیز کو حس کرین ضرور ہے کہ
وہ اوس سے ملے نہ یہہ کہ جدا ہو نہین تو یہہ بات لازم آتی ہے کہ اشیاء بعیدہ بھی اوس سے ادراک کیجاوین لیکن
انقباض کی حرکت مین مفارقت شریان کی اونگلیون سے لازم ہے پس شریان سے فی نفسہ حس نہین ہوتی

سمجھا اوسکی حرکت جواب اسکا یہہ ہے کہ محسوس کی سرب یعنی بہاگنے سے جدا ہونا اوسکا حاس سے لازم
نہین آتا بلکہ کبھی دونو جبکہ حاس اوسکی طرف حرکت کرتا ہے ملاقی ہوتی ہین اسواسطے کہ اعزا انامل کی
بعد عود شریان کے مرتفع ہوتے ہین کہ جو پہلے منخفض تہی پس حاصل ہوتا ہے احساس ساتہہ اس ملاقات
کے اور یہہ واضح ہے جالینوس نے کہا ہے کہ مین حرکت انقباضی سے مدتون غافل رہا بعد اسکے مدتون
اسکو دریافت کیا پس بیقدر اسکو پایا بعد اسکے اسپر حکم کیا اور پہر تو میرے اوپر مضمون کے دروازہ
کہل گئے جو شخص میرا سا معمول کریگا اوسکو میرا سا ادراک ہوگا پس جانا گیا کہ حق یہہ ہے کہ انقباض
محسوس ہوتا ہے اور اسبات مین شک نہین ہے کہ واسطے ہر ایک واحد کے اموار بعہ مین سے کہ
وہ دو حرکت اور دو سکون ہین زمانہ ہوتا ہے اور بعض زمانہ کو بعض زمانہ سے نسبت ہے اسواسطے
کہ مقدار ایک زمانہ کی کبھی مثل مقدار دوسرے زمانہ کے اور کبھی نصف اوسکے ہوتی ہے اور کبھی تہائی
ہوتی ہے اور کبھی ڈیوڑی ہوتی ہے اور توضیح اسکی یہہ ہے کہ یہہ نسبت مثل اوس نسبت کے ہے کہ جو
ایک عدد کو دوسرے کے ساتہہ ہوتی ہے کہ چار مثل چار کے ہین مثلاً اور تین نصف چہہ کا ہے
اور دو تہائی چہہ کا ہے اور چہہ مثل چار اور نصف چار کے ہین اور وزن نبض کا سبب ہے کہ چاہتے
اوسکے یہہ نبض درمیان دو زمانہ کے ازمنہ مذکورہ سے اور اسکو وزن اسواسطے کہتے ہین کہ وزن عبارت
ہے اوس سے کہ قیاس کیا جاوے کسی شئے کا ساتہہ کسی شئے کے تاکہ پہچانی جاوے وہ نسبت کہ درمیان ان
دونون کے ہے اور جسمین ہم کلام کر رہے ہین ایسا ہی ہے اطبا نے نسبت مین اختلاف کیا ہے
اسواسطے کہ بعض اعتبار کرتے ہین نسبت زمانہ حرکت کی ساتہہ زمانہ حرکت کی اور بعض نسبت زمانہ
سکون کے ساتہہ زمانہ سکون کی اور بعضے نسبت زمان حرکت اور سکون کے ساتہہ زمانہ حرکت اور
سکون کے اور اسے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حرکت انقباض کی محسوس ہوتی ہے اور شیخ نے اعتبار
کیا ہے وہ زمانہ کہ محسوس ہوتی ہے اوس مین حرکت یا نسبت اوس زمانہ کے کہ جسمین حرکت محسوس
نہین ہوتی جس وقت کہ یہہ پہچانا پس جاننا چاہئے ہر ایک سن کے واسطے حالت صحت مین مخصوص
اور واسطے اس نبض کے وزن معین ہوتا ہے کہ جو اوسکے سزاوار ہے پس اگر وہ وزن حاصل ہووا

توحید الوزن ہوتا ہے اور اگر غیر حاصل ہو تو ردی الوزن ہوتا ہے اصناف ردی الوزن کے تین ہین ایک یہہ کہ مجاز ہو وہ یہہ ہے کہ مشابہ ہو وزن سن دوسرے کا وزن سن دوسرے کے کہ جو اوسکے نزدیک ہو مثل صبی کے کہ ہو واسطے اوسکے وزن نبض شبان کا اور شبان کہ ہو واسطے اوسکے وزن صبیان کا یا وزن کہول کا اس قسم کا نام متغیر الوزن ہے دوسرے کا مشابہ الوزن ہے وہ یہہ ہے کہ مشابہ ہو وزن سن وزن سن دوسرے کے کہ جو اوسکے متصل نہو مثل صبی کے کہ ہو واسطے اوسکے وزن نبض شیوخ کا او شیخ کہ واسطے اوسکے ہو نبض صبیان کا تیسرے وہ ہے کہ خارج ہو وزن سے وہ یہہ ہے کہ نہ مشابہ ہو کسی سن کو مثل صبی کے کہ نہ ہووے واسطے اوسکے وزن کسی سن کا یہہ ردی ہے اسواسطے کہ یہہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ مزاج مین ضرر عظیم ہے کہ جو موجب ہے خروج نبض کا وزن سے اگر کوئی کہے کہ جو خارج وزن سے ہے اوسکو اصناف وزن سے کیون شمار کرتے ہین اسواسطے کہ کسی وزن نہین شامل ہوتا ہے مگر اوسکو کہ جسکے واسطے وزن ہو جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد خارج وزن سے وہ ہے کہ وزن اوسکا ردی ہو نہ وہ کہ اوسکے واسطے وزن ہی نہ ہو جیسا کہ جسکی آنکھہ ردی ہو کہا جاتا ہے کہ اوسکی آنکھہ نہین ہے اسکو ابن ابی صادق نے شرح مسایل مین ذکر کیا ہے۔

ل

اسباب نبض کے بیان کئے جاتے ہین حاجت نبض کے واسطے راحت پہونچانی حرارت غریزی کی ہے پس اگر حاجت بسبب زیادتی حرارت کے زیادہ ہوا ور آلہ یعنی شرائین بسبب نرمی کے ملایم ہوا ور قوت بھی موافق ہو تو نبض عظیم ہوتی ہے اگر تسپر بھی حاجت زیادہ ہو تو نبض مین عظیم کے ساتھہ سرعت بھی ہوتی ہے اور اگر اسسے بھی زیادہ ہو تو عظم و سرعت کے ساتھہ تواتر بھی ہوتا ہے اور اگر آلہ بسبب صلابت کے عاصی ہو تو سرعت صغر کے ساتھہ ہوگی نہ عظم کے ساتھہ اور اگر زیادہ حاجت ہے تو سرعت اور صغر کے ساتھہ تواتر بھی ہوگا اگر قوت ضعیف ہے تو نبض مین تواتر و صغر ہوگا اور صغر اسمین صلابت کی صغر سے زیادہ ہوگا

ح

احتیاج طرد۔ نبض کے واسطے ترویح حرارت غریزی کے ہوتی ہے حس اور سلئی کو تفسیر جید الوزن ردی الوزن

ذکر کیا وہ سبب عاصی ہے واسطے اوسکے اور احتیاج زیادہ اور کم ہوتی ہے بسبب حدت حرارت کے اُمر
اشتعال ہین یا ضعف اوسکے ہین یا اعتدال اوسکے ہین اور یہہ جسوقت کہ ناقص ہو تو حاجت ہوا کی تخفیف کثیر کی ہوتی ہی
اور جسوقت کہ ناقص ہو تو حاجت ہوائے قلیل کی ہوتی ہے اور اگر حرارت معتدل ہے تو حاجت ہوا کی باعتدال
ہوتی ہے پس اگر حاجت زیادہ ہے اور آلہ یعنی عرق مائل بسبب لینت کے مطاوع ہو اور قوت محرکہ نبض
کے قوی ہو تو نبض عظیم ہوگی اسواسطے کہ فاعل جبکہ قوی ہو تو تحریک کمال انبساط کی شرف ہوتی ہے اور
قابل غیر عاصی ہو اور ساعت کامل ہو تو فعل لامحالہ عظیم ہوگا پس اگر نہ ہو حرارت زیادہ اوسے کہ جو عظم کو
حاجت ہے تو نبض ایسی ہی ہوگی اور اگر اسے زیادہ ہو تو نبض ہین عظم کے ساتھہ سرعت بھی ہوگی پس اگر ہو
احتیاج ... سے کہ جو عظم و سرعت سے دفع ہو تو ایسے ہی ہوتی ہے اور اگر ہو زیادہ اسے تو نبض باوجود عظم
و سرعت کے متواتر بھی ہوتی ہے اور معنی اس کلام کے یہہ ہین کہ عظم پہلے ہوتا ہے سرعت کے اور وہ
پہلے ہوتی ہے تواتر کے اطبانے مثال اسکی اوس شخص سے دی ہے کہ جو واسطے کسی کام کے مشی کرے
یعنی چلے تو پہلے قدم کشادہ کرتا ہے بعد اوسکے سرعت کرتا ہے پہر دونون پانوٗن ہین تواتر ہوتا ہے
یہہ قاعدہ اطبا کا نبض ہین ہے اور استقرائی اسکو صحیح کیا ہے اور یہہ کل اوسوقت ہین ہوتے
ہین کہ جب تین امور جمع ہون یعنی زیادتی حاجت کی بہ سبب زیادتی حرارت کے اور ملایم ہونا
آلہ کا اور مساعدت قوت کی اور اگر آلہ بسبب صلابت کے عاصی ہو اور دوسرے دونون اُمر
اپنے حال پر ہون تو نبض ہین سرعت صغر کے ساتھہ ہوتی ہے سرعت تو اسواسطے ہوگی تاکہ بسبب سرعت
کے اوسکا کہ جو اوسکے عظم سے بسبب صلابت قابل کے فوت ہو گیا ہے اوسکا تدارک ہو اور صغر اسوجہہ سے
ہوگا کہ عرق صلب جیسا کہ کہلنا چاہئے نہین کہلتی ہے اور اگر ہووے حرارت زیادہ اوسے کہ دفع
کرتی ہے سرعت سے تو نبض متواتر ہوگی جیسا کہ گذرا اون کے قاعدہ سے اور جسوقت کہ قوی ضعیف
ہون اور دوسرے دو نو امر اپنے حال پر ہون تو نبض کو عظم حاصل نہین ہوتا اور نہ اوس ہین سرعت
پیدا ہوتی ہے پس ضرور ہے یہہ کہ نبض متواتر اور صغیر ہو اور صغر اس ہین صغر صلابت سے زیادہ ہوتا ہے
تواتر تو اسوجہہ سے ہوتا ہے تاکہ تدارک ہو اوسکا کہ جو اوسکے عظم اور سرعت سے فوت ہو گیا ہے

پس چند مرتبہ ایک مرتبہ عظیمہ یا دو مرتبہ سریعہ کے قایم مقام ہونگی مشابہت دی ہے اسکی اوس شخص کے حال سے کہ محتاج ہو بہاری - چیز کے اوٹھانے سے یعنی جسوقت کہ وہ ضعیف ہوتا ہے یعنی اوسکے اوٹھانے پر قادر نہین ہوتا ہے تو اوس چیز کے حصے کرتا ہے اور ہر ایک حصہ کو نقل کرتا ہے اور اوسکے نقل کرنے مین ہر ایک مرتبہ جلدی کرتا ہے اور صغیر ہونا ظاہر ہے اوسے کہ جو کہ ذر الکین صغر کا زیادہ ہوتا ہے صغر صلابت سے اسواسطے کہ قوی ہونا قوت کا اور لینت آلہ کے یہہ دونو عظم کے واسطے ضروری ہین لیکن ان دونون مین قوی ہونا قوت کا اسمین اعظم ہے اسواسطے کہ ایجاب یعنی واجب کرنا فاعل کا وہ تاثیر ہے اور استعداد قابل کہ وہ شرط ہے اور شرط فاعل سے جدا ہوتی ہے پس ضعف قوت کا زیادہ معین ہوتا ہے اوپر صغر کے صلابت آلہ سے —

ل

کبھی نبض بسبب دب جانے قوت کے نیچے مادہ غذائیہ کے یا مادہ خلطیہ کے صغیر ہوتی ہے جیسا کہ اول نوبت مین ہوتی ہے اگرچہ قوت اصل مین قوی ہو —

ح

دب جانا قوت کا نیچے مادہ کے صغر نبض کا سبب ہوتا ہے وہ مادہ غذائیہ ہو یعنی اوسے زیادہ ہو کہ جو اوسکی سزاوار ہے یا خلطیہ ہو جیسا کہ ہوتی ہے اول نوبت مین ہوتا ہے اور آخر مین خلاصی پاتی ہے قوت اوسے اور یہہ سبب صغر نبض کا اس وجہہ سے ہے کہ ثقل مادہ کا طبیعت کو کمال انبساط سے باندھتا ہے پس نبض صغیر ہوتی ہے اگرچہ قوت اصل مین قوی ہو اسواسطے کہ اگرچہ . . .
واسطے اوسکے فی نفسہ خلل نہ ہو مگر کبھی بسبب شاغل کے کمال فعل کا اوسسے خلاف ہوتا ہے فرق درمیان اوسکے کہ جو بسبب دب جانے قوت کے نیچے مادہ غذائیہ کے ہو اور اوسمین کہ جو بسبب دب جانے نیچے مادہ خلطیہ کے ہو یہہ ہے کہ غذا سے جب غذا ہضم ہو جاتی ہے زایل ہو جاتا ہے اگر کوئی کہے کہ ثقل غذا کا کہ جو موجب صغر کا ہے وہ جبکہ غذا معدہ کی طرف ورود کرتی ہے جب ہوتا ہے اسواسطے کہ جسوقت منہضم ہو جاتی ہے اور اوسسے متحد ہوتی ہے تو خون ہو جاتی ہے اور یہہ موجب

ثقل کا نہین ہے اسواسطے کہ ثقل بسبب جدا ہونے فضلات کے اور منحدر ہونے کل فضلون کے اپنی اپنی جگہ زایل ہوتا ہے معدہ کی قید ضرور چاہیے تھی یعنی جب غذا معدہ مین ہو تب ثقل ہوتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ سوال ضعیف ہے اسواسطے کہ یہہ حکم کلی نہین ہے کہ جب غذا معدہ مین وارد ہو تب ہی ثقل ہو اگر یہہ بات ہوتی تو اعتراض وارد ہوسکتا تہا جبکہ یہہ بات نہین ہے تو اعتراض وارد نہین ہوسکتا اسواسطے مصنف نے قد بعض کہا ہے کہ قد مضارع پر تقلیل کے واسطے آتا ہے جبکہ غذا جگر مین حاصل ہوتی ہے تب بھی ثقل ہوتا ہے بلکہ جبکہ اعضا کی طرف حاصل ہوتی ہے جب بھی ثقل ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ جب ثقل معدہ مین غذا کے حاصل ہونے سے ہوتا ہے وہ اظہر ہوتا ہے جبکہ غذا جگر مین حاصل ہوتی ہے اگرچہ فضلات اسوقت مین کم ہوتے ہین مگر ثقل اسوجہہ سے ہوتا ہے کہ جو خون اوسے جگر مین پیدا ہوتا ہے تو وہ بہ نسبت جگر کی قوت کے کہ جو اوسکی سزاوار ہے زیادہ ہوتا ہے عضو مین جو حاصل ہوتی ہے اُسکا بھی ایسا ھی حال ہے کہ بہ نسبت اوسکے کہ جو عضو کی قوت کے سزاوار ہے زیادہ ہوتا ہے اسوقت مین قوت قعود سے تکمیل انبساط کے نہین خارج ہوتی ہے نرمی نبض مین لسبب رطوبت کے ہوتی ہے۔

ن

نرمی نبض مین لسبب رطوبت کے ہوتی ہے۔

ح

مراد رطوبت سے رطوبت عروق کی ہے کہ لسبب رطوبت کے کہ جو بدن پر لسبب غذائے مرطب کے مستولی ہوتی ہے مثل اون غذاؤن کے کہ جو مولد رطوبات ہین مثل خمر کے یا لسبب مادہ مرخیہ کے ہوتی ہے مثل استسقا کے یا لسبب اور دوسرے امر کے ہوتی ہے مثل حمام معتدل کے کہ جو پانی شیرین مین کیا جائے اور رطوبت عروق کی موجب نبض کی نرمی کا اسوجہہ سے ہی کہ رطوبات سہل القبول ہے

ن

سختی نبض کی لسبب یبوست کے ہے اور کبھی بحران کے دنون مین لسبب تمدد کے کہ لسبب مادہ کے کسی طرف دفعتہً ہونیکی وجہہ سے ہوتا ہے سخت ہوتی ہے۔

ح

سبب نبض کی صلابت کا خشکی جرم عرق کے ہے کہ بسبب جفاف کے کہ مجففات سے حاصل ہوتا ہے ہوتی ہے اسواسطے کہ خشک بہچنے سے بہ مشکل دفع ہوتی ہے اور صلابت کا اور کبھی سبب ہے وہ متمدد ہوتا ہے جرم عرق کا اسواسطے کہ متمدد یعنی کہچے ہوئے شئے مشکل سے بہچتی ہے اسواسطے کہ یہہ زیادہ بہچنے کی محتاج ہے تاکہ بسبب بہچنے کے طویل ہو اگرچہ ہم سے کم اتنی تمدید بھی ہوگی کہ جتنی دو خط مستقیم کے دو نقطوں مین ہوتی ہے تب نبض مین تمدد ہوگا اور تمدد عروق کا کبھی بسبب بحران کے ہوتا ہے اسواسطے کہ طبیعت جسوقت مادہ کے دفع کرنیکا مثل قے اور رعاف کے ارادہ کرتی ہے تو اعضا اوسی طرف کہچتے ہین پس عرق مابض کو تمدد ہوتا ہے اگر کوئی کہے کہ کبھی بحران عرق سے ہوتا ہے اور اطبا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبض اسمین موجی ہوتی ہے پس بحران مین اسبابت کی قید کہ عرق سے نہ ہو ضرور ہونی چاہئے جواب اسکا یہہ ہے کہ امتداد کے لفظ کہنے سے یہہ اعتراض وارد نہین ہوتا اسواسطے کہ امتداد بحران عرقی مین نہین پایا جاتا قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بحران مراد نہین ہے اگر پایا جاوے تو ہم نہین تسلیم کرتے کہ عدم صلابت اور حصول اجتماع کا اس تقدیر پر ممنوع ہے ۔

ن

اختلاف نبض کا بسبب ثقل مادہ اور بسبب شدت ضعف کے ہوتا ہے اور اسی زیادہ ضعف نظام اور حسن وزن کو باطل کرتا ہے ۔

ح

اختلاف نبض کے دوامر مین اول ثقل مادہ کا طعام سے ہو یا خلط سے اول تو اسوجہہ سے کہ طبیعت متوجہ ہوتی ہے اوپر ہضم طعام کے اور فعل نبض سے منصرف ہوتی ہے پس حاجت اوسکی زیادہ ہوتی ہے پہر اوسکی طرف پہیرتی ہے فعل اوسکا زیادہ ہوتا ہے پس اختلاف عارض ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ طبیعت متوجہ ہوتی ہے اوپر پکانے اس خلط کے اور دفعہ کرتی ہے اسکو پہیرتی ہے نبض سے یہان بھی وہی تقریر ہے کہ جو بیان کی دوسرے قوت مین شدت سے ضعف ہوتا ہے طبیعت فعل

مستوی سے بے پروا ہوتی ہے یعنی فعل مستوی نہین کر سکتی اسواسطے کہ طبیعت پر بسبب ضعیف
ہونیکی عمل ثقیل ہوتا ہے بعد اوسکے کوشش کرتی ہے واسطے تدارک کے پس ایک وقت فعل ضعیف
کرتی ہے اور ایک وقت قوی یہیہ ہے مراد اختلاف سے ہے اور سبب اختلاف کا جسوقت افراط
سے ہو تو نظام نبض کا اور حسن وزن اوسکا باطل ہوتا ہے اسکو سوچنا چاہیئے تاکہ وہ وجہ کہ جو ذکر کی پہچانی جاوے

ن

اب اون نبضون کی قسمون کا بیان ہے کہ جنکے نام ہین عظیم و صغیر کا تو بیان کیا گیا۔

ح

جنکا نام مخصوص ہے وہ دس ہین ایک عظیم ہے دوسرے صغیر ہے اسکا تو بیان ہو چکا تیسرے
منشاری ہے چوتھے موجی ہے پانچوین دودی ہے چھٹے نملی ہے ساتوین ذنب الفار ہے آٹھوین
مطرقی ہے نوین ذوالفترت ہے دسوین واقع فی الوسط ہے ان آٹھونکا ذکر ترتیب وار بیان کیا جاتا ہے

ن

نبض منشاری نبض ہے سریع متواتر صلب کہ جس کے اجزا اوبہار اور گہراؤ اور تقدم اور تاخر اور
صلابت و لینت مین مختلف ہون

ح

سرعت اور تواتر اور صلابت کے معنی تو معلوم ہو چکے گہراؤ اور اوبہار مین اختلاف ہونے کے یہہ
معنی ہین کہ بعض اجزا اوسکے بلند ہون اور بعض نیچے ہون اور یہہ ہی سبب اس نبض کے منشاری
نام رکہنے کا ہے اسواسطے کہ منشار آرے کو کہتے ہین اور یہہ آرے کے دانتون سے مشابہ ہے
صاحب بستان الطبائے عرب نے کہا ہے کہ اسکو منشار نون سے نہ کہنا چاہیئے بلکہ ماشا ہمزہ سے کہنا چاہیئے
کہ کہتے ہین اشرب الخشبۃ بالمئشار چیرا مینے لکڑی کو آرہ سے یہہ وہ ہے کہ جو صاحب بستان الطبائے عرب
نے لکہا ہے لیکن مشہور نون کے ساتھ ہے اور تقدم اور تاخر کے یہہ معنی ہین کہ قبل وقت اپنے کے
یا بعد وقت اپنے کے عرق کے جز متحرک ہون اور اختلاف صلابت اور لینت کے یہہ معنی ہین کہ صلب

ہوناں بعض اجزا عرق کے اور بعض نہ ہون اور سبب اختلاف کا دو امر ہین اول تو اختلاف اوسکا ہے
جو بسبب سرعت جرم عرق ہین اخلاط سے مثل خون و بلغم و سودا و صفرا کی عفونت اور فجاجت اور نضج ہین
اسواسطے کہ عفونت موجب لینت اور سرعت انبساط اور کمال انبساط کے ہے اور نہونا اوسکا موجب
اسکی ضدون کا ہے اور نضج ان امور کے موجب ہے اور فجاجت موجب اسکی ضدون کی ہے دوسرے
ورم ہونا اعضائے عصبانی ہین ہے کہ جو موجب صلابت بعض اجزائے عرق کا ہوا اور بعض کا نہ ہو
اور اختلاف انکا صلابت اور لینت ہین موجب نبض کے اختلاف کا ہے شہوق اور غور ہین ایسی
نبض اصحاب ذات الجنب ہین ہوتی ہے اور اختلاف شہوق اور غور ہین اسوجہہ سے ہوتا ہے کہ
شرائین پر دو غشا محیط ہین ایک خارج سے دوسری داخل سے اور اغشیہ لیف عصبی اور لیف رباطی
سے بنے ہوئے ہین پس ان اعصاب ہین سے جو اعصاب موضع ورم سے متصل ہین بسبب زیادتی
ورم کے کہ حجم عضو ہین ہوتی ہے منجذب ہوتے ہین اور جو ان اعصاب سے متصل نہین ہین وہ منجذب
نہین ہوتے ہین پس بعض اجزا شرائین کے کہ جو محسوس ہوتی ہے منجذب ہوتے ہین اور بعض منجذب
نہین ہوتے پس جسکو امتداد ہوتا ہے وہ صلب ہوتے ہین اور جسکو امتداد نہین ہوتا ہی وہ لین ہوتے ہین

ن

موجی منشاری کے مشابہ ہے مگر اوس سے زیادہ ملایم ہے۔

ح

موجی نبض ہے سریع متواتر ہین اجزا اوسکے شہوق اور غور اور تقدم اور تاخر ہین مختلف ہوتے ہین اور
اسکا نام موجی اسوجہہ سے ہے کہ حرکت اوسکی بسبب اختلاف اجزائے عرق کے اونچائی اور نیچائی ہین
مختلف ہوتی ہے اور اسکا سبب لینت بھی ہوتی ہے پس کبھی اوپر کو ہوتی ہے اور کبھی نیچے کو بسبب لینت
کے موج کے حرکت کے مشابہ ہے اسیوقت کوئی شے سخت دریا ہین ڈالی جاتی ہے تو اوسمین دایرے
در دایرے [illegible] پیدا ہوتے ہین بعض بعض سے متصل ہوتا ہے اور اوسمین شہوق اور انخفاض اور
طول عرض اور [illegible] اور سرعت اور حرکت اور [illegible] ہین اختلاف ہوتا ہے یعنی کوئی اونچا ہوتا ہے

کوئی نیچا ہوتا ہے اور کسیکا عرض طویل ہوتا ہے اور کسی کا عرض قصیر ہوتا ہے اور کوئی بہت جلد حرکت کرتا ہے اور کوئی دیر مین حرکت کرتا ہے اور سبب نبض موجی کا ضعیف ہونا قوت کا ہے پس اگر آلہ کو ایک دفعہ حرکت نہین دیسکتی ہے بلکہ تہوڑی تہوڑی ایک کو بعد دوسرے کی حرکت دیتی ہے اور کبھی سبب اسکا افراط سے آلہ کا ملایم ہونا ہے اسواسطے کہ آلہ رطبہ کے اجزا حرکت مین یکسان نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ اوسکے اجزا کی ہیئت مختلف ہوتی ہے بخلاف خشک کے کہ آخر اوس کا اوس کے اول کی تحریک سے متحرک ہوتا ہے۔

ل

دودی موجی کے مشابہ ہوتی ہے مگر اوسسے صغیر ہوتی ہے۔

ح

نبض دودی وہ ہے کہ نبض موجی کے مشابہ ہوتی ہے مگر اوسسے صغیر ہوتی ہے اور سبب اسکا ضعف ہے کہ موجی سے زیادہ ہوتا ہے اور اوسکو دودی اسوجہہ سے کہتے ہین کہ یہہ مشابہ ہے حرکت مین اوس دودہ کے یعنی کیڑے کےکہ جسکے بہت پانوں ہون۔

ل

نملی دودی کے مشابہ ہے لیکن اوسسے صغیر اور شدید ہے تواتر اور ضعف مین۔

ح

نبض نملی بسبب اسکے کہ اوس مین دودی سے زیادہ ضعف ہوتا ہے اوسسے بہت صغیر ہوتی ہے اور تواتر اور ضعف اوسمین نہایت ہوتا ہے اور نملی اسکا نام اسوجہہ سے کہ چلنے مین نمل کے مشابہ ہے جاننا چاہئے کہ یہہ جو تعریفات کی ہین بطور رسم کے کی ہین اور غرض اسسے یہہ ہے کہ ایک قسم کی تمیز حاصل ہوجاوے اور جو شخص زیادہ تحقیق ان اقسام کی فرق کرنے کی دریافت کرنا چاہے وہ مطولات مین دیکھے

ل

ذنب الفار وہ نبض ہے کہ جو پہنچتی جائے عظم یا صغر کی طرف اور بعد اوس کے اپنی اصلی حالت پر پہرے

اور کبھی اوسے اوپر ہی منقطع ہوتی ہے یہہ ردی ہے۔

ح

ذنب الفار وہ نبض ہے کہ اختلاف مین داخل ہے شروع ہوتی ہے نقصان سے زیادتی کی طرف یا زیادتی سے نقصان کی طرف اول ذنب الفار کے مشابہ ہے اگر مبدا اوسکی طرف دقیق گردانین اور دوسری اوسکے مشابہ ہے اگر مبدا دوسری طرف گردانین اور اختلاف اوسکا مخصوص ہے عظم اور صغر کو اور وہ مشابہ ہے ذنب الفار کے اسواسطے کہ ذنب الفار کسیقدر غلیظ ہوتی ہے اور کسی قدر دقیق اور غلظت اور دقت عظم و صغر کے مشابہ ہین نہ سرعت اور بطو کے اور نہ قوت اور ضعف کے اسیواسطے مولف نے اس اختلاف کے ذکر پر اختصار کیا ہے اور مثال داخل ہونے کی اس مین یہ ہے کہ جو کہ اول اونگلی کے نیچے ہو مثلاً وہ عظم کی وجہہ سے علىحدہ ہے اور جو دوسری اونگلی کے نیچے ہو وہ اوسے کم ہے اور جو تیسری اونگلی کے نیچے ہو وہ اوسے کم ہے جو دوسری اونگلی کے نیچے تہا اور جو چوتہی اونگلی کے نیچے ہو وہ اوسے کم ہو کہ جو تیسری اونگلی کے نیچے تہا یا اسکے برعکس ہو اسیطرح قیاس کرنا چاہئے اور جسوقت کہ اختلاف سرعت اور غیر اوسکے مین ہو بعد اسکے یا تو رجوع کرے حال اوسکے کی طرف یا نہ کرے پس اگر رجوع کرے اوسکا نام ذنب راجع ہے اگر نہ رجوع کرے پس اگر منتفی ہو جاوے کہ حرکت محسوس نہ ہو اوسکا نام ذنب منقضی ہے ورنہ ذنب ثانی ہے پس جانا گیا کہ رجوع ذنب الفار مین معتبر نہین ہے جیسا کہ تمام کتب مین واقع ہے اور سبب نقصان سے زیادتی کی طرف شروع ہونیکا اجتماع طبیعت کا ہے اور سبب عکس کا استراحت طبیعت کے ہے اور غایت سے جو کہ نہ عود کرے مقدار اول کی طرف بلکہ اوپر ہی اوسے منقطع ہو جاوے یہہ اگر شروع ہو زیادتی سے طرف نقصان کے پس وہ ردی ہے اسواسطے کہ ضعف پر دال ہے اور یہہ ہی مراد مولف کی ہے اور اگر نقصان سے زیادتی کی طرف شروع ہو وہ ردی نہین ہے اسواسطے کہ ضعف پر دال نہین ہے۔

ن

مطرقی وہ نبض ہے کہ اونگلیون کو قرع کرے یعنی دہمک دے اور وہ کافی طور پر قرع نہین کرتے پس دوسری دہمک تمام کرتی ہے۔

ح

نبض مطرقی وہ ہے کہ قرع کرتی ہے اونگلیون کو پس مرکز کے جانب کسیقدر عود کرتی ہے اور قبل پہونچنے انتہائے مرکز کے عود کرتی ہے پس انبساط تمام ہوتا ہے اور یہہ مشابہ ہے ہتوڑے کی ضرب سے کہ وہ مضروب سے اوچہلتا ہے پس بلند ہوتا ہے اور اوسکا بلند ہونا ضارب کے ہاتہہ سے کم ہوتا ہے پس ضرب پہونچاتا ہی اوسکو دوسرے مرتبہ کبھی تیسرے مرتبہ ضرب پہونچاتا ہے جالینوس نے کہا ہے کہ مینے نبض مین عود دو مرتبہ پایا اور اطبانے اسمین اختلاف کیا ہے کہ یہہ نبضہ ایک ہے یا دو اختیار کیا ہے شیخ نے اول کو اور امام نے کہا ہے کہ یہہ اختلاف لفظی ہے اسواسطے کہ اگر نبض مین انبساط اور انقباض تمام شرط کرین تو مطرقی نبض واحد ہوتی ہے ورنہ دو نبضین ہوتی ہین اور وہ ہی قرین قیاس ہے اور سبب مطرقی کا یہہ ہے کہ قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو اور آلہ سخت ہو پس کمال انبساط مین تابع نہین ہوتا ہے بلکہ غایت سے اوپر سے منقطع ہوتا ہے پہر شدت حاجت کے قوت کو کہ جو اپنے فعل کو پورا کرے چاہتی ہے پس دوسری ضرب ملحق ہوتی ہے اور کبھی ہوتی ہے بسبب ضعف کے اسواسطے کہ قوت جسوقت کہ بسط شریان پر ایک دفعہ قوی نہین ہوتی ہے تو عارض ہوتا ہے واسطے اوسکے وقفہ درمیان نقطۂ مرکزیہ اور محیطیہ کے بسبب استراحت کے اور کبھی بسبب شاغل کے ہوتی ہے کہ بے پروا ہوتی ہے قوت کمال انبساط سے جیسا کہ عارض ہوتا ہے وقت قرع مضرط کے اور وقت زوال اوسکے کے تمام ہوتی ہے۔

ن

ذو الفترۃ وہ نبض ہے کہ جو ٹہر جائے اوسوقت جب اوسکی حرکت کی امید ہو۔

ح

ذو الفترۃ وہ نبض ہے کہ جو ٹہر جائے اوسوقت کہ جب اوسکی حرکت کی امید ہو جیسا کہ حسامت مین

ہوتاہے مثلاً پانچ مرتبہ کے ہوتاہے بعد تمام سکون داخلی کے بسبب مانع ہونے کے انبساط ثانی سے پس سکون دوسرا اول کے متصل ہوتاہے یا پانچ محیط کے ہو بعد سکون خارجی کے مثل ہسکے اور سبب اس کا ماندگی قوت کے اور استراحت اوسی قوت کی ہے یا یکایک عارض ہو پس نفس اور طبیعت اوسکی طرف دفعتہً مصروف ہوتی ہین مثل قرع مفرط کے ۔

ن

دافع فی الوسط وہ نبض ہے کہ جب اوسکے سکون کی امید ہو حرکت کرے ۔

ح

دافع فی الوسط وہ نبض ہے کہ جب اوسکے سکون کی امید ہو حرکت کرے جیسا کہ درمیان دو حرکتون کے ہوتاہے اسیواسطے اسکا نام واقع فی الوسط ہے اسواسطے کہ حرکت اوسکی واقع ہوتی ہے دو حرکتون کے وسط مین اور فرق درمیان اسکے اور درمیان مطرقی کے یہہ ہے کہ قرع ثانی جو واقع فی الوسط مین ہوتاہے بعد تمام ہونے انبساط اول کے اور قبل تمام اوسکے انقباض کے ہوتاہے اور قرع ثانیہ مطرقی مین جز ہے اوس انبساط کا کہ جو قرع اولی مین ہوتاہے اور سبب واقع فی الوسط کا حاجت ترویح کے شدت سے ہوتاہے کہ محتاج ہوتی ہے طبیعت طرف اس کے کہ حرکت دے اوسکو غیر وقت مین ۔

ن

فی البول۔

ح

جو یہان بیان کرنا چاہیئے وہ اول بات نبض مین معلوم ہو چکا اب جاننا چاہیئے کہ پانی طعام کے ساتھہ معدہ مین ملتاہے اور اوسکو پتلا کرتاہے اور اوسکو کیلوس کرتاہے بعد اوسکے اوسکے ساتھہ بطریق ماساریقا کہ جو مقعر کبد کے طرف ہین اور بطریق عروق شعریہ کہ جو اوسکے محدب مین ہین جگر کی طرف جاتاہے بعد اوسکے زیادہ تر تو جگر سے گردون کی طرف بطریق اوس عروق کے کہ جو

اوسکی طرف نازل ہے جاتا ہے بعد اوسکے گردہ سے مثانہ کی طرف جاتا ہے اور جو کسیقدر باقی رہا خون کے ساتہہ عروق مین جاری ہوتا ہے پہر رجوع قہقری کرکے مثانہ کی طرف آتا ہے اسواسطے جو حنا کا خضاب کرتا ہے پیشاب اوسکا رنگین ہوتا ہے اور جس شخص کو پسینہ زیادہ آتا ہے اوسکو پیشاب کم آتا ہے اور جس کو پسینہ کم آتا ہے اوسکو پیشاب کم آتا ہے جبکہ کل پانی مثانہ مین جمع ہوتا ہے اوسے احلیل اور فرج کیطرف منتقل ہوتا ہے وہان سے خارج کی طرف منتقل ہوتا ہے اسے کہ جو بیان کیا گیا دو امر جانے گئے ایک یہہ کہ پیشاب مین دو شے ہین ایک مائیت ہے کہ منفصل ہوتی ہے اکثر جگر مین اور یہہ فضلہ ہضم ثانی کا ہے اور ثقل اوسکی ساتہہ عروق مین مصاحب ہوتا ہے مگر کم ہوتا ہے اور یہہ فضلہ تیسرے ہضم کا ہے اور یہہ ثقل جو ہر ہے کہ اسکا نام رسوب ہے دوسرا امر یہہ ہے کہ ملاءمت ذاتیہ ہے واسطے پیشاب کے آلات غذا پر اور زیادہ تر واضح دلالت اوپر جگر اور مثانہ کے ہے اول پر بسبب اوسکے جدا ہونے کے جگر سے اور ثانی پر بسبب اوسکے ٹہرنے کے زیادہ تر مثانہ مین —

ش

اقسام اوس کے دلایل کے ساتہہ ہین —

ح

یہہ حصر استقرائی ہے —

ش

ایک رنگ ہے اور وہ پانچ طرح پر ہے اول زرد ہے پس بعض اون مین سے بسبب برودت کے تبنی ہے اور بسبب اعتدال کے اترجی اور اشقر اور ناصع ہین یہہ کل بسبب حرارت کے ہوتے ہین علی قدر مراتب

ح

مولف نے اجناس مین سے رنگ کی جنس سے شروع کیا اسواسطے کہ استدلال اوسکے ساتہہ اشہر ہے نزدیک جمہور کے اور احوال اس جنس کے پانچ ہین ایک اونمین سے زرد ہے اور پہلے زرد کو اسوجہہ سے بیان کیا کہ رنگ طبعی بول کا زرد ہے اسواسطے کہ اکثر رنگ کہ جو بول مین شایع ہوتا ہے زرد ہوتا ہے

اسواسطے کہ صفرا لطیف الاخلاط ہے بسبب اسکے مائیت تنگ مسالک مین نافذ ہوتی ہے اور جبکہ صفرا
مائیت سے زیادہ ملتا ہے تنفر پیدا ہوتا ہے مولف نے بول زرد کے واسطے طبقات ذکر کئے ہین بعض
اونمین سے بول تبنی ہے وہ وہ ہے کہ زردی اوسکی کم ہوتی ہے سفیدی کی طرف مایل ہوتی ہے جیسا
کہ گہاس کے پانی مین ہوتا ہے اسواسطے اسکا یہہ نام رکہا اور یہہ دونون دلیل برودت کی ہین اسواسطے کہ وہ
یا توبسبب کثرت مائیت کے ہوتا ہے یا بسبب قلت صفرا کے اور یہہ دونو دلیل برودت کی ہین اور
یہہ حکم اکثری ہے بسبب ممکن ہونے اسبات کے کہ ہووے بول تبنی بسبب مایل ہونے صفرا کے کسی
دوسری طرف لیکن یہہ کم ہوتا ہے اور بعض اون مین سے بول اترجی ہے یہہ وہ ہے کہ زردی اوسکی
اترج کے چہلکون کی زردی سے مشابہ ہو اور جس قدر تبنی مین صفرا ملتا ہے اوسے جب زیادہ ملتا ہے
تب یہہ رنگت حاصل ہوتی ہے یہہ دلیل اعتدال کی ہے شیخ نے کہا ہے کہ رنگ صحیح آدمیون کے پیشاب
کا کہ جو نضج پر دال ہے وہ اترجی ہے بعض اونمین سے رنگ اشقر ہے وہ وہ ہے کہ زردی اوسکی سرخی کی
طرف مایل ہو اور یہہ دلیل حرارت کی ہے اسواسطے کہ اشتداد صفرا کے زردی مین بسبب حرارت کے ہوتا ہے
بعض اونمین سے لون ناری ہے وہ وہ ہے کہ زردی اوسکی آگ کے رنگ کے مشابہ ہے اور مشرق
یعنی چمک دار ہوتا ہے اور اوسمین شعاعین ہوتی ہین مثل آگ کی شعاعون کے اسیواسطے اسکا نام ناری
ہے اور اصفر مشبع بہی کہتے ہین شیخ نے کہا ہے کہ یہہ رنگ مشابہ ہے رنگ زعفران کے اور یہہ اسبات پر
دلالت کرتا ہے کہ اسمین حرارت اوسے کہ جسقدر اسقر مین ہوتی ہے زاید ہے بعض اونمین سے لون احمر
ناصع ہے یعنی خالص اسکا نام زعفرانی ہے اسواسطے کہ لون اوسکا زعفران کے مشابہ ہے بخلاف
ناری کے کہ وہ رنگ زعفران کے مشابہ ہے اور یہہ حقیقت مین طبقات صفرت مین سے ہے
لیکن اوسکی زردی پر سرخی ہوتی ہے اور وہ سرخی جیسے کہ ناری مین ہوتی ہے اوسے زاید ہوتی ہے یہی
مراد اوسکی خالص ہونے سے ہے اسواسطے کہ صفرت اوسکی جبکہ مغلوب ہوتی ہے تو بمنزلہ معدوم کے ہے اور
اور یہہ رنگ نزدیک شیخ و صاحب کامل اور مولف کی اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ اسمین حرارت ناری
سے زیادہ ہے ابن ابی صادق نے کہا ہے کہ حرارت ناری مین زیادہ ہوتی ہے اور دلیل اسپر یہہ ہے کہ

حمرت اسابت پر دلالت کرتی ہے کہ خون اسمین ملا ہے اور صفرت اسابت پر دلالت کرتی ہے کہ صفرا اس مین ملا ہے اور صفرا آخر ہے دم سے جواب اسکا یہہ ہے کہ حمرت زعفرانی خون کے ملنے کی وجہہ سے نہین ہے اسواسطے کہ اوسمین قوت متشرقہ ہوتی ہے اور حمرت دم کی حمرت قانع ہے اور حمرت زعفرانی کی شدت لون صفرا سے ہوتی ہے ۔

ن

دوسرے سرخ ہے بعض اونمین سے اصہب ودودی اقتم ہے کل یہہ بسبب غلبہ دم اور حرارت کی ہوتی ہین اور کبھی بول احمر بسبب برودت کے ہوتا ہے جیسا کہ فالج وسوء القنیہ مین کہ ان مین بسبب جگر کے ضعیف ہونے کی ماہیت دم سے جدا نہین ہوتی اور کبھی بسبب درد کے ہوتا ہے جیسا کہ قولنج مین ہوتا ہے

ح

اصل ثانی اصول مین سے لون احمر ہے اور یہہ بسبب غلبہ دم اور حرارت کے ہوتا ہے اور مولف نے واسطے اوسکے طبقات ذکر کئے ہین بعض اونمین سے اصہب ہین وہ وہ ہے کہ اوسمین حمرت ضعیفہ ہو قریب سفیدی کے اور جو دم کہ اوسکو واجب کرتا ہے وہ رقیق ہوتا ہے بعض اونمین سے وردی ہے وہ وہ ہے کہ اوسمین اصہب کی حمرت سے حمرت زیادہ ہو اور جو دم کہ اسکا موجب ہے وہ غلیظ ہوتا ہے اور بعض اونمین سے اقتم ہین وہ وہ ہے کہ اوسمین حمرت کدرہ ہو اور جو دم کہ اسکا موجب ہے وہ اغلظ ہوتا ہے اور دلالت اس اقسام کی حرارت پر اکثری ہے اور کبھی بول احمر ہوتا ہے بسبب برودت کے ... جیسا کہ فالج وسوء القنیہ مین ہوتا ہے اور جیسا کہ درد مین کہ جو بسبب مادہ باردہ کے ہوتا ہے مثل قولنج کے کہ جو حادث ہو مادہ بلغمیہ مین سے فالج اور سوء القنیہ مین باوجود اسکے کہ امراض مواد باردہ سے متولد ہوتی ہین سبب حمرت کا یہہ ہے کہ کبد ان دونون مین ضعیف ہوتا ہے پس وہ ماہیت کو دم سے اچھیطرح جدا نہین کرتا اور یہہ اوس فالج مین کہ جو شق ایمن مین پڑے واضح ہے اور جو بائین شق مین ہو وہان اس وجہہ سے ہوتا ہے کہ برودت بسبب ضعیف ہونے عروق کے مستولی ہوتی ہے پس وہ خون کو جذب نہین کرتین پس دم کبھی مائیت سے جدا نہین ہوتا اور قولنج مین

اسواسطے ہوتا ہے کہ وجع موجب اضطراب ارواح ہے بسبب مقاومت اور اضطراب کے بدن گرم ہوتا ہے اور سخونت بدن کی مواد کو تحلیل کرتی ہے اور مخلوط کرتی ہے اور سکو لوں مین پس اگر ہو یہہ خلط خون تو پیشاب سرخ ہوتا ہے یہہ ہی مراد ہے اوس مثال سے کہ جو بیان کی اور اگر غیر اسکے ہو تو بول احمر نہین ہوتا ہے یہہ بحث سے خارج ہے ۔

ل

ناری اسبابت پر دلالت کرتا ہے کہ احمر سے اسمین زیادہ حرارت ہے اسواسطے کہ صفرا مین خون سے زیادہ حرارت ہے

ح

یعنی ناری طبقات صفرت مین سے ہے اور اسپر دلالت کرتا ہے کہ اسمین حرارت تمام طبقات حمرت سے زیادہ ہے اسواسطے کہ ناری بسبب اختلاط صفرا کے ہوتا ہے اور حمرت بسبب اختلاط خون کے ہوتی ہے اور صفرا مین خون سے حرارت زیادہ ہے اسواسطے کہ خون مین مائیت ہوتی ہے پس پس وہ اوسکی تیزی کو توڑ دیتی ہے اور نیز غالب ہے صفرا پر طبع ناری اور دم پر طبع ہوائی اور حرارت نار کی اشد ہوتی ہے حرارت صفرا سے بسبب خلقت کہ جسکی حکمت الٰہی مقتضی ہے ۔

ل

تیسرے اخضر ہے یعنی سبز رنگ مثل پستئی اور نیلنجی کی مثل فستقی و نیلنجی کے اور یہہ دونو بسبب برودت منجمد کے ہوتی ہین اور یہہ دونون گرکون مین منذر فالج تشنج ہین مثل زنجاری اور کراثی کہ یہہ دونون بسبب افراط حرارت محترقہ کے ہوتی ہین

ح

اصل تیسرے اصول رنگ مین سے اخضر ہے اور اسکے چار طبقے مؤلف نے بیان کئے ہین بعض انمین سے پستئی ہے اور وہ وہ رنگ ہے کہ سبز ہو اور اوسمین کسیقدر زردی ہو اور یہہ برودت جمانی والی پر دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ یہہ رنگ بسبب سواد کے صفرت کے ساتھہ ملنے سے حاصل ہوتا ہے اور سواد برودت سے حاصل ہوتی ہے لیکن برودت اسمین قوی ہوتی ہے او پستئی اور

نیلاہی لڑکون مین منذر فالج وتشنج کے ہین اسواسطے کہ رطوبت لڑکون کے بدن مین غالب ہوتی ہے اور
یہہ دونون قسمین بول کی برودت پر دلالت کرتی ہے پس جسوقت کہ یہہ برودت اس رطوبت سے
ملتی ہے اوسکو جما دیتی ہے اور اوسکی قوتین ضعیف ہین اسکے دفعہ سے عاجز ہوتی ہین پس اعصاب اوسکی
متالم ہوتے ہین پس اگر وہ اوسمین نفوذ روح کے مانع ہے پس وہ مراد فالج سے ہے اور اگر وہ اس
رطوبت سے ممتلی ہوگئی ہین تو وہ عرض مین زیادہ ہوتی ہین اور طول مین ناقص ہوتی ہین
یہہ مراد تشنج سے ہے بعض اونمین سے لون زنجاری ہے اور بعض اونمین سے لون کراثی ہے اور یہہ
دونو دلالت کرتے ہین اوپر افراط حرارت محترقہ کے اور فرق درمیان ان دونون کے یہہ ہے
کہ زنجاری بسبب اسکے کہ اوسمین حرارت کی شدت ہوتی ہے سفیدی کی طرف مایل ہوتا ہے اور
اسکی وجہہ اخلاط کی فصل مین مذکور ہوئی —

ل

چوتھے سیاہ ہے اور یہہ کبھی بسبب زیادہ جل جانیکے ہوتا ہے اگر ہمراہ سیاہی کے زردی ہو یا پہلے
اوسکے قوی رایحہ آیا ہو اس سبب سے ہوتا ہے یا بسبب جمود کے ہوتا ہے اگر اوسکے ساتھ کمودت
ہو یا رایحہ نہ ہو یا بسبب حرکت کرنے مادہ سوداویہ کے ہوتا ہے جیسا کہ بحران مین ہوتا ہے یا بسبب
تناول کرنے رنگین چیزون کے ہوتا ہے مثل شراب سیاہ کے

ح

اصل چوتھے اصول لون مین سے سیاہ ہے مولف نے اسکے کئی سبب بیان کئے ہین اول تو زیادتی
احتراق کی سے اور یہہ اس سبب سے ہوتا ہے کہ بدن مین صفراے حاد ہو پس یہہ اوس مایت کو
کہ جو بول مین اخلاط سے مخلوط ہوتی ہے جلاتا ہے اور سبب احتراق حرارت سے سیاہ ہونے کا
یہہ ہے کہ جز رطوبت مین سے بعد احتراق کے اوسمین باقی رہتی ہے وہ مانع پراگندہ ہونیکی ہوتی ہے جو کہ ہوتی ہے
طرف سطح ظاہر کے پس نہین نفوذ کرتی ہے ضو اوسمین پس سیاہ ہوتا ہے اسواسطے کہ کثافت سبب
سیاہی کا ہے دیکھو یہہ بات کوئیلے مین ظاہر ہے اور علامت سودا کی کہ جو اس سبب سے حاصل ہوتا ہے

دوامر ہین ایک یہہ کہ اوسکے ساتہہ صفرت ہو اور مایل ہو طرف زعفرانیت کے دوسرے یہہ کہ پہلے بول
قوی الرایحہ آیا ہو یا اسرآیا ہو اس قسم مین احتراق احلیل مین اور لینت اور اشتعال بدن مین ہوتا ہے
دوسرے یہہ کہ جمود ہو یعنی یہہ کہ پایا جاوے بدن مین مادہ باردہ اور یہہ مادہ باردہ جمادی
اوسکو کہ جو بول مین مائیت مخلوط ہو اخلاط سے اور یہہ سیاہ اسواسطے ہوتا ہے کہ ابخرے سطح مین
مستراکم ہوتے ہین پس جسم کثیف ہوتا ہے پس سیاہ ہوتا ہے اسیواسطے وہ پہل کہ جنکو برودت
پہونچتی ہے سیاہ ہوجاتے ہین دوسرے یہہ کہ پہلے بول اصفر عدیم الرایحہ آتا ہو یا ذورایحہ آیا ہے
یہہ دلالت کرتا ہے برودت پر مثل حموضت کے تیسرے یہہ کہ مادہ سوداویہ کو حرکت ہو یعنی
حرکت دے طبیعت بر سبیل بحران اور تنقیہ کے اور خارج کرے اوسکو بطریق پیشاب جیساکہ حمیات
سوداویہ اور امراض طحال مین ہوتا ہے علامت اوسکی یہہ ہے کہ بحران کے روز ہوا اور پیچھے اوسکے خفت
ہوا اور پہلے اوسکے وہ علامات ہون کہ جو نضج مادہ پر دلالت کرین اسواسطے کہ حصول بحران کا قبل نضج
کے خصوصًا بول مین محال ہے چوتھے یہہ کہ اشیاء رنگ دار تناول کے ہون مثل شراب سیاہ کے
یعنی اس مین طبیعت عمل نہین کرتی ہے پس وہ بعینہ بول کیساتہہ خارج ہوتی ہے اور طبیعت
اس مین عمل یا تو بسبب سقوط قوت کبد کے نہین کرتی ہے اور یہہ ردی ہے یا اس سبب سے نہین
کرتی کہ وہ مقدار سے زیادہ ہوتا ہے اس مین اندیشہ نہین ہے اسواسطے کہ یہہ دلالت کرتا ہے اوپر
قوت طبیعت کے اوپر دفعہ اوسکے

ن

پانچوین سفید ہے بعض اون مین سے حقیقی ہین مثل دودہ کے رنگ کے اور یہہ دلالت کرتا ہے
اوپر غلبہ بلغم اور برودت اور پگھلنے چربی اور اعضائے اصلیہ کے جیساکہ آخر دق مین ہوتا ہے اور بعض
اونمین سے شفاف ہے اور اسکو مجازًا سفید کہتے ہین یہہ یا تو اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ تصرف پانی مین
نہین ہوا ہے اور یہہ ردی ہے کہ نضج نہین ہوا یا اوپر سدہ کے دلالت کرتا ہے کہ وہ مانع نفوذ صابغ ہے

ح

اصل پانچوین اصول لون مین سے سفید ہے اور تقسیم کے ہے مولف نے اسکی طرف دو قسمون کے اول
مفرق بصر ہے مثل دودھ کے رنگ اور کاغذ کے رنگ کے اور یہہ شفاف نہین ہوتا ہے اور اسمین
بصر نفوذ نہین کرتی ہے یعنی جو شئے پرلی طرف ہے وہ اسمین سے نہین دکھلائی دیتی ہے اور اطلاق
سفیدی کا اسپر حقیقتاً ہے نہین پایا جاتا ہے لون مین مگر ساتھہ غلظت کے اور یہہ دلالت کرتا ہے اوپر غلبہ بلغم اور
برودت کے اور بلغم وہ خام اور لزج اور غلیظ ہوتا ہے کہ بول مین ملجاتا ہے اور اسکو رنگ کا فائدہ
دیتا ہے اور برودت بلغم سے جدا نہین ہوتی ہے یا ذوبان   پر دلالت کرتا ہے اور نکلنے والے
شے یا تو شحم ہے یا سمین ہے اور علامت اوسکے یہہ ہے کہ لون مین باوجود سفیدی کے چکنائی ہو اور
سبب اوسکا حرارت قویہ ہے کہ بدن کی چکنائی کو پگہلاتی ہے اور یہہ پگہلی ہوئی شئے قارورہ مین
جم جاتی ہے یا وہ نکلے گی کہ جو اعضائے اصلیہ پر ہوگی اسواسطے کہ وہ شدید البیاض ہوتی ہے اور یہہ
آخر دق مین ہوتا ہے اور علامت اوسکی ذبول اور ضمور قوتے کی اور یہہ کہا ہے محمد بن ذکریا نے کہا ہے کہ اوسکی ساتھہ
مین شدید بھی ہوتا ہے اور سبب اسکا افراط حرارت ہے دوسری قسم بول شفاف ہے جاننا
چاہیئے کہ شفاف کی دو قسم ہین ایک تو وہ ہے کہ اوسکو کوئی رنگ ہی نہ ہو جیسے ہوا اور اجرام فلکیہ
ہین اور جو اوسکے پرلی طرف ہو وہ پوشیدہ نہ ہو یعنی دکھلائی دے دوسرے یہہ کہ اوسمین کسیقدر رنگت
ہو مثل پانی صافی کے اور اسمین جو چیز پری ہے وہ دکھلائی دیتی ہے مگر جیسے پہلے مین دکھلائی دیتی ہے ایسے
دکھلائی نہین دیتی اول کو ابیض نہین کہتے اسواسطے کہ اوسمین کوئی رنگ نہین ہے اور دوسرے کو ابیض
کہتے ہین اور اسکو ابیض کہنا جائز ہے اسواسطے کہ فی نفسہ اوسکا رنگ ہے اسواسطے اس مین دکھلائی نہین
نہین دیتا بخلاف ہوا کے مثلاً اور شعاع اوسسے منعکس ہوتی ہے اور ہوا سے شعاع منعکس نہین ہوتے ہین
اور وجہہ مجاز یہہ ہے کہ مثل اس شفاف کے کہ جسوقت ان کو تکاثف عارض ہو یا متفرق ہو طرف
اجزائے صغار کے تو اس سبب سے سطح اوسکا زیادہ ہوتا ہے اور وہ سفید دکھلائی دیتا ہے تکاثف
وہ کہ جسوقت پانی جم جاتا ہے اور تفرق وہ ہے کہ جب پانی کی جہاگ اوٹھا وین عارض ہوتا ہے
جیساکہ عارض ہوتا ہے زجاج کو جسوقت کہ پیسا جائے اور آدمیون نے گمان کیا ہے کہ سفیدی پانی نہین

اور زجاج مین موجود ہے اوسے تکاثف اور تفرق ظاہر ہوتا ہے یہہ قسم بیاض لون کی یا تو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پانی مین تصرف ہی نہین ہوا ہے اسواسطے کہ رنگ پانی کا سفید ہے اس معنی سے اور یہہ ردی ہے یعنی نخچگی سے پاس ہے اسواسطے کہ دلالت کرتا ہے اوپر فساد حال جگر کے اور بطلان ہضم بسبب مستولی ہونے برودت کے اسواسطے کہ اگر ہوتا ہے اوسمین ہضم تو مخالط ہوتا ہے بول مین فضول ہضم کبدی سے اور یہہ موجب اوسکی رنگت کا ہے اور ہم کہتے ہین کہ بطلان ہضم کبدی کا بسبب برودت کے ہے اسواسطے کہ اگر بسبب حرارت کے ہوتا تو یہہ حرارت بول کو اخضر کر دیتی۔۔ اور جو اوسکو ابیض فرض کیا ہے یہہ خلاف ہے اور جسوقت کہ ہضم بسبب برودت کے باطل ہے تو نضج سے پاس ہوتی ہے یا بسبب سدہ کے ہوتا ہے کہ مانع نفوذ صابغ ہوتا ہے پس خارج ہوتا ہے بول پانی کے رنگ پر یہہ ظاہر ہے۔

ل

دوسرے قوام ہے پس رقیق ہونا بسبب نہ ہونے نضج کے ہے خصوصًا لڑکون مین اور یہہ لڑکون مین بہت ردی ہے اسواسطے کہ لون طبعی انکا غلیظ ہے یا رقیق ہونا بسبب سدون کے یا بسبب زیادہ پینے پانی کے ہوتا ہے اور غلیظ بسبب نہ ہونے نضج کے ہوتا ہے یا کم ہونے نضج خلط کے ہوتا ہے کہ وہ خلط بہت غلیظ ہو اور فرق ان دونون مین اس طرح سے۔۔ زیادہ غلیظ ہونا خلط کا مقدم ہوگا اور پیشاب کا معتدل القوام ہونا بسبب نضج کے ہے۔

ح

بول بحسب قوام یا تو رقیق ہوتا ہے یا غلیظ یا معتدل اسواسطے کہ یا تو اوسکا قوام مائیت کے قوام سے زیادہ نہ ہوگا یا ہوگا اول رقیق ہے اور دوسرے کا قوام یا تو ایسا ہوگا کہ مشکل سے سیلان ہوگا یا نہ ہوگا اول غلیظ ہے اور ثانی معتدل ہے رقیق کئی امر پر دلالت کرتا ہے اول عدم نضج پر برابر ہے کہ حالت صحت مین ہو یا حالت مرض مین اسواسطے کہ نضج مین یہہ بات ضرور ہے کہ فائدہ دے مائیت کو قوام کا یعنی مواد نضجیہ سے مائیت مین ملے اور اگر ایسا قوام کہ جو فرض کیا ہی نہ ہوگا تو اوسکو نضج ہی نہ ہوگا اور یہہ وقت بحران کے

بعد ان تدریج کے منذر بالعکس ہے یعنی مرض کے لوٹنے کا منذر ہے بسبب دلالت کرنے اوسکے عصیان ہوا
پر اور دلالت رقت بول کی عدم نضج پر لڑکون مین غیر ان کے سے خوفناک ہے اسواسطے کہ رطوبت اونکی
ابدان پر غالب ہوتی ہے پس نہ ملنا کسی شئے کا اوسے یعنی رطوبت سے بول مین اوسکے نہایت
عاصی ہونے پر دلالت کرتا ہے اور ایسا پیشاب لڑکون مین بہ نسبت اورون کے اردی ہے اسواسطے
کہ لڑکون کا پیشاب طبعی دو وجہ سے اغلظ ہے اول تو ان مین رطوبات زیادہ ہوتے ہین جیسا کہ معلوم
ہو چکا دوسرے یہہ کہ بدن اونکی رطوبات کو جذب کرتے ہین اسواسطے کہ اونکو واسطے نمو کے بہت
احتیاج ہوتی ہے پس جسوقت کہ اونکے بدن رطوبات کو جذب کرتے ہین تو بول اونکا بہت غلیظ
ہوتا ہے اسواسطے کہ مایت اونمین بسبب کثرت جذب بدن کے کم ہوتی ہے پس فضول بہ نسبت
اس مایت قلیلہ کے کثیر ہوتا ہے پس جانا گیا کہ لڑکون کا پیشاب طبعی بہت غلیظ ہے جسوقت کہ ایسا
ہے تو رقت پیشاب کی ان مین اردی ہے بسبب اسکے کہ یہہ اسبابت پر دلالت کرتے ہین کہ یہہ
حالت طبعی سے دور ہین دوسرے یہہ کہ مجری مین سدہ پڑ جاوے کہ اوسکی شان سے ہے کہ نفوذ
ہوا وسمین وہ کہ جو بول کو غلیظ کرے جب سدہ پڑ جاتا ہے تو پانی کو رقیق خارج کرتا ہے اور جسقدر
کہ سدہ قوی ہوگا اوسیقدر پیشاب زیادہ رقیق ہوگا اور موضع سدہ کا ثقل اور تمدد سے جانا جاتا ہے
جہان ثقل اور تمدد ہو وہین سدہ سمجھنا چاہئے تیسرے پانی کے زیادہ پینے سے ہوتا ہے اسواسطے کہ
جو شئے کثیر پانی مین ملیگی وہ بانسبت اوسکے قلیل ہوتی ہے پس پانی اوسکو مثلا کرتا ہے اور نیز طبیعت پانی
کثیر کے بدن مین باقی رہتی ہے قادر نہین ہوتی کہ پانی مین کوئی شئے کہ جو گاڑھا کرے مخلوط ہو طبیعت
قبل ملنے کسی شئے کے اوسکو بھیجتی ہے پہچانا جاتا ہے کثرت بول سے اور پہلے بکثرت پانی پینے سے
اور غلیظ دو امر پر دلالت کرتا ہے اول عدم نضج پر اسواسطے کہ غلیظ بسبب اخلاط کے فضول کی ہوتا
ہے اور یہہ فضول یا تو رقیق ہوتے ہین یا غلیظ اول کے ہونیکا تو کوئی طریقہ نہین ہے اسواسطے کہ فضول
رقیقہ اپنی ذات سے بول کو غلظت کی طرف نہین پہونچاتے ہین اس معین ہوئی یہہ بات کہ ہووین
یہہ فضول غلیظ اور غالب یہہ ہے کہ یہہ نضج نہین ہوتی اسواسطے کہ نضج کو اعتدال قوام لازم ہے دوسرے

کہ جو اخلاط نہایت غلیظ ہون اونکو نضج ہوا ہے یہہ نادر ہے اور غالب امر اول ہے اور خلط غلیظ مین نہایت غلظت کی قید اسوجہہ سے کی ہے کہ جو غایت غلظ مین نہ ہو اوسمین بول معتدل ہوتا ہے اور فرق درمیان غلظ کے کہ جو بسبب عدم نضج کے ہے اور درمیان اوسکے کہ جو بسبب نضج غلیظ کے ہو نہایت غلیظ ہے تامل کرنے سے بول سابق مین پہچانا جاتا ہے اسواسطے کہ اگر وہ اغلظ ہو تو جانا جاتا ہے کہ رقت اوسکی بسبب نضج کے ہے اور اگر نہ ہووے ایسا تو جانا جاتا ہے کہ غلظ بسبب عدم نضج کے ہے اور پیچھے بول کے قسم ثانی مین خفت ہوتی ہے نہ اول مین اور معتدل دلالت کرتا ہے نضج پر کہ دفع کے واسطے آمادہ ہوتا ہے اور جو کہ دفع کے واسطے آمادہ ہو وہ معتدل ہے اسواسطے کہ غلیظ عاصی ہوتا ہے اور پر طبیعت کے تنگ ہوتی ہین اوسکے راستے اور رقیق عضو نشرب کرتا ہے اور منافذ عضو مین داخل ہوتا ہی اور مشکل سے اوسے جدا ہوتا ہے پس نضج کو اعتدال قوام کا لازم ہی یہہ ہی مطلوب ہے۔

ن

تیسرے صفائی اور کدورت ہے پس صاف ہونا بسبب نضج اور سکون اخلاط کے ہوتا ہے اور کدورت بسبب عدم نضج کے اور متحرک ہونے اخلاط کے ہوتی ہے اسواسطے کہ نضج کے تابع قوام کا مستوی ہونا ہے اور کبھی کدورت بسبب سقوط قوت اور ورم باطنی کے ہوتی ہے اور جو کدورت کہ پراگندہ ہو وہ منذر اوس دردسر کا ہے کہ جو ہوچکا یا آگے کو ہوگا اور غلیظ کدر سے بسبب مستوی ہونے قوام کے جدا ہوتا ہے اور کبھی ہوتا ہے غلیظ صاف مثل انڈے کی سفیدی کے۔

ح

بول یا تو کدر ہوتا ہے یا صاف ہوتا ہے اور کدورت جب اجزائے ارضیہ پانی مین مل جاتے ہین حادث ہوتی ہے اور یہہ ملنا یکسان نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ جسوقت ایسے ملین کہ ایک کو دوسرے سے تمیز نہ ہو تو یہہ کدورت نہین ہوتی بلکہ وہ غلظت ہے پس اسوقت مین ایک کو دوسرے سے تمیز ہوتی ہے مگر تمیز تام نہین ہوتی اگر تمیز تام ہو کہ اجزائے ارضیہ راسب ہون اور مایہ طافی ہون تو یہہ کدورت نہین ہے بلکہ ارضیہ پانی مین متشبث ہوتی ہین اور اوسے پانی مین متفرق ہوتی ہین

اور ایسا وہان ہوتا ہے کہ جہان ریح اونکو متفرق کرے اسواسطے کہ طبع اجزائے ارضیہ سے ہے کہ پانی سے جدا ہون اور نیچے کو بیٹھ جائین اور ضرور ہے کہ ہووے اس حیثیت سے کہ مجموع اُسکا مختلف الاجزا ہو لطافت اور غلظت مین یہانتک کہ ہووین اجزائے ارضیہ کہ جو محسوس ہون غلیظ اور اجزائے باقیہ کہ جو محسوس ہون لطیف ہون لیکن بلا تعین ہون اسواسطے کہ بول مختلف الاجزا غلظ اور رقت مین جسوقت کہ ایسا ہو کہ نظر اوس کی کل مین نفوذ تام کرے وہ کدر نہین ہے بلکہ ضرور ہے کہ اجزائے ارضیہ اوسمین جمع ہون اور ملون ہون ساتھہ دوسرے رنگ کے اور مانع شفافیت ہون اور بول کدر کبھی غلیظ ہوتا ہے اور دوسرا اکثر ہوتا ہے اور ہر ایک بول یا تو متشابہ الاجزا ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے اول محال ہے کہ کدر ہووے دوسرا یا تو ایسا ہوتا ہے کہ بعض اجزا اوسکے نگاہ کو نفوذ سے مانع ہون یا نہین ہوتا ہے اول کدر ہے اور باقی کدر نہین ہے اور اسی سے ہی جانے گئے معنی کدر اور صافی کے اور صفا علامات نضج اور سکون اخلاط کی ہے اور کدورت علامت عدم نضج اور ثوران اخلاط کی ہے اس واسطے کہ نضج سے مطلوب ذاتی آمادہ ہونا مادہ کا ہے واسطے ورم کے تابع ہے اوسکے مستوی ہونا قوام مادہ کا اسواسطے کہ غلیظ اور رقیق دفع نہین ہوتا اول کا تو جاری ہونا مشکل ہے اور راستے اُسے تنگ ہوجاتے ہین اور دوسرا یعنی رقیق داخل ہوتا ہے خلل عضو مین کہ جو اوسکو محصور ہے اور اوسکے حال ہے پس مشکل ہوتا ہے اوپر طبیعت کے دفع اوسکا اور کبھی ہوتی ہے کدورت بسبب سقوط قوت کے یا بسبب ورم باطنی کے اول بسبب دو وجہہ کے ہوتی ہے اول یہہ کہ قوت جسوقت ساقط ہوتی ہے تو امساک رطوبات سے عاجز ہوتی ہے پس بنفسہا خارج ہوتا ہے اور اکثر وہ کہ خارج ہوتا ہے اوس سے اسوقت مین ارضیت غلیظ خارج ہوتی ہے اسواسطے کہ وہ ثقیل ہوتا ہے پس بول مکدر ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ قوت جسوقت کہ ساقط ہوتی ہے برودت مستولی ہوتی ہے پس جاتی ہے اجزا کو کہ جو بول مین ملتی ہین پس مکدر ہوتا ہے بول بسبب ان اجزا کے مثل برودت خارجی کے کہ بول مین کدورت کرتی ہے اسواسطے کہ مکدر کرتی ہے بول کو برودت کہ پہونچتی ہے اوسکو بعد خروج کے یعنی جو اجزا لطیف ہین وہ اوڑجاتے ہین پس پہونچتی ہی اوسکو برودت اور جاتی ہے پس مکدر ہوتا ہے بول بسبب محسوس ہونے

اجزائے مختلفہ کا اوسمین اون وجہہ پر کہ اوسکو تعریف کدورت مین بیان کیا اور دوسرا ظاہر ہے اسواسطے کہ ورم جسوقت کہ منفجر ہوتا ہے تو مدہ بول مین مختلط ہوتا ہے پس اوسکو مکدر کرتا ہے جیساکہ ورم مثانہ اور درد گردہ اور ورم جگر مین ہوتا ہے اور بول ہین کدر منشور یعنی پراگندہ وہ ہے کہ اوپر اوس کے اجزائے مائیہ بکثرت ہون جیساکہ عصارون مین وقت غلیان کے ہوتا ہے اور یہہ منذر اوس درد سر کا ہے کہ جو ہوچکا یا آگے کو ہوگا اور سبب اسکا یہہ ہے کہ جب ایسا غلیان ہو تو ضرور ہے کہ بخاری کثیرہ کہ صداع پیدا کرین صعود کرین بقراط نے فصول مین کہا ہے کہ جو شخص پیشاب کرے منشور یعنی پراگندہ مشابہ بول دواب کے تو اوسوقت صداع ہوتا ہے یا قریب ہوگا اور بول غلیظ کدر سے جدا ہوتا ہے بسبب مستوی ہونے قوام کے اسواسطے کہ غلیظ کا قوام مستوی ہوتا ہے بخلاف کدر کے جیساکہ بیان کیا گیا کبھی غلیظ غیر کدر کے ہوتا ہے مثل انڈے کی سفیدی کے کہ وہ غلیظ ہو اور شفاف ہے اول یعنی غلیظ اسواسطے ہے کہ بسہولت جدا نہین ہوسکتا اسیواسطے جسوقت حرکت سے موج دی جاتی ہے تو امواج اوسکی بڑے ہوتی ہین اور دوسری اسواسطے ہی کہ بصر کو محجوب نہین کرتا۔

ن

چوتھے بو ہے بہت بدبودار ہونا بسبب زیادتی عفونت کے ہوتا ہے یا زخمون کی عفونت سے کہ جو مجاری بول مین ہوجاتے ہین ہوتا ہے اگر ہمراہ اوسکے نضج ہو اور نہ ہونا بو کا بسبب جمودت اور خام رہنے مادہ کے ہے اور کبھی سقوط قوت پر دلالت کرتا ہے او معتدل ہونا بو کا بسبب نضج کے ہے۔

ح

پیشاب بحسب بو یا تو بدبودار ہوتا ہے یا بے بو ہوتا ہے یا معتدل ہوتا ہے بہت بدبودار دو امر پر دلالت کرتا ہے اول تو افراط عفونت اخلاط پہ دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ جسوقت کم ہوا وسے وہ کہ جو بول مین مختلط ہو تو اوسکو عفن کردیتے ہین پس اگر یہہ ہمیشہ ہو تو امراض عفنہ پر دلالت کرتا ہے مثل تپ کے دوسرے قروح جرب کا آلات بول مین ہوتا ہے کہ متعفن ہوتا ہے مادہ کہ جو موجب انکا ہے بسبب نضج کے اسواسطے کہ اگر نضج نہ ہو تو بول عدیم الرایحہ ہوتا ہے اور یہہ اکثر مثانہ مین ہوتا ہی

اسواسطے کہ بول کا زیادہ احتباس مثانہ ہی مین ہوتا ہے پس تا تیبر اوسکی قروح کے بول کی بو کی فاسد کرنے مین زیادہ ہوتی ہے اور فرق درمیان دونو امر کے کئی وجہہ سے ہے ایک یہہ کہ جو آلات بول مین قروح ہونے سے ہوتا ہے اوسمین اس عضو مین کہ جو متقرح ہے درد ہوتا ہے اور جو عفونت اخلاط سے ہوتا ہے اوسمین درد نہین ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ جو قروح کے ہونے سے ہوتا ہے اوسمین پیپ اور چھلکے ہوتے ہین بخلاف اوسکے کہ جو عفونت سے ہو تیسرے یہہ کہ جو عفونت سی ہوتا ہے بحسب قوت اور ضعف مریض کم اور زیادہ ہوتا ہے بخلاف اوسکے کہ جو قروح سے ہو اور نہ ہونا بو کا جمود اخلاط اور خام ہونے اخلاط پر دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ اسوقت حرارت متغیرہ نہین پائی جاتی ہے کہ جو ان بخارات ہوائے مستنشق سے ملا دے اور آلہ شم کی طرف پہونچا دے اسواسطے کہ بعض رائحہ کی بوجب رگڑتے ہین یا اور کسی وجہہ سے اوس مین آتی ہے جب معلوم معلوم ہوتی ہے اور کبھی ہوتا ہے عدیم الرائحہ بسبب سقوط قوت کے اور یہہ اوسوقت ہوتا ہے کہ جبکہ عاجز ہو جائے خلط سے وہ چیز کہ جو بول کو متعفن کرتی ہے پس اگر یہہ بہت بدبودار بول کے پیچھے ہو تو اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت مقاومت مرض سے پھر گئی پس اس مین ضرور ہے انتظار موت کا اور معتدل نضج پر دلالت کرتا ہے اور یہہ صحت مین بھی ہوتا ہے اور مرض مین بھی اور مرض مین اوسوقت ہوتا ہی کہ جب طبیعت مقہور ہو گئی ہو اور یہ خیر اور سلامتی پر دلالت کرتا ہے،

ن

پانچوین زبد یعنی جھاگ ہے پس اگر وہ کثرت سے ہون اور بڑی ہون اور دیرپا ہون یعنی جلدی نہ جاتے رہین تو مادہ غلیظہ لزجہ پر دلالت کرتے ہین اور یہہ امراض گردہ مین ہوتا ردی ہے اور طول مرض پر دلالت کرتے ہین۔

ح

جھاگ بول مین بسبب رطوبات لزجہ کے ہوتا ہے کہ ملاتی ہے اوسکو ریح خارجیہ بول مین اور مشکل ہوتا ہے اوسپر یہہ کہ خارج کرے اوسکو یا پھاڑے پس بول پر زبد و جھاگ ہوتے ہین اور جبکہ

یہہ رطوبات زیادہ ہونگے تو ریح کہ جو اوسکو کہیچتی ہے زیادہ ہوگی اور بول مین زیادہ جہاگ اوٹہینگے اور
جہاگ کا کثرت سے ہونا اور بڑا ہونا اور دیرپا ہونا یعنی دیر مین زایل ہون کثرت مادہ غلیظ لزجا اور غلبہ ریاح
پر دلالت کرتا ہے اور وہ یعنی زیادہ ہونا بول کا اسیوجہہ سے گردون کے امراض مین ردی ہے اور منذر
بطول مرض ہے اسواسطے کہ حرارت گردہ مین کم ہوتی ہے پس جسوقت کہ اوسپر مواد اور ریاح کہ جوز بدکی
موجب مین مستولی ہوتی ہے تو اوسپر تقطیع اور تحلل اوسکا مشکل ہوتا ہے اور نیز جرم بہی اسکا غلیظ ہے
اور دوا مین بہی اسکی طرف اوسوقت پہونچتی ہین کہ جب اوسکی قوت ضعیف اور سست ہوجاتی ہے
اور یہہ موجب امراض کے طویل ہونیکا ہین بقراط نے فصول مین کہا ہے کہ جس شخص کے پیشاب مین
جہاگ ہون تو اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ اوسکے گردون مین مرض ہے اور منذر بطول مرض ہے ہم کہتی ہین کہ دلالت اسکی
اسبات پر کہ مرض گردہ مین ہے اسواسطے ہے کہ جو گردہ کے اوپر آلات ہین اون مین رطوبت بسبب حرارت
جگر کے لطیف ہوتی ہے پس اوسمین جہاگ نہین ہوتے اور نیز اگر ہون بہی تو بسبب طول مسافت کو منقسم
ہوجاتی ہین اور جو آلات کہ کلی کے مابعد مین سرودت اونکی تولید ریاح کی صلاحیت نہین رکہتی ہے پس
اوسمین جہاگ نہین پائے جاتے اسواسطے کہ اونکا ہونا ریح پر موقوف ہے اور اسکا طول مرض پر دلالت
کرنا اسکا بیان ہوچکا ۔

ن

چہٹے رسوب یعنی تلچہٹ ہے جو رسوب کہ کمال نضج پر دلالت کرتا ہے وہ چکنا اور سفید اور برابر اور مجتمع ہے
محمود مین سے راسب یعنی جما ہوا احمد ہے یعنی اچہا ہے بعد اسکے متعلق ہے کہ جو وسط قارورہ مین دکہلائی دیتا
ہے اور بعد اوسکے عام ہے کہ جو اوپر قارورہ کے دکہلائی دیتا ہے اور رسوب خراب اشقر اور رکمد اور اسود
اور نخالی اور منشوری اور خراطی اور صفایحی ہے اور زیادہ تر خراب ان سب مین راسب ہے بعد اس کے
متعلق ہے بعد اسکے عام ہے مگر یہہ کہ بسبب ریاح کے ہو اور نہونا رسوب کا یا تو بسبب نہ ہونے نضج کے ہوتا
ہے یا بسبب سدہ کے ہوتا ہے یا بسبب کمی مادہ کے ہوتا ہے رسوب صحیح اور سالم اور دبلے آدمیون
مین کم ہوتے ہین خصوصاً اون مین کہ جو ریاضت کرتے ہین اور مریضون اور موٹے آدمیون مین جو ریاضت

نہ کرتے ہون زیادہ ہوتے ہین اسواسطے کہ جو صحیح ہین کبھی وہ مادہ سے جو نضج کیا تہہ دفع ہو خالی ہوتے ہین اور رسوب مدّی خام سے بسبب بدبو ہونے اور مقدم ہونے ورم کے اور سہولت ہونے اجتماع اور تفرق کے مخالف ہے۔

ح

رسوب کے معنی لغت مین استقرار اجزائے غلیظہ کا ہے مائیات سے اسفل مین اور اصطلاح اطبا مین مائیت بول مین جو جوہر غلیظ ہے اوسکو کہتے ہین کہ بول مین حاصل ہوتی ہے اور اوس سے متمیز ہوتی ہے خواہ اسفل مین ہو یا اوسط مین یا اوسکے اوپر اول کو رسوب راسب کہتے ہین اور دوسرے کو رسوب متعلق کہتے ہین تیسرے کو عمام کہتے ہین ابن ابی صادق نے شرح مسائل مین کہا ہے کہ اطلاق رسوب کا عمام اور متعلق پر باوجود اسکے کہ رسوب کی شان یہہ ہے کہ نیچے بیٹھے اور یہہ اوپر ہوتا ہے یا متعلق ہوتا ہے اسوجہہ سے ہے کہ اس مین بالقوہ یہہ صفت یعنی بیٹھنے کی ہے جب کوئی مانع رسوب سے ہوتا ہے تو اوسوقت مین وہ اوپر ہوتا ہے یا متعلق ہوتا ہے پس جبکہ یہہ بات ہے تو اوسکو رسوب کہتے ہین رسوب یا تو نضج پر دلالت کرتا ہے اوسکو رسوب محمود کہتے ہین یا نضج پر دلالت نہین کرتا اوسکو رسوب ردی کہتے ہین محمود مین کئی صفتین ہین ایک یہہ کہ سفید ہوتا ہے اسواسطے کہ نضج ہاضمہ سے ہوتا ہے اور ہاضمہ کا یہہ فعل ہے کہ اعضا کے مشابہ کرے اور اعضا سفید ہین پس مشابہت رنگ مین نضج کے تابع ہوتی ہے اور یہہ دونو ہضم اخیر کے فضلات مین صحیح ہے اور ہضم کبدی سرخ ہونے ہین لیکن مثانہ اور علاوہ اسکے جو اور مجاری ہین حمرت کو متغیر کرتے ہین پس رسوب مین ظاہر نہین ہوتے دوسرے ملاست یعنی چکنا پن ہے یہہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ کل اجزا اوسکے نضج کو قبول کرتے ہین تیسرے برابر ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ اجزا اوسکے مشابہ ہون یہہ کہ بعض اونکا غلیظ نہ ہو بعض سے اسواسطے کہ تشابہ اس معنی سے اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ عمل نضج کا اس مین برابر ہے کہ اوسکی وجہہ سے نضج کامل ہوا ہے چوتھے جمع ہونا اجزا کا ہے اسواسطے کہ تشتت اوسکا بسبب ریاح کے ہوتا ہے کہ جو مانع ہے اتصال بعض اجزا کو بعض سے اسواسطے کہ اگر ایسا

نہ ہوتا تو اسفل قارورہ مین جمع ہوتے اسواسطے کہ شان سے ہرایک واحد کے یہہ ہے کہ اسفل کی طرف میل کرے جیسے کہ مٹی کا حال پانی مین ہے اور مخالطت ریاح کے بول کیساتھہ بسبب مجاحبت کے ہوتی ہے رسوب محمود کی تین قسم ہین افضل اون مین سے رسوب راسب ہے یعنی جو نیچے بیٹھ جائے بعد اوسکے متعلق ہے بعد اوسکے غمام ہے اسکی دو وجہہ ہین ایک یہہ کہ غالب ہوتی ہین اعضا پر اجزائے ارضیہ تاکہ وہ سخت اور قوی ہون اور فضول کہ جو بول مین مندفع ہوتے ہین نضیج ہوتے ہین جسوقت کہ اعضا کے شبیہہ ہوتے ہین اون پر ارضیت غالب ہوتی ہے پس شان سے اوسکے یہہ ہے کہ متسفل ہون پس جو کہ اسفل ہے وہ اقرب ہے نضج سے دوسرے یہہ کہ سبب تعلی کا اکثر ریح ہے اور جب کہ ریح زیادہ ہوگی تو تعلی بہی زیادہ ہوگی اور کثرت ریح کی دلالت کرتی ہے اوپر عاجز ہونے قوت کے اوسکے دفع کرنے سے اور مذموم مین یہہ اوصاف مذکورہ نہین پائے جاتے ہین اور اوسکی تین قسم ہین افضل اون مین سے غمام ہے بعد اوسکے متعلق ہے بعد اوسکے راسب ہے جسوقت کہ ہووے طفو بسبب حرارت مصعدہ کے اسواسطے کہ جسقدر مصعد ہونگے اوسیقدر لطیف ہونگے اور جسوقت کہ ہووے سبب طفو کا ملنا ریح قاہرہ کا اجزائے ارضیہ سے کہ جنکی شان سے تسفل ہے تو ریح فوق کی طرف مایل ہوگی پس راسب افضل ہے متعلق سے اور وہ افضل ہے غمام سے اسواسطے کہ ریح تسفل مین کم ہوتی ہے اب باقی رہا کلام تمیز کرنے مین اقسام رسوب مذموم کے کہ ذکر کیا ہے مؤلف نے پس ہم بیان کرتے ہین کہ فضول کہ جو مندفع ہوتے ہین رسوب ردی مین یا تو یہہ کہ اعضا سے ہوتے ہین یا رطوبات سے اسواسطے کہ بدن مین کوئی جسم ایسا نہین ہے سوا ان دونون کے کہ اوسے رسوب ہون جو کہ اعضا سے ہوتے ہین یا تو اعضائے اصلیہ سے ہوتے ہین اونکا نام خراطی ہے یا اوسے نہین ہوتے ہین اور اسوقت مین یا تو اوسمین دُہنیت ہوتی ہے اوسکو لحمی کہتے ہین اور خراطی یا تو ظاہر عضو سے ہوتے ہین یا باطن عضو سے ہوتے ہین پس اگر اول ہو اوسکا نام قشور ہے اور اگر ثانی ہو پس اگر یہہ منفصل اجزائے کبار ہون سفید ہون یا سرخ اوسکا نام صفایحی ہے سفید مثانہ سے ہوتے ہین اور سرخ گردہ سے اور جگر سے اور اگر اجزائے کبار نہ ہون پس اگر سرخ ہون تو اوسکو کرسنی کہتے ہین اور اگر سرخ

اوسکو نخائی کہتے ہین اور جو رطوبت سے ہو بعض اون مین سے اسود ہین اور بعض اشقر اور بعض کمد اور
جیسے ان الوان کی تفصیل معلوم ہو مباحث خلط مین بیان ہو چکا اور یہہ کل اوس بول مین ہوتا ہے کہ
جس مین رسوب ہون اور رسوب کے نہ ہونیکے کئی سبب ہین اول نضج کا نہونا ہی دوسری سدہ ہی تیسری رقت مادہ سے
اس واسطے کہ اسباب ہین واسطے کمی . . اختلاط فضول کے ساتھہ مائیت کے پس وہ
رسوب کہ جو قابل اعتبار ہو حاصل نہین ہوتا رسوب صحیح آدمیون مین کم ہوتا ہے بسبب خالی ہونے
اون کی رگون کے اوس خلط سے کہ جسکا انتقاص یعنی ناقص کرنا بول سے واجب ہے اگر اوسمین رسوب
ہون پس وہ غذا کی زیادتی سے ہوتے ہین اور ہضم کے نہ ہونے سے ہوتے ہین اور مہزول یعنی دُبلے
آدمیون مین بہی رسوب کم ہوتے ہین اسواسطے کہ اون مین فضول کم ہوتے ہین خصوصًا جسوقت کہ وہ
مرتاض ہون بسبب کثرت تحلل کے بسبب ریاضت کے مریض مین رسوب زیادہ ہوتے ہین اور فربہ
آدمیون مین بہی زیادہ ہوتے ہین کہ جو تارک ریاضت ہو اور یہہ ظاہر ہے اوسے کہ جو ہمنے بیان کیا
رسوب کے اقسام سے رسوب مدی ہے وہ یہہ ہے کہ ثقل اوسمین مدہ ہو اور بعض اون مین سے رسوب
مخاطی ہین وہ یہہ ہے کہ ثقل اوس مین خلط غلیظ خام ہو اور اکثر یہہ عرق النسا اور وجع مفاصل مین پایا
جاتا ہے اور یہہ دونو لون اور ہیئت مین تو مشاکل تھے مگر ان دونون مین فرق یہہ ہے کہ مدی بدبودار
ہوتا ہے اور پہلے ورم ہوتا ہے اور سہل ہوتا ہے اجتماع اور تفرق ثقل کا اوس مین اور مخاطی ان احکام
مین اون کے خلاف ہوتا ہے۔

ل

ساتوین مقدار پیشاب کی ہے پس زیادہ ہونا پیشاب کا زیادہ پانی پینے کی وجہہ سے ہوتا ہے یا بسبب
گہلنے اعضا اور استفراغ فضول کے ہوتا ہے جیسا کہ بحران کے دن ہوتا ہے اگر اوسکے ساتھہ قوت ہو
اور بعد اس استفراغ کے آرام ہوتا ہے اور پیشاب خراب مین اسمادہ ہے کہ جو زیادہ آوے کمی پیشاب
کی دلالت کرتی ہے تحلیل ہونے مادہ یا فنا ہونے رطوبت یا مسدود یا زیادہ آنے دستون پر اور زیادہ
کمی پیشاب کی باوجود کمی تحلیل کے جلند ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

ح

پیشاب یا تو طبعی سے کم ہوگا یا اوس سے زیادہ ہوگا یا اوسکے مساوی ہوگا اور کثرت بول کے اسباب بہت ہین بعض اون مین سے یہہ ہے کہ پانی کثرت سے پیا جاوے یا تو پانی ہی اکیلا پیا جاوے یا کسی مشروب کے ساتہہ ممزوج ہوا ور تر میوون کا کثرت سے کہانا بہی اسی مین داخل ہے اور بعض اون مین سے پگلنا رطوبات کا اور خارج ہونا اوسکا پیشاب کے ساتہہ ہے بعض اون مین سے دفع کرنا طبیعت کا ہے مواد بدن کو جیسا کہ بحران ادراری مین ہوتا ہے اور فرق درمیان اس کے اور درمیان ذوبانی کے یہہ ہے کہ یہہ قوت کے ساتہہ ہوتا ہے اور پیچہے اوسکے راحت ہوتی ہے بخلاف ذوبانی کے اور ذوبانی مین حرارت قویہ ہوتی ہے اور رایحہ حادہ ہوتا ہے اور یہہ ماحوری مین نہین ہوتا اور پیشاب خراب مثل سیاہ اور غلیظ کے اچہا اوس مین سے وہ ہے کہ جو دفعتہً بہت سا مستفرغ ہو نہ تہوڑا تہوڑا نہ منقطع ہو اسواسطے کہ یہہ دلالت کرتا ہے اوپر قوت طبیعت کے اور تہوڑا تہوڑا آنا ردی ہے بسبب دلالت کرنے اوسکے غایت ضعف پر اور اسباب قلیل کے بہی بہت ہین بعض اون مین سے زیادہ تحلیل ہونا رطوبات کا ہے بسبب شدت تخلل بدن کے یا مسام کے کہلنے کے یا بسبب حرکت مفرطہ کے اسواسطے افراط سے رطوبات کا تحلیل ہونا مائیت مین کمی کرتا ہی پس بول کم ہوتا ہے بعض اون مین سے فنا ہونا رطوبات بدن کا ہے بسبب زیادتی حرارت کے اور یہ سبب اول کے غیر ہے اسواسطے کہ اول زایل ہونا رطوبات کا ہے بعد وجود اوسکے اور اوسکا انتفا ابتدا ہوتا ہے اور بعض اون مین سے سدہ ہے کہ مجاری بول مین کہ جو مثانہ کی طرف آتا ہے پڑ جاوے اسواسطے کہ اسوقت مین رقیق قلیل خارج ہوتا ہے اور غلیظ کثیر باقی رہتا ہے بعض اونمین سے دستون کا آنا ہے کہ یہہ موجب پہیرنے مائیت کا ہے دوسری طرف اور قلت پیشاب کی کہ اوس کے ساتہہ قلت تخلل بہی ہو منذر باستسقا ہے اسواسطے کہ یہہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ مجاری مین تفرق اتصال ہے جیسا کہ مراق مین اسواسطے کہ تفرق اتصال اوسکا موجب انحدار مائیت کا طرف تجویف بطن کے ہے پس اوسسے استسقائی زقی دفعتہً عارض ہوتا ہے۔

ل

براز یعنی پاخانہ بہی بسبب رنگ کے دلالت کرتا ہے پس طبعی اونمین سے وہ ہے کہ جسمین ناریت کم ہو اگر بہت زرد ہو تو حرارت اور غلبہ صفرا پر دلالت اور اگر زرد کم ہو تو کچے پن اور برودت پر دلالت کرتا ہے اور سفیدی براز کی غلبہ بلغم پر دلالت کرتی ہے یا اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ پتہ کے مجری مین سدہ ہے یہہ منذر قولنج و یرقان ہے اور پاخانہ مدی یعنی پیپ سا اور قیحی یعنی سیاہ مایل بسبزی بسبب پہٹنے پہوڑہ کے ہے اور جو لوگ آرام طلب اور ریاضت نہین کرتے اکثر اونکے پاخانہ مین ایک شے مشابہ قیح کے نکلتی ہے اور اسسے اونکو نفع ہوتا ہے اور جو ترہل آرام کی زیادتی کی وجہہ سے حاصل ہوا ہے وہ زایل ہوتا ہے اور پاخانہ سیاہ مثل بول سیاہ کے ہے اور سبز اگر احتراق سے نہ ہو مثل زنجاری اور کراثی کے تو زیادتی برودت پر دلالت کرتا ہے۔

ح

پاخانہ احوال بدنیہ پر کئی طریق سے دلالت کرتا ہے اول تو رنگ سے دلالت کرتا ہے اور رنگ براز طبعی کا یہہ ہی کہ خفیف الناریت ہو اور خفیف الناریت وہ ہے کہ اوسمین زردی شدت سے نہ ہو اسواسطے کہ جو خلط اوسکی طرف گرتی ہے وہ اوسکو رنگتی ہے اور وہ صفرا ہے اور رنگ صفرا کا زرد ہے اور اوسکی زردی بسبب اختلاط کے ٹوٹ جاتی ہے اور اصفر منکسر ناری خفیف الناریت ہوتا ہے اور حکمت صفرا کی انصباب مین جو ہے اوسکا بیان ہو چکا اور اگر زردی پاخانہ مین شدید ہو یہانتک کہ مثلاً احمر ناصع ہو یہہ بسبب حرارت اور غلبہ مرار کے ہوتا ہے اور یہہ اس سبب سے ہوتا ہے کہ صفرا صابغہ یا تو کثیر ہے یا محترق شدید الحرارت ہے علامت اسکی یہہ ہے کہ پاخانہ نکلنے کے وقت لذع اور حرقت ہو اگر صفرت اوسکی ناریت سے کم ہو یہانتک کہ مایل ہو طرف سفیدی کے یہہ بسبب کچے ہونے فضلا اور مستولی ہونے برودت کے ہوتا ہے اسواسطے کہ صفرا کا نہ گرنا یا تو بسبب قلت اوسے صفرا کے ہوتا ہے اسکو برودت لازم ہے یا بسبب خروج براز کے ہوتا ہے قبل اپنے وقت کے یعنی نہ گذرے اوپر اوسکے آننا زمانہ کہ مستوفی ہو اوسمین وہ چیز کہ واجب کرتی ہے واسطے اوسکے صفرا اسسے

اسکو کچا ہونا فضلہ کا لازم ہے اور براز کا رنگ سفید دو امر سے ہوتا ہے ایک تو اسوجہہ سے ہوتا ہے کہ اوس مین ایسی شے ملے کہ رنگین کرے اوسکو طرف سفیدی کے اور متقادم ہو صفرا کے وہ بلغم ہے دوسرے یہہ کہ نہ گرے اوسکی طرف صفرا پس بیاض کیلوسی پر باقی رہتا ہے اور یہہ بسبب مند ہونے مرارہ کے مجری کے ہوتا ہے یا پیچ اوس مجری صفرا کے ہوتا ہے کہ جو جگر سے طرف مرارہ کے آیا ہے یا اوس مجری مین ہوتا ہے کہ جو مرارہ سے امعا کی طرف آیا ہے اور جس وقت کہ انسداد حاصل ہوتا ہے تو توقع قولنج و یرقان کے ہوتی ہے لیکن جو مجری کہ جگر سے طرف مرارہ کے آیا ہے اوس کے انسداد سے یرقان لازم ہے بخلاف اوس انسداد کے کہ جو دوسرے مجری مین پڑے اسواسطے کہ کبھی صفرا معدہ کی طرف دفع ہوتا ہے پس قے سے خارج ہوتا ہے اور فرق درمیان دونو انسدادون کے یہہ ہے کہ جو اوس مجری مین انسداد ہو کہ جو جگر سے مرارہ کی طرف آتا ہے سفیدی پاخانہ مین بتدریج ظاہر ہوتی ہے بخلاف اوسکے کہ جو دوسرے مجری مین ہو کہ اوسمین براز دفعتہ سفید ہوگا اور براز ردی اور قیحی اگرچہ انکا داخل کرنا براز سفید مین ممکن ہے لیکن علیحدہ انکا اسواسطے ذکر کیا ہے کہ ان دونوں کا سبب خاص ہے اور سبب ان دونون کا منفجر ہونا دبیلہ کا ہے اور یہہ موجب مدہ اور قیح کا ہے کہ امعا مین آوے اور تارک ریاضت کو بار بار حاجت پاخانہ کی ہوتی ہے اور اوسکے پاخانہ مین کوئی شے مشابہ قیح اور صدید کے آتی ہے اور یہہ استفراغ اوسکے حق مین محمود ہوتا ہے اور اسکے سبب سے وہ متنزل کہ جو بسبب عدم ریاضت کے ہوتا ہے زایل ہوتا ہے اور ذکر کیا ہے شیخ نے مثل اسکے بول مین اور مولف کا قول کثیرا منصوب بجلس سے ہے یعنی اصل اسکی یہہ ہے بجلس جلوسا کثیرا اور یا اسواسطے مزید تاکید کے ہے اور براز سیاہ مثل بول سیاہ کے ہے یعنی جیسا کہ پیشاب سیاہ بسبب زیادہ جلنے کے یا بسبب جمود کے یا بسبب حرکت مادہ سوداویہ کے یا بسبب کھانے رنگ دار چیزون کے ہوتا ہے ایسے ہی پاخانہ بھی سیاہ انھین امور مذکورہ سے ہوتا ہے اور پاخانہ سبز اگر احتراق شدید سے نہ ہو تو فرط جمود پر دلالت کرتا ہے کہ جو واقع ہو بسبب برد مفرط شدید البرودت کے اور جو احتراق سے ہو جمود پر دلالت نہین کرتا جیسا کہ بیچ زنگاری اور کراثی کے جیسا کہ پیشاب مین جانا۔

ن

اور کبھی بسبب مقدار کے دلالت کرتا ہے پس کمی پاخانہ کی بسبب کم ہونے فضول غذائیہ کے ہوتی ہے یا بسبب احتباس اوسے فضول غذائیہ کے ہوتی ہے اور منذر قولنج ہے اور کبھی بسبب ضعف دافعہ کے ہوتی ہے اور کثرت اسکی بسبب اسکے اضداد کے ہوتی ہے۔

ح

طریق ثانی مقدار ہے اور کمی اور زیادتی براز کی مقیس علیہ پر قیاس کرنے سے پہچانی جاتی ہے اور مقیس علیہ وہ غذا ہے کہ جو کہائی ہو اور اوسکا جسقدر فضلہ ہونا چاہئے ہو پس کثیر وہ ہے کہ جس قدر خارج ہو اوسے زیادہ بدن کو پہونچے اور قلیل وہ ہے کہ جسقدر خارج ہو اوسے کم بدن کو پہونچے اور معتدل وہ ہے کہ جسقدر خارج ہو اوسکے مساوی بدن کو پہونچے اور یہہ بسبب اختلاف غذا کے مختلف ہوتا ہے اسواسطے کہ بعض غذا ایسی ہین کہ بدن کو زیادہ پہونچے اور فضلہ کم ہو مثل اخروٹ و بادام کے اور بعض ایسے ہین کہ بدن کو کم پہونچتی ہین اور فضلہ زیادہ خارج ہوتا ہے مثل شلجم کے اور بعض ایسے ہین کہ جسقدر بدن کو پہونچتے ہین اوسیقدر فضلہ خارج ہوتا ہے مثل ضان کے گوشت کے جسوقت کہ یہہ پہچانا پس اب ہم بیان کرتے ہین کہ جو مولف نے براز معتدل مقدار کو اسوجہہ سے نہین بیان کیا کہ وہ براز افضل کے ذکر سے جانا جاتا ہے کہ اوسکا ذکر قریب ہے اور قلیل اور کثیر کو بیان کیا ہے اور قلت کے بہت اسباب بیان کئے ہین اول سبب کم ہونا فضول غذائیہ کا بیان کیا ہے یہہ اگر فضول غذائیہ سے فضلہ غذا کے مراد ہین تو صحیح نہین ہے اسواسطے کہ فضلہ غذا کے عین براز ہین یعنی فضلہ غذا ہی کے تو براز ہین پس یہہ معنی ہونگے کہ قلت براز کی بسبب براز کے ہوتی ہے اور یہہ فاسد ہین اور اگر مراد لی جاوے فضول سے وہ فضول کہ جو براز مین مختلط ہون تو صحیح ہے کہ لفظ غذا کا اطلاق براز پر نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ براز ہونا غذا کو لازم ہے یا بسبب اسکے کہ براز اصل ہین غذا تبہا لازم آتی ہے اوس کی قلت سے قلت براز کی اور یہی معنی بیہ کی تفسیر کی ہے اور اگر مراد لیجاوے اوسے وہ غذا کہ جس کے فضول کم ہون اور غذا بیت میں زیادہ ہو

مثل گوشت کے تو اس سے معنی قلت براز کے اوس معنی پر کہ تفسیر کی ہے نہین لازم آتی ہے دوسرے
محتبس ہونا کسی شئے کا ہے آعور اور قولون مین اور لفایف مین بسبب سدہ کے یا بسبب خشکی براز کے
اور یہ مقدمات قولنج سے ہے اور قول مؤلف کا احتباس ہا دلالت کرتا ہے اوپر اسکے کہ مراد اوسکی فضول غذائیہ
سے براز ہے تیسرے ضعیف ہونا قوت دافعہ کا ہے یعنی جسقدر قوت اوسمین دفع کے واسطے چاہتی ہی نہو
اسواسطے کہ جسوقت ضعیف ہوگی تو اوسکو بالکلیہ نہین دفع کریگی پس اوسے باقی رہیگا کسیقدر پس کم
ہوگا اور اسباب کثرت براز کے ان کے کہ جو ہمنے ذکر کیا ضد ہین اور وہ زیادہ ہونا فضول غذائیہ کا ہے
اور عدم احتباس اوسکا ہے اور قوی ہونا قوت دافعہ کا ہے اور کثرت براز پر یہہ حکم کرنا کہ یہہ بسبب
فضول غذائیہ کے ہے صحیح ہے اگر مراد لیجاوے ساتھہ اوسکے وہ فضول کہ جو براز مین مخلوط ہون اور
حکم کثرت اوسکی پر بسبب عدم احتباس کے صحیح نہین ہے اسواسطے کہ عدم احتباس سبب واسطے
اعتدال براز کے ہے نہ واسطے کثرت اوسکی کے اور قوت دافعہ سے اگر وہ قوت مراد لیجاوے کہ اوسی
فضلات بھی براز کے ساتھہ مندفع ہون یہہ صحیح ہے اور اگر مراد لیجاوے اوسکی قوت سے یہہ کہ براز
مین کل منحدر ہو یہہ صحیح نہین ہے اسواسطے کہ یہہ اعتدال کا سبب ہے۔

ل

اور کبھی پاخانہ بسبب قوام کے دلالت کرتا ہے پتلا ہونا اوسکا یا تو بسبب ضعف ہضم کے ہوتا ہے
یا بسبب سدہ کے ہوتا ہے کہ ماساریقا مین پڑے یا بسبب ضعف قوت جاذبہ کے ہوتا ہے یا بسبب
گرنے نزلہ کے ہوتا ہے یا بسبب غذائے مزلق کے ہوتا ہے اور لزج بسبب غذائے لزج کے ہوتا ہے
یا خلط لزج کے ہوتا ہے یا بسبب ذوبان کے ہوتا ہے اور اوسکے ساتھہ بدبو اور سقوط قوت بھی ہوتا ہے
اور زبدی بسبب ریاح کے ہوتا ہے یا بسبب غلیان کے ہوتا ہے اور خشک ہونا پاخانہ کا بسبب زیادتی تحلیل
کے ہوتا ہے کہ بسبب تعب کے ہو یا فرط حرارت سے ہو خصوصاً بیچ گردہ اور جگر کے یا بسبب پانی کے کم
پینے کے ہوتا ہے یا بسبب کہانے خشک غذا کے ہوتا ہے یا بسبب کثرت سے پیشاب آنیکے ہوتا ہے

ح

تیسرا طریق قوام ہے اور قوام اسکا یا تو طبعی ہوتا ہے یا اوسے رقیق ہوتا ہے یا اوسے غلیظ ہوتا ہے اور طبعی معتدل ہے قریب ہے کہ اوسکا بیان براز افضل مین آویگا اور ارق کا نام رطب ہے برابر ہے زبدی ہو یا نہ ہو اور اغلظ کا نام یابس ہی برابر ہے کہ وہ متحجر ہو یا نہ ہو پس جسوقت کہ یہہ جانا پس ہم بیان کرتے ہین کہ رطوبت براز کی کئی سبب ہین بعض اون مین سے ضعف ہضم ہے اسواسطے کہ جسوقت معدہ مین سوء ہضم ہو جاوے تو جگر غذا مین سے اجزائے رطبیہ کہ جنکی شان سے نفوذ کرنا اوسکی طرف ہے جذب نہین کرتا پس یہہ رطوبات امعا کی طرف نازل ہوتے ہین پس امعا بسبب اسکے کہ وہ ہضم کرنے اوس چیز سے کہ جیسے معدہ عاجز تہا عاجز ہے مستفرغ کرتی ہے پس براز کے ساتہہ خارج ہوتا ہے اور اوسکو رقیق کرتا ہے بعض اون مین سے سدہ ہے کہ ماساریقا مین پڑجائے اسواسطے کہ جسوقت سدہ ہوتا ہے تو یہہ رطوبات نفوذ نہین کرتی پس براز کے ساتہہ خارج ہوتی ہین اور اوسکو رقیق کرتی ہین بعض اون مین سے ضعیف ہونا جذب ماساریقا کا ہے اسواسطے کہ جسوقت یہہ ضعیف ہوگی تو ان رطوبات کو نہ چوسیگی بعض اون مین سے نزلہ ہے اسواسطے کہ مادہ کہ جو معدہ کی طرف نازل ہوتا ہے اوسکو احتیاج ہوتی ہے کہ قبل ہضم کیلوس کے اور قبل اسکے کہ جگر اوسے صفا کو جذب کرے کیلوس کی طرف منحدر ہو اور نیز جو مواد دماغ سے معدہ کی طرف منحدر ہوتا ہے تغذیہ کی صلاحیت نہین رکہتا ہے پس براز مین مخلوط ہوتا ہے اور اوسکو رقیق کرتا ہے اور لزوجت براز رطب کی کبہی تو بسبب غذائے لزج اور خلط لزج کے ہوتی ہے اور یہہ دونو ظاہر ہین اور کبہی بسبب ذوبان کے یعنی بسبب پگلنے اعضا کے اصلیہ کے ہوتی ہے اسواسطے کہ ذوبان لحم اور شحم اور سمین مین براز لزج نہین ہوتا اسواسطے کہ جو شے اوسے پگلتی ہے اوسکا ایسا قوام نہین ہوتا کہ اوسے لزوجت حادث ہو بلکہ براز چکنا ہوتا ہے اور علامت لزوجت کہ جو بسبب ذوبان کے ہو بدبو اور سقوط قوت ہے اور زبدیت براز رطب کی کبہی بسبب ریاح کے ہوتی ہے اور کبہی ہوتی ہے بسبب غلیان براز کے کہ بسبب شدت حرارت کے ہو جیسا کہ بعض عصارات کو غلیان ہوتا ہے اول کی علامت قراقر اور نفخ ہے اور دوسرے کی علامت مستولی ہونا حرارت کا ہے اور کرب اور عطش ہے اور یبوست براز کے بہت سبب ہین بعض اون مین یہہ ہین کہ رطوبات

بسبب تعب کے زیادہ تحلیل ہوگئے ہون جیسا کہ وقت حرکت سخت کے ہوتا ہے کہ جس مین عرق اوسے
کہ اضطرار ہوتا ہے بدن کو طرف جذب کرنے رطوبات براز کے عوض اوسکے کہ جو خارج ہوگیا ہے
اوسے ساتھہ عرق کے اور زیادہ حمام مین ٹھہرنا اسی مین داخل ہے بعض اون مین سے زیادہ ہونا
حرارت کا ہے کل بدن کے مزاج مین یا بعض اعضا مین خصوصاً گردہ یا جگر مین اسواسطے کہ یہہ رطوبات
کو نشف کرتی ہے بعض اون مین سے کم پینا پانی کا ہے یا خشک ہونا غذائے ماکول کا ہے کہ یہہ معدہ کے
رطوبات کو نشف کرتے ہین پس براز بسبب اوسکے سخت ہوتا ہے اور بعض اونمین سے پیشاب کا
زیادہ آنا ہے اسواسطے کہ رطوبات دوسری طرف متوجہہ ہوتی ہین پس براز خشک ہوکر سخت ہوتا ہے۔

ل

افضل پاخانہ وہ ہے کہ جو بسہولت خارج ہو اور متشابہ اور خفیف النتنیت اور معتدل القوام اور معتدل
مقدار اور معتدل وقت اور معتدل ہو اور اوسمین قراقر نہ ہو اور آواز نہ ہو اور جھاگ بھی نہ ہون۔

ح

سہولت سے خارج ہونے سے یہہ مراد ہے کہ تھوڑا تھوڑا نہ آوے اور نہ مقعد مین لذع ہو اسواسطے کہ
تھوڑا تھوڑا ضعف قوت دافعہ پر دلالت کرتا ہے اور لذع اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ مرہ حاد اس مین
مختلط ہے اور تشابہ سے یہہ مراد ہے کہ اجزا اوسکے مماثل ہون یعنی یہہ نہ ہو کہ بعض اوسکا رطب ہو
اور بعض یابس ہو مثلاً یہہ جودت ہضم معدی پر دلالت کرتا ہے اور ناری کے معنے اور سبب اخلاط کے
فصل مین معلوم ہو چکی اور اعتدال قوام سے یہہ مراد ہے کہ نہ بہت تر ہو اور نہ بہت خشک ہو اسواسطے
کہ اسباب مغیرہ کہ جو واسطے امر طبعی کے ہین مثل مجففات اور مرطبات کے اونکے نہ ہونے پر دلالت کرتا ہے
اور اعتدال مقدار سے یہہ مراد ہے کہ ماکول کی مقدار کے قریب ہو اسواسطے کہ جو اس سے بسبب اعتدال
کے کم ہو جاتا ہے اوتنا ہی بسبب طبخ کے ہو جاتا ہے اسواسطے کہ طبخ کی شان سے مقدار کا زیادہ
کم کرنا ہے اعتدال وقت سے یہہ مراد ہے کہ بعد گذرنے اوس مدت کے کہ جو ہضم کے واسطے ہی خارج
ہو اور اعتدال بو سے یہہ مراد ہے کہ نہ شدید النتن ہو نہ عادم الرائحہ ہو اسواسطے کہ اول عفونت پر

دلالت کرتا ہے اور ثانی ابتلاء برودت پر دلالت کرتا ہے اور یہہ شرط کہ اوسمین آواز قراقر اور بقبقہ کی نہو اسواسطے ہے کہ یہہ آواز ریاح پر دلالت کرتی ہے ایسے ہی جھاگ بھی ریاح پر دلالت کرتا ہے۔

ن

ہونا بری بو اور خراب رنگ کا موت پر دلالت کرتا ہے جز نظری طب کا تمام ہوا۔

ح

یہہ ظاہر ہے اسواسطے کہ بری بو اور خراب رنگ یہہ دونون اسبات پر دلالت کرتے ہین کہ بدمین اخلاط ردیہ کثرت سے ہین اور یہہ ظاہر ہے کہ طبیعت اوسکی مقاومت سے عاجز ہوگئی ہے اور یہانتک عاجز ہوگئی ہے کہ بو اور رنگ برا زکا اس حد کو پہونچ گیا ہے۔

ن

دوسرا حصہ طب کے جزء عملی کا ساتھہ قول کلی کے اور جزء عملی منقسم ہوتا ہے طرف علم حفظ صحت اور طرف علم علاج کے پہلے حفظ صحت کا بیان کیا جاتا ہے۔

ح

جزء عملی کی دو قسم ہین اسواسطے کہ طب سے غرض حفاظت صحت موجودہ کے اور پہیرلانا صحت مفقودہ کا ہے یعنی جو صحت موجود ہو اوسکی حفاظت کرین اور جو صحت جاتی رہی ہو اوسکو پہیرلاوین اول قسم اول ہے اور ثانی قسم ثانی ہے اور سہل ان دونون مین سے اول ہے اور وہ ظاہر ہے اور پہلے حفظ صحت کو اسوجہہ سے بیان کیا ہے کہ وہ کثیر الوجود ہے اسواسطے کہ آدمی عادت کیا گیا ہے صحت پر اور مرض نادر ہے یعنی صحت ہمیشہ رہتی ہے اور مرض کبھی کبھی ہوتا ہے

ن

طبیب پر یہہ بات لازم نہین کہ شباب کو اور قوت کو باقی رکھے اور نہ یہہ اوسکے ذمہ ہے کہ انسان کو عمر طبیعی تک پہونچاوے جبکہ یہہ بات بھی ممکن نہین تو موت کو منافع ہو ہی نہین سکتا اسواسطے کہ بدن رطوبت سے پیدا ہوتا ہے اور اوس رطوبت کے مقارن حرارت ہوتی ہے کہ اوس رطوبت کو پکاتی ہے

اور اوسکو آمادہ کرتی ہے اور فضلات کو دفع کرتی ہے پس جبکہ یہہ بات ہے تو لامحالہ تحلیل ہوتی ہے
جسوقت کہ موثر واحد متاثر واحد مین ہمیشہ اثر کرتا ہے تو تاثیر موثر کی ہر وقت مین اشد ہوتی ہے
جس وقت کہ کثرت سے تحلیل ہوتی ہے تو حرارت غریزیہ بسبب فنا ہونے اپنے مادہ کے فانی ہوجاتی
ہے اور ہضم ضعیف ہوجاتا ہے اور بدل کہ اگر وہ نہ ہو بدن ہی پیدا نہو کامل ہونا تو کجا وہ بھی کم وارد
ہوتا ہے اور ہمیشہ ایسا ہی رہتا ہے یہانتک کہ رطوبت فانی ہوجاتی ہے اور حرارت منطفی ہوجاتی ہے
یہہ ہی موت ہے طبعی کی مقدار ہر شخص کے بحسب مزاج اور قوت اوس شخص کی ہوتی ہے پس غایت
طبیب کی یہہ ہے کہ اگر کسی مفسد خارجی کا اتفاق نہ ہو تو ہر شخص کو بحسب مزاج اوسکی کے منتہائی اجل
کو پہونچا دے اور ہر سن کے جو اوسکو لایق ہے اوسے حفاظت کرے اور یہہ حفاظت کرنا اس طرح
ہوتا ہے کہ رطوبت کی عفونت سے حفاظت کرے اور اوسکی تحلیل سے حراست کرے یعنی اوس کو
تحلیل نہ ہونے دے یعنی مجرائی طبعی سے زیادہ تحلیل نہ ہونے پہونچے اور ملاک امر اسمین تعدیل طب سته ضروریہ کی ہے

ح

جسوقت کہ مصنف نے قسم اول کے بیان کرنے کا ارادہ کیا تو پہلے اوسکے غایت کا بیان کیا کہ وہ حفظ صحت
ہے بقدر امکان کے اور تحقیق اوسکی ایک مقدمہ کی تمہید پر موقوف ہے وہ یہہ ہے کہ موت کا آنا
ضروری ہے اور شباب کا بھی زایل ہونا ضروری ہے اور قوت مین ضعف کا آنا بھی ضرور ہے
دلیل اسکی یہہ ہے کہ بدن جوہر رطب سیال یعنی منیون سے پیدا ہوتا ہے اور اس جوہر کے مقارن
حرارت غریزی ہے اور وہ حرارت غریزی اوس رطوبت پر قاہر ہے یعنی قادر ہے اوسکے پکانے پر
اور ملانے غذا کی طرف اوسکے اور دفع کرنے فضلات کے یعنی رطوبت کے فضلات کو دفع کرتی ہے
اگر مقہور ہوتے تو بسبب رطوبت کے متحقق ہوجاتے اور اگر حرارت کی شان سے یہہ نہ ہوتا
تو یہہ جوہر رطب صورت اور تخطیط کو نہ قبول کرتا جالینوس نے اس حرارت کو تنور کی حرارت
سے تشبیہہ دی ہے یعنی جیساکہ تنور کی حرارت روٹی مین عمل کرتی ہے یعنی پہلے چھلکے سے روٹی پر
کر دیتی ہے بعد مین اوسکو ہونتی ہے اور پکاتی ہے اور تبخیر سے جو چیز کہ دفع کے لایق ہے اوس کو

دفع کرتی ہے ایسے ہی یہہ بہی عمل کرتی ہے یعنی اول تو منی مین پہلے چپکنے سے کرتی ہے بعد اوسکے مناسب
مقدار اطراف انسان اوسکو پہلاتی ہے اور قابل تصویر کے گردانتی ہے یہانتک کہ مصورہ
اوس مین عمل کرتی ہے بعد اوسکے اوسکو قابل تصویر کے گردانتی ہے جسوقت کہ یہہ بات ہے
تو یہہ حرارت اس جوہر کو شیئاً فشیئاً تحلیل کرتی ہے اسواسطے کہ یہہ جوہر رطب قابل تحلیل کے ہے
اور جیسا کہ تحلل اس حرارت سے اس جوہر کو ہوتا ہے اور بہی کئی وجہہ سے ہوتا ہے ایک ہوا سے ہوتا ہے
کہ اس جوہر کو محیط ہے اسواسطے کہ ہوا بہ نسبت اسکے حار ہے کہ اس مین کواکب سخن کی شعاعین پڑتی
ہین نیز یہہ بات بہی ہے کہ حرکات بدنیہ اور نفسانیہ معاون تحلل ہین پس یہہ بات معلوم ہوئی کہ
بدن تحلل مین ہے اور جسوقت کہ ہمیشہ اثر کرے موثر واحد متاثر واحد مین تو تاثیر اوسکی برودت
مین اشد ہوتی ہے اسواسطے کہ تاثیر اوسکی مادہ مین ہوتی ہے کہ جو اثر کو قبول کرتا ہے بسبب تاثیر
سابق کے کہ جو موجب ہے واسطے تقلیل کے اور جسوقت کہ ایسا ہوگا تو یہہ جوہر رطب تو یادہ تحلیل ہوگا
اور جسوقت کہ اوسے کسیقدر فانی ہوگا تو حرارت کہ جو اوسکے ساتھہ قایم ہے وہ بہی فانی ہوتی ہے
بسبب فانی ہونے اپنے مرکب کے یعنی رطوبت اسکا مرکب ہے جب وہ فانی ہوگی تو یہہ بہی فانی
ہو جائیگی پس ہضم ضعیف ہوگا اسواسطے کہ قوت ہضم کی بسبب غلبہ حرارت غریزیہ کے ہوتی ہے کہ
وہ آلہ کل قوت کا اور جسوقت کہ ہضم ہوگا تو تغذیہ بہی کم ہوگا کہ جسکا ہونا ضروری ہے اگر وہ نہو تو
بدن پیدا سے نہ ہو کجا استکمال جبکہ ضعف قوت اور قلت تغذیہ ہو ضرور . . . . زایل ہوگا اور
نیز موت کا آنا بہی ضروری ہے اسواسطے کہ تحلل دایم ضرور ہے کہ اس جوہر کو فنا کردے اسواسطے
منتہا اوسکا ہے پس انتفا حرارت کا لازم ہوا وہی قوت طبعی ہے اگر کوئی کہے کہ فنا جب لازم
آتی ہے کہ جب بدل زیادہ نہ ہو اور جبکہ جائز ہے یہہ کہ بدل زیادہ ہوتا ہے تحلل سے جیسا کہ نمو کے
زمانہ مین ہوتا ہے پس کیون نہین جائز ہے کہ بدل غیر ناقص ہو تحلل سے اور نہ گہٹے یہہ جوہر کہ بہی یہہ
وارد مثل حرارت کے اس جوہر کو آمادہ کرتا ہے اور مثل اس حرارت کے اوس مین فیضان کرتا
ہے پس موت طبعی نہین لازم ہوتی ہے جواب یہہ ہے کہ شیخ نے کہا ہے کہ یہہ غیر ممکن ہے اسواسطے

کہ جمیع قوائے جسمانیہ کے افعال متناہی ہین جیسا کہ علم طبعی مین بیان کیا ہے اور یہہ مشکلات
مسایل حکمت سے ہو اور اس کی تحقیق بہت مقدمات کے بیان کرنے پر منحصر ہے کہ اونکا طب کی کتاب
مین بیان کرنا مناسب نہین ہے پس اولی یہہ ہے کہ یہان اور طرح سے جواب دین وہ بھی جواب
بعض متاخرین محققین کے کلام مین پایا گیا ہے اور وہ یہہ ہے کہ جو بدل بدن مین وارد ہوتا ہے
یہہ تو ممکن ہے کہ وہ مثل محلل کے بحسب کمیت ہو بلکہ اوس پر کبھی فاضل ہوتا ہے اور یہہ بات
ممکن نہین کہ مثل اوسکے بحسب کیفیت ہو اور بیان اسکا یہہ ہے کہ رطوبت اصلیہ کو خمیر ہونا ہے
اور اوعیۂ غذا مین پکتی ہے بعد اوسکے اوعیۂ منی مین پکتی ہے بعد اوسکے رحم مین پکتی ہے اور بدل
کو خمیر نہین ہوتا سوائے اوّل کے اور کہین نہین پکتی پس اسکا مزاج ایسا کہ جیسا تحلیل ہو گیا ہے
اوسکا سا نہین ہوتا بلکہ اوسکی قوت سے اسکی قوت ناقص رہتی ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ جب
چراغ مین تیل کم ہو جاوے بدل اوسکے پانی ڈالے پس جبتک کہ کیفیت اولی ممتزج مین ثانی
پر کہ جو حاصل ہوئی ہے غالب رہتی ہے تو حرارت غریزیہ مشتعل ہوتی ہے اور بدل تحلل سے
زیادہ وارد ہوتا ہے پس ممتزج ٹھہرتا ہے اور جبکہ یہہ کیفیت کیفیت حاصلہ سے ٹوٹ جاتی ہے
ٹھہر جاتی ہے حرارت غریزیہ اور زیادہ تحلیل سے وارد کرنے پر قادر نہین ہوتی ہے اور جسوقت
ثانی غالب ہوتی ہے تو ممتزج گھٹتا ہے اور حرارت ضعیف ہوتی ہے یہانتک کہ کوئی اثر صالح
کیفیت اولی کا باقی نہین رہتا پس موت بالضرور واقع ہوتی ہے اور ظاہر ہوا اسے کہ رطوبت
غریزیہ اصلیہ اول پیدایش سے بحسب کیفیت گھٹتی ہی رہتی ہے موت طبعی کی مقدار ہر شخص
کے بحسب مزاج اور اوسکی قوت کے ہوتی ہے اور کبھی قوت بسبب اسباب خارجیہ کی پائی
جاتی ہے مثل جلنے اور قتل کے یا اسباب داخلیہ سے ہوتی ہے مثل اون امراض کے کہ جنمین
رطوبت اصلیہ فانی نہ ہو اور آدمی مرجاوے اوسکو موت اخترامی کہتے ہین اسے بحث نہین ہے
جسوقت کہ یہہ پہچانا اب جاننا چاہئے کہ طبیب بعلم حفظ صحت سے موت کو دفع نہین کر سکتا
اسواسطے کہ یہہ غیر ممکن ہے اور نہ باقی رکھنا شباب اور قوت کا ممکن ہے اسواسطے کہ انکا زوال

اور ضعف ضروری ہے جیساکہ جانا اور یہہ بات بہی کہ ہر شخص کو اوسکی عمر طبعی تک کہ اوسپر اطبا اور جمہور کا اتفاق
ہے کہ ایک سو بیس برس کی ہوتی ہے پہونچادے غیر ممکن ہے اسواسطے کہ جبکہ تحلل موجب موت کا ہے
تو یہہ مختلف ہوتا ہے بسبب اختلاف استعداد مزاج ہر شخص کے اور قوت اوسکی کے یعنی مقدار اوسکی
کہ جو تحلیل ہو مختلف ہوتی ہے پس طبیب حفظ صحت سے امور مذکورہ مین سے کوئی بات نہین کرسکتا
البتہ یہہ کرسکتا ہے کہ ہر انسان کو منتہائے اجل پر کہ جو اوسکی مقدار کے لایق ہو پہونچادے اگر کسی
وجہہ سے قوت اخترامی خارجی نہ لاحق ہو مثل جلنے وغیرہ کے اور یہہ بات طبیب کو لازم ہے کہ کل شی
کی اوسکے موافق حفاظت کرے یعنی ہر سال کی اوسے حفاظت کرے کہ جو اوسکے لایق ہو یہہ غایت
علم حفظ صحت کی ہے اور حفظ صحت دو طرح سے ہوتا ہے اول یہہ کہ حمایت کرین رطوبت غریزیہ
کے تعفن سے اسواسطے کہ تعفن موجب فساد ہے اور صلاح درازی حیات سے اوسکو خارج کرتا ہے
اور تعفن اوس مین حرارت غریبہ سے ہوتا ہے کہ جو اغذیہ وغیرہ سے پیدا ہوتی ہین اور حمایت اوسکی
یہہ ہے کہ ایسی تدبیر کرین کہ وہ پیدا نہ ہو دوسرے یہہ کہ اوسکو مجرائے طبعی سے زیادہ نہ تحلیل ہونے
دین مثل محللات غریبہ کے کہ اغذیہ اور دواؤن اور افعال نفسانیہ سے ہوتے ہین اور قول مولف کا
فضلاً ان تمنع الموت اسکے یہہ معنی ہین کہ جب شباب اور قوت حی کو باقی نہین رکہہ سکتا اور اجل
اطول تک نہین پہونچا سکتا تو موت کا منع کرنا تو بڑی بات ہے فضلاً عرب کا محاورہ ہے کہتے ہین
لا تملک الدرہم فضلاً عن الدینار یعنی اوسکے پاس درہم ہی نہین دینار تو کجا ملاک امر یہہ ہے
کہ رطوبت کے تعفن اور تحلل سے حمایت کرین اور تعدیل اسباب ستہ ضروریہ سے ہوتی ہے کہ جسکا بیان
آگے ہوگا اور ملاک کل شے کا وہ ہے کہ اوسپر اوس شے کا ہونا موقوف ہو کہا جاتا ہے کہ دل ملاک جسم کا

ن

اسباب ضروریہ کو تو ہم بیان کرچکے اور ہواؤن مین سے جو ہوا افضل ہے اوسکو بہی بیان کرچکے۔

ح

جسوقت کہ مصنف نے یہہ بیان کیا کہ حفظ صحت اسباب ستہ ضروریہ کی تعدیل پر موقوف ہے تو

اون احکام کو کہ جو اونکی تدبیر سے متعلق ہین بیان کرتا ہے اور احکام تدبیر ہوا کے اس سبب سے
کہ مباحثہ سابقہ مین بیان کر چکا ہے بیان نہین کہا ہے ۔

ن

تدبیر اون چیزون کی جو کہائی جاتی ہین بیان کی جاتی ہین جسوقت کہ کسی صحت کے حفاظت کرنا چاہین
کہ اپنے حال پر رہے تو وہ شے کہ جو کیفیت مین مشابہ ہو وارد کرین اور جبکہ صحت زایل ہو گئی ہو اگر
اوسکو پہیر لانا چاہین تو جو اوسکی ضد ہو وہ وارد کرین ۔

ح

جمہور نے دو قاعدون پر اتفاق کیا ہے ایک یہہ کہ حفاظت کرین صحت کی مثل سے دوسرے
یہہ کہ مداوات کرین مرض کی ضد سے قدما نے صحت کو سیدھی شے سے تشبیہ دی ہے کہ استقامت
اوسکی باقی رہتی ہے اور کسی طرف مایل نہین ہوتی ہے اور مرض کو ٹیڑہی شے سے تشبیہ دی
ہے کہ ٹیڑہا پن اوسکا ہمیشہ رہتا ہے مگر اوسوقت کہ جہکاوین اوسکو اوس طرف کہ جو مقابل اوسکے
ہو یعنی جدہر سے ٹیڑہی ہے اوسکے مقابل جہکاوین ابن ابی صادق نے کہا ہے کہ شے اپنی شبیہ سے
منفعل نہین ہوتی ہے ضد سے منفعل ہوتی ہے اسکو محل سے اوسکے ہٹاتی ہے اور اوسکے محل مین اوسکے
بدل حلول کرتی ہے اور شاید کہ یہہ دونو قاعدے فی نفسہا مصنف کے نزدیک بین ہے حاجت
دلیل کی نہین ہے مگر ان دونون مین شک ہے اول یہہ کہ محرور کی حفاظت حار چیز سے نہین ہو سکتی
اور مبرود کی حفاظت بارد شے سے نہین ہو سکتی بلکہ محرور حار سے جل جائیگا اور مبرود بارد سے
جم جائیگا دوسرے مین یہہ شک ہے کہ بعض مرض ضد سے زایل نہین ہوتے بلکہ اونکی مداوات مثل سے
کیجاتی ہے مثل تپ بلغمیہ کے کہ اوسکا علاج گرم شے سے کرتے ہین حالانکہ تپ بہی گرم ہے پس ضد
سے علاج نہوا اور تپ صفراویہ کا علاج سقمونیا سے کرتے ہین حالانکہ دونو گرم ہین اور ایسے ہی
قے کا علاج قے سے کرتے ہین اور اسہال کا علاج اسہال سے کرتے ہین اول کا یہہ جواب ہے
کہ مراد غذا سے وہ ہے کہ اوسکو بدن متغیر کرے اور اپنی شبیہ اوسکو کرلے تاکہ عوض اس چیز کا کہ جو

بالفعل تحلیل ہوگیا ہے ہوجاوے نہ وہ کہ جسمین استعداد غذا ہونے کی ہو اسواسطے کہ اطلاق غذا کا
اوسپر مجازاً ہے گرم کو جس وقت کہ گرم مزاج والا کھاتا ہے تو وہ مثل مغتذی کے نہین ہوتی ہے اسواسطے
کہ مغتذی شے اسخن ہوتی ہے اسواسطے کہ قوت محرور کی بدن کے اوسکو گرم کرتی ہے اور اوسکے جوہر
مین بھی تسخین ہے پس اوسکی سخونت بدن کی سخونت سے اشد ہوتی ہے اور حار کو جسوقت گرم مزاج
تناول کرتا ہے تو مثل اوسکے ہوجاتی ہے اسواسطے کہ قوت بدن کی اوسکو گرم کرتی ہے اور اوس کی
برودت کو توڑ دیتی ہے اسواسطے کہا ہے حنین نے کہ غذا کو بدن مقہور کرتا ہے اور وہ بدن مین سے
کسی شے کو متغیر نہین کرتے بلکہ بدن سے مستحیل ہوتی ہے اسی پر مبردات کو قیاس کرنا چاہیے دوسرا
یہہ جواب ہے کہ تپ بلغمیہ مین نفس تپ کا علاج نہین ہے بلکہ اوسکے سبب کا زایل کرتا ہے کہ وہ
بلغم ہے پس علاج سردی کا گرمی سے ہوا اور تپ صفراوی مین علاج سقمونیا سے اوسکے سبب کے
زایل کرنے کے واسطے ہے کہ وہ صفرا ہے ایسے ہی تپے اور اسہال مین کہ یہہ دونون اوس مادہ کو
کہ جو مرض کا موجب ہے خارج کرتی ہین مولف نے اس جگہہ اوسی پر کہ جو ذکر کیا ہے کہ صحت کی حفاظت
کرین اختصار کیا ہے اور قاعدہ اولی مین تفسیر کو اختیار کیا ہے واسطے تحرز کرنے کے شک مذکور
سے بسبب نہ ہونے جواب کے نزدیک اوسکے اور جو کہ مصنف نے اختیار کیا ہے وہ یہہ ہے
کہ اگر صحت کی حفاظت کا ارادہ کرے کہ اپنے حال پر رہے اور یہہ اوسوقت کرتے ہین کہ جب
وہ صحت تام ہو اور اوسمین سے کوئی شے اصلاً نہ معدوم ہو تو اوسپر وہ شے کہ جو شبیہہ بالکیف
ہو وارد کرین اور اگر صحت زائل ہوگئی ہو تو اوسکے پھر لانے کا ارادہ کرین اور یہہ اوسوقت
کرین کہ جب صحت غیر تامہ ہو مثل صحت محرور اور مبرود مزاج کے کہ وارد کرین اوپر اوسکے وہ کہ
جو کیفیت مین اوسکی ضد ہو معنی اسکے یہہ ہین کہ حفاظت صحت معتدل کی مثل سے ہوتی ہے اور حفاظت
صحت کی کہ جو اعتدال سے خارج ہو ضد سے ہوتی ہے جو خفی بات اس مقام مین ہے نہ تمکو معلوم ہوئی

ق

اور غذاؤن مین سے روٹی ہے کہ جو آمیزش سے مثل شلیم وغیرہ کے پاک ہو اور بہتر کے بچہ کے

گوشت اور گائے کے بچے کے گوشت اور تیتر اور مرغ خانگی اور چکور اور تیہو کے گوشت اور حلوا ملایم پر اختصار کرتے ہین اور میوہ جات مین سے انجیر اور انگور اور خرما تازہ کہ جس کے معتدل شہر مین عادت کہانی کی ہر اختصار کرتے ہین۔

ح

روٹی و گوشت اور مٹھائی اور میوہ جات کے احکام کہ اکثر شہرون مین اونکے کہانے کی عادت ہے بیان کی جاتی ہین پس روٹی سے گیہون کی روٹی مراد ہے اسواسطے کہ گیہون غلہ ان مین سے انسان کی صحت کے موافق ہے اور اوسکی طبیعت کے مشاکل ہے اور از روئے غذا کے محمود ہے اسواسطے کہ حرارت اوسکی انسان کی حرارت کے مشابہ ہے اور بسبب کثرت استعمال کے یعنی چونکہ یہہ زیادہ کہایا جاتا ہے اسکی اور انسان کی طبیعت کے درمیان مناسبت عظیم ہوگئی ہے اچہا گیہون وہ ہے کہ سخت اور بہرا ہوا اور زردی کی طرف مایل ہوا اور اچہی زمین مین پیدا ہوا ہو یعنی وہ زمین صاف ہو اور شوایب ردیہ سے پاک ہو کہ یہہ گیہون کی طبیعت کو متغیر کرتے ہین مثل شیلم کے اور اسکی دو قسم ہین ایک تو مثل گیہون کے ہین مستطیل سرخ اس کا نام روان ہے اور اسکو جودار بھی کہتے ہین اور یہہ ایسا ردی نہین ہے مگر عمدہ گیہون وہ ہے کہ جو اس سے بہی خالی ہو اسواسطے کہ یہہ روٹی کو سیاہ کرتا ہے دوسرے دانہ ہے مسندیر اور مسکر اور اسمین عفونت ہوتی ہے اور اسکو ترکی مین بلیور کہتے ہین روٹی کو ضرور اس سے پاک کرنا چاہئے اور گوشت انسان کی طبیعت کے قریب ہے اس سبب سے کہ انسان بہی حیوان ہے اور جو اثر کہ اعتدال سے خارج ہو بدن مین نہین کرتا ہے اور طبیعت اسکی طرف میل کرتی ہے اور متوجہ ہوتی ہے طبیعت اوسکی ہضم کی طرف اسلئے نفع بہ نسبت اور چیز کے زیادہ ہوتا ہے اسواسطے کہ اسمین تبخیر کم ہوتی ہے اور جو گوشت کو کہاتا ہے صولت اور قہر اوسمین زیادہ ہوتا ہے جب دوشمن پر غلبہ کرتا ہے چرنے والے حیوان کا گوشت بہ نسبت اوسکے کہ جو ایک جگہہ کہڑا گہاس کہاتا ہے اچہا ہوتا ہے باقی گوشت کا بیان لحوم مین آویگا اور مٹھائی طعام محبوب ہے کئی وجہہ سے

ایک یہہ کہ انسان کے مزاج پر حرارت و رطوبت غالب ہے اور میٹھائی مین بھی حرارت و رطوبت غالب ہے دوسرے یہہ کہ انسان کو جسوقت فاقہ ہوا ور بدن اوسکا پاک ہو تو میٹھائی کی طرف مشتاق ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ جسوقت کسی شخص کو مختلف کہانے کہلائے جائین اور سب کے بعد میٹھائی کہلائے جائے بعد اوسکے اوسکو قے کرادین تو سب سے پیچہے میٹھائی خارج ہوتی ہے حالانکہ سب سے اوپر رہوتی ہے یہہ اسوجہہ سے ہے کہ میٹھائی طبیعت کو محبوب ہے پس اپنے نفس کی طرف جذب کرتی ہے اور بعض آدمیونکو میٹھائی موافق نہین ہے اسیواسطے مولف نے مناسب کی قید کی ہے کہ جس کو موافق ہو یعنی میٹھائی شکری اکثر آدمیون کو مناسب نہین ہے اور بعض کو مناسب ہے جس شخص کو موافق ہو اسکو مناسب ہے کہ ترک کرے اور میوہ جات مین سے انجیر اور انگور اور خرما تازہ کو بیان کیا ہے اور مفصل اسکا ذکر آویگا اور یہہ جو قید کی ہے کہ جنکو ان کے کہانے کی عادت ہو اسوجہہ سے کی ہے کہ جو ان کے کہانے کے عادی نہین ہین جسوقت کہ وہ کہاتے ہین اونکو کم موافق آتی ہین

ن

اغذیہ دوائیہ کو جب مزاج اور ماکول کی تعدیل کرنی منظور ہو جب کہاوین ورنہ ہرگز نہ استعمال کرین۔

ح

اغذیہ دوائیہ کی تفسیر معلوم ہوچکی ہے پس حافظ صحت کو چاہئے کہ اسکو استعمال نہ کرے اسواسطے کہ یہہ اکثر بدن کے مخالف ہوتے ہین اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ بدن کو متغیر کرتے ہین پس بدن کی طرف مشکل سے مستحیل ہوتی ہے اور طبیعت کو اوسکے احالہ مین بہت تعب ہوتا ہے پس اسسے لازم آتا ہے کہ تغذیت اسمین کم ہے اور جس مین دوائیت زیادہ ہوتی ہے اوسمین غذائیت کم ہوتی ہے اسواسطے کہ جوہر بدن کی اکثر مخالف ہوتی سے ہے اور نیز غذائے دوائے اگر گرم ہوگی تو وہ خون کو جلاوے گی اور مرار کو پیدا کریگی اور اگر بارد ہوگی وہ بلغم پیدا کریگی اور ثقیل ہوگی اسواسطے کہ خون اوسکا کچا ہوتا ہے اعضا استعمال نہین کرتے ہین اور نیز گران ہوتا ہے اگر کوئی کہے کہ بعض اغذیہ دوائیہ نفس کے مشابہہ ہوتے ہین اور یہہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ بدن انسان کے واسطے اغذیہ دوا سے زیادہ مناسب

ہوتی ہے اسواسطے کہ مناسب سے لذت ہوتی ہے پس واجب ہوئی یہہ بات کہ بدن اوسے زیادہ نفع پاتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اگر مراد لیجاوے بدن سے وہ بدن کہ جو پاک ہو اور اوسکے وہ مشابہ ہو تو یہہ ممنوع ہے اور اگر مراد لیجاوے بدن سے وہ کہ کسیقدر اوسکی غذا مشابہ ہو یہہ بات تسلیم ہے لیکن اسسے یہہ لازم نہین آیا کہ اسے نفع زیادہ ہو اسواسطے کہ جایز ہے کہ یہہ اشتہا بسبب مضاد ہونے کیفیت اس غذائی ہو اسواسطے کہ بدن مین وہ مواد جمع ہوتا ہے کہ اوسکا دفع کرنا واجب ہے جیساکہ وحم مین ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ حافظ صحت کو اغذیہ دوائیہ نہ استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ اغذیہ خالصہ کہانا چاہیے یعنی جب اغتذا کے واسطے کہاوین تو اغذیہ خالصہ کہانی چاہیے اور اگر تعدیل مزاج اور تعدیل ماکول کیواسطے احتیاج ہو تو اوسوقت اغذیہ دوائیہ کہانی چاہئیں اسکی زیادہ تحقیق کی حاجت نہین ہے —

ل

بلا خواہش نہ کہانا چاہیے اور جبکہ بہت بہوک ہو تو اوسکو ٹالنا بہی نہ چاہیے —

ح

شہوت یا تو صادق ہوتی ہے یا کاذب اور فرق درمیان ان دونون کے یہہ ہے کہ صادق وہ ہے کہ معدہ مین خفت ہو اور پہلے کہانے کی ڈکارین نہ آتی ہون اور نفخ اور قراقر نہ ہو اور غذا کے استعمال کرنیکا زمانہ دور ہو یعنی غذا کو کہائے ہوئے بہت دیر ہو گئی ہو اور جو ایسے نہ ہو وہ کاذب ہے اگر بہوک کاذب ہو تو استعمال غذا کا جایز نہین ہے اسواسطے کہ ادخال طعام کا اوپر طعام کے ہوتا ہی اور وہ ضرر کہ جو اسسے ہوتا ہی قریب بیان کیا جائیگا بلکہ یہہ بات واجب ہے کہ جو شے معدہ مین ہوتے اور اسہال سے نکالین اور قے سے نکالنا اچہا ہے اور قے اوسے کرائین کہ جو چیز مقطع و ملطف ہو مثل سکنجبین اور شربت لیمو گرم پانی مین ملا کر بعد اوسکے بہت سوئین کہ اسسے قوت پہیلتی ہے اور باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے پس ہضم کرتی ہے اوس چیز کو کہ جو معدہ مین باقی ہے اور اوسکو کہ جو خارج ہوا اوسطرف اعضا کے مثال کاذب اشتہا کی اشتغال سے ان پر جو رگے

سکران مین شراب فم معدہ کو بسبب مراریت کے دغدغہ کرتی ہے اور اوسکو قبض کرتی ہے اور بسبب عطریت کے تقویت دیتی ہے اور پر خور مین جو وضت طعام کی اوسکے معدہ مین فم معدہ کو دغدغہ کرتی ہے اسواسطے کہ جبکہ بدن کو اوسے غذا نہ حاصل ہو دغدغہ اوسکا باقی رہتا ہے اور اشتیاق اوسکا واسطے غذا کے رہتا ہے اگر بہوک صادق ہو تو استعمال غذا کا واجب ہے اور شہوت کاذبہ کا دفع کرنا جائز نہین ہے اسواسطے کہ معدہ جسوقت خالی ہوتا ہے تو بدن کی رطوبات کو جذب کرتا ہے اور اکثر وہ چیز کہ جذب ہوتی ہے طرف اوسکے صفرا اور رطوبات مائیہ ہے کہ یہہ دونو لطیف ہین بسبب لطیف ہونے انجذاب کو قبول کرتے ہین پس جسوقت کہ وہ معدہ کی طرف منجذب ہوتی ہے اور معدہ مشتعل بہ جوہر ہے تو مثل صدید کے ہوجاویگا اور اس مین شر ہے ۔

ن

گرمیون مین جو چیز کہ بالفعل سرد ہو کہانی چاہیئے اور جاڑون مین جو چیز کہ بالفعل گرم ہو کہانی چاہیئے ۔

ح

گرمیون مین سرد بالفعل کہانے کی وجہہ یہہ ہے کہ ظاہر بدن گرمیون مین گرم ہوتا ہے پس جسوقت کہ گرم بالفعل کہایا جاویگا تو باطن بہی گرم ہوجاویگا پس بدن کو سخونت کی وجہہ سے ضرر پہونچیگا اور ہضم فاسد ہوگا اور جاڑون مین بالفعل گرم کہانے کی یہہ وجہہ ہے کہ جاڑون مین ظاہر بدن سرد ہوتا ہے اگر طعام بالفعل بارد ہو استعمال کیا جائے تو برودت ظاہر بدن اور باطن بدن پر مستولی ہوتی ہے پس اسسے حرارت بجہہ جاتی ہے اور ضعیف ہوجاتی ہے اور ہضم فاسد ہوتا ہے اچہا وقت گرمیون مین کہانے کا دن مین وہ ہے کہ جسوقت ٹہنڈ ہو یعنی دن مین جو وقت ٹہنڈا ہو اور جاڑون مین اچہا وقت وہ ہے کہ جو گرم ہو ۔

ن

داخل کرنا طعام کا اوپر دوسرے طعام کے کہ پہلا ہضم نہ ہوا ہو ردی ہے ۔

ح

وجہہ اسکی یہہ ہے کہ معدہ اگر ثانی مین نہ مشغول ہو تو وہ غذا ثانی فاسد ہوگی اوس اول کو بھی فاسد کریگی اور اگر ثانی مین مشغول ہو تو یا تو ثانی ہی کی طرف مشغول ہوجاویگی اور اول کی طرف مشغول نہ ہوگی پس اس صورت مین اول فاسد ہوگی اور دوسرے کو فاسد کریگی یا دونون مین مشغول ہوگی جبکہ دونون مین مشغول ہو تو دونون مین فعل اوسکا ضعیف ہوگا پس دونون فاسد ہونگے اور جبکہ معاً استعمال کی جائین ایسا نہین ہے اسواسطے کہ اگر ساتہہ دو غذا استعمال کیجاوینگی تو دو نوع کا احالہ ایک ہی ہوگا یعنی نوع واحد سے ہوگا پس یہہ بات طبیعت پر سہل ہے لیکن جسوقت کہ مقدم کی جائی ایک اور پر دوسرے کے پس احالہ ہر ایک کا مغایر ایک کے ہوتا ہے اسواسطے کہ احالہ اوس غذا کا کہ جسکا بعض ہضم ہوگیا ہے نہین ہے مثل احالہ اوس غذا کے کہ ابھی ہضم شروع ہے نہ ہوا ہو اور اسبات مین شک نہین ہے کہ اجتماع دو فعلون کا طبیعت پر دشوار ہے ایک فعل سے اسیواسطے جسوقت داخل کیا جاتا ہے طعام اوپر طعام کے تو اوسی اگر تخمہ حادث ہوتا ہے

ن

کہانے کے زمانہ کا دراز ہونا بہی ردی ہے کہ ہضم مختلف ہوتا ہے مگر اوسی روایت مین کم ہے۔

ح

دیر مین کہانا یعنی زمانہ کہانیکا دراز ہونا ردی ہے لیکن روایت اسکی ادخال کی روایت سے کم ہے اور وجہہ اسکے ردی ہونے کی جانی گئی اوسے کہ جو ادخال مین بیان کیا اسواسطے کہ احالہ آخر مطعوم کا نہین ہوتا ہے مثل احالہ اول کے اور یہہ ہی مراد ہے اختلاف ہضوم سے اور وجہہ اسکی کہ یہہ روایت مین ادخال سے کم ہے واضح ہے۔

ن

مختلف غذائین کہانے ایک وقت مین طبیعت کو حیران کرتے ہین

ح

مختلف کہانون کا کہانا مثل اسکے کہ بعض غلیظ ہون مثل گائے کے گوشت کے اور بعض لطیف ہون

مثل تیتر کے گوشت کے اور یہہ کہ بعض گرم ہوں مثل شہد کے اور بعض سرد ہوں مثل جہاج کے اور یہہ کہ بعض بطی الاستحالہ ہوں مثل حصرمیت کے اور بعض سریع الاستحالہ ہوں مثل شوربے کے یہہ طبیعت کو حیران کرتی ہے اور اوسکے فعل کو اذیت پہونچاتی ہین پس یہہ بدنکو ضرر پہونچاتی ہین اور قوت کو مشوش کرتی ہین اسواسطے کہ فعل موثر کا ساتھہ اختلاف متاثر کے مختلف ہوتا ہے اور اوسسے اخلاط مختلفہ بدن مین پیدا ہوتی ہین اور اسمین شر ہے ۔

ن

اغذیہ لذیذ اگر زیادہ نہ کہائی جاوین تو محمود ہین ۔

ح

غذاء لذیذ محمود ہے اسواسطے کہ بسبب لذت کے سب طرف سے معدہ اوسپر محتوی ہوتا ہے پس ہضم اچہا ہوتا ہے اور غذا مین کثرت کی قید اسوجہہ سے کی ہے کہ انسان جسوقت طعام ملذذ کہاتا ہے تو اوسکو زیادہ طلب کرتا ہے اور زیادہ کہاجاتا ہے اسواسطے کہ لذیذ محبوب طبیعت ہے پس اوٹہاتی ہے طبیعت اوسکو کثرت سے پس طبیعت اوسکے ہضم اور پکانے سے عاجز ہوتی ہے پس خامی باقی رہتی ہے اور اکثر اوسسے تخمہ ہوجاتا ہے اور نیز جگر ایسی غذا کو جلد جذب کرتا ہے کہ اوسکو لذت دیتی ہے مثل میٹھائی کے پس مجاری مین غیر منہضم جاری ہوتی ہے پس اوسسے سدہ پیدا ہوتے ہین اور اوسسے شر عظیم بدن مین ہوتا ہے

ن

بے مزہ غذا کا کہانا بہوک کو ساقط کرتا ہے اور کسل کرتا ہے اور ترش چیز کا زیادہ کہانا ٹہرانے کو جلد اور خشک کرتا ہے اور پٹہون کو ضرر پہونچاتا ہے اور میٹھائی شہوت کو سست کرتی ہے اور بدن کو گرم کرتی ہے اور نمکین شے بدن کو خشک کرتی ہے اور دبلا کرتی ہے پس مضرت میٹہائی کی ترشی سے اور ترشی کی میٹہائی سے اور بے مزہ کی نمکین اور تیزی سے اور ان دونون کے بے مزہ سے دفع ہوتی ہے

ح

کمیت ان احکام کے فاعل طعوم کی معرفت سے جانی جاتی ہین فن ثانی کے اول مین اس کا بیان آویگا اور قول مصنف کا ہما اس سے یہہ غرض ہے کہ مضرت نمکین اور تیز کے بد مزہ سے دفع ہوتی ہے

ن

جب کسیقدر بہوک باقی ہو غذا سے ہاتہہ کہینچین۔

ح

وجہہ اسکی یہہ ہے کہ بقیہ شہوت کا تو تہوڑی دیر مین جاتا رہیگا اور ماکول طبیعت پر ثقیل نہوگا۔

ن

ہمیشہ پرہیز کرنا رنج مین ڈالتا ہے اور بدن کو دبلا کرتا ہے بلکہ صحت مین پرہیز کرنا ایسا ہے جیساکہ مرض مین بد پرہیزی۔

ح

رنج مین ڈالنا اور دبلا کرنا ظاہر ہے کہ پرہیز ان دونون کا مورث ہے اسواسطے کہ پرہیز مانع غذا ہے اور نیز اسسے غذا مین بہی تقلیل ہوتی ہے پرہیز صحت مین مثل بد پرہیزی کے ہے مرض مین مراد اسسے یہہ ہے کہ دونو بدن کو ضرر پہونچاتی ہین اور اخلاط کو ہیجان مین لاتی ہین پرہیز صحت مین اسواسطے مضر ہے کہ پرہیز مین مواد کا انصباب معدہ کی طرف ہوتا ہے اور وہ مثل ہیپ کے ہو جاتا ہے جیساکہ بیان کیا اور بد پرہیزی مرض مین اسواسطے مضر ہے کہ بدن پاک نہین ہوتا جو غذا کہائی جاوے گی اوسمین شر ہوگا اور مراد بد پرہیزی سے ترک کرنا پرہیز کا ہے۔

ن

مراعات عادت کی واجبات اور غیر واجبات مین واجب ہے۔

ح

مراعات عادت کی خواہ واجبات مین ہو مواد غیر واجبات مین ہو واجب ہے واجبات جیسے غذا کا کہانا واجب ہے اگر کسی کو کوئی دفعہ کہانے کی عادت ہوگئی ہو تو اسکی رعایت رکہین اور غیر واجبات

جیسے طرح طرح کی غذا کہانا واجب نہین ہے اگرکسی کو اسبات کی عادت ہوگئی ہو کہ وہ غذا کو جمع کرکے کہاتا ہو یا کیئی غذاؤن کو جمع کرکے کہانے کی عادت ہو تو اس عادت کی رعایت رکہین اسواسطے کہ انسان کو جس چیز کی عادت پڑجاتی ہے تو طبیعت اوسے مالوف ہوجاتی ہے پس جب وہ مالوف ملتا ہے تو طبیعت اوسکی طرف متوجہہ ہوتی ہے اور فعل قوی اوحسن کرتی ہے اسیواسطے بقراط نے کہا ہے کہ عادت مثل طبیعت ثانی کے ہے۔

ل

جو شخص ہمیشہ غذائے خراب کہانے کا عادی ہو اوسوقت اوسکو ناگوار نہین معلوم ہوتی ہے جب بہت دن گذرجاتے ہین بہت امراض پیدا ہوتے ہین پس چاہیے کہ تدریج ترک کرین۔

ح

وجہہ اسکی یہہ ہے کہ آثار ردیہ غذا کے باقی رہتی ہین پہلے ہی معلوم نہین ہوتے ہین جسوقت کہ مدت گذرجاتی ہے اوسکا ظہور ظاہر ہوتا ہے اور تدریج ترک مین اسواسطے واجب ہے کہ انتقال ضد سے طرف ضد کے دفعتہً برا ہے۔

ل

صفراوی مزاج کی غذا ٹہنڈی اور تر اور دموی کی ٹہنڈی اور قابض اور بلغمی کی گرم اور لطیف اور سوداوی کی گرم اور تر ہونی چاہیے۔

ح

وجہہ ان احکام کی اوسے کہ جو ہمنے قاعدہ حفظ صحت مین بیان کیا ہے جانی گئی۔

ل

مجربین نے بعض چیزون کو بعض چیزون کیساتہہ کہانے سے منع کیا ہے قیاس سے اکثر کا ثابت کرنا مشکل ہے یعنی مچہلی اور دودہ ساتہہ نہ کہانا چاہیئے کہ اسے امراض مزمنہ مثل جذام و فالج و لقوہ کے پیدا ہوتے ہین اور دودہ کو ترشی کے ساتہہ نہ کہانا چاہیئے یہانتک مصیرہ اور اجاصیہ

بھی ساتھہ کہانا منع ہے اور نہ دودہ چاول کیساتھہ ستو کہانے چاہئیں اور انگور کو کلہ پاسرے کیساتھہ اور انار کو ہریسہ کیساتھہ اور سرکہ چاول کیساتھہ نہ کہانا چاہئے۔

ح

اسکو اہل تجربہ اطبائے ہند وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور اسکا دلایل سے ثابت کرنا مشکل ہے بعض متاخرین نے اسپر اعتراض کیا ہے کہ غذا یا تو دونو آپس مین مشابہ ہونگے یا دو ضد ہونگے پس اگر مشابہ ہونگے تو بمنزلہ اسکے ہوگی کہ غذا زیادہ کہائی ہے یہہ ممنوع نہین ہے اگر ضد ہونگے تو ایک دوسرے کی تعدیل کریگی جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ حصر ممنوع ہے اسواسطے کہ غذا اتنشا ہین اور ضدین مین محصر نہین ہے اور جایز ہے کہ انکے جمع ہونے مین ایک خاصیت پیدا ہو کہ وہ خاصیت انکشار مین دونون کے اور پر بتقدیر تشابہ کے نہ پائی جاوے اسواسطے کہ متشابہین کا اختلاف بعض احکام مین جایز ہے اور یہہ بھی ہم نہین تسلیم کرتے کہ ضد آپسمین ایک دوسرے کے مضرت کو دفع کرتی ہے جایز ہے کہ ایک دوسرے کی مضرت کو نہ دفع کرے جیسے کہ آگ کسی جسم مین اثر کرتی ہے برف اوسکی تعدیل نہین کرتا ان دونون سے تکلیف ہوتی ہے مصیرہ دغیہ کو کہتے ہین۔

ل

تدبیر مشروب

اطبائے مجربین نے کہا ہے کہ پانی کنوین اور نہر کا نہ جمع کرنا چاہئے جبتک کہ ایک ہضم نہ ہوے سب سے اچہا پانی نہر کا ہے خصوصًا وہ کہ جو صاف اور شفاف مٹی پر جاری ہو اسکا پانی خراب چیزون سے پاک ہوتا ہے یا پتھر پر جاری ہو یہہ عفونت کے قبول کرنے سے دفع ہوتا ہے خصوصًا وہ کہ جاری سو شمال اور مشرق کی طرف خصوصًا وہ کہ جو اوپر سے نیچے کو گرے خصوصًا جسوقت کہ منبع اوس کا دور ہو اور اگر پاوجود ان باتون کے خفیف الوزن ہو اور پینے والا خیال کرے کہ میٹھا ہے اور تھوڑا پانی شراب کی تیزی کو توڑ دے پس وہ نہایت عمدہ ہے خصوصًا جسوقت کہ گہرا ہو اور زور سے بہتا ہو اور دریائے نیل کے پانی مین یہہ سب صفات موجود ہین اور پانی چشمہ کا غلیظ ہے

اور اوسمین سے قنی کا پانی بہت ردی ہے اور اوسے ردی کنوون اور تڑاگ کا ہے —

ح

اطبائے مجربین نے کہا ہے کہ کنوؤن اور نہر کا پانی نہ جمع کرنا چاہیئے جب تک پہلا ہضم نہ ہوے جیسا کہ غذا کا حکم ہے اور اسکا بھی دلایل سے ثابت کرنا مشکل ہے افضل پانیون مین سے نہر کا پانی ہے کہ منبع اوسکا زمین کے مسامات ہین اور مسامات سے نکلکر جاری ہوتا ہے اور اسکے غیر مین اوصاف ردیہ ہوتے ہین مثل غلاظت کے کہ وہ اسمین نہین ہوتے اور نہرون مین بھی عمدہ اوس نہر کا پانی ہے کہ جو پاک صاف مٹی پر جاری ہو پس یہہ شوایب ردیہ سے خالی ہوتی ہے اور جو پتھر پر جاری ہو وہ سب سے عمدہ ہے یہہ عفونت سے بعید ہوتی ہے یعنی جو پانی پتھر پر جاری ہوتا ہے اوس مین عفونت نہین ہوتی اسواسطے کہ جب مٹی پانی مین ملتی ہو تب اوسمین عفونت آتی ہے اور وہ کہ جو جنوب سے شمال کی طرف جاری ہو اور مشرق سے مغرب کی طرف جاری ہو بسبب چلنے ہوائے شمالیہ اور مشرقیہ کے اوپر اونکے کہ یہہ پانی کو جوہر کی اصلاح کرتی ہے اور جو اوپر سے نیچے کی طرف گرے اسواسطے عمدہ ہے کہ یہہ اسرع الحرکت ہوتا ہے اسرع الحرکت ہونا پانی مین لطافت زیادہ کرتا ہے اور جو منبع سے دور ہو اسواسطے عمدہ ہے کہ حرکت اوسکی بسبب طول مسافت کے کثیر ہوتی ہے پس لطافت اوسمین زیادہ ہوتی ہے اور خفیف الوزن ہو اسواسطے کہ خفیف الوزن جزائے ارضیہ سے خالی ہوتا ہے طریق وزن کا یہہ ہے کہ دو پانیون کو تولین جو پانی وزن مین دوسرے سے کم ہو وہ خفیف ہے دوسرا طریق وزن کا یہہ ہے کہ دو روئی کے پھوئے پانی مین برابر تر کرین اور اون دونون کو خوب خشک کرین جو زیادہ ہلکا ہو وہ خفیف ہے اور خیال کرے پینے والا کہ میٹھا ہے اور تھوڑا سا پانی شراب کی حرافت اور تیزی کو توڑدے اور یہہ اوس پانی سے کہ جب کثیر ہو تب تیزی کو توڑے اچھا ہوتا ہے اسواسطے کہ لطیف پانی مین بسبب لطافت کے شراب مین خوب ملجاتا ہے اور غلیظ مثل اسکے نہین ملتا اور یہہ کہ کثیر ہو کہ اوسمین مضرات اثر نہین کرتی یعنی کثیر جو ہوگا جو اوسمین ملیگا اوسکو اپنی طبیعت پر کریگا اور جب کم ہوگا تو جو اوسمین ملیگا وہ پانی کو اپنی طبیعت پر کریگا اور شدید الجریان ہو اسواسطے کہ قوت حرکت کی اوسکی لطافت کو

زیادہ کرتی ہے دریائے نیل کے پانی مین یہہ سب صفتین جمع ہین اسواسطے کہ منبع سے دور ہے
کہ منبع اسکا سفید پہاڑ ہے کہ جسکو جبل قمری بہی کہتے ہین اور مقابلہ مین خط استوا کے واقع ہے تیرہ[۱۳]
نہرین اسمین سے نکلی ہین پانچ تو بحر عظیم مین جو وہین ہے اوسمین گرتی ہین اور اوس کل دریا سے
چار نہرین نکلتی ہین اور آٹہہ دریائے عظیم ہین کہ جو اقلیم اول مین واقع ہے گرتی ہین اور اسے ایک
نہر نکلی ہے یہہ دریائے نیل ہے اور اسمین ایک اور نہر ایک چشمہ سے گرتی ہے کہ مرکز اوسکا مقابلہ
مین خط استوا کے ہے اور جب ملک حبش مین کثرت سے پانی برستا ہے تب دریائے نیل مین پانی زیادہ
ہو جاتا ہے کہ ملک حبش کثیر البارش ہے اور دریائے نیل جیساکہ بعید المنبع ہے اوسمین پانی بہی
کثرت سے ہے اور طیب المسلک بہی ہے یعنی جس زمین پر جاری ہوتا ہے پاک ہے اور اوسمین جوہر
غریب ملا ہوا نہین ہے اور وہ جنوب سے شمال کی طرف آتا ہے اور چشمے پانی مین غلاظت ہوتی ہے
کہ اوسکو ریاح اور آفتاب کہ جو لطیف کرنے والے ہین نہین پہونچتا اور اردی اون مین سے قنی کا
پانی ہے اسواسطے کہ یہہ بہی چشمہ کی قسم سے ہے اور دلیل اسکی قوت اور حرارت کی یہہ ہے کہ زہیر کو
پہاڑ دیتا ہے اور بزار کا پانی قنی کے پانی سے ردی ہے اسواسطے کہ بزار کا پانی جاری نہین ہوتا
اور قنی کا پانی ضاعت وغیرہ سے جاری ہوتا ہے اور بزار کا پانی وہ ہے کہ کسی پانی مین سے کہیچکر
کہین جمع کرین اور وہ وہین جمع رہے پس وہ متعفن ہو جاتا ہے اور اوسمین حشرات زیادہ ہو جاتے
ہین اور کنوین کے پانی سے اردی ہے اسواسطے کہ کنوین کا پانی کہیچا رہتا ہے پس اوسکو ہمیشہ حرکت
رہتی ہے اور وہی پانی کنوین مین نہین رہتا ہے یعنی جب کہیچا ہے تو اور پانی آجاتا ہے علی ہذا القیاس
وہ کہیچا ہے تو اور آجاتا ہے۔

ن

جب غذا ہضم ہونی شروع ہو تب پانی کا استعمال کرین اور پیچہے کہانے کے پانی کا پینا نفخ پیدا کرتا ہے
اور اثنائے طعام مین پینا بہت ردی ہے اور بعض آدمی کو کہ جنکا معدہ گرم ہو اثنائے طعام مین پانی
پینا نفع کرتا ہے اور بعض آدمی ایسے ہین کہ شہوت غذا اونکی ضعیف ہوتی ہے جسوقت پانی پیتے ہین

بسبب اسکے کہ پانی حرارت معدہ کی تعدیل کرتا ہے قوی ہوجاتی ہے نہار اور حرکت کے پیچھے خصوصًا بعد جماع کے اور پیچھے مسہل قوی اور پیچھے حمام کے اور میوہ جات پر خصوصًا خربوزہ پر پانی اور شربت پینا روی ہے اور اگر پانی کی برداشت نہ ہوسکے تو اوس کو نہرے سے کہ جسکا موہنہ تنگ ہو چونس چونس پانی پئیں اور اکثر پیاس بلغم لزج سے یا مالح سے ہوتی ہے جب ایسی حالت مین پانی پیا جاتا ہے تو پیاس زیادہ ہوجاتی ہے اور اگر پیاس پر صبر کیا جاوے تو طبیعت مادہ معطشہ کو پکاتی ہے اور اوسکو پگھلاتی ہے پس پیاس ساکن ہوجاتی ہے اسیواسطے اکثر ایسی پیاس گرم شیئون سے مثل شہد کے ساکن ہوجاتی ہے۔

ح

جب غذا ہضم ہونی شروع ہو اوسکے بعد مین پانی پیوین یعنی جب غذا ہضم ہونی شروع ہوجائے جب پانی پیوین اسواسطے کہ یہہ ہی وقت اسکی احتیاج کا ہے جیسا کہ بیان کیا کہ فائدہ اوسکے پینے کا غذا کا پتلا کرنا ہے تاکہ ہضم کے واسطے مستعد کرے اور مسالک تنگ مین جاری ہو اور پانی کا پینا پیچھے غذا کے قبل ظہور آثار ہضم اور قبل عمل کرنے قوت معدہ کے یعنی معدہ کی قوت نے ابھی عمل نہ کیا ہو ردی ہے اسواسطے کہ پانی بسبب برودت کے مانع حرارت معدہ ہے کہ جو معین ہضم ہے اور پینا پانی کا اثناء طعام مین بہ نسبت پیچھے پانی پینے کے زیادہ تر خراب ہے اسواسطے کہ اس مین ایک اور بہی فساد ہے کہ مانع استقرار اجزائے غذا ہے یعنی غذا کو ٹہرنے سے مانع ہے اور مانع تراکم بعض غذا کا ہے بعض پر اور غذا کو اسفل معدہ مین جمع نہین ہونے دیتا یعنی اسے غذا معدہ کے اسفل مین جمع نہین ہوتے اور ہضم اسفل مین اکمل ہوتا ہے اور بعض دوستون سے مینے سنا ہے کہ پانی اثناء طعام مین پینا جس شخص کا معدہ گرم ہو مانع تولید حصاۃ گردہ ہے بعض آدمی ایسے ہین کہ اثناء طعام مین پانی پینے سے نفع پاتے ہین اور وہ وہ لوگ ہین کہ جنکا معدہ نہایت گرم ہو اسواسطے کہ حرارت معدہ کی اوس پانی کی تعدیل کرتی ہے اور اوسکی بہوک کو صادق کرتی ہے پس ہضم اوسکا جید ہوتا ہے جس شخص کی شہوت غذا بسبب حرارت معدہ کے ضعیف ہو تو پانی پینے سے شہوت اوسکی بسبب تعدیل کرنے معدہ کے

یعنی وہ معدہ کی تعدیل کرتا ہے قوی ہوتی ہے اور پانی اور اور مشروبات کا نہار پینا اور پیچھے حرکت کے خصوصًا جماع کے بعد اور پیچھے مسہل قوی کے اور پیچھے حمام کے نکلنے کے اور بعد کہانے میوہ جات کے خصوصًا خربوزہ کے خراب ہے اسواسطے کہ حرارت غرازی کو بجہاتا ہے اور بدن کو ڈہیلا کرتا ہے اور وقت تناول کرنے میوہ جات کے خصوصًا وقت تناول کرنے خربوزہ کے رطوبات فضلیہ جمع ہوتے ہیں جب کہ پانی پیا جاتا ہے تو مائیت اور رطوبت کی اوسمین زیادتی کرتا ہے اور عطش کی دو قسم ہین اول صادق وہ وہ ہے کہ محتاج ہوتی ہے غذا بیچ اوسکے واسطے تپلا کرنے اور بدرقہ کے دوسرے کاذب ہے وہ وہ ہے کہ ہوتی ہے بلغم لزج سے یا مالح سے علامت اوسکی یہہ ہے کہ پانی کے پینے سے تسکین نہین ہوتی ہے اگر تہوڑی دیر صبر کیا جاوے تو مادہ پکپتا ہے اور پگہلتا ہے پس عطش ساکن ہوتی ہے اور یہہ پیاس اکثر اشیاء گرم سے مثل شہد وغیرہ کے ساکن ہوتی ہے کیونکہ یہہ اس بلغم کو دفع کرتی ہین۔

ل

عمدہ شراب وہ ہے کہ خوش طعم ہو اور بو اوسکی عمدہ ہو اور رنگ اوسکا صاف ہو اور قوام اوسکا معتدل ہو

ح

ایسی شراب اسواسطے عمدہ ہے کہ بوجہہ خوش طعم ہونے کے موتہہ مین خوشبو پیدا کرتی ہے اور بوجہہ خوشبودار ہونے کے قلب کو تفریح ہوتی ہے اور دماغ کو تقویت ہوتی ہے اور بسبب صفائی رنگ کے نفس کو نشاط حاصل ہوتا ہے اور سرور ہوتا ہے اور بسبب اعتدال قوام کے معدہ پر ثقیل نہین ہوتی جس شراب مین یہہ صفات ہوتے ہین تو طبیعت اوسکی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اوسمین اچہا عمل کرتی ہے پس بدن کے واسطے عمدہ غذا ہوتی ہے اور اسمین اچہی کم ہو

ن

علامت عمدہ شراب کی یہہ ہے کہ اوسمین آمیزش نہ ہو اور اگر تہوڑی شراب کو بہی مدت تک رکہہ چہوڑین نہ بگڑے اور جسقدر زمانہ اوسپر گذر جائے اوسکا اچہا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

ح

علامت عمدگی کی یہہ ہے کہ نضج اوسکا کامل ہو اور اوسکے اجزا اوسمین خوب ملے ہوئے ہون اور ابخرہ مفسدہ سے خالی ہون اور بہت دیر رکھنے سے نہ بگڑے اور یہہ جو کہا ہے کہ تہوڑی سی شراب مدت تک رکہہ چہوڑین نہ بگڑے اسواسطے کہا ہے کہ کثیر مین فساد بسبب کثرت کے ممکن ہے کہ نہ اثر کرے پس نہین لازم آتا ہے یہہ کہ عدم فساد سبب عمدگی ہو۔

ن

رقیق لطیف ہے اور بہت جلد نشہ لاتی ہے اور بہت جلد تحلیل ہوجاتی ہے اور غلیظ بطی الانحدار ہے یعنی بہت دیر مین نشہ لاتی ہے اور بہت دیر مین تحلیل ہوتی ہے اور بہت دیر تک خمار رہتا ہے لیکن بدن کو موٹا کرتی ہے خصوصاً میٹھی پینے والے کو چاہئے کہ اسکی کثرت سے پرہیز کرے۔

ح

شراب رقیق الطف ہے کہ بسبب رقت کے بہت جلد منہضم ہوجاتی ہے اور غذا کہ جو اوس سے حاصل ہوتی ہے لطیف الجوہر ہوتی ہے بسبب رقت اپنی کے بخاریت اور انحلال کو قبول کرتی ہے اسواسطے بہت جلد نشہ لاتی ہے اور بہت جلد تحلیل ہوجاتی ہے اور غلیظ کا حکم اسکے خلاف ہے اور غلیظ بدن کو موٹا کرتی ہے اسواسطے کہ اس سے خون ثخین کثرت سے حاصل ہوتا ہے اور اوس سے گوشت زیادہ پیدا ہوتا ہے اور غلیظ کہ جو میٹھی ہے وہ بہت ہی موٹا کرتی ہے اسواسطے کہ طبیعت اوس سے لذت پاتی ہے پس طبیعت اوسکی طرف بخوبی تمام متوجہ ہوتی ہے اور جگر بہی اس مین کامل طور پر عمل کرتا ہے اسکی کثرت سے پرہیز کرنا چاہئے اسواسطے کہ غلیظ بسبب غلظت کے سدہ پیدا کرتی ہے اور حلو کو جگر اپنے نفس کی طرف قبل اوسکے ہضم ہونے کے جذب کرتا ہے یہہ موجب سدہ کا ہے۔

ن

جوان اور گرم مزاج والون کو شراب سفید پینا چاہئے کہ پینے سے پہلے اوسمین بہت پانی ملائین اور بہت دیر برتنے دین اور بڈہون کو سرخ رنگ کی چاہئے اور اوسمین پانی کم ملائین اگر تغذیہ اور فربہی کا

ارادہ ہو تو سرخ رنگ کی عمدہ ہے اور شیخ جسقدر برداشت کر سکے پینی چاہیئے اور لڑکون کو اسسے پرہیز کرنا چاہئے اور شبان کو تعدیل سے پینی چاہیئے۔

ح

شبان اور گرم مزاج والے کو یہہ مناسب ہے کہ سفید شراب پیوین اور بہت سا پانی اوسمین ملادین اور بہت دیر رہنے دین یہہ بہ نسبت اور شرابون کے سرد ہوتی ہے اور ان دونون کی غذا بھی سرد ہونا واجب ہے اور بہت دیر تک پانی مین ملاکر رکھنے سے یہہ غرض ہے کہ جسقدر مدت گذرے گی اوسیقدر شراب کی تیزی کو پانی توڑیگا اور شیخ کو زرد مناسب ہے کہ جسمین پانی کم ملا ہو اسواسطے کہ مزاج اسکا بسبب رطوبت غریبہ بالکے سرد تر ہے اور زرد قلیل الماء انواع شراب سے گرم ہے اگر فربہی و تغذیہ کا قصد کرین تو شراب سرخ اون کے واسطے مناسب ہے اسواسطے کہ اگرچہ حرارت اوسکی زرد سے کم ہے مگر غذا زیادہ ہے اسواسطے کہ اکثر وہ دم کی طرف مستحیل ہو جاتی ہے اور شیخ جسقدر برداشت کر سکے پیئے اسواسطے کہ اوسکو بہ نسبت اورونکے تقویت کے زیادہ احتیاج ہے اور لڑکون کو بسبب اسکے کہ انکا مزاج حار ہے پینا اسکا مناسب نہین ہے شیخ نے کہا ہے کہ لڑکون کے حق مین شراب ایسی ہے کہ جیسے ضعیف لکڑی پر آگ ڈالین شاب کو مقدار شراب مین اعتدال واجب ہے اسواسطے کہ وہ درمیان لڑکون اور شیخ کے مین پس اوسکو قلیل سے نفع نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ اونکو مثل شیخ کے احتیاج قوت کی ہے اور کثیر سے بسبب گرم ہونے کے ضرر ہوتا ہے مثل لڑکون کے۔

ن

جبکہ غذا معدہ سے منحدر ہو جاوے اوسوقت شراب پیوین اور اثناء طعام مین اور بعد طعام کے بسبب اسکے کہ غذا کچی اوسکے ہمراہ نفوذ کرتی ہے مضر ہے اور جو شخص معتاد ہوتا ہے اوسکا بیچ مین شراب پینا معین ہضم ہوتا ہے نہ اسقدر کہ نفوذ پر تقویت دے اور اوسوقت تک کہ سرور زیادہ کیے اور رنگ اچھا کرے اور بشرہ ملایم کرے اور جلد کو تر اور ذہن سلیم کرے اور حرکات

منشط پیدا کرے زیادتی سے خوف نہ کرین اگر مینگی آوے اور جی متلاوے اور قے آوے
اور بدن اور دماغ ثقیل ہو اور ذہن پراگندہ ہو اور حرکات مسترخی ہون پس اوسکا ترک کرنا
واجب ہے اسوقت مین واجب ہے کہ قے کرین اور تہوڑی شراب پیکر قے کرنا بُرا ہے کہ اسسے
بدن سے وہ چیز کہ بدن کو اوسسے نفع پہونچیگا ہے نکلتی ہے اور شراب چہوٹے گلاسون مین پینا
بڑے گلاسون سے عمدہ ہے اور دوسرا دور جب پیوین کہ جب پہلا ہضم ہوجاوے اور مجلس شراب
کو گلدستون وغیرہ سے اراستہ کرین اور معشوقون اور دوستون اور احباب کو وہان جمع کرین اور
عطر کی خوشبو سے محفل کو بسائین اور ناچ وغیرہ کا بھی چرچا ہو اور جو شے کہ غم پیدا کرتی ہون اور
طبیعت کو کلفت دیتی ہون اونکو دور کرین اور میل وغیرہ سے جسم کو پاک کرین اور غسل کرکے
کپڑے نہایت عمدہ پہنین اور سر اور داڑہی کے بالون مین کنگہی کرین اور انکو بنوائین اور ناخن
ترشوائین اور یہہ مقام بلند مقام پر ہو اور وسیع ہو اگر لب دریا ہو تو کیا کہنا اور یہہ سب امور
اسواسطے ہین کہ شراب قوائے نفسانی کو حرکت مین لاتی ہے اور شہوتون کو برانگیختہ کرتی ہے
پس جسوقت طبیعت کسی اپنے مطلوب کو نہ پائیگی تو نفس اذیت پائیگا اور طبیعت اوسمین جیسا کہ
تصرف کرنا چاہیے نہین کرے گی بسا اوقات فاسد ہوجاتی ہے پس اسوقت مین ضرر اوسکا
اوسکے نفع سے زیادہ ہوگا منافع شراب کے بعض نفسانی ہین بعض بدنی نفسانی نفع جو اوس سے
ہوتا ہے وہ سوا اسکے اور کسی سے نہین ہوتا نفسانی نفع مثل سرور اور شاد ہونے اور تقویت
نفس کے ہے اور اسکے پینے سے اہلیت آجاتی ہے اور شجاعت پیدا کرتی ہے اور بخل اور غم اور
فکر فاسد کو دور کرتی ہے بسبب اسکے کہ تفریح اسکی مضاد سوداکی ہے مالیخولیا کے واسطے انفع اشیا
مین سے ہے اور روح کو صاف کرتی ہے اور گمان کو نیک کرتی ہے اور خلق پیدا کرتی ہے اور
قوی دماغ کے ذہن کو قوی کرتی ہے اسواسطے کہ دماغ اوسکا شراب مسکرہ سے منفعل نہین ہوتا ہے
بلکہ اوسکی حرارت لطیفہ سے بھی منفعل نہین ہوتا ہے پس ذہن اوسکا صاف ہوتا ہے اسواسطے
کہ جنکا دماغ قوی ہوتا ہے اونکو نشہ جلدی نہین ہوتا اور جلدی نشہ ہونے اور جلدی نہ ہونے سے

دماغ کی قوت اور ضعف جاتا ہے اور بدنی نفع جو اسے ہوتا ہے وہ نفع معاجین اور مرکبات سے
بھی حاصل ہوتا ہے وہ منافع مشکل ہین بدنی نفع یہہ ہے کہ رنگ کو نکھارتی ہے اور اشتہا قیت پیدا کرتی
ہے اور حرارت غریزی کو تقویت دیتی ہے اور اوسکو اوٹھاتی ہے اور رطوبات کو پکاتی ہے اور انکو
پھیلاتی ہے اور مجاری کو کھولتی ہے اور سدہ کو زایل کرتی ہے اور مسام کو کھولتی ہے اور ہضم کو قوت دیتی
ہے اور روح کو زیادہ کرتی ہے اور اوسکو لطیف کرتی ہے اور روح اور خون مین اناریت پیدا کرتی
ہے اور اون کو پاک کرتی ہے اور بلغم کو نکالتی ہے اور اوسکو لطیف کرتی ہے اور دفع اور ترطیب کرتی
ہے صفرا کو اور سوداکے مزاج کی تعدیل کرتی ہے اور سودا کو نکالتی ہے اور نفع اسکا قوائے طبیعہ
اور حیوانیہ کو بہ نسبت قوائے نفسانیہ کے زیادہ ہوتا ہے اور ہمیشہ اسکو پینا ذہن کو بلید کرتا ہے اور
اور عصب کو ڈہیلا کرتا ہے اور مورث رعشہ وتشنج ہے اکثر شرابی کو سکتہ ہوجاتا ہے اور مرجاتا ہے
اور شراب خالص کا پینا خون کو جلا دیتا ہے دماغ اور جگر کے مزاج کو فاسد کرتا ہے سٹا رسے بسبب نضج اور
اسہال کے ذوسنطاریا کا خوف ہے اور نشہ ہمیشہ دماغ اور عصب کی قوت کو سست کرتا ہے ایک
مہینہ مین دو دفعہ سکے پینے کا ڈر نہین ہے کہ دماغ کی قوت کو راحت دیتا ہے اور سرد فصل اور سرد شہر
مین شراب کے کثرت اور اوسکی قوت کی برداشت ہوسکتی ہے بہتر یہہ ہے کہ بعد اوسکے گزک نہ کھا دین
لیکن گرم مزاج کو کبھی گزک بھی اور سیب اور آنار اور امرود اور زرعرور اور قرص مسیو اور حماض اور
اترج اور اوسکے شربت سے نفع ہوتا ہے بلکہ کبھی قرص کافور کی حاجت ہوتی ہے جیسا کہ مدقوقین
کے واسطے استعمال کرتے ہین اور سرد مزاج کو گزک جوارش سیب اور بہی اور گلقند اور جدوارہ
اور پستہ مناسب ہے اور مرطوب مزاج والے کو قصامہ اور زیتون الماراور پستہ اور بادام نمک
کے ساتھہ نافع ہے اور بادام کا گزک کرنا نشہ کو دیر تک رکھتا ہے خصوصاً کڑوے کا پچاس بادام کا قبل
شراب کے کہانا نشہ کا مانع ہے اسیطرح سے تخم قنبیط ہمراہ نمک کے اور کہانا قنبیط اور کرم کلہ کا قبل
شراب کے اسیطرح استعمال کرنا مدرات کا اور تیزابہ کا کہ یہہ دونون مرغن ہون اگرچہ یہہ بطی السکر
ہین لیکن کثرت شراب کو بہی مانع ہین اور جنسے نشہ جلدی ہوجاتا ہے جوز الطیب ہے اور اسیطرح عود

یعنی اگر و شیلم اور بہنگ اور زعفران ہے کل یہہ مفرداً و مجموعاً نشہ لاتی ہین اور بیج اور تفاح اور شوکران اور افیون ہین اور یہہ بہت جلد نشہ لاتی ہین اور کبھی شراب کا استعمال اوس شخص کے واسطے بھی کیا جاتا ہے کہ جسکا ایسا علاج کرنا منظور ہو کہ اوسکی حالت صحت مین بھی برداشت نہ کر سکے پس شراب ملاکر علاج کرتے ہین شراب کی بو خشک ذہنیہ اور راسن اور دارچینی کے چبانے سے جاتی رہتی ہے عمدہ یہہ ہے کہ شراب مین پانی ملاوین اور نہ کبھی عرق گاؤزبان ملاتے ہین اسلئے تفریح زیادہ ہوتی ہے اور سرور عظیم پیدا ہوتا ہے اور کبھی گلاب ملایا جاتا ہے اسسے معدہ اور دل کو قوت ہوتی ہے اور کبھی شوربا ملاکر پلاتے ہین اور یہہ اوسکے واسطے ہے کہ جس کو غشی طاری ہو یا ضعف ہو اور خوف اسبات کا ہو کہ جبتک شوربا پہونچیگا خدا جانے کیا کیفیت ہو پس شراب ملانی چاہئے تاکہ شوربا جلد پہونچ جائے ۔

ح

کلام مولف کا شراب کے احکام مین ہے اور اسکی زیادہ توضیح کی حاجت نہین ہے اسواسطے کہ مولف نے خوب کہول کر لکہا ہے دوسرے شرع شریف مین حرام ہے پس ہم اس بحث کو نہین لکھتے جو لفظ کہ متن مین شرح کی محتاج ہین اونکے شرح کرتے ہین یہہ قول مولف کا کہ جب غذا معدہ سے منحدر ہو جب پیوین یعنی جسوقت کہ ہضم معدی تمام ہوا ہو اور وہ وقت ہے کہ غذا جگر کی طرف متوجہہ ہوتی ہے اور اسمین شبہ ہے اور وہ یہہ ہے کہ شراب غذا کے ساتہہ قبل ہضم ہونے اپنے کے متوجہہ ہوتی ہے بلکہ واجب ہے کہ اوسسے کسیقدر پہلے ہو تاکہ شراب معدہ مین ہضم ہوا اور غذا کیساتہہ جاری ہو اور یہہ قول اوسکا کہ شراب قوائے طبیعیہ اور حیوانیہ کو زیادہ نفع پہونچاتی ہے اسواسطے ہے کہ قوت نفسانیہ کا مسکن دماغ ہے اور وہ ابخرات شراب سے جبکہ زیادہ ہون ضرر پاتا ہے اور جرم دماغ کا ملایم ہے اور ضعیف ہے ابخرون کا اوس سے تحلیل ہونا مشکل ہوتا ہے اگرچہ معدہ مین بھی رطوبت جمع ہوتی ہے مگر وہ سخت ہے اور قوی حس جسے اور اوس مین ہنافذ طبیعہ ہین جسوقت کہ ضرر کو ادراک کرتا ہے ان منافذ سے ...

یا تو امعا سے دفع کرتا ہے پس اسہال آتے ہین یا مری سے دفع کرتا ہے پس قے آتی ہے
اور جگر کا جرم سخت ہے شراب اسمین عروق دقاق صلب ہین نفوذ کرتی ہے اور قلب اور باقی
اعضاؤن مین شراب بعد گذرنے جگر کے اور بعد ہضم ہونے کے نفوذ کرتی ہے اس سبب
مین قوت بھی اوسکی ٹوٹ جاتی ہے پس یہہ بات جانی گئی کہ زیادہ تر ضرر شراب کا دماغ
مین ہوتا ہے کہ وہ بسبب تبلید ذہن اور مورث رعشہ اور تشنج اور سکتہ کے ہے اور
شراب بالخصوص دل کو مضر ہے کہ یہہ اودیہ قلبیہ سے ہے پس اوسکو قلب بہت جذب
کرتا ہے پس قلب پر زیادہ وارد ہوتی ہے کہ قلب اوسکے دفع کرنے کی برداشت نہین لاسکتا
پس دفعتہً موت آجاتی ہے اور مسطار وہ شراب ہے کہ جس پر بہ مہینے گذرے ہون اوس سے
ذو سنطاریا کا خوف ہے کہ اوسکو قیام کبد بھی کہتے ہین اسواسطے کہ وہ نفاخ اور مسہل ہے
جسوقت کہ نہ تحلیل ہونگے اوسے ابخرات فضلیہ تو طبیعت اوسکے دفع کرنے پر متوجہ ہوگی پس
اسہال دموی آویگے اسواسطے کہ اوسکو قبض کرتی ہے اور جس شراب پر چھہ مہینے سے زیادہ
گذر جائین اوسکو شراب متوسط کہتے ہین اور جس پر چار برس گذر جاوین اوسکو شراب قدیم
کہتے ہین اور جو درمیان متوسط اور قدیم کے ہو اوسکو عتیق کہتے ہین اور یہہ قول مولف کا
کہ فصل سرد اور شہر سرد مین کثرت اسکی نقصان نہین کرتی اسواسطے کہ بدن کو گرم کرتی ہے
اور خون کو پتلا کرتی ہے پس بسبب اسکے طبیعت برد خارجی کے دفع کرنے پر قوی ہوتی ہے
یعنی اوسکی مقاومت کرتی ہے اور جو برد مین تکاثف ہوتا ہے اوسکو زایل کرتی ہے اور ترک
کرنا گزک کا اولی اسوجہہ سے ہے کہ گزک بہ نسبت شراب کے غلیظ ہوتی ہے پس شراب
اوسکو غیر منہضم نفوذ کرتی ہے پس اوسے سدہ ہوتا ہے اور فوائد کا بیان معہ اوسکے مزاج
اور احکام کے کیا جاویگا اور لیمو مشہور ہے اور قرص کافور کا نسخہ آگے لکھا جائے گا
قضامہ سے خشک شے سے مراد ہے کہ جو دانتون سے توڑکر کھائی جاوے مثل سہدانج اور
بھنے ہوئے چنون کے اور مثل اسکے اور زیتون المارز یتون ہے کچا سبز کہ اوسکو پانی اور

نمک ہین محمّد الدین اور سرد اور قابض ہے جیسا کہ منہاج مین ہے سمرقندی نے کہا ہے کہ پیٹ کو
جاری کرتا ہے اور قنبیط کو جالینوس نے کہا ہے کہ وہ کرنب سفید ہے اور کہا ہے کہ اصل اس
لفظ کی قن بیط ہے قن کرنب کو کہتے ہین اور بیط ایک قوم ہے کہ درمیان عراق کے بیط
کے نیچے اکٹھا کرتی تھی اور یہہ گرم اول مین ہے اور خشک ثانی مین ہے ایسے ہی کرنب ہے
اور جوز الطیب جوزبویا کو کہتے ہین اسکا بیان قریب کہا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور ورق قنب
گرم خشک ہے تیسرے درجہ کے اول مین اور مورث نسیان و وحشت و خوف و کسل ہے
خون کو جلاتی ہے شہوت کو قطع کرتی ہے اور مورث شہوت کلیہ ہے رنگ کو کمودت
کی طرف متغیر کرتی ہے اور کل حواس مین کلال پیدا کرتی ہے اور بیخ کی تین قسم ہین سیاہ
و سرخ و سفید سیاہ کا شگوفہ ارجوانی ہوتا ہے اور سرخ کی کلی زرد ہوتی ہے اور سفید کا
شگوفہ سرد خشک ہے اور مخدر ہے لفاح یبروج کے ورق مین مشابہ انسان کی صورت
کے ہے اسواسطے اسکا نام یبروج ہے اور یہہ ایک بت کا نام ہے اور سرد خشک ہے اور مخدر
اور شوکران گہاس ہے ورق اسکے مثل یبروج کے ورق کے ہوتے ہین مگر اوسے چھوٹے ہوتے
ہین اور جڑ اسکی دقیق ہوتی ہے اور اوسمین پھل نہین آتا ہے وسقوریدوس نے کہا ہے کہ ساق
اوسکے مثل سونف کی ساق کے ہوتی ہے اور شگوفہ اسکا سفید ہوتا ہے اور بیج اسکے مثل انیسون
کے ہوتے ہین اور سرد خشک ہین اور منوم اور مسبت ہے اور افیون خشخاش سیاہ مصری کا
عصارہ ہے سرد خشک ہے اور مخدر ہے اور مقدار اسکے کہانے کی برابر مسور کے ہے دو دانگ
سے زیادہ نہ کہانا چاہیے اور اس زنجبیل شامی کو کہتے ہین بعض اون مین سے بستانی ہین
اور بعض بری دونو قسم کا ورق ایک بالشت سے ایک گز تک کا ہوتا ہے اور زمین پر مفروش
ہوتی ہے مثل نعام کے اور گرم خشک ہے —

ن

تدابیر حرکت بدنی اور سکون بدنی کے باقی رہنا بدن کا بدون غذا کے محال ہے اور کل غذا جزو

عضو نہین ہوتی ہے بلکہ وقت ہر ہضم کے کچھہ نہ کچھہ اوستے باقی رہتی ہے پس اگر اوسکو ویسے ہی چہوڑ دیا جائے اور ایک مدت گذر جائے تو وہ جمع ہوکر بکیفیت ضرر پہونچائیگا یعنی بدن کو بنفسہٖ گرم کریگا یا بسبب عفونت کے گرم کریگا یا بنفسہٖ سرد کریگا یا بسبب حرارت کے مطفی ہونے کے سرد کریگا یا بسبب کمیت کے ضرر پہونچاویگا یعنی سدہ پیدا کریگا اور بدن کو ثقیل کریگا اور جمیع امراض احتباس کا ہوگا اور اگر اوسکو مستفرغ کیا جائے تو بدن ادویہ سے متاذی ہوگا اسواسطے کہ اکثر ادویہ مین سمیت ہوتی ہے اور یہہ بہی بات ہے کہ مواد صالح بہی کہ جسسے بدن کو نفع پہونچتا ہے وہ بہی اسکے ساتھہ خارج ہوگا پس یہہ فضلات ضرر کرتی ہین اگر چہوڑ دیئے جاوین یا مستفرغ کیئے جاوین اور حرکت منع کہرنے تولید اخلاط مین بہت قوی ہے یعنی گرم کرتی ہے اعضا کو اور اوسکے فضلات کو سایل کرتی ہے پس کوئی چیز اوس بقیہ سے بسبب اس حرکت کے باقی نہ رہیگی اور حرکت بدن کو سبک کرتی ہے اور فرحت دیتی ہے اور بدن کو قابل غذا کے گردانتی ہے اور مفاصل کو سخت کرتی ہے اور اوتار اور رباط کو قوی کرتی ہے اور جمیع امراض مادیہ اور اکثر مزاجیہ سے جسوقت کہ اعتدال سے وقت پہنچاوی اور باقی تدابیرین بالصواب ہون امن مین رکہتی ہے

شرح

مصنف احکام ریاضت کے بیان کرنا چاہتا ہے پہلے احتیاج کی وجہہ بیان کرتا ہے کہ اسکی حاجت کیون ہے تقریر اسکی کئی مقدمات کی تمہید سے تعلق رکھتی ہے ایک یہہ کہ بدن کا باقی رکہنا بدون غذا کے محال ہے اسواسطے کہ اسباب محللہ بالضرور بدن کو تحلیل کرتے ہین اور بدن تحلیل کو قبول کرتا ہے جیساکہ اوس فصل مین کہ جہان یہہ بیان کیا ہے کہ موت کا آنا ضروری ہے بیان کیا گیا ہے دوسرے یہہ کہ کل غذا جزو بدن نہین ہوتی ہے بلکہ ہر ہضم کے وقت کچھہ نہ کچھہ باقی رہتی ہے کہ طبیعت واسطے اوسکے اخراج کے کافی نہین ہوتی ہے یہہ قید ضرور ہونی چاہیے اگرچہ مولف نے اسکو چہوڑ دیا ہے اور یہہ ہمارا قول کہ طبیعت اوسکے نکالنے پر قادر نہین ہوتی ہے بسبب اوسکی قلت کے ہے یا بسبب اسکے ہے کہ طبیعت اوسکے غیر مین مشغول ہوتی ہے

یا بسبب ضعف کے اون کو دفع نہین کرسکتی اسواسطے کہ وہ بسبب رقت اور غلظت کے واسطے اندفاع کے غیر صالح ہے تیسرے یہہ کہ اگر ایسی ہی چھوڑ دیئے جاوین اور بدن کے جائے تو جمع ہو جائینگی اور وہ کیفیت سے یا کمیت سے بدن کو ضرر کرینگی کیفیت سے تو یہہ اثر ہے کہ بدن کو گرم کرینگے یا تو بنفسہ گرم کرینگے کہ وہ صفرا ہونگے یا خون ہونگے یا بسبب عفونت کے گرم کرینگے اسواسطے کہ کل مادہ عفنہ بدن کو گرم کرتا ہے یا سرد کرینگے یا تو بنفسہ سرد کرینگے یعنی وہ بلغم ہونگے یا سودا ہونگے یا بسبب انطفاء حرارت غریزیہ کے سرد کرینگے پس برودت بدن پر مستولی ہوگی دوسرے یہہ کہ بدن کو بسبب کثرت کی ایذا دینگے یعنی سدہ پیدا کرینگے اور بدن کو ثقیل کرینگے اور موجب امراض احتباس کا ہونگے مثل ورم اور سقوط قوت شہوت کے اور ثقیل کرینگی بدن کو اور سست کرینگے چوتھے یہہ کہ اگر ان کو دوائیون سے استفراغ کیا جائے تو ان دوائیون سے بدن کو ایذا ہوگی اسواسطے کہ اکثر دوائین اوسکی سمیہ ہوتی ہین قوی کو اور طبیعت کو سست کرتی ہین اور اسکی ساتھہ خلط صالح بھی کہ جسنے بدن کو نفع ہوتا ہے وہ بھی خارج ہوتی ہے اور وہ رطوبت غریزیہ اور روح ہے اور اسکے تابع اعضاء رئیسہ اور قوی کا ضعیف ہونا ہے اسواسطے کہ دوا بدن کو ضرر کرتی ہے بقراط نے کہا ہے کہ دوا بدن کی منافی ہے اور بدن کو تکلیف دیتی ہے پس ان مقدمات سے جانا گیا کہ اگر ویسے ہی چھوڑ دی جاوین تو بھی ضرر کرتی ہین اور اگر مستفرغ کی جاوین جب بھی ضرر کرتی ہین اور ریاضت ان فضلات کے جمع ہونے کی مانع ہے اور حمام بھی اگرچہ مانع اجتماع فضلات سے ہے لیکن ریاضت زیادہ تر مانع ہے اسواسطے کہ حمام باطن کو سرد کرتا ہے اور ظاہر کو گرم کرتا ہے اور حرکت ظاہر اور باطن دونون کو گرم کرتی ہے اور نیز ریاضت سکون کی عادت کو کہ جو موجب تولید ان فضلات کا ہے زائل کرتی ہے بخلاف حمام کے اور دفع کرنا ان ریاضت کا ان فضلات کو ظاہر ہے اسواسطے کہ یہہ اعضا کو گرم کرتی ہے اور اوسکے فضلات کو سائل کرتی ہے اور بدن کو خفت پر آمادہ کرتی ہے اور بدن مین نشاط پیدا کرتی ہے اور اوسکو قابل غذا کے گردانتی ہے مفاصل کو سخت کرتی ہے

اور اوتار اور رباط کو بسبب زایل کرنے رطوبات مرخیہ کے قوی کرتی ہے اور رکل امراض
مادیہ اور اکثر امراض مزاجیہ سے امن مین رکھتی ہے اور جمیع امراض مزاجیہ اسواسطے نہین
کہا کہ بعض اون مین سے ایسے ہین کہ اون کو ریاضت موافق نہین ہے مثل سوء مزاج گرم خشک
کے اور عمدہ ریاضت وہ ہے کہ جو معتدل ہو اور اپنے وقت پر واقع ہو۔

ن

وقت ریاضت کا بعد ہضم ہونے غذا اور بعد کامل ہونے ہضم کے ہے۔

ح

یعنی وقت ریاضت کا بعد انحدار غذا کے ہے کہ غذا منحدر ہوجاوے اور ہضم کامل ہوجاوے
علامت اسکی یہہ ہے پیشاب کو رنگ اور قوام مین نضج ہو اور طبیعت کو دوسری غذا کی حاجت
ہو اور یہہ اسواسطے ہے کہ اگر ریاضت قبل ہضم کے کیجاویگی تو طعام غیر منہضم بدن کی طرف
نفوذ کریگا اسے سدی کا ہونا لازم ہے اور ہضم طعام کے بعد سے وہ زمانہ مراد ہے کہ بھوک
مستولی نہ ہو اسواسطے کہ ریاضت بعد بہت بھوک کے ضرر کرتی ہے یعنی بدنکو خشک کرتی ہے۔

ن

ریاضت معتدلہ بشرہ کو سرخ کرتی ہے اور اوسکو تر کرتی ہے اور عرق آنا شروع ہوتا ہے اور جسمین
عرق زیادہ آوے وہ مفرط ہے۔

ح

بشرہ کا سرخ ہونا ریاضت معتدلہ پر دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ اگر ریاضت زیادہ ہوگی تو بسبب
کثرت تحلل کے رنگ کو زرد کریگی جیساکہ ناقہین مین ہوتا ہے اور تر ہونا بشرہ کا کہ وہ انبساط اور
انتفاخ ہونا بشرہ کا ہے ریاضت معتدلہ پر دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ خون اور روح خارج
کی طرف ہوتی ہین اور یہہ اوسوقت ہوتا ہے کہ جب حرکت معتدل ہو اسواسطے کہ کثرت اوس کی
موجب کثرت تحلل ہے اور یہہ مورث ضمور بدن ہے اور پسینے کا شروع ہونا اعتدال ریاضت

دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ سیلان رطوبت قریبہ کا جلد سے حرکت معتدلہ مین ہوتا ہے اور پسینا زیادہ آنا باطن سے بسبب شدت سخونت کے ہوتا ہے کہ جو حرکت مفرط سی حاصل ہوتی ہے

ن

جس عضو کی کثرت سے ریاضت کیجائے وہ قوی ہوتا ہے خصوصًا اوس ریاضت مین کہ جو کیجائے بلکہ ہر ایک قوت کی شان سے یہہ ہی ہے جو شخص حفظ زیادہ کرے گا اوسکا حافظہ قوی ہوگا ایسے ھی جو فکر اور تخیل زیادہ کریگا اوسکا فکر اور تخیل زیادہ ہوگا ۔

ح

اس کی شرح کی حاجت نہین ہے ۔

ن

ہر ایک عضو کے واسطے ریاضت مخصوص ہے ریاضت صدر کی پڑہنا ہے کہ پہلے آہستہ پڑہیں پہر بتدریج زور سے پڑہین کان کی ریاضت نغمات لذیذہ کا سنا ہے اور ریاضت آنکہہ کی وقتًا فوقتًا خط باریک کا پڑہنا اور اشیاء جمیلہ کا دیکہنا اور گہوڑے پر سوار ہونا ریاضت معتدل کل بدن کی ہے اور تحلیل اس مین زیادہ ہوتی ہے تسخین سے اور یہہ نافعین کو نفع کرتی ہے اسواسطے کہ باقی مادہ مرض کو تحلیل کرتی ہے اسیطرح جہولا جہولنا لیکن گہوڑا دوڑانے مین تحلیل اور تسخین دونو زائد ہین اور گیند کا کہیلنا ریاضت بدن اور نفس دونون کے ہے اس سبب سے کہ فرحت ہوتی ہے بسبب غلبہ کے اور غصہ آتا ہے بسبب مغلوب ہونے کے ایسے ہی بازی بدکے گہوڑا دوڑانا ہے اور کشتی مین سوار ہونا اخلاط کو حرکت اور ثوران مین لاتا ہے اور امراض مزمنہ کو قلع کرتا ہے مثل جذام اور جلندر کے اسواسطے کہ نفس فرح اور فزع کے سبب مختلف ہوتا ہے اور معدہ اور ہضم کو قوت دیتا ہے جسوقت کہ کشتی مین جی متلاوے اور قے آوے تو بسبب فضول کے خارج ہونے کے نافع ہے اور قے کو بند کرنا چاہئے ۔

ح

ریاضت کی دو قسم ہین عام و خاص عام وہ ہے کہ نفع اوسکا کل بدن کو عام ہوا ور خاص
وہ ہے کہ اوسکا نفع خاص کسی عضو کو ہو مولف نے ان دونون قسمون کے بہت سی قسمین
بیان کی ہین بعض اون مین سے صدر کی ریاضت ہین وہ پڑہنا ہے اور یہہ ریاضت اکیلی
صدر کی نہین ہے بلکہ اوسکے اور تمام اعضائے نفس کی مثل موہنہ اور زبان کے بسبب قرع کرنے
ہوا کے بسبب نطق کے اور مثل لہات کے بسبب اسکے کہ وہ وقت آواز نکے کہچتا ہے اور مثل
حلق کے کہ وہ بہی وقت آوازنکے کہچتا ہے ریاضت ہے اور عمدہ اسکی یہہ ریاضت ہے کہ پہلے
آہستہ آہستہ پڑہین پہر بتدریج زور سے پڑہین اسواسطے کہ فعل قوی یکایک مضر ہے بعض اونمین
سے کان کی ریاضت ہے اور وہ سننا نغمات لذیذہ کا ہے باریک ہون یا بہاری ہون یا ان دونون
کے درمیان مین ہون اس مین بہی تدریج واجب ہے اور بعض اون مین سے ریاضت آنکہہ
کی ہے اور وہ خط باریک کا وقتاً فوقتاً پڑہنا ہے اور اشیاء جمیلہ اور مواضع بعیدہ کا
دیکہنا ہے اور بکار معتدل ہے اور بعض اون مین سے گہوڑے پر سوار ہونا ہے اور یہہ ریاضت
تمام بدن کی ہے اور اس مین تحلیل تسخین سے زیادہ ہوتی ہے اسیواسطے اس مین نفس کو توانا
ہوتا ہے اور اخلاط کو ثوران نہین ہوتا ہے اور یہہ ناقہین کو نافع ہے اور اس مین بقایا امراض
بسبب خارج کرنے اوس چیز کے کہ نہین خارج کرتی ہے اوسکو دوا تحلیل ہوتی ہین اور بعض
ریاضت جہولے مین جہولنا ہے کہڑے ہوکر یا بیٹھ کر یا چت لیٹ کر جسوقت کہ آہستگی سے ہو تو
ریاضت تمام بدن کی ہے مثل گہوڑے کی سواری کے کہ باعتدال ہو اور ترجحہ میل کو کہتے ہین
اور اراجح جمع ارجوحہ کی ہے وہ وہ ہے کہ اوسمین لڑکے سوار ہوتے ہین اور اوسکو حرکت
دیتے ہین عرب مین کہتے ہین ترجحت الارجوحۃ بالغلام یعنی مایل ہوا ارجوحہ بسبب غلام کے
بعض اون مین سے گہوڑے کا دوڑانا ہے یہہ ریاضت تمام بدن کی ہے
اور یہہ ریاضت قویہ سے ہے تحلیل اور تسخین اس مین زیادہ ہوتی ہے اسواسطے
آہستگی کیساتہہ نفس پڑہ جاتا ہے بعض اون مین سے گیند کہیلنا ہے خواہ گیند چہوٹے ہو یا بڑی ہو

یہہ ریاضت بدن اور نفس دونون کی ہے ریاضت بدن کی تو ظاہر ہے اور ریاضت نفس کی اس وجہہ سے کہ ایک دفعہ تو بسبب غالب ہونے کے فرح ہوتا ہے اور دوسری دفعہ بسبب مقہور ہونیکے غضب ہوتا ہے اور اطلاق ریاضت کا فعل نفس پر مجازاً ہے اسواسطے کہ وہ اصطلاح مین مخصوص حرکت بدنی سے ہے بعض اون مین سے گہوڑے سے بازی کرنا ہے اور یہہ ۔ ریاضت بدن اور نفس ہین مثل گیند کے کہیلنے کے ہے بعض اون مین سے کشتی مین سوار ہونا ہے یہہ کل بدن کی ریاضت ہے اخلاط کو حرکت اور ثوران مین لاتی ہے اسواسطے کہ ۔۔ نفس اوسکو جبکہ دیکہتا ہے جوشش ہوتا ہے پس اخلاط اوپر کیطرف کو حرکت کرتے ہین اسواسطے کہ بسبب حرکت کے اوس مین رقت اور لطافت عارض ہوتی ہے پس وہ بلند ہوتی ہین خصوصاً جسوقت کہ صفراوی ہون اور مواد غلیظ رقیق کے تابع ہے اسواسطے غثیان اور قے کشتی مین عارض ہوتا ہے اور امراض مزمنہ مثل جذام اور جاندار سکتہ اور سرد معدہ اور نفخ معدہ کشتی مین سوار ہونے سے منتفع ہوتے ہین اسواسطے کہ نفس فرح اور خوف سے مختلف ہوتا ہے پس مواد ایک مرتبہ داخل کی طرف اور ایک مرتبہ خارج کی طرف متحرک ہوتا ہے اور اوسکو دفع کرنے پر آمادہ کرتا ہے کہ اوسکا دفع ہونا بسبب غلظت اور بسبب اعضا مین متشبث ہونیکے مشکل تہا اور کشتی مین سوار ہونا معدہ اور ہضم کو قوت دیتا ہے بسبب دفع کرنے اوسکے فضلات کے کہ جو موجب اوسکے ضعف اور اوسکی سوء ہضم کا ہے اور جسوقت کہ کشتی مین غثیان اور قے عارض ہو اوسکو بند نہ کرنا چاہئیے اسواسطے کہ بسبب فضول کے خارج ہونے کے نفع ہوتا ہے مگر جسوقت کہ اسے ضعف ہونے لگے پس اوسوقت اسکا بند کرنا اوس چیز سے کہ جو غثیان اور قے مین بیان کیجائیگی واجب ہے ۔

ن

بعض ریاضات مین سے دلک یعنی ملنا ہے دلک کی کئی قسم ہین بعض اون مین سے خشن ہے اگر زیادتی سے نہ ہو تو رنگ کو سرخ اور بدن کو فربہ کرتا ہے اور زیادتی اسکی تحلیل کرتی ہے

بعض اون مین سے صلب ہے یہہ اعضائے ضعیفہ کو قوی کرتا ہے اور بعض اونمین سے
نرم ہے یہہ بدن کو ڈھیلا کرتا ہے بعض اون مین سے کثیر ہے یہہ بدن کو دبلا کرتا ہے بعض
اون مین سے معتدل ہے یہہ بدن کو رنگین کرتا ہے۔

ح

دلک بہی ریاضت کی قسم سے ہے اور اسکی احتیاج کی یہہ وجہہ ہے کہ کبھی مادہ غلیظ اور
لزجہ بعض اعضا مین حایل ہوتا ہے اور وہ جب ہاتہہ سے مالش کیجائے تب خارج ہوتا
ہے یعنی ہاتہہ سے ملنا اوسکو رقیق کرتا ہے اور اوسکو اوس عضو سے کہ جس مین وہ متشبث
ہے جدا کرتا ہے اور دلک کی کئی قسم ہین بعض اون مین سے خشن ہے اور وہ وہ ہے کہ سخت
ہاتہہ سے یا سخت کپڑے سے کرین یہہ جسوقت کہ زیادتی سے نہ کیا جائے تو رنگ کو سرخ
کرتا ہے عضو کو رنگین کرتا ہے خون کو خارج کی طرف جذب کرتا ہے اور جسوقت کہ زیادتی کی
جاوے تو اسوقت مین عضو کو بسبب فرط تحلل کے دبلا کرتا ہے اور بعض اون مین سے املس
ہے یہہ خشن کی ضد ہے یہہ سرخ اور رنگین خشن سے کم کرتا ہے اور جسقدر کہ تحلیل ہونا چاہیے
تحلیل نہین کرتا اور یہہ حقیقت مین لین یعنی نرم کے حکم مین ہے اسیواسطے مؤلف نے اسکا
ذکر نہین کیا بعض اون مین سے صلب ہے وہ یہہ ہے کہ قوی طور سے دبایا جاوے یہہ عضو کو سخت
کرتا ہے اور ضعیف کو قوی کرتا ہے اسواسطے کہ عضو کو جو ضغطہ ہوتا ہے تو یہہ ضغطہ اجزا جو
تحلیل ہوتے ہین اونکو جمع کرتا ہے اسواسطے کہ دبانے کی وجہہ سے جو عضو منضغط ہوتا ہے تو
اوس سبب سے اجزا اوسکے جمع ہوتے ہین اور وہ فضلات کہ جو موجب تشبث ہین تحلیل ہوجاتے
ہین پس یہہ قوت اور صلابت کا فائدہ دیتا ہے بعض اون مین سے لین ہے یعنی نرم یہہ صلب
کے خلاف ہے اور یہہ عضو کو ڈھیلا کرتا ہے اسواسطے کہ رطوبات اوسکی طرف سایل ہوتی ہین
اور جیساکہ تحلیل ہونا چاہیے تحلیل نہین ہوتا بعض اون مین سے کثیر ہے یہہ بسبب زیادہ
تحلیل ہونے کے عضو کو دبلا کرتا ہے بعض انمین سے معتدل ہے یہہ بدنکو رنگین کرتا ہے اور غذا کو

طرف اوس کے جذب کرتا ہے۔

ن

سزاوار ہی یہہ کہ مقدم کرین ریاضت پر ملنے کو تاکہ اوس مین استعداد ریاضت
کی ہو جاوے اور بعد ریاضت کے بھی ملین تاکہ قوت لوٹ آوے اور جو کہ
عضلہ مین قریب جلد کے باقی رہ گیا ہے اور ریاضت مین تحلیل نہین ہوا ہے
تحلیل ہو جاوے اور مختلف طرح سے ملنا چاہے تاکہ تمام اعضا پر اثر پہونچے

ح

سزاوار ہے کہ ریاضت درمیان دو دلک کے کرین اول دلک بدن کو
ریاضت کے واسطے مستعد کرتا ہے اسیواسطے اسکو دلک استعدادی کہتے ہین اور
فائدہ اسکا یہہ ہی کہ اگر ریاضت بدون دلک کے کیجائیگی تو فضلات متحرک ہونگے اور
مجاری بند ہین پس وہ مختنق ہونگی اور قریب جلد کے جمع ہو جائینگی اسمین ضرر بتین ہے
اوّل یہہ بھی ہی کہ اگر دلک نہ کیا جائیگا تو حرکت شدید سی رگونکے پھٹنے کا اور عضلہ کے
ٹوٹ جانیکا خوف ہی تیسری یہہ بات ہی کہ انتقال سکون سی طرف ضد کی دفعتہً بلا تعد
موذی ہی واسطے طبیعت کے جیسا کہ گذرا اور صفت اس دلک کی یہہ ہی کہ ابتدا مین ملایم ہو بعد
اسکے تہوڑا تہوڑا قوی کیا جائے اگر اسمین روغن کا استعمال کرنیکا ارادہ ہو تو دلک کے
بعد استعمال کرین دوسرا دلک واسطے لوٹانے قوت اور بقایا امراض کے تحلیل کرنے کیواسطے ہی
اسکا نام دلک استرادی ہی اور دلک مسکن بہی کہتے ہین فائدہ اس کا قوت کا
لوٹانا ہے بسبب اثر کرنے حرارت لطیفہ کے اور بسبب تحلیل ہونی بقایا کی کہ جو مواد جب
صفت اسکی یہہ ہی کہ ابتدا مین قوی ہو اور بعد اوسکو کم کم ملایم کیا جائے اگر اس مین
روغن استعمال کرنے کا ارادہ ہو تو دلک سے پہلے استعمال کرین بعض اطبا نے
کہا ہی کہ استعمال روغن کا اس دلک مین جایز نہین ہے اسواسطے کہ یہہ مانع تحلیل کی بقایا کے

اور اس مین مسام کا کہلا رہنا چاہیئے اور روغن مسام کو بند کرتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ ہم یہہ تسلیم نہین کرتے جائیز ہے کہ روغن گرم ہون اور روغن گرم مسام کو کہولتے ہین اور فضلات کو تحلیل کرتے ہین اور سزاوار ہے یہہ کہ دلک مختلف طرح سے کرین تاکہ تمام عضلات بدن متاص کو شامل ہوا اور برودت سے بچانا چاہیئے ۔

ن

تدبیر سونے اور جاگنے کی

عمدہ نیند وہ ہے کہ جو غریق یعنی گہرے اور متصل ہو یعنی برابر ہو یعنی یہہ نہ ہو کہ کبھی جاگے اور کبھی سوئے اور معتدال المقدار ہوا اور جب غذا ہضم ہو جاوے اور منحدر ہونی شروع ہو جاوے اور جو نفخہ کے تابع ہے وہ ساکن ہو تب حادث ہو ۔

ح

غریق اسواسطے عمدہ ہے کہ عمل درمیان نوم اور یقظہ کے ردی ہے جیسا کہ جانا گیا اور متصل ہونا اسواسطے عمدہ ہے کہ جاگنا اثنائے نوم مین طبیعت کو برانگیختہ کرتا ہے اور اعتدال عمدہ اسواسطے ہے کہ زیادہ سونا مضر ہے اور یہہ جو کہا کہ جب غذا ہضم ہو جاوے اور منحدر ہونی شروع ہوا اور نفخہ ساکن ہوا سواسطے ہے کہ حرارت غریزیہ باطن کی طرف متوجہہ ہوتی ہے پس سوقت کہ غذا غیر منہضم کو پاویگی تو کچی اوسکو بدن مین پہیلا دیگی پس سدہ پیدا ہوگا

ن

جو شخص کہ سونے سے ہضم کو مدد دینا چاہے تو اوسکو چاہیئے کہ اول تہوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹے تاکہ غذا قعر معدہ کی طرف منحدر ہو بسبب مایل ہونے اوسکے سیدہی طرف تاکہ سہولت سے جگر غذا کو جذب کرے پس اس جگہہ ہضم قوی ہوتا ہے بعد اسکے بائین طرف دیر تک لیٹے رہین تاکہ جگر معدہ پر شامل ہو پس جس وقت کہ ہضم تمام ہو پہر سیدہی کروٹ لیٹین کہ غذا جگر کی طرف منحدر ہونے پر معین ہو ۔

ح

یہہ ہئیت بو نو کر کے معین ہضم ہے اسواسطے کہ سیدہی کروٹ تہوڑی دیر لیٹنے سے یہہ فائدہ ہوتا ہے
کہ غذا قعر معدہ مین منحدر ہو جاتی ہے اسواسطے کہ ہضم قعر معدہ مین قوی ہوتا ہے اور ہضم اس مین
اسواسطے اقوی ہوتا ہے کہ غذا بسبب اپنی ثقالت کے اوسکی طرف جلدی نزول کرتی ہے
خصوصًا وہ کہ جو بہت غلیظ ہو اور یہہ جو کہا کہ داہنی کروٹ لیٹنا غذا کو معدہ کی طرف منحدر کرنا
ہے اسواسطے کہ قعر اوسکا داہنی طرف مایل ہے تاکہ جگر غذا کو بسہولت جذب کرے اسواسطے
کہ جگر کی جگہہ داہنی طرف ہے اور داہنی طرف اقوی ہے پس ہوتے ہین افعال کبدیہ کہ جن کے
ساتہہ قوام اغتذائی بدن کا ہے اقوی اور کم لیٹنا جو کہا ہے اس وجہہ سے ہے کہ زیادہ لیٹنا
موجب انحدار غذائے غیر منہضم کا ہے اور بعد اسکے داہنی طرف لوٹنے سے یہہ فائدہ ہے
کہ جگر معدہ پر شامل ہوتا ہے اور اوسکو گرم کرتا ہے اور طول کا اعتبار اسوجہہ سے کیا ہے
تاکہ ہضم معدی تمام ہو اور بعد تمام ہضم معدی کے پہر داہنی طرف لوٹنا اسواسطے ہے کہ غذا
کو جگر کی طرف منحدر ہونے پر معین ہو۔

ل

سوتے مین پسینہ زاید آنا جاگنے سے دلیل ہے غالب آنے طبیعت کے مادہ پر اور آنا پسینہ کا
جاگنے مین زاید سونے سے دلیل ہے اس امر پر کہ طبیعت نے مادہ کو اطراف اور جوانب پر بہا دیا

ح

جس مادہ کے تحلیل کا طبیعت عرق سے ارادہ کرتی ہے وہ یا تو جلد سے دور ہوتا ہے یعنی بدن
مین غایر ہوتا ہے یا اوسکے قریب ہوتا ہے یعنی سطح ظاہر کی طرف مایل ہوتا ہے پس اگر اول
ہو تو سوتے مین زیادہ پسینا آتا ہے بہ نسبت جاگنے کے بسبب مستولی ہونے طبیعت کے
مادہ پر اسواسطے کہ حرارت نوم مین باطن کی طرف جمع ہوتی ہے پس طبیعت کا محل قوی
ہوتا ہے اگر ثانی ہو تو جاگنے مین زیادہ پسینا آتا ہے بہ نسبت سونے کے اسواسطے کہ حرارت
خارج کی طرف متحرک ہوتی ہے پس اوسکے نواحی جلد سے خارج کرتی ہے۔

ن

جس شخص کو سوتے مین بہت پسینہ آوے اور ظاہر مین کوئی سبب نہ ہو تو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ بدن اوس کا غذا سے یا خلط غلیظ سے ممتلی ہے —

ح

یعنی جس صحیح آدمی کو نیند مین پسینہ زیادہ آوے اور کوئی سبب عرق کا ظاہرا نہ معلوم ہو یعنی کثرت کپڑونکی نہ ہوا ور ہوا گرم نہ ہوا ور مسام کہلی ہون پس سمجہنا چاہیئے کہ غذائے زاید سے کہ جسکا متحمل نہین ہوسکتا یا خلط کثیرہ سے ممتلی ہے اسواسطے کہ یہہ عرق مادہ رطبہ کے زیادہ ہونے سے آتاہے اور زیادہ ہونا اسکا غذائے کثیر کے کہانے سے ہوتاہے غذائے کثیر کے زمانہ کہانے کا اگر قریب ہو پس وہ اول ہے ورنہ دوسرا ہے —

ن

تدبیر استفراغ واحتباس کی

اگر احتباس ہو تو طبیعت کو گوشت کے شوربے اور اوس شوربے سے کہ جس مین چقندر اور پالک زیادہ پڑا ہے یا پالک یا الیموئیہ سے یا قرطم سے ملایم کرین لیکن قرطم سے تلین کرنا عمدہ نہے خصوصاً بڈہون کے واسطے مثل شافون اور حقنہ مسہلہ کے ہے اور حقنہ دینا روغن کا نفع کرتا ہے بڈہون کو ساتہہ تلین کے اور امعا کو تر کرتا ہے اور گرم کرتا ہے اور جسوقت کہ تلین زاید ہو تو طبیعت کو بند کرین مثل اون غذائون کے کہ جسمین سماق اور انگور خام اور زرشک اور ترشی اترج کی پڑی ہو اور روغن اور چقندر کو کم کہائین —

ح

اس کے شرح کرنے کی حاجت نہین ہے —

ن

حمام اور جماع بہی حالت صحت مین استفراغات معتادہ سے ہے ان دونون کا بیان کیا جاتاہے —

ح

حمام اور جماع انواع استفراغات مین سے ہے پس بحث بلاان کے تحقیق کے کامل نہین ہوتی -

ن

حمام وہ عمدہ ہے کہ جو پرانا ہوا ور فضا اوسکی وسیع ہوا ور پانی اوسکا شیرین ہوا ور حرارت اوسکی معتدل ہو

ح

پرانا حمام اسوجہہ سے عمدہ ہوتا ہے کہ اوس مین ابخرے چونے وغیرہ کے نہین ہوتے یہہ ابخرے روح و بدن کو مضرت پہونچاتے ہین اور پانی کا شیرین ہونا اسواسطے ہے کہ غیر شیرین پانی مثل مالح وغیرہ کے حافظ صحت کو ضرر پہونچاتا ہے اور فضا کا کشادہ ہونا اسواسطے ہے کہ جب فضا اوس کے کشادہ ہوگی تو ہوا اوسمین کثرت سے داخل ہوگی اسواسطے کہ کم ہوا مین صدر نہین گھٹتا اور سانس آسانی سے نہین آتا ہے حرارت کا معتدل ہونا اسواسطے ہے کہ شدید السخونت بسبب زیادتی تحلیل کے بدن کو خشک کرتا ہے اور شدت برودت سے تحلیل کہ جو مقصد اصلی حمام کا ہے نہین حاصل ہوتی ہے اور اولی یہہ ہے کہ سخونت موافق مزاج اوس شخص کے ہونی چاہئے کہ جو حمام مین داخل ہو بعض اطبا نے حمام مین اور بھی صفتین زیادہ کی ہین وہ یہہ ہے کہ حمام کی ہوا اور روشنی بھی صاف ہوا ور وہان کے بیٹھنے والے بھی خوبصورت ہون اور خادم بھی وہان کے اچھے ہون اور نیز لکڑیان بھی حمام کی اچھی ہون اور یہ سب صفات ہونی چاہئین اسواسطے کہ ہر ایک کو ان مین سے فضیلت حمام مین دخل ہے -

ن

پہلا درجہ حمام کا مبرد و مرطب ہے اور دوسرا درجہ مسخن او رمرطب ہے اور تیسرا درجہ مسخن او رمجفف ہے

ح

عمدہ حمام وہ ہے کہ جس مین ۳ درجہ ہون اور اون مین حرارت متفاوت ہوا ور یہہ تینون درجہ علاوہ اوس درجہ کے ہین کہ جہان کپڑے اوتارتے ہین اسواسطے کہ وہ حمام سے خارج ہین تیسرا درجہ وہ ہے

کہ جس مین آگ روشن ہوا ور اول درجہ اوس درجہ سے کہ جس مین آگ جلاتے ہین دور ہوتا ہے دوسرا درجہ وہ ہے کہ جو درمیان ان دونون کے ہو اول درجہ بسبب اسکے کہ اوسکی ہوا مین حرارت کم ہوتی ہے مبرد مرطب ہے اسواسطے کہ وہ ہوائے خارجی سے قریب ہے اور آگ سے دور ہے پس اس مین زیادہ تر تاثیر فقط پانی کے ہوتی ہے اسواسطے مبرد و مرطب ہوتا ہے حرارت عرضیہ بسرعت جدا ہوجاتی ہے پس حکم پانی ذاتی کا باقی رہتا ہے وہ تبرید اور ترطیب ہے دوسرا درجہ مسخن و مرطب ہے مسخن تو بسبب اوسکی ہوا کے ہے اسواسطے کہ ہوا اوسکی درجہ اول سے اسخن ہوتی ہے اور بسبب پانی کے مرطب ہے اور تیسرا درجہ مسخن اور مجفف ہے اسواسطے ہوا اوسکی زیادہ تحلیل ہوجاتی ہے قوت حرارت ہوا کے ساتھہ پانی کا اثر باقی نہین رہتا

ل

حمام مین بتدریج داخل ہوں اور خارج بہی بتدریج ہون۔

ح

یعنی داخل ہوتے بہی اور خارج ہوتے وقت بہی تدریج واجب ہے لیکن خارج ہونے مین تدریج داخل ہونے سے زیادہ واجب ہے اول مین تو اسواسطے تدریج واجب ہے کہ انتقال ضد سے طرف دوسرے ضد کے بدن مین تکلیف پیدا کرتا ہے جیسا کہ گذرا اور دوسرے مین تدریج اسوجہہ سے چاہئے کہ جو حمام سے خارج ہوتا ہے قوت اوسکی ضعیف ہوتی ہے اور اخلاط اوسکے رقیق ہوتے ہین سیلان کی طرف متوجہہ ہوتی ہین پس جسوقت کہ مسام اوسکے برودت سے بند ہونگے جلد کے نیچے جمع ہونگے اوس سے حمیات متنخاصل ہونگے بخلاف داخل ہونے کے۔

ل

حمام مین زیادہ ٹھہرنا موجب غشی و کرب و خفقان کا ہے۔

ح

سبب اسکا استنشاق ہوائے حارہ کا ہے کہ جو مسخن قلب و روح ہی اور یہہ مورث ان اعراض کے ہی

ن

جسکا مزاج خشک ہووہ پانی کو ہوا سے زیادہ استعمال کرے اور کبھی حاجت ہوتی ہے طرف چھڑکنے پانی کے اور بند کرنے اوسے پاٹنے کے اوپر زمین حمام کی تاکہ تبخیر اوسکی زیادہ ہو جیسا کہ مدقوقین کے واسطے کرتے ہین اور مرطوب مزاج کو چاہیئے کہ پانی کو ہوا سے زیادہ استعمال کرے اور کبھی پسینہ لانے کی ضرورت ہوتی ہے مثل استعمال پانی کے جیسا کہ جلندر والون کی لئیے کرتی ہین

ح

مراد پانی کو زیادہ ہوا سے استعمال کرنے سے یہہ ہے کہ حمام والے کے بدن پر پانی زیادہ گرایا جاوے اور حمام مین کم ٹھہرین اسکو حمام رطب کہتی ہین یہہ قوی التحلیل اور قوی الترطیب ہے اسواسطے کہ پانی مرطب ہے اور یہہ خشک مزاج اور نحیف بدن اور مسلول اور مدقوق کو مناسب ہے اور کبھی حاجت ہوتی ہے پانی کے چھڑکنے کی اور بند کرنے کی حمام مین تاکہ بخار زیادہ ہواور مراد استعمال ہوا سے کہ زیادہ ہو پانی سے یہہ ہے کہ پانی بدن پر کم گرایا جاوے اور حمام مین زیادہ ٹھہرین اوسکو حمام یابس کہتے ہین اور یہہ قوی التحلیل اور قلیل الترطیب ہے اور یہہ مرطوب مزاج اہمیز اور مستسقی اور جسکو زکام مادہ باردہ نضجہ سے ہو مناسب ہے ۔

ن

جبتک جلد بدن کی پہولی رہے اوسوقت تک حمام کرین اور جسوقت بدن دبلا ہوا اور کرب زیادہ ہوا وسوقت حمام کو ترک کرین لبعد حمام کے لحاف اوڑہائین خصوصاً جاڑون مین اسواسطے کہ بدن ہوائے حمام سے برودت کی طرف منتقل ہوتا ہے حمام کے پانی کو بدن تشرب کرتا ہے اس سبب سے حرارت عرضیہ بدن کے زایل ہوتی ہے پس بدن ٹھنڈا ہوتا ہے ۔

ح

اس کی شرح کی حاجت نہین ہے جو شخص حمام سے خارج ہوا وسکو چاہیئے کہ فی الفور غذا کو نہ کہاوا

کرے اسواسطے کہ حرارت غریزیہ باطن مین ضعیف ہوتی ہے اور حرارت غریبہ مستولی ہوتی ہے
پس غذا فاسد ہوتی ہے اور اولی یہہ ہے کہ سووین تاکہ حرارت باطن کی طرف رجوع کرے
اور قوی جمع ہون۔

ن

جسکو ورم یا تفرق اتصال ہو یا تپ عفنہ ہو کہ جبتک مادہ پک نہ جاوے اوسکو حمام نہ کرنا چاہیے

ح

جسکو ورم ہو اوسکو حمام مناسب نہین ہے اسواسطے کہ حمام مواد کو سایل کرتا ہے اور اوسکو پتلا
کرتا ہے پس ورم زیادہ ہوتا ہے اور جو عضو کہ متورم ہو اوسکے ضعف کو معین ہوتا ہے اسواسطے
کہ طبیعت مادہ کو عضو ضعیف کی طرف سایل کرتی ہے اور یہہ بات بھی پوشیدہ نہین ہے کہ یہ بات
قبل نضج مادہ ورم کے ہوتی ہے اور جسکو تفرق اتصال ہو حمام مناسب نہین ہے اسواسطے
کہ دونون طرفین جو زخم کے ہین اونکو ڈھیلا کرتا ہے اور مواد کو اوسکی طرف منجلب کرتا ہے اور
اندمال سے مانع ہوتا ہے اور نیز مانع جفاف ہے اور جسکو تپ عفنہ ہو اور مادہ اوسکا
غیر نضیج ہو اوسکو بھی حمام مناسب نہین ہے اسواسطے کہ سخونت حمام کی کبھی تپ کی سخونت مین ملجاتی
ہی اور بیچ عفونت مادہ کی زیادتی کرتی ہے اور تحلیل سے نفع نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ مادہ غیر نضیج ہے اور تپ مین عفنہ
کی قید اسواسطے ہے کہ علاوہ اسکی جو بخار ہین مثل تپ یومیہ اور دق کے انکو حمام مناسب ہے اور قید
مادہ کی عدم نضج کی اسواسطے ہے کہ اگر مادہ نضیج ہوگا پس حمام اوسکو تحلیل کرتا ہے جاننا چاہیے
کہ یہ تجویز حمام کے واسطے محموم کی غیر نوبت مین چاہیے یعنی جس دن نوبت نہ آتی ہو اور اگر ہر روز
نوبت آوے تو جسوقت نوبت نہ ہو اور اوسکا وقت آنے کا دور ہو اوسوقت کرین۔

ل

بعد غذا کے حمام کرنا بدن کو فربہ کرتا ہے لیکن اوسسے سدون کا خوف ہے پس سدون کا
بند و بست سکنجبین سادہ اور ریزوری سے بحسب مزاج کرین۔

ح

کبھی بعد غذا کے حمام کیا جاتا ہے یعنی قبل اسکے کہ ہضم معدی تمام ہوا ور متمیز ہو فضلہ بدانز
کیلوس سے اور یہہ مسمن ہے لیکن اسے سدون کا خوف ہے اول تو اسوجہ سے ہے
کہ حمام بسبب عرق لانے کے جذب کرتا ہے مادہ کو طرف مسام کے عوض پسینہ کے پس دوسرا
مادہ بسبب اسکے کہ خلا منع ہے . . . منجذب ہوتا ہے یہانتک کہ پہونچتا ہے جذب طرف
معدہ کے پس منجذب ہوتی ہے غذا اوسے اور یہہ ہضم کے واسطے قاصر ہے پس اسے بلغم
متولد ہوتا ہے اور یہہ مسمن ہے دوسری یہ کہ مادہ غیر نضیج مسدد ہے یہہ ظاہر ہے جسوقت کہ واقع ہو
استعمال حمام کا بعد غذا کے واجب ہے تدارک کرنا سدون کا ساتھہ اوسکے کہ جو شے مادہ کو قطع
کرے اور تلطیف کرے مثل سکنجبین کے واسطے بعض مزاجون کے اور بزوری ساتھہ بزور بارد
کے مثل کاسنی کے واسطے بعض کے اور ساتھہ بزور حارہ کے مثل بزر کرفس کے واسطے دوسرونکے
اور شیخ بو علی سینا بزور کو سکنجبین مین ملانے سے انکار کرتا ہے اور اسکی تحقیق مین شیخ صاحب
موصوف نے ایک رسالہ لکھا ہے جو شخص اسکی تحقیق کرنا چاہے تو اوس رسالہ کو دیکھے ۔

ن

بعد حمام کے غذا کھانا بدن کو فربہ کرتا ہے اور سدہ سے امن ہوتا ہے ایسے ہی حمام کرنا بعد ہضم کے بھی

ح

یہہ ظاہر ہے اور مراد حمام کے بعد غذا کھانے سے یہہ ہے کہ اور سکون حرارت غریبہ کے کھاوین
اور مراد استعمال کرنے حمام سے بعد ہضم کے یہہ ہے کہ بعد ہضم معدی کے استعمال کرین ۔

ن

اور خلو مین حمام کرنا بدن کو دبلا کرتا ہے او رخشک کرتا ہے اور جو لوگ قلیل الریاضت ہین اون کو زیادہ
حمام کرنا چاہئے ۔

ح

سبب اول کا تحلیل ہونا بلا ورود اور بدل کے ہے دوسرے کا سبب یہہ ہے کہ تدارک کرتا ہے یہہ عمل اوسکو کہ جو تقصیر تحلیل فضلات مین بسبب کمی ریاضت کے واقع ہوئی ہے ـــ

ن

ٹھنڈے پانی مین نہانا بدنکو قوی کرتا ہے اور نشاط پیدا کرتا ہے اور قوی کو جمع کرتا ہے اور اوسکو تقویت دیتا ہے

ح

وجہہ اسکی یہہ ہے کہ سرد پانی اعضائی ظاہری کو سخت کرتا ہے اور اوسکو کثیف کرتا ہے اور اوس کی رخاوت کو زایل کرتا ہے یہہ ہی مراد تقویت بدن سے ہے اور اسے یہہ لازم ہوتا ہے کہ نہین قبول کرتا ہے ظاہر فعل حرارت غریزیہ کو پس تاثیر اوسکی باطن مین زیادہ ہوتی ہے پس فعل اوسکا اوسمین قوی ہوتا ہے اور یہہ ہی نشاط بدن اور قوی کے جمع ہونے اور اوسکی تقویت سے مراد ہے ۔

ن

گرمیون کے موسم مین گرم مزاج معتدل اللحم اور جوان کو دوپہر کو نہانا چاہیئے اور بچون کو اور بڈہون کو اور جس کو دست آتے ہون یا تخمہ ہو یا نزلہ ہو اسے روکنا چاہیئے ۔

ح

سرد پانی سے نہانے کے شرایط بیان کیئے جاتے ہین اول یہہ کہ دن مین وقت دوپہر کا ہو واسطے کہ یہہ وقت حرارت کا ہے حرارت غریزی برودت شدید سے مقہور نہ ہوگی دوسرے یہہ کہ فصل بھی گرم ہو واسطے کہ یہہ بھی زمانہ حرارت کا ہے تیسرے یہہ کہ نہانے والا گرم مزاج ہو وجہہ اسکی ظاہر ہے اوسے کہ جو بیان کیا گیا چوتھے یہہ کہ معتدل اللحم ہو واسطے کہ اگر ضعیف ہوگا تو برودت باطن کی طرف جلدی نفوذ کر جائیگی اور موٹا سرد مزاج اور قلیل الدم ہوتا ہے پس اوسمین وہ شے کہ پانی کی برودت کے مقاوم ہو نہین ہوتی ہے پانچوین یہہ کہ جوان ہو واسطے کہ لڑکون کی حرارت رطوبات کے نیچے دبی ہوئی ہوتی ہے پس وہ پانی کی برودت کی مقاومت نہین کر سکتی اور حرارت شیخ کے فنا ہونیکو ہوتی ہے یعنی فنا ہونے مین شروع ہوتی ہے اور برد ضعف کو

زیادہ کرتا ہے چھٹے یہہ کہ نہانے والے کو دست نہ آتے ہوں اس کی دو وجہہ ہین ایک یہہ کہ سرد پانی مواد کو عمق بدن کی طرف نچوڑتا ہے اور یہہ اسہال مین زیادتی کرتا ہے دوسرے یہہ کہ اسہال مضعف ہین اور حرارت پانی کی برودت سے بہاگتی ہے بہاگنا ضعف کو زیادہ کرتا ہے ساتوین یہہ کہ اوسکو تخمہ نہ ہوا سواسطے کہ بسبب متوجہ ہونے حرارت کے داخل بدن کی طرف مادہ تخمہ کا بدن مین پہیل جاویگا اسواسطے کہ مادہ تخمہ کا موجب ابخرہ فاسدہ کے سر کی طرف صعود کرنے کا ہے اور پانی مانع اوسکی تحلیل کا ہے پس وہ محتقن ہوجاتی ہے اور اوس سے صداع ہوتا ہے آٹھوین یہہ کہ نزلہ نہ ہوا سواسطے کہ برودت پانی کی نزلہ کے مادہ کو تحلیل سے مانع ہے بلکہ بسبب عصر مواد کے داخل بدن کیطرف نزلہ مین زیادتی کرتی ہے۔

ن

حمامات کبریتیہ کے پانی مین نہانا فضول کو تحلیل کرتا ہے اور رعشہ اور تشنج کو نافع ہے حکہ اور جرب کو زایل کرتا ہے عرق النسا اور وجع مفاصل اور وجع ورک کو نفع کرتا ہے۔

ح

اس کی شرح کی حاجت نہین ہے بعض نسخون مین حمامات کی جگہہ حمات ہے اور یہہ جمع حمہ کی ہے کہ جو تشدید میم سے ہے اور گرم چشمون کو کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ العلام کالحمتہ یعنی عالم مثل حمہ کے ہے یعنی اوسکے علم سے لوگ فیض پاتے ہین مثل اوسکے کہ جنکو استسقا کا مرض ہو وہ حمہ سے نفع پاتے ہین ایسے ہی صحاح مین ہے۔

ن

جماع

افضل وہ ہے کہ بعد ہضم کے واقع ہو اور بدن حرارت و برودت و رطوبت اور یبوست اور خلا اور امتلا مین معتدل ہو اگر ان مین خطا واقع ہو تو ضرر وقت امتلائی بدن اور حرارت اور رطوبت بدن کے اسہل ہے برودت اور یبوست سے۔

ح

جماع کے افضل ہونے کی کئی شرط ہین ایک یہہ کہ بعد انہضام طعام کے ہو اسواسطے قبل انہضام کے مورث استرخاء عصب و وجع مفاصل و سدہ واحشا و قولنج و استسقاء و ربو و رعشہ ہے صاحب مختار نے اسکو ذکر کیا ہے دوسرے یہہ کہ بدن پر حرارت نہ غالب ہو اسواسطے کہ جب جماع واقع ہو اور بدن گرم ہو تو مورث جفاف اور دق اور خفقان اور ذبول ہے تیسرے یہہ کہ برودت نہ غالب ہو اسواسطے کہ جماع جسوقت واقع ہو اور بدن سرد ہو تو سقوط قوت حادث ہوتا ہے اور حرارت غریزیہ سست ہو جاتی ہے چوتھے یہہ کہ رطوبت نہ غالب ہو بسبب اوسیکے کہ جیسا برودت مین ذکر کیا پانچوین یہہ کہ یبوست نہ غالب ہو اوسی سبب سے کہ جو حرارت مین ذکر کیا چھٹے یہہ کہ خلو نہ ہو اسواسطے کہ خلو مین جماع کرنا قوت کو ساقط کرتا ہے اور مورث غشی ہے اور اسے دق کا خوف ہے ساتوین یہہ کہ امتلا نہ ہو اسواسطے کہ یہہ مورث اون امراض کا ہے کہ جنکو صاحب مختار نے ذکر کیا ہے خطا خلا مین اعظم ہے امتلا سے اور برودت مین اعظم ہے حرارت سے اور یبوست مین اعظم ہے رطوبت سے اسواسطے کہ سست ہونا حرارت غریزیہ کا اور ساقط ہونا قوت کا آخر اشیائے مذکورہ سے ہے -

ن

جسوقت شہوت قوی ہو اور استادگی تام حاصل ہو یعنی بغیر بوس و کنار اور بدون خیال روئی دلدار کے شہوت ہو اور پیچھے اوسکے خفت اور نشاط اور نوم پیدا ہو اوسوقت جماع کرنا چاہیئے -

ح

منی اگرچہ فضلہ ہے لیکن فضلہ ردیہ نہین ہے طبیعت اسکو مثل بول و براز اور مخاط اور بزاق کے دفع نہین کرتی ہے اسواسطے کہ جوہر شریف ہے طبیعت اوسکو واسطے حفاظت نسل کے حاصل کرتی ہے البتہ جسوقت کہ مقدار واجب سے زیادہ ہو تو طبیعت اوسکے دفع کرنے پر مشتاق ہوتی ہے اسیواسطے خیال کرتا ہے صورت کو کہ جو موجب احتلام ہے پس جسوقت کہ غلبہ ہو وہ وقت جماع کا ہے

اور علامت اوسکی یہہ ہے کہ میل تام اوسکی طرف حاصل ہوا ور نعوظ بلا تکلف اور فکر اور بلا خیال کرنے حسین صورت کے عارض ہوا ور بعد جماع کے بسبب خلاص ہونے طبیعت کے ثقل منی سے خفت ہوا ور نیند آجاوے ۔

ن

جماع معتدل حرارت غریزیہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور بدن کو غذا کے واسطے آمادہ کرتا ہے اور سرور پیدا کرتا ہے اور غضب کو ساکن کرتا ہے اور فکر ردی کو زایل کرتا ہے اور وسواس سوداوی کو اور اکثر امراض سوداویہ و بلغمیہ کو نفع دیتا ہے اور کبھی تارک جماع کو امراض مثل دوار و ظلمت بصر و ثقل بدن و ورم خصیہ اور ورم حالب اور تمدد اوعیہ منی واقع ہوتی ہین اور جب کہ جماع کرتا ہے بہت جلد اچھا ہوجاتا ہے ۔

ح

جماع معتدل وہ ہے کہ نہ تو جماع کرنے والے کے مزاج کی نسبت قلیل ہوا ور نہ اوسکے مزاج کی نسبت کثیر ہوا ور یہہ بسبب دفع کرنے فضلہ کے اور منع کرنے ابخرے کے کہ جواوسے اوٹھتی ہین وہ فائدے کہ جنکا ذکر کیا کرتا ہے اسواسطے کہ جو جماع ترک کرتا ہے اون امراض ہین کہ جنکا ذکر کیا مبتلا ہوتا ہے اور جمیع امراض سوداویہ و بلغمیہ مین نہین کہا اسواسطے کہ بعض ایسی ہین کہ اونکو جماع ضرر کرتا ہے مثل الم مفاصل اور رعشہ اور مثل ان دونون کے

ن

جماع کی زیادتی قوت کو ساقط کرتی ہے اور بڈھون کو مضر ہے اور بمورث رعشہ اور فالج اور تشنج ہے اور بصارت کو ضعیف کرتی ہے اور لڑکون سے جماع کرنے مین منی کم خارج ہوتی ہے پس اس مین ضعف اور ضرر کم ہوتا ہے لیکن بسبب اسکے کہ غیر طبیعی ہے حرکات متعبہ کا باعث ہے اور جماع کرنا بڈھیا او صغیرہ اور حائضہ اور وہ کہ جو مدت سے مرد کے پاس نہ گئی ہوا ور مراھقہ اور بدصورت اور باکرہ سے ۔ ۔ منع ہے بہہ کل بالخاصیت مضعف ہین اور محبوبہ سے جماع کرنا

سر ور پیدا کرتا ہے اور باوجود کثرت استفراغ منی کے ضعف کم پیدا ہوتا ہے اور
جماع کی سب شکلون مین بری شکل یہہ ہے کہ مرد نیچے ہو اور عورت اوپر اسشکل مین منی
مشکل سے خارج ہوتی ہے اور بسا اوقات ذکر مین کسیقدر منی باقی رہتی ہے پس وہ متعفن
ہوجاتی ہے اور بسا اوقات فرج سے رطوبات ذکر مین سائل ہوتی ہے عمدہ سب شکلون
مین یہہ ہے کہ مرد اوپر ہو اور عورت نیچے ہو اور پہلے مساس کرین یعنی پستان اور حالب کو
دغدغہ کرین اور رانون کو اوٹھائین اور بعد اسکے فرج کو ذکر سے کھجلائین پس جسوقت کہ اوسکی
آنکھون کی ہیئت متغیر ہو اور سانس ٹہرا ہوا ہو اور مرد کو داب لے تو اوسوقت ذکر کو داخل کرین
اور مشغول ہوجاوین تاکہ توافق انزال ہو اور یہہ شکل حمل کے واسطے عمدہ ہے اور جو چیز کہ معین
جماع ہے وہ یہہ ہے کہ جامعت کرتے ہوئے حیوانات کو دیکھنا اور اون کتابون کا پڑھنا
کہ جسمین باہ کا بیان ہے اور جو لوگ جماع کرنے مین قوی ہین اونکی حکایات سننا اور عورتون کی
آواز اون کا سننا پیڑو کے بالون کا مونڈانا اور جب مدت تک جماع نہ کرین طبیعت منی کے
مادہ کو نسیاً منسیا کر دیتی ہے یعنی بہلا دیتی ہے اور حلق کرنا غم اور ضعیف پیدا کرتا ہے اور
استادگی اور شہوت کو کم کرتا ہے ۔

ح

یہہ بحث ظاہر ہے تشریح کی حاجت نہین ہے اور تسافد کے معنی لغت مین مجامعت کے ہین
اور پیڑو کے بالون کا مونڈانا اسواسطے مہیج شہوت ہے کہ اوسسے حرارت غریزیہ انثیین کی طرف
متوجہہ ہوتی ہے اور جب جماع کئے ہوئے مدت گذر جاوے تو نفس بہول جاتا ہے اسواسطے
قوت انثیین اور سارے آلات منی کے قوت کو ضعیف کرتا ہے پس اوسپر گران ہوتی ہے پس یا
منی پیدا نہین ہوتی یا پس طبیعت اوسکی طرف وہ شے غذاؤن مین سے کہ جو منی کو زیادہ کرے
نہین بہیجتی ہے اور اعضاء تناسل مثل عضو زائد کے ہوجاتا ہے اور حلق کرنا اسواسطے موجب
غم ہے کہ نفس جسوقت اپنے مطلوب کو نہین پاتا ہے تو قوی بسبب اوسکے ضعیف ہوتے ہین ۔

ن

تدبیر فصول

فصل ربیع مین فصد اور قے سے استفراغ کرنا چاہئے اور جو چیزین کہ خون کے جوش کو کم کرتی ہین اور مواد کو ساکن کرتی ہین استعمال کرین اور جو شے گرم کرنیوالی ہین مثل حرکت سخت اور حمام گرم اور شراب قوی سے پرہیز کرین اور غذا کم کہائین اور جس شراب مین پانی ملا ہو زیادہ پیئین اور سنجاب اور لباس نرم اور سبک پہنین

ح

چونکہ فصول کی تدبیرین بہی قوانین حفظ صحت سے ہے لہذا مولف ؒ بیان کرتا ہے فصد ربیع مین اسواسطے مناسب ہے کہ اس مین خون منبسط ہوتا ہے اور خون کو غلیان ہوتا ہے یہان تک کہ رگین نہین کہلتی ہین اگر فصد سے نہ کم کیا جائیگا تو بعض اعضا کی طرف مرفع ہوگا اور خونی امراض پیدا کریگا اور قے اسواسطے مناسب ہے کہ مواد اوپر کی طرف مایل ہوتا ہے اور اعضا بسبب رطوبت فصل کے قے کے تابعدار ہوتے ہین اور جو چیز کہ حرارت کو بجہائے اور مواد کو ساکن کرے اس وجہہ سے مناسب ہے کہ حرارت اوسکی بدن کی حرارت کو ہیجان مین لاتی ہے بسبب متحرک ہونے اوس مواد کے کہ جو جاڑون مین ساکن تہا پس حرارت کا بجہانا اور مادہ کا تسکین کرنا واجب ہے اور اسی گرم چیزون سی پرہیز کرنا اور غذا مین کمی کرنا جانا گیا باقی ظاہر ہے ۔

ن

گرمیون مین آرام کرین اور سایہ مین بیٹہین اور غذائین ٹہنڈی اور قاطع صفرا کہائین مثل ریباسیہ کے اور گرم اور خشک چیزون سے پرہیز کرین اور غذا کم کہائین اور فواکہ تر کے کہانے کی کثرت کرین مثل آلوی بخارا اور کہیرے اور تربوز کے اور کتان کہنہ کو پہنین ۔

ح

وجہہ ان سب کی یہہ ہے کہ اس فصل مین ابدان مین سخونت ہوتی ہے اور حرارت ہیجان

کی طرف میل کرتی ہے فصل ماکول مین بیان کیا گیا اور کتان بارد کا پہنا بدن کی حرارت
کی تعدیل کرتا ہے اور کہنہ زیادہ سرد ہے ۔

ن

خریف مین وہ چیزین کہ جو خشک کرنے والی ہین اور جماع کی کثرت اور سرد پانی کے نہانے اور
پینے اور سر کے کہولنے اور میوون کی کثرت سے پرہیز کرین اور اس فصل مین قے کرنا تپ پیدا
کرتا ہے اور صبح کی سردی اور دوپہر کی گرمی سے پرہیز کرین ۔

ح

جو چیزین کہ خشک کرنے والی ہین اور جماع سے اسواسطے پرہیز کیا جاتا ہے کہ یہہ فصل خشک
ہے اور یہہ دونون مورث خشکی ہین اور سرد پانی کے نہانے سے اور اوسکے پینے سے اور سر
کے کہولنے سے اسواسطے اجتناب کرنا چاہئے کہ یہہ فصل بارد ہین اور یہہ افعال برودت کو
زیادہ کرتے ہین اور فواکہ سے اجتناب اسواسطے ہے کہ یہہ رطوبات کو بسبب خلو افضیہ
بدن کے بسبب مقدم ہونے صیف محلل کے زیادہ پیدا کرتی ہے اور حرارت خریف کی قاصر ہے
اس رطوبات کی متعفن ہے اور قے کرنا اس مین موجب تپ کا ہے اسواسطے کہ سب فصلون سے
بردی ہے بقایا امراض صیف کے ضامن ہے اور قے مواد عفنہ کو بسبب قصور حرارت فصل
کے متحرک کرتی ہے پس حمیات عفنہ حادث ہوتے ہین اور صبح کی سردی اور دوپہر کی گرمی
سے پرہیز کرنے کی وجہہ ہواؤن کے احکام مین بیان کئے گئے ۔

ن

جاڑون مین زیادہ کپڑے پہنین اور عنب اور سنجق کے کپڑے پہنین اور حواصل اور دلق
کے کپڑے بہت گرم ہین اوسکو سوائے بارد المزاج اور مرطوب المزاج کے اور کوئی نہین پہن سکتا
اور جو غذائین قوی اور غلیظ ہون کہائین مثل ہریسہ کے اور گوشت زیادہ کہا ہین اور جو شیرہ
... ... ش خ ... ب ... ڈا اور بانر یر حارہ اور شراب موی کے استعمال کرین اور قے اس فصل مین

معدہ کو ضعیف کرتی ہے اور حرکات بہت قوی کرنا اس فصل مین نافع ہے ۔

ح

زیادہ کپڑے پہنا اور وہ چیز پہنا کہ جسکا ذکر کیا بسبب فصل کے برودت کے ہے اور غنب فرد ہی مشہور اور وہ فنک کے نام سے مشہور ہے اور حواصل جمع حوصلہ طایر کثیر کے ہے مثل حل کے اور وہ تھیلی ہے کہ نیچے کے جڑے کے نیچے ہوتی ہے اوس مین وہ مچھلیان جمع کرتا ہے اور اوسے فرد بناتے ہین اور تناول کرنا اغذیہ غلیظہ کا مثل ہریسہ اور لحوم کے اسواسطے ہے کہ ہضم اس مین قوی ہوتا ہے پس حاجت غذائے کثیر کی ہوتی ہے اور ملطفات کا اسواسطے استعمال کرتے ہین تاکہ سدہ سے امن حاصل ہوا ور شراب قوی یعنی صرف کا اسوجہہ سے ہی تاکہ بسبب اپنی حرارت کی برودت کے مقاومت کرے اور قے سے اسوجہہ سے احتراز کرتے ہین کہ اخلاط اس مین راست ہوتے ہین اور حرکات قوی بسبب اسکے کہ وہ مسخن ہین نفع دیتے ہین اوسخونت کی وجہہ سے برودت مفرط کی مقاومت کرتے ہین اور تحلیل کرتے ہین اوس کو کہ جو ہوا کی برودت سے فضلات کو تکاثف ہوا ہے ۔

ن

دوسرا جز طب کے جز عملی کا معالجات مرضی مین ساتھہ قول کلی کے علاج تین چیز پر منحصر ہے اول تدبیر دوسرے ادویہ تیسرے دست کاری ۔

ح

مراد تدبیر سے اصطلاح اطبا مین اسباب ستہ ضروریہ مین تصرف کرنا ہے اس طریق پر کہ صحت کی حفاظت کرین یا اوس صحت کو لوٹائین اگر زایل ہوگئی ہو اور مولف کی مراد قسم ثانی سے ہے اسواسطے کہ بحث اسوقت مین مریضون کے علاج سے ہے اور مراد دوائیون سے استعمال کرنا دوائیون کا ہے واسطے مرض کے اور دست کاری سے مراد کے اور جبیرا اور مثل اسکے ہے اور ان تینون پر علاج کا منحصر ہونا استقرائی ہے ۔

ن

تدبیر اسباب ستہ ضروریہ مین تصرف کرنا ہے اور حکم اوسکا من حیث الکیفیت مثل حکم ادویہ کی ہی

ح

حکم تصرف کا اسباب ستہ ضروریہ مین من حیث الکیفیت مثل حکم ادویہ کے ہے یعنی جیسا کہ دوائیون کا استعمال کرنا بالضد ہوتا ہے یعنی علاج بالضد ہوتا ہے ایسے ہی اسباب مین بہی استعمال ضد کا واجب ہے جیسا کہ گرم مزاج کو سرد دوا سے اور سرد مزاج کو گرم دوا سے نفع ہوتا ہے ایسے ہی گرم مزاج کو غذائے سرد اور مشروبات سرد اور ہوائے سرد سے اور سرد مزاج کو غذائے گرم اور مشروبات گرم اور ہوائے گرم سے نفع ہوتا ہے ایسے ہی باقی اسباب ضروریہ کا حال ہے جو شخص مریض ہو سکون بدنی اور نفسانی سے اوسکو حرکت بدنی اور نفسانی نفع دیتی ہین ایسے ہی جو حرکت بدنی اور نفسانی سے مریض ہوا اوسکو سکون بدنی اور نفسانی نفع دیتے ہین اور جو شخص کہ استفراغ سے مریض ہوا اوسکو احتباس نفع دیتا ہے اور جو احتباس سے مریض ہوا اوسکو استفراغ نفع دیتا ہے اور جو سونے سے مریض ہوا اوسکو جاگنا نفع دیتا ہے اور جو جاگنے سے مریض ہی اوسکو سونا نفع دیتا ہے۔

ن

غذا کے واسطے احکام خاص ہین یعنی غذا بحران مین دینا اور وقت انتہائے مرض کے دینا منع ہے کہ طبیعت بوجہہ شغل ہضم غذا کے مرض کے دفع سے باز رہتی ہے اور نیز اسی سبب سے وقت نوبت کے دینا منع ہے اور نیز اسوقت مین طبخ کی حرارت سے کرب زیادہ ہو جاتا ہے۔

ح

غذا جو اسباب ضروریہ مین سے ہے اوسکے واسطے خاص احکام ہین اوسکا بیان کرنا ضرور ہے اول یہہ کہ کبھی مرض مین غذا دینا منع ہے اور اسکے تین موقع ہین بعض اون مین سے بحران کا وقت ہے اسکی تفسیر قریب آوے گی اور اسمین غذا دینا اسوجہہ سے منع ہے کہ طبیعت

اسوقت مین مرض کی مقاومت کرتی ہے اور غذا مقاومت سے منع کرتی ہے یعنی طبیعت
غذا کی طرف مشغول ہوتی ہے بعض اون مین سے منتہائے مرض ہے کہ اسوقت مین بہی غذا
دینا منع ہے اور اس مین بھی اسیوجہہ سے منع ہے کہ جو بحران مین بیان کیا اسواسطے کہ منتہائی
مرض کے وقت طبیعت مرض پر قاہر ہوتی ہے اور بعض اون مین سے نوبت کا وقت ہے
جیساکہ تپون مین ہوتا ہے اور اس مین بھی اسیوجہہ سے منع ہے کہ جو ذکر کیا کہ طبیعت نوبت کے
دفع کرنے مین مشغول ہوتی ہے اور نیز مریض کو وقت نوبت کے کرب ہوتا ہے اور
حرارت طبخ غذا کے کرب کو زیادہ کرتی ہے ۔

ل

اور کبھی وہ غذا جو کیف مین ناقص ہو یعنی غذائیت بہت کم ہو اور کمیت مین زیادہ ہو
دی جاتی ہے یہہ اوس شخص کو دیتے ہین کہ شہوت اور ہضم اوسکا قوی ہو اور بدن مین اوسکے
اخلاط کثیرہ اور ردیہ ہون پس کثرت کمیت کی شہوت کو بند کرتی ہے اور معدہ اوس کی
طرف مشغول ہوتا ہے اور بسبب اسکے کہ غذائیت اس مین کم ہوتی ہے اخلاط مین زیادتی
نہین کرتی اور یہہ مثل بقول اور فواکہ کے ہین اور کبھی اسکے برعکس ہوتا ہے یعنی جو غذا کہ کمیت مین
ناقص ہو اور کیفیت مین ناقص نہ ہو دیجاتی ہے اور یہہ اون شخصون کو دیتے ہین کہ جنکی
شہوت اور ہضم ضعیف ہو اور بدن اونکا محتاج غذا کا ہو پس بسبب قلت مقدار کے ہضم
ہونا اوسکا ممکن ہے اور بسبب کثرت غذائیت کے تقویت دیتی ہے اور جسوقت کہ ضعف
شہوت اور ضعف ہضم ہو اور بدن ممتلی ہو اوسوقت بھی غذا ناقص دی جاتی ہے ۔

ح

دوسرا حکم یہہ ہے کہ کبھی غذا ناقص دی جاتی ہے اور یہہ کئی طرح پر ہے ایک یہہ کہ کیفیت
مین ناقص ہو نہ کمیت مین یعنی وہ غذا دین کہ جو مقدار مین کثیر ہو اور غذائیت اوس مین کم
مثل بقول اور فواکہ کے کہ زیادہ دین اور یہہ اوس مریض کو دیتے ہین کہ شہوت اور ہضم اوسکا

قوی ہو اور اوسکے بدن مین اخلاط کثیر اور ردیہ ہون اسواسطے کہ جسوقت مریض ایسا ہوگا تو غذائے کثیر مقدار اوسکی شہوت کو بند کردیگی اور معدہ مشغول ہوگا اور اخلاط مین زیادتی نہین کریگی اور طبیعت ان اخلاط کے دفع کرنے مین نہ مشغول ہوگی اسواسطے کہ وہ قلیل الغذا ہے اور جو قلیل الغذا ہوتی ہے وہ خلط مین زیادتی نہین کرتی ہے اور طبیعت اس وقت مین بہت متوجہ نہین ہوتی ہے اسواسطے کہ جو چیز بعد تمیز فضلہ کے باقی رہے وہ شئے قلیل ہوتی ہے اور اوسسے خلط کثیر حاصل نہین ہوتی ہے اور مزید عمل کی طرف محتاج نہین ہوتی ہے دوسرے یہہ کہ اسکا عکس ہو وہ یہہ ہے کہ جو کمیت مین ناقص ہو وہ دی جائے نہ وہ کہ جو کیفیت مین ناقص ہے یعنی وہ غذا دی جائے کہ مقدار مین تو قلیل ہو اور غذائیت مین کثیر ہو مثل انڈے نیمبرشت کے اور خصیٔ دیوک کی کہ مقدار قلیل دیوین اور یہہ اوس مریض کو دی جاتی ہے کہ شہوت اور ہضم اوسکا ضعیف ہو اور بدن اوسکا غذا کا محتاج ہو اسواسطے کہ جبکہ مریض ایسا ہوگا تو اوسکو غذا کا ہضم کرنا ممکن ہے اسواسطے قلیل اللحم ہے اور قوت اور تغذیت مین زیادتی کثیر کرتی ہے اسواسطے کہ کثیر الغذا ہے تیسرے یہ کہ ناقص ہو غذا کیفیت اور کمیت دونون مین یعنی وہ غذا دین کہ جو غذائیت کم رکھتی ہے مثل بقول اور فواکہ کے کہ مقدار قلیل دیوین اور یہہ اوس شخص کو دیتے ہین کہ جسکو ضعف شہوت اور ضعف ہضم ہو اور بدن مین امتلا ہو اسواسطے کہ جبکہ مریض ایسا ہوگا تو ہضم اوسکا بسبب قلت مقدار کے ممکن ہے اور بسبب قلیل تغذیہ کے اخلاط مین زیادتی نہین کرے گی۔

ل

اور کبھی وہ غذا کہ جو کیفیت اور کمیت دونون مین زیادہ ہو دیجاتی ہے اور یہہ اوس شخص کو دیتے ہین کہ ریاضت قوی کا ارادہ کرے۔

ح

تیسرا حکم یہہ ہے کہ جو غذا کمیت اور کیفیت مین زیادہ ہو کبھی وہ دی جاتی ہے یعنی وہ غذا

دی جاتی ہے کہ جس مین غذائیت زیادہ ہو اور وہ مقدار کثیر دی جاتی ہے اور یہہ اوس شخص کو دی جاتی ہے کہ جو ریاضت قویہ کے واسطے آمادہ ہو تاکہ قوت سے حظ زیادہ پاوے اور اس بات مین شک نہین ہے کہ جودت ہضم کے اس حکم مین شرط ہے۔

ن

کبھی اختیار کیجاتی ہے غذا لطیف سریع النفوذ جسوقت کہ قوت وافی نہ ہو اور اتنی مدت نہو کہ بطی النفوذ غذا کو ہضم کرسکے اور ایسی غذا بعد غذائے غلیظ کے نہ کہانی چاہیے کہ یہہ ہضم ہو جاتی ہے اور مسلک نہین پاتی ہے جبکہ منسلک نہین پاتی تو فاسد ہو جاتی ہے اور جو اوس مین ہے اوس کو فاسد کر دیتی ہین۔

ح

چوتہا حکم یہہ ہے کہ اختیار کی جاتی ہے غذائے لطیف سریع النفوذ مثل شراب کے خصوصًا وہ کہ اوس مین پانی کثرت سے ملا ہوا اور یہہ اوس شخص کو دیتے ہین کہ نہ تو قوت اوسکی وافی ہو اور اتنی مدت نہ ہو کہ بطی النفوذ غذا کو ہضم کرے مثل قلایا اور ہرالس کے اوسوقت کہ جب قوت وافی نہ ہو تو ظاہر ہے اور جسوقت کہ مدت وافی نہ ہو اسواسطے ہے کہ جسوقت مدت غیر وافی ہوگی غذائے بطی النفوذ کے ہضم کرنے تک تو ضرر اس غذا کا اوس کے نفع سے زیادہ ہوتا ہے جو شخص کہ غذائے لطیف سریع النفوذ کہاوے اوسکو چاہیے کہ اُسکو غذائے غلیظ کے پیچھے نہ کہاوے اسواسطے کہ لطیف مثل غلیظ کے ہضم ہوتی ہے پس وہ مسلک نہین پاتی ہے پس وہ فی نفسہ فاسد ہوتی ہے اور غلیظ کو فاسد کرتی ہے اگر لطیف کسیقدر مسلک پاوے پس بسبب ملنے غلیظ کے اوسکے ساتھہ کسیقدر غلیظ غیر منہضم جاری ہوتا ہے اور یہہ ضرر کرتا ہے یعنی مورث سدہ ہے۔

ن

اور کبھی غذائے غلیظ دی جاتی ہے اور یہہ اوسکو دیتے ہین کہ جسکے جس عضو کے کندہو نی کا

ارادہ کرین کہ اوس مین اونا سبب سے درد ہوجاتا ہو اور خوف سدون کا نہ ہو۔

ح

پانچوان حکم یہہ ہے کہ کبھی غذائے بطی النفوذ دی جاتی ہے اور یہہ اوس شخص کو دیجاتی ہے کہ جبکے عضو کی تبلید اور کند ہونا مقصود ہو کہ اونا سبب سے درد ہوجاسے کہ ہمیشہ درد رہنے سے مریض کو ضرر ہوتا ہے اور جسوقت سدون کا خوف ہو غذا کہانیسے احتراز کرین اور یہ ظاہر ہے

ن

غذا اگرچہ قوت کی دوست ہے مگر اوسکے دوشمن بہی ہے کہ وہ مرض کی بہی دوست ہے اور مرض قوت کا دوشمن ہے پس مرض مین اسقدر استعمال کرین کہ جسقدر تقویت کیواسطے ضروری ہو جس جگہ منتہائے مرض طویل ہوتا ہے احتیاج قوت کی ہوتی ہے تاکہ برداشت کثرت مقاومت مرض اور مصارعت کشیدہ کے کرے اسیوجہہ سے حاجت قوت کی امراض مزمنہ مین اکثر ہوتی ہے اور جبکہ منتہائے مرض قریب ہووے قوت غذائے گذشتہ کی اعتماد پر تقلیل غذا ہونی چاہئے ایسی غذا قوت پر وقت جہاد کے خفیف ہوتی ہے اور جبکہ منتہائے مرض روز چہارم یا سوم مین ہو کیونکہ بقائے قوت اس مدت مین ظاہر ہے حاجت تغذیہ کے نہین ہوتی ہے یہہ اوسوقت ہوتا ہے کہ جب قوت متحمل ہو اگر ضعف ہو اگرچہ بحران ہی کا دن کیون نہ ہو غذا واجب ہے۔

ح

قاعدے مقدار غذا کے بحسب مرض بیان کئے جاتے ہین اور یہہ ایک مقدمہ کی تمہید پر موقوف ہے اور وہ یہہ ہے کہ مقصد طبیب کا مریض کو غذا دینے سے قوت کو تقویت دینا ہے بسبب وارد کرنے بدل کے کہ جو تحلیل ہوگیا ہے اسواسطے کہ مقصود علاج کرنا ہے اور علاج عبارت ہے مجادلہ سے اور مجادلہ دفع کرنا مرض کا ہے یعنی علاج مرض کا دفع کرنا ہے اور دافع حقیقت مین قوت ہے پس اوسکی رعایت ضرور ہے تاکہ اوسکا دفع کرنا ممکن ہو اور

غذا کی شان سے اگرچہ تقویت دیناہے یعنی قوت کی دوست ہے مگر دوسری وجہہ سے
اوسکی دوشمن بہی ہے اسواسطے کہ وہ مرض کی دوست ہے اور مرض اوسکا دوشمن ہے
دوشمن کا دوست دوشمن ہوتا ہے پس جسوقت کہ یہہ پہچانا پس اب جاننا چاہیئے کہ طبیب
کو مرض مین اسقدر غذا کہ جو تقویت دے دینا چاہیئے اسواسطے کہ نہ دینا تقویت کا اس سبب سے
کہ غذا قوت کی دوشمن ہے واجب ہے مگر بضرورت دیتے ہین اور وہ ضرورت محافظت
قوت کی ہے پس بسبب ضرورت کے یہہ بات ثابت ہوئی کہ اسقدر دینا چاہیئے کہ جسقدر
ضرورت ہو اور تفصیل اس کی یہہ ہے کہ طبیعت کو یہہ بات واجب ہے کہ مرض کی طرف
نظر کرے پس اگر منتہا مرض کا طویل ہو تو احتیاج قوت کی ہوتی ہے تا کہ برداشت کرے مقاومت
کثیرہ اور مقاومت لذیذہ کو پس اسوقت مین واجب ہے یہہ کہ غذا نہ کم کرین اسیواسطے غذا وار
ہے کہ رعایت قوت کی امراض مزمنہ مثل ربع اور غب خالص کے زیادہ کرین اور جبکہ منتہائی
مرض قریب ہو تو طبیب پر یہہ بات لازم ہے کہ غذائے گذشتہ کی قوت کے اعتماد پر اور اس
سبب سے کہ قوت کے اوپر وقت جہاد کے تخفیف ہو غذا کو کم کرین اسواسطے کہ منتہائے مرض
قریب ہے اور منتہا اوسکا جہاد کا وقت ہے اور وہ مرض کہ جسکا منتہا چوتھے دن ہو یا تیسرے دن
اوسکو حاد فی الغایب کہتے ہین یہہ احتراز ہے حاد علی الاطلاق سے اور یہہ چودہ دن کو زیادہ
تجاوز نہین کرتا ہے اس مین غذا کی حاجت نہین ہے اسواسطے کہ قوت کا باقی رہنا اس مدت مین
ظاہر ہے پس طبیب کو چاہیئے کہ اس مین مریض کو غذا نہ دے بلکہ کدو کا پانی اور جلاب اور
سکنجبین اگر تہوڑی سی قوت کی حاجت ہووے اور حکم منع کرنے غذا کا قوت کے احتمال پر
ہے اسواسطے کہ قوت جسوقت کہ ضعیف ہو غذا واجب ہے اگرچہ بحران ہی کا دن کیون نہ ہو
اسواسطے کہ مرض کے دفع کرنے والے بحکم خدا قوت ہے پس جسوقت کہ وہ ساقط ہو جاویگی
تو علاج مین کیا نفع ہوگا ۔

ن

علاج بالادویہ تین قانون پر مشتمل ہے قانون اول اختیار کرنا کیفیت دوا کا ہے بعد شناخت نوع مرض کے تاکہ علاج بالضد ہو۔

ح

قانون اول اختیار کرنا کیفیت دوا کا ہے من جہت حرارت و برودت و رطوبت و یبوست کے بعد شناخت کرنے نوع مرض کے اسواسطے کہ علاج بالضد ہوتا ہے پس مرض حار مین ضرور ہے کہ دوائے بارد دی جاوے اور مرض بارد مین ضرور ہے کہ دوائی حار دی جاوے ایسی ہی کلام ہے رطب و یابس مین پس جسوقت تک کہ کیفیت دوا کی نہ معلوم کرین علاج دوا سے کرنا ممکن نہین ہے پس اختیار کرنا دوا کی کیفیت کا ایک اوسکے قوانین سے ہوا۔

ل

دوسرے اختیار کرنا وزن دوا اور درجہ کیفیت دوا کا ہے اور یہہ امر طبیعت عضو اور مقدار مرض اور جنس اور فصل اور سن اور عادت اور صناعت اور سکونت اور سحنہ اور قوت کے دریافت کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور طبیعت عضو کا دریافت کرنا چار چیزون کے دریافت کرنے پر متضمن ہے اول مزاج عضو ہے پس جسوقت کہ مزاج صحی اور مرضی کا دریافت ہوجائے تو کیفیت خروج مزاج صحیح کی معلوم ہوگی کہ جسقدر صحت سے خارج ہوا ہے پس وہ دوا اختیار کی جائیگی کہ جو اوسکے مقابل ہو دوسرے خلقت عضو ہے اسواسطے کہ بعض اعضا مین سے ایسے ہین کہ بسبب متخلخل ہونے اون اعضا کے یا بسبب اسکے کہ اُن مین دو نو جانب سے تجویف ہے یا ایک جانب سے اونکو دوائے لطیف قناعت کرتی ہے اور بعض ایسے نہین ہین پس وہ دوائے قوی کے محتاج ہین تیسرے وضع کا دریافت کرنا ہے پس عضو قریب کو وہ دوا کہ جسکی قوت اوس علت کے مقابلہ مین ہو کافی ہے اور بعید اقوی کے محتاج ہوتے ہین چوتھے قوت کا دریافت کرنا ہے عضو ذی الحس اور شریف اور رئیس کو دوائے قوی نہ دینا چاہئے اور نہ وہ دوا دینی چاہئے کہ جو بہت سرد ہو اور نہ وہ دوا دینی چاہئے کہ جو مواد کو تحلیل کرے

بغیر قبض کے تاکہ حفظ اوسکی قوت کا رہے اور نہ وہ دوا استعمال کرین کہ جو کیفیت مین مخالف
ہو مثل زنگار کے اور نہ اوسکا مواد دفعتہً خارج کرنا چاہیے پانچوین مقدار مرض کی دریافت کرنا
ہے پس جو مرض ضعیف ہین اونکو دوائے ضعیف کافی ہے اور قوی دوائے قوی کے
محتاج ہوتے ہین اور باقی ظاہر ہین ۔

ح

قانون دوسرا دوا کے وزن کا اختیار کرنا ہے اور اوسکے درجہ کی کیفیت کا دریافت کرنا ہے
اسواسطے کہ بعض مرض ایسے ہین کہ اونکو دوائے قلیل کافی ہے اور بعض مرض ایسے ہین کہ اونکو
دوائے کثیر کافی ہے دوسرے یہہ کہ بعض محرورین مین سے مثلاً وہ ہین کہ اون کو وہ دوا
کافی ہے کہ جو درجہ اول مین بارد ہے اور بعض ایسے ہین کہ اونکو وہ دوا کافی ہے کہ جو دوسرے
درجہ مین بارد ہے ایسے ہی کلام ہے مبرودین مین پس دوا کے وزن کا اختیار کرنا اور
اوسکے درجہ کی کیفیت کا اختیار کرنا اوس قوانین سے ہے کہ دوا سے علاج کیا جاتا ہے ہوا
اور اختیار کرنا وزن اور درجہ کا دس امور کے جاننے سے معلوم ہوتا ہے اول جاننا عضو کی
طبیعت کا ہے اور اسکا جاننا چار باتون کے جاننے پر موقوف ہے بعض اون مین سی اوسکے
مزاج کا دریافت کرنا ہے پس جسوقت کہ معلوم ہوگا مزاج عضو صحیح کا حرارت و برودت
و رطوبت و یبوست سے تو پہچانا جائیگا اسے مزاج مرض کا پس اسے اندازہ اوسکے خارج
ہونیکا مزاج صحیح سی معلوم ہوگا یعنی مزاج صحیح سے کسقدر خارج ہوا ہی پس اسوقت مین اسکے واسطے دوا ونکے
اور درجہ مین کہ جو اوسکے مقابل ہو اختیار کرینگے مثال اوس کی یہہ ہے کہ مثلاً مزاج عضو کا
کا سرد ہے اور مرض گرم ہے تو اس مین استعمال وزن کثیرہ اور درجہ قویہ کا دوائے بارد
سے واجب ہے اسواسطے کہ عضو کو مزاج صحیح سے بہت بعد ہوگیا ہے اور جسوقت کہ مزاج
صحیح کا حار ہو اور مرض بھی حار ہو تو واجب ہے استعمال وزن قلیل اور درجہ ضعیف کا
دوائے بارد سے اسواسطے کہ عضو کو مزاج صحیح سے بعد کثیر نہین ہوا ہے اور بعض انمین سے

غلاقت کا دریافت کرتا ہے اسواسطے کہ بعض اعضا متخلخل ہین یعنی اوسکے مسام کشادہ ہین مثل ریہ کے اور بعض متکاثف ہین یعنی مسام اونکے تنگ ہین مثل گردہ کے کہ جو متخلخل ہو وہ دوائے لطیف پر قناعت کرتا ہے اور جو متکاثف ہو وہ دوائے اقوی کا محتاج ہوتا ہے اسواسطے کہ جو عضو متخلخل ہوتا ہے اوس مین دوا باطن کی طرف بسہولت سے نفوذ کرجاتی ہے بخلاف متکاثف کے اور نیز بعض اعضا وہ ہین کہ اون مین تجویف نہین ہے مثل ہاتھ کے پٹھون کے اور پیر کے پٹھون کے کہ یہہ لپٹے ہوئے ہین بعض ایسے ہین کہ اون مین تجویف ہین ایک جانب سے یا دونو جانب سے جسمین ایک جانب سے تجویف ہے وہ مثل اوردہ اور شرائین کے ہین اور جسکی دونو جانب سے تجویف ہین مثل پھیپڑہ کے ہے اسواسطے کہ اس مین ایک تجویف داخل سے ہے اور ایک تجویف خارج سے داخلی تو اتساع قصبہ ریہ کا ہے اور وہ فضا کہ جو درمیان اسکے اور درمیان مدر کے ہے یہہ خارجی ہے پس وہ عضو کہ جس مین تجویف نہین ہے وہ دوائے قوی کا محتاج ہے اسواسطے کہ فضول اوس شکل سے دفع ہوتی ہین اور جسمین ایک تجویف ہے یا دو تجویف ہین بسبب اسکے کہ فضلات اوس سے بسہولت دفع ہوتے ہین دوائی قوی کی محتاج نہین ہے جسمین دو تجویف ہین مستحسن اور کہ جسمین ایک تجویف ہو دوائے تو یہی دیر پائی زیادہ ہوتی ہے بعض انہین کروضع انکی ہے اسواسطے کہ بعض اعضا ایسے ہین کہ وضع اونکی نفوذ دوا سے قریب ہے مثل معدہ کے یہہ دوا اقوی کے محتاج نہین ہین اسواسطے کہ دوا اوسکی طرف پہونچتی ہے اور قوت اوسکی اپنے حال پر باقی رہتی ہے اور بعض اعضا کی وضع بعید ہے مثل کلیہ کے کہ وہ محتاج ہین دوائی قوی کے اسواسطے کہ قوت دوا کی بسبب مستحیل ہونے مجرائے طویل ہین اور بسبب اسکے کہ اوس مین دیر تک ٹھہرتی ہے قوت اوسکی ٹوٹ جاتی ہے اسواسطے کبھی عضو بعید کی دوا مین بدرقہ کے ملانے کی حاجت ہوتی ہے جیساکہ اعضائی بول کی دوائیون مین مدرات ملائی جاتی ہین اور ادویہ قلب مین زعفران ملائی جاتی ہے اور بعض اون مین سے قوی ہین یعنی بعضے اعضا اون مین قوت کثیر ہے یعنی کثیر الحس ہوتی ہین مثل عصب کے کہ کثرت حس اوسکی بسبب کثرت قوت نفسانیہ کے

ہوتی ہے یا وہ عضو شریف ہوتی ہین اور عضو شریف وہ ہین کہ اوسکے فعل سے کل بدن
نفع پاوے غیر اسباب سے کہ وہ مبدا و اصل ہون واسطے قوائے حیوانیہ اور طبعیہ اور نفسانیہ
کے مثل معدہ کے کہ سارا بدن اوسے نفع پاتا ہے بسبب کثرت قوت اوسکی کے یا عضو رئیس ہے
اسکی تفسیر صدر کتاب مین معلوم ہوچکی ہے ریاست اوسکی بسبب کثرت قوت اوحس کی
کے ہے اور بعض اون مین سے وہ ہین کہ اون مین قوت کثیرہ نہ ہو یعنی کثیر الحس نہ ہو اور
نہ شریف ہون اور نہ رئیس ہون پس جو کثیر القوت ہو۔ اوسکو دوائے قوی نہ دینا چاہیے
اسواسطے کہ ساری دوائین طبیعت کے مخالف ہین پس وارد کرنا دوائے قوی کا عضو کثیر القوت
پر بہت مضر ہے اور یہہ ضرر تمام بدن کو شامل ہوتا ہے یا اوسکی طرف پہونچتا ہے اور جو
کثیر القوت ہے اوسکو تبرید قوی بہی نہ دینا چاہیے اسواسطے کہ برودت ارواح اور حرارت
غریزیہ کو بجہاتی ہے اور اسکا منطفی ہونا مثل اس عضو کے ضرر عظیم کرتا ہے اور نیز اوس پر
وہ دوا کہ اوسکے مواد کو تحلیل کرے بغیر قابض کے نہ وارد کرنی چاہیے مثل زنجار اور اسفیداج
اور جلے ہوئے تانبے کے اور نیز اوسکا مواد بہی دفعتہً نہ مستفرغ کرنا چاہیے اسواسطے کہ اسکے
ارواح کثیر کا خارج ہونا دفعتہً لازم آتا ہے اور اس مین ضرر عظیم ہے اور جو عضو کثیر القوت
نہین ہے حکم اوسکا اس کے خلاف ہے دوسرے مقدار مرض کی ہے اسواسطے مرض ضعیف مین
دوائے ضعیف کافی ہے اور قوی قوی کا محتاج ہے تیسرے جنس ہے اسواسطے کہ جنس ذکور
مین بہ نسبت جنس اناث کے دوا قوی دی جاتی ہے چوتھے سن ہے شباب بہ نسبت
لڑکون کے دوائے قوی کے محتاج ہوتے ہین پانچوین عادت ہے پس حسب عادت مریض کی
دوائے قوی اور ضعیف دینی چاہیے یعنی اگر مریض عادت دوائے قوی کی رکہتا ہے
دوائے قوی دینی چاہیے اور اگر دوائے ضعیف کا عادی ہو اوسکو دوائے ضعیف دینی
چاہیے چہٹے فصل ہے صیف مین احتیاج مثل ضعیف کے ہوتی ہے بخلاف جاڑون کے ساتوین
اور آٹھوین اور نوین اور دسوین صناعت اور سکونت اور حنہ اور قوت مریض ہے پس

قوت اور ضعف دوا کا اعتبار ان امور باقیہ مین جیسا کہ امور ستہ مین بیان کیا قیاس کرنا چاہئے۔

ن

تیسرا قانون وقت کا دریافت کرنا ہے یعنی منجملہ اوقات اربعہ کے کون وقت مرض کا ہے پس اگر ورم ابتدا مین ہو تو فقط رادع اور انتہا مین محللات فقط اور اوس مین کہ جو درمیان ان دونون کے ہو وہ کہ جو درمیان رادع اور محلل کے ہو استعمال کرنا چاہئے اور انحطاط مین محللات صرف کے اوپر اختصار کرنا چاہئے۔

ح

یہہ ظاہر ہے اور مثالین رادع اور محللات کے مباحث معالجات مین آوینگے۔

ن

معالجات جیدہ مین سے کہ جو اکثر امراض مین مشترک ہین فرح ہے اور اوس شخص سی ملاقات کرنا ہے کہ جسکے دیکھنے سے خوشی ہو اور اوسکی ملازمت کرنا ہے کہ جسسے حیا کرے اور نیز اوس سے انس کرنا ہے بسا اوقات جو عاشق معشوق کو مدت سے نہین دیکھتے ہین دفعتہ اوس کے دیکھنے سے اچھے ہو جاتے ہین ایسے ہی خوشبودار چیزونکا سونگھنا اور آواز نفیس اور خوب کا سُننا

ح

یہہ امور قوی کو تقویت دیتے ہین اور حرارت غریزیہ کو برانگیختہ کرتے ہین نفس کو منبسط کرتے ہین اور اوسکو بدن کی تدبیر کے واسطے آمادہ کرتے ہین اور ان سے اکثر امراض دفع ہوتے ہین تجربہ اسکے اوپر شاہد ہے اور ادناف کے معنی ذبول اور ہزال کے ہین۔

ن

بسا اوقات ایک ہوا سے طرف دوسری ہوا کے اور ایک مسکن سے طرف دوسری مسکن کے اور ایک فصل سے طرف دوسری فصل کے منتقل ہونا نفع دیتا ہے اور کبھی ہیئت کا

تغیر بھی نفع دیتا ہے جیسا کہ نفع ہوتا ہے سید ہے ہونے سے اوس شخص کو کہ جسے درد پشت ہو نظر شرز سے . کسی کی طرف دیکھنا احول کو نفع دیتا ہے۔

ح

یہہ امور ستہ ضروریہ مین کہ جنکا ذکر کیا داخل ہین ایسے ہی فرح اور ملنا اوس شخص سے کہ جسکو دیکھکر سرور ہوا اور مثل اسکی یہہ ہے اوسی مین داخل ہے مگر یہان ذکر کرنا اس کا عمدہ ہے اسیواسطے مولف نے یہان ذکر کیا ہے اور نظر شرز سے مراد غضب کی نظر سے ہے کہ متحرک ہوتی ہے آنکہہ اوس شخص کی طرف کہ جسپہ غصہ آئے کہتے ہین فلان ینظر الی الیتیم شرزا اور حول مین اسے لڑکون کو نفع بہت جلد ہوتا ہے کہ ان کا عضو بہت جلد قبول کرلیتا ہے اور بہت جلد اوس مین تاثیر ہوتی ہے۔

ن

امراض ترکیب اور تفرق اتصال کا بیان کرنا کلام جزبی مین اولی ہے۔

ح

اسواسطے کہ ان دونون کے قواعد کلیہ کم ہین بخلاف قواعد معالجات سوء المزاج کے۔

ن

سوء مزاج کے امراض کا علاج بیان کیا جاتا ہے سوء مزاج تو مستحکم ہوتا ہے تدبیر اوسکی اوسکی ضد سے معالجہ کرنا ہے بارد ابتدا مین بہت جلدی جاتا رہتا ہے اور انتہا مین مشکل سے جاتا ہے اور حار اسکی بالضد ہے اور یابس اسہل ہوتا ہے اور مدت اوسکی رطب سے تہوڑی ہوتی ہے اور یا سوء مزاج ہونے کو ہوتا ہے تدبیر اوسکی اوسکے سبب کو دور کرنے کے واسطے پہلو ہی سے حفاظت کرین اور یا سوء مزاج ہونا شروع ہوتا ہے تدبیر اوسکی یہہ ہے کہ دونون کے ساتھہ معًا تدبیرین کرین۔

ح

سوءمزاج کے بحسب ظاہر تین قسم ہین اول سوءمزاج مستحکم ہے مراد اسے یہہ ہے کہ عضو مین سوءمزاج ہوجاوے اور یہہ حالت اوس مین کامل ہو راسخ ہو یا نہ ہو دوسرے یہہ کہ سوءمزاج ہونے والا ہو مراد اسے یہہ ہے کہ سوءمزاج عضو مین نہ ہو لیکن وہ عضو سوءمزاج کے واسطے آمادہ ہو اور یہہ حقیقت مین سوءمزاج نہین ہے اسیواسطے ہمنے تقسیم مین بحسب ظاہر کیا ہے تیسرے یہہ کہ سوءمزاج شروع ہوا ہو اور یہہ حالت اوس مین کامل نہ ہوئی ہو اور دلیل حصر کی یہہ ہے کہ سوءمزاج یا تو بالفعل حاصل ہوگا یا بالقوت قریبہ ہوگا یعنی ہونے والا ہوگا وہ یہہ ہے کہ سبب اوسکا حاصل ہوا سواسطے کہ وہ کہ جو نہ حاصل ہو یعنی نہ بالفعل حاصل ہوا اور نہ بالقوۃ قریبہ حاصل ہوا اسکے علاج مین طبیب درپے نہین ہوتے پس اگر اول ہو پس یا تو کامل ہوگا یا نہ ہوگا پس یہہ تین قسم ہین کہ سوءمزاج کا انحصار اس مین ہے علاج قسم اول کا بالضد ہوتا ہے جیسا کہ گذرا پس اگر حار ہے تو علاج اوسکا تبرید سے ہوتا ہے اگر بارد ہو علاج اوسکا تسخین سے ہوتا ہے اگر یابس ہو علاج اوسکا ترطیب سے ہوتا ہے اگر رطب ہو علاج اوسکا تجفیف سے ہوتا ہے اور سوءمزاج بارد ابتدا مین بہت جلد جاتا رہتا ہے اور انتہا مین بہت مشکل سے جاتا ہے اول تو اس سبب سے کہ حرارت غریزیہ ابھی تک ضعیف نہین ہوتی ہے یہہ اور دوا کی تسخین معاون ہوتی ہین سوءمزاج بارد کے دفع کرنے پر دوسرے اس سبب سے کہ حرارت غریزیہ ضعیف ہوجاتی ہے کہ مرض کی مدت تک مقاومت کرتی ہے پس تسخین دوا کی مقاومت کے صلاحیت نہین رکھتی اور سوءمزاج حار اسکے بالضد ہوتا ہے یعنی ابتدا مین مشکل سے جاتا ہے اور انتہا مین اسکا جانا بہت سہل ہے اوس مین تو اسواسطے سہل ہے کہ حرارت غریزیہ ابھی تک ضعیف نہین ہوتی ہے یہہ اور سخونت مزاج غریبہ کے یہہ دونو دوا کی برودت کو دبا لیتے ہین اور دوسرا اسوجہہ سے ہے کہ حرارت غریزیہ ضعیف ہوجاتی ہے پس وہ مقاومت کی صلاحیت نہین رکھتی ہے اور تجفیف سوءمزاج رطب کے اسہل ہوتی

اور مدت اوسکی ترطیب سوء مزاج سے کم ہوتی ہے اسواسطے کہ جمیع اسباب محللہ کو اوسکے
بدن خالی نہین ہے مجفف مین علاج قسم ثانی کا یہہ ہے کہ اوسکے سبب کے پہلے ہے سے
حفاظت کرین یہہ ہی امن کے واسطے کافی ہے علاج قسم ثالث کا دو امرون سے کیا جاتا ہے
یعنی علاج بالضد سے اور تقدم حفظ سے بالضد تو علاج اسوجہہ سے کرتے ہین کہ اوسمین
کسیقدر حاصل ہوتا ہے اور تقدم بالحفظ اسوجہہ سے کرتے ہین کہ جو حاصل نہین ہوا ہو اوسکے
سبب کا زایل کرنا ضرور ہے۔

ن

اگر سوء مزاج سافج ہو تو اوسمین تبدیل ہی کافی ہے اگر مادی ہو تو مادہ کو اوسے مستفرغ کرین
اگر اسے فائدہ نہ ہو تبدیل مزاج کرین۔

ح

جو سوء مزاج مادی نہ ہو اوسکے علاج مین تبدیل مزاج ہی کافی ہے یعنی اس کیفیت کو اوس
کیفیت سے کہ جو اسکی ضد ہو زایل کرین اسمین حاجت استفراغ کی نہین ہے اسواسطے کہ مادہ
کہ جو اوسکا موجب ہی نہین ہے اور جو سوء مزاج کہ مادی ہو اوسکے علاج مین استفراغ اوس
مادہ کا کہ جو اوسکا موجب ہے واجب ہے پس اگر سوء مزاج استفراغ سے زایل ہو اچھا
ہے ورنہ تبدیل مزاج کی کرین جیسا کہ سافج مین کرتے ہین۔

ن

دس باتون کا لحاظ ہر استفراغ مین ضرور ہے ایک امتلا ہے پس خلا مانع ہے دوسری قوت
ہے پس ضعف مانع استفراغ سے اگر ضعف اوس شخص کو ہوتا ہے کہ جو استفراغ کو ترک
کرین اور اگر استفراغ کرین تو قوت اوسکی قوی ہو جاتی ہے۔

ح

خلا مانع استفراغ ہے اسواسطے کہ موجب استفراغ کا امتلا ہے اور جسوقت کہ موجب نہ ہو

تو موجب کی حاجت نہین ہے اور ضعف اسوجہہ سے مانع ہے کہ استفراغ ضعف مین زیادتی کرتا ہے اور جسوقت کہ ضعف زیادہ ہو تو طبیعت مرض کی مقاومت نہین کرسکتی ہے اور یہہ مہلک ہے اور صورت مذکورہ کا اسواسطے استثنا کیا ہے کہ ضعف کا تدارک ممکن ہے اور ترک استفراغ کا تدارک ممکن نہین ہے ۔

ن

تیسرے مزاج ہے پس زیادتی حرارت اور یبوست اور برودت کی اور قلت خون مانع استفراغ ہے

ح

افراط ان کے کہ جو ذکر کیا مانع استفراغ ہے اسواسطے کہ رطوبات فضلیہ ان مین کہ جو ذکر کیا کم ہوتی ہے اگر استفراغ اوس مین واقع ہو تو رطوبات محمودہ خارج ہوتے ہین ۔

ن

چوتھے سحنہ ہے پس زیادہ دبلا ہونا اور زیادہ موٹا ہونا اور تخلخل بدن مانع استفراغ ہے ۔

ح

سحنہ بدن کے ڈھبلے ہونے کو کہتے ہین زیادہ دبلا ہونا اور تخلخل بسبب کم ہونے رطوبات فضلیہ کے مانع استفراغ ہین اگر استفراغ کیا جائیگا تو رطوبات محمودہ خارج ہون گے اور زیادہ موٹا ہونا اسوجہہ سے مانع استفراغ ہے کہ عروق جسوقت کہ رطوبات سے خالی ہونگے تو بسبب نہ ہونے رطوبت کے لحم فربہ اون کو دبا دیگا پس روح اور حرارت غریزیہ اس وقت مین مختنق ہونگے اور عارض ہوگی اسوہ بات کہ جو سدّے سے عارض ہوتی ہے ۔

ن

پانچوین اعراض لازمہ ہین پس استعداد ذرب اور قروح امعا کے مانع استفراغ ہی چھٹے سن ہے پس بڑہاپا اور بچپنا مانع استفراغ ہین ۔

ح

بڑھاپا اور طفولیت بسبب ان دونون کے قوت کے قاصر ہونے کے مانع استفراغ ہین اور بڑھاپے مین بہ نسبت طفولیت کے زیادہ منع ہے اسواسطے کہ لڑکون مین حرارت بہ سبب نمو کے برانگیختہ ہوتی ہے۔

ن

ساتوین وقت ہے پس شدت کی گرمی اور شدت کی سردی مانع استفراغ ہے۔

ح

شدت حرارت اسوجہہ سے مانع ہے کہ اس مین بسبب تحلیل کی زیادہ ہونے کی اخلاط قلیل ہوتی ہین اور قوی ضعیف ہوتے ہین اور استفراغ ضعف مین زیادتی کرتا ہے اور نیز اکثر ادویہ مسہلہ حار ہوتے ہین پس اونکا استعمال زمان شدید الحرارت مین مناسب نہین ہے اسواسطے کہ یہہ حرارت کو دوگنا کردیگی اور تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ استفراغ اس مین کرنا مورث تپ ہے اور شدت برودت مین اسوجہہ سے منع ہے کہ اخلاط بسبب برودت کے منجمد ہوتے ہین پس دوا اونکو مشکل سے نکالتی ہے اور نیز قوت ماسکہ برودت مین قوی ہوتی ہے پس وہ فعل مستفرغ کو متعارض ہوتی ہے۔

ن

آٹھوین شہر ہے پس وہ شہر کہ جو بہت گرم ہو اور وہ کہ جو بہت سرد ہو مانع استفراغ ہین نوین وہ پیشہ کہ جس مین زیادہ تحلیل ہو مثل پیشہ حمامی کے مانع ہے دسوین عادت ہے جو شخص استفراغ کی عادت نہ رکہتا ہو اوسکو استفراغ نہ کرائین۔

ح

وجہہ اسکی کہ شہر مین کہ جو بہت گرم ہو اور اوس شہر مین کہ جو بہت سرد ہو اور جو شدید التحلیل ہو استفراغ منع ہے اوسے کہ جو ہم بیان کرچکے ہین سمجھی جاتی ہے اور جو شخص کہ عادت استفراغ کی نہ رکہتا ہو اسوجہہ سے منع ہے کہ طبیعت اوسکے فصول کے تحلیل کرنے مین دوسری طریق سے

کوشش کرتی ہے پس اوس کو استفراغ موافق نہین ہے اس سبب سے کہ اوس مین
وہ چیز کہ استفراغ اوس کا واجب ہے کم ہوتی ہے بخلاف اون لوگون کے کہ جو عادی اسکے
ہوتے ہین کہ طبیعت اون کی بدن مین فضول کو جمع کرتی ہے پس اون کو استفراغ سے نفع
ہوتا ہے اور نیز فعل دوای مستفرغ کا فعل طبیعت کے منافی ہوتا ہے یعنی اوسکو تعب پہونچتا
ہے اسیواسطے کہا ہے کہ انتقال ضد سے طرف دوسری ضد کے طبیعت کا دشمن ہے اور کہا ہے
کہ عادت طبیعت ثانی ہے ۔

ن

ہر استفراغ مین پانچ امور کا لحاظ رکھنا چاہیئے اول نکالنا اوس مادہ کا کہ جو بدن کو ایذا دیتا ہے
باعتبار کمیت کے ہو یا کیفیت کے ۔

ح

اسواسطے کہ مسبب سبب کے دفع کرنے سے دفع ہوتا ہے علامت اوس کی یہہ ہے کہ مریض
کو استفراغ مین قلق اور اضطراب کہ جسقدر مواد کی حرکت کے واسطے موجب ہے اوس سے
زیادہ نہ ہونا چاہیئے اسواسطے کہ جبکا استفراغ لایق نہین ہے مریض اوس کے مستفرغ
ہونے سے مضطر ہوتا ہے اسواسطے کہ طبیعت دوا کو دفع کرتی ہے اور اسکی اسوقت مین مقاومت کرتی

ن

دوسرے یہہ کہ استفراغ مادہ کا بقدر تحمل اور برداشت مریض کی ہو جبکہ جسکا خارج ہونا
ضروری ہو جب تک وہ خارج ہو اور مریض بھی متحمل ہو کثرت استفراغ کا خوف نہ کرین
اور جسوقت کہ سبقت کرین مسہل صفرا پر تو منتہی ہوگا بلغم کو پس مبالغہ کرین اس امر مین کہ
نہ پہونچے یہہ استفراغ سودا کو لیکن حکم خون مشکل اور دشوار ہے اور عطش اور بینگی پیچھے
اسہال اور قے کے اسبات پر دلالت کرتے ہین کہ بدن پاک ہو گیا ہے ۔

ح

استفراغ جسقدر مریض برداشت کرسکے کرنا چاہئے اور علامت اوسکی یہہ ہے کہ پیچھے اوسکے
خفت حاصل ہو اور بیچ چاہئے کہ جبتک وہ مادہ کہ جسکا خارج ہونا ضروری ہو وہ خارج ہو
اور مریض بہی اوسکی برداشت کرسکے کثرت استفراغ سے خوف نہ کرین اور جس وقت
کہ مریض کو مسہل صفرا کا پلائین اور صفرا نکل کر بلغم کے نکلنے کی نوبت پہونچے یعنی صفرا
سے نقا حاصل ہو تو اسوقت مین حبس واجب ہے اسواسطے کہ انقطاع صفرا کا یا تو بسبب
اسکے ہوتا ہے کہ قوت دوا کی باطل ہو گئی ہے یا اوس مین ضعف ہو گیا ہے یا وہ صفرا کہ
جسکا دفع کرنا واجب ہے نہین رہا ہے اول اور ثانی پر تو کوئی سبیل نہین ہے اسواسطے
کہ اخراج خلط خالص بالمرۃ ایت کا اوسکے غیر کے خارج ہونے سے اوسیرا سہل ہوتا
ہے پس اگر قوت اوسکی باطل ہو گئی ہے اور ضعیف ہو گئی ہے تو بلغم کو کیون خارج کریگا
اور تقدیر اسکے خلاف ہے پس تیسری بات مقرر ہوئی اور وہ مراد ہے نقاء صفرا سے
اگر بلغم بہی نکل چکے اور سودا اسہال مین نکلے یہہ زیادہ تر صفرا کے نقا ہونے پر دلالت
کرتا ہے حبس اس مین زیادہ تر واجب ہے اسواسطے کہ سودا بدن مین کم ہے اور اگر
نوبت بانتقال دم پہونچے پس اس مین خطرہ عظیم ہے اسواسطے کہ خون افضل اخلاط ہے
اور طبیعت اوسکے نکالنے پر بخل کرتی ہے اور انتقال طرف اسکی اسبات پر دلالت
کرتا ہے کہ دوا نے طبیعت پر قہر کیا ہے اور پیاس اور پینگی معتدل پیچھے اسہال اور قے
کے نقا کامل پر دلالت کرتے ہین اسواسطے کہ زایل ہونا رطوبات کا کہ جو واجب الاندفاع
ہے مقتضی اعتدال رطوبات باقیہ اور استراحت مریض کا ہے اور یہہ دونو موجب
عطش اور پینگی کے ہین اور عطش مفرط استفراغ مفرط کے ہونے پر بسبب استیلاءیبس
عطش کے دلالت کرتے ہین۔

ن

تیسرے استفراغ حسب میل مادہ کے کرنا چاہئے یعنی اگر غثیان ہو تو استفراغ بالقے اور

قبض ہو تو بالاسہال ہونا چاہیئے۔

ح

وجہہ اسکی یہہ ہے کہ طبیعت پر اسہل ہوتا ہے اور کلفت اوسپر اوسکے کم ہوتی ہے اور اگر کوئی اسکا مانع ہو یعنی مانع کو قے سے تکلیف پہونچے غثیان مین قے ترک کرنا چاہیئے اسی پر اسہال کو قیاس کرنا چاہیئے۔

ن

چوتھے یہہ کہ اخراج مادہ کا مخرج طبعی سے کرنا چاہیئے اور وہ عضو کہ جسکی طرف مادہ منقول ہوچکا اور عضو ماؤف کے مشارک ہو مثل فصد باسلیق کے کہ داہنے ہاتہہ سے جگر کے امراض کو مفید ہے اور وہ عضو اوس مادہ کے کہ جو اوسپر وارد ہو برداشت کر سکے۔

ح

وجہہ اسکی یہہ ہے کہ خروج مخرج طبعی سے اسہل ہوتا ہے اوپر طبیعت کے اور جس کی طرف مادہ منقول ہوا اگر وہ اشرف ہو تو مادہ کا متوجہہ ہونا اوسکی طرف ضرر کرتا ہے اور مشارکت ہونا درمیان دو عضوون کے ایک سے دوسرے کی طرف مادہ کے دفع کرنے کے واسطے زیادہ مددگار ہے اگر وہ عضو اوسکے کہ جو خلط مستفرغ اوسپر وارد ہو برداشت نہ کرسکے شلاً مخرج معتاد مین ورم ہو تو اوسکی طرف مادہ کا متوجہہ کرنا بہت ضرر کرتا ہے اور مثال اوسکی کہ ذکر کیا ظاہر ہے اسواسطے کہ باسلیق کا داہنے ہاتہہ سے کہولنا طریق اندمانغ فضلات جگر کا ہے اور یہہ زیادہ ہی مددگار ہے دفع کرنے سے بغیر اپنے

ن

پانچوین یہہ کہ استفراغ بعد نضج کے چاہیئے اور انتظار نضج کا امراض مزمنہ مین واجب ہے اور امراض حادہ مین مستحب ہے مگر جبکہ مادہ ہیجان مین آوے پس اس صورت مین بے تقدم نضج کے استفراغ مادہ کا کرنا چاہیئے اسواسطے کہ ضرر عدم اخراج مادہ کا زیادہ ہے

ضرر اخراج مادہ غیر نضجیہ سے

ح

نضج ایک حالت ہے واسطے فضلہ کے کہ ارادہ اوسکے دفع کا کرین کہ جس طریق سے دفع ہونا سہل ہو وہ یہہ ہے کہ حاصل ہو واسطے اوسکے اعتدال قوام کا اسواسطے کہ ہر ایک واسطے غلظت اور رقت اور لزوجت سے مانع بسہولت دفع ہین غلیظ اور لزوجت تو ظاہر ہے کہ یہہ دونو مانع ہین اور رقت اسوجہہ سے مانع ہے کہ رقیق کو وہ عضو کہ جس مین وہ ہی پی لیتا ہے پس بسہولت دفع نہین ہوتا ہے جسوقت کہ یہہ پہچانا اب جاننا چاہیئے کہ جسوقت مادہ کے ناقص کرنیکا ارادہ کرین تو انتظار نضج کا باتفاق اطبا واجب نہین ہے اور اگر اوسکے استیصال کا ارادہ کرین یعنی اوسکو جڑ سے اوکھاڑین پس اگر کوئی انتظار نضج کا مانع ہو یعنی مادہ شدید الہیجان ہو تو انتظار نضج کا نہین کرتے ہین اسوقت مین انتظار نضج سے یہہ خوف ہوتا ہے کہ مادہ بعض اعضائے رئیسہ یا شریفہ کی طرف متحرک نہ ہو جاوے اور ضرر اسکا زیادہ ہے اخراج مادہ غیر نضجیہ سے جیسا کہ جسوقت قوت غیر وافی ہوتی ہے انتظار نضج کا نہین کرتے ہین یا مانع نہ ہوگا پس اگر اول ہو تو استفراغ قبل نضج کو واجب ہے اور اگر ثانی ہو پس مرض یا تو مزمن ہوگا یا حاد ہوگا پس اگر اول ہو تو انتظار نضج کا واجب ہے اور اگر ثانی ہو تو چاہیئے انتظار اوسکا اور ترک اوسکا جو اچھا معلوم ہو وہ کرے اطبا نے اس مین اختلاف کیا ہے بعض تو کہتے ہین کہ انتظار واجب ہے اور مصنف نے بھی یہہ ہی اختیار کیا ہے اور حق بھی یہہ ہی ہے اسواسطے کہ نضج کی وجہہ سے بسہولت مادہ دفع ہوتا ہی اور جو طریق کہ سہل ہو دونو طریقون مین سے وہ اولی ہی اور بعض نے کہا ہے کہ استفراغ قبل نضج اس سبب سے کہ طبیعت پر خفت ہوتی ہی اچھا ہے یعنی ضعف نہین ہوتا اور اوس مین کہ بعد نضج کے استفراغ کرین ضعف ہوتا ہے اور ضعف ہونا اس کا ظاہر ہے۔

ن

کبھی مادہ کو عضو شریف سے اخس کی طرف کہ جو اوسکی جہت مین مخالف ہو جذب کرتے ہین
اگر مستفرغ نہو جیساکہ محاجم سے کرتے ہین جذب کبھی طرف خلاف قریب کے ہوتا ہے
اور کبھی خلاف بعید کی طرف ہوتا ہے اور اس مین یہہ شرط ہے کہ تباعد دو قطرون مین
نہ ہو بلکہ بعید ہو طول مین اون دو قطرون سے پس جسوقت کہ داہنے ہاتھ مین ورم ہو
تو نہ جذب کیا جائے مادہ بائین پاؤن کی طرف بلکہ داہنے پاؤن کی طرف کہ یہہ امر
افضل ہے اور سزاوار ہے یہہ کہ امتلا مین نہ جذب کرین اور نہ اوسوقت کہ توجہ کرے
مادہ کسی طرف کو کہ مندفع ہو طرف عضو کے وہ چیز کہ مشکل ہے دفع ہونا اوسکا اوس جہت
سے کہ منجذب ہوا اور درد ہو تو پہلے درد کو تسکین دینا ضرور ہے تاکہ تعارض درمیان
دو جذبون کے واقع نہ ہو کیونکہ درد مادہ کو جذب کرتا ہے پس ادہر درد جذب کرے گا
اور اودہر وہ جذب کرے گا۔

ح

اطبا کی عادت ہے کہ مادہ کو عضو شریف سے عضو اخس کیطرف جذب کرتے ہین کہ جو اسکی
جہت مین مخالف ہو پس جسوقت کہ منجذب ہو پس یا تو مجذوب الیہ سے مستفرغ ہوگا یا
یہہ کہ تحلیل ہے اوسکو کفایت کریگی اور مراد جہت سے اسفل اور فوق اور یمین اور
یسار اور خلف اور قدام ہے پس جذب یمین سے یسار کیطرف ہوتا ہے یا اسکے برعکس
ہوتا ہے اور فوق سے اسفل کی طرف ہوتا ہے اور اسکے برعکس ہوتا ہے ایسے ہی خلف
اور قدام مین ہوتا ہے واسطے جذب کے کئی طریق ہین مثل محاجم اور ایلام وغیرہ کے
اور جذب کبھی ہوتا ہے طرف خلاف قریب کے اور کبھی طرف خلاف بعید کے ہوتا ہے
جس شخص کے اعلی فم سے خون کثیر جاری ہو پس رعاف لانا جذب ہے طرف خلاف
قریب کے اور اخراج دم کا عروق اسافل بدن سے جذب ہے خلاف بعید کے طرف جیساکہ
مختصرات کلیات مین ہے اور جذب مین یہہ شرط ہے کہ تباعد دو قطرون مین نہ ہوا سواسطے

کہ یہہ طبیعت مین تعب پیدا کرتا ہے بلکہ دو قطرون مین جو اطول ہو اوسکی طرف جذب کرین
اسواسطے کہ وہ ابعد ہے پس جسوقت کہ ورم داہنے ہاتھہ مین ہو تو بائین پانؤن کی طرف
جذب کرنا جائز نہین ہے اسواسطے کہ اس جذب مین مخالفت دو قطرون مین ہوتی ہے
یعنی یمین سے طرف یسار کے اور اعلی سے طرف اسفل کے بلکہ جذب قطر واحد مین ہو . .
. . . . اور وہ یہہ ہے کہ منجذب ہو اس صورت مین یا تو طرف بائین ہاتھہ
کے یا داہنے پیر کے اور دوسرا اولے ہے اسواسطے کہ ابعد ہے اور شرط جذب مین یہہ ہے کہ بدن
ممتلی نہ ہو تاکہ نہ منجذب ہو طرف عضو مجذوب الیہ کے مادہ کثیر کہ مشکل ہو دفع اوس کا
اوس سے اور نیز یہہ شرط ہے کہ نہ متوجہہ ہو مادہ طرف عضو مجذوب عنہ کے اسواسطے کہ جذب
مجذوب عنہ کے طرف دوسرے مادہ کے دفع کرنے مین معین ہوتا ہے اور اس مادہ کا
دفع کرنا جہانسے جذب کرتے ہین مشکل ہوتا ہے اور نیز شرط یہہ ہے کہ اگر عضو مجذوب
عنہ مین درد ہو تو اول اوسکو ساکن کرین اسواسطے کہ درد مادہ کو اپنے موضع کی طرف
جذب کرتا ہے پس دو جذبون مین تعارض واقع ہوتا ہے —

ن

جسوقت فصد اور اسہال دونو واجب ہون پس اگر اخلاط نسبت طبعی پر ہون تو ابتدا
فصد سے کی جائے اگر خلط غالب ہو تو استفراغ کیا جائے اور اگر ایسا نہ ہو تو خلط غالب کا
بخوبی تمام اخراج کرین بعد اوس کے فصد کی جائے اور رہنا مہلت کا درمیان مین ضرور
ہے اور جہان کہین کہ فصد واجب ہے اور وہان دوا ایلائی جاوے تو اس صورت مین تپ
اور اضطراب لاحق ہوتا ہے -

ح

جسوقت امتلا کی وجہہ سے حاجت فصد اور اسہال دونو کی ہو پس یا تو اخلاط بدن کی
نسبت طبعی پر ہونگے یعنی مقدار ہر ایک کی اون مین سے زیادہ اقتضائے طبع سے نہ ہو اور

نہ اوسے کم ہو یا ایسا نہ ہووے پس اگر اول ہے تو ابتدا فصد سے واجب ہے اور دلیل
اسپر یہہ ہے کہ فصد مین علاوہ خون کے بھی اخلاط خارج ہوتے ہین پس اگر اسہال ہی
واسطے خارج کرنے دوسری اخلاط کے ابتدا کیجاوے گی اور جسقدر کہ خارج ہونا واجب
ہے خارج کیا جائیگا تو فصد بعد اسکے اس خلط کو اور خارج کرے گی اور یہہ خارج ہونا
زیادہ مقدار واجب سے ہوگا اور اسکا خارج ہونا نہین چاہئے اور جسوقت کہ ابتدا فصد ہی
کیجاوے گی تو اوسے کسیقدر خلط دوسری خارج ہوگی پس اگر فصد ہی کرنا کافی ہو تو فبہا
ورنہ جو اوسے باقی رہے اوسکو مستفرغ کرین اور یہان ایک شبہ ہے وہ یہہ ہے کہ جبکہ
فصد کرنا کافی ہوگیا تو فصد اور اسہال سے ابتدا کرنے کی حاجت مطلقا نہین رہی جیسا کہ فرض
کیا ہے اولی یہہ ہے کہ یون کہا جاوے کہ جسوقت کسیقدر فصد مین خارج ہو تو باقی کا اخراج
اسہال سے بعد اسکے واجب ہے اور بعد فصد کے اگر خلط غالب ہو تو اوسکا اخراج بھی واجب
ہے اگر دوسری شکل ہو تو اول خلط غالب کو مستفرغ کرین بعد اسکے فصد کرین اسواسطے کہ اگر
اسکے برعکس کیا جائیگا تو خلط غالب اون امراض کو کہ جو اونکے مناسب ہونگے بسبب زایل ہونے
خون کے کہ جو اوسکے شر کا کاسر ہے پیدا کرینگے اور جسوقت کہ فصد اور اسہال دونو کئے جاوین
تو واجب ہے کہ درمیان دونون کے چند ایام کی مہلت دین کہ یہہ مہلت دینا امر قوت
کی محافظت کرتا ہے اسواسطے کہ دونون استفراغون کا جمع ہونا مضعف عظیم ہے اور
جس صورت مین کہ فصد واجب ہے اور دوا پلائی جاوے تو اوسی تپ اور اضطراب اور
قلق ہوجاتا ہے اسواسطے کہ خون کو غالب فرض کیا ہے اور خون گرم ہے اور اکثر مسہلات
گرم ہوتے ہین پس حرارت بدن پر مستولی ہوتی ہے اوسے تپ اور قلق عارض ہوتا ہے۔

ن

استفراغ اخلاط کی زیادتی ہی کی وجہہ سے نہین کیا جاتا ہے بلکہ اوسکی کیفیت کے ردی
ہونے کی وجہہ سے کیا جاتا ہے یا واسطے استظہار کے کیا جاتا ہے یا واسطے تقدم حفظ کے

کہ جو شخص مرض کا عادی ہو کیا جاتا ہے خصوصاً ربیع مین ۔

ح

یہہ واجب نہین ہے کہ استفراغ بسبب زیادتی مقدار اخلاط کے ہو بلکہ کبھی استفراغ کا حکم اور سبب سے کہ جو علاوہ اسکے ہین کیا جاتا ہے بعض اونمین سے یہہ ہے کہ کیفیت اخلاط کی متغیر ہو علاج سے طریق روایت کے اور بعض اونمین سے یہہ ہے کہ حادث کرے وقوع مرض کو پس واسطے استظہار کے اور واسطے امن کے اس مرض سے مادہ کا استفراغ کیا جاتا ہے بعض اونمین سے یہہ ہے کہ معتاد ہو بدن اسبات کا کہ اوسکو فصل مخصوص مین مرض عارض ہو پس جسوقت کہ یہہ فصل قریب ہو تو اس مرض کے مادہ کو واسطے تقدم حفظ کے مستفرغ کرین اور ربیع کو اس حکم مین اسواسطے خاص کیا ہے کہ یہہ وقت سیلان اخلاط کا ہے جیسا کہ گذرا اور فرق درمیان استظہار اور تقدم بالحفظ کے یہہ ہے کہ اول بیچ حق غیر معتاد کے ہوتا ہے اور دوسرا حق معتاد کے ہوتا ہے اور اکثر ایک کا اطلاق دوسرے کے اوپر کیا جاتا ہے۔

ن

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ استفراغ نہین کر سکتی اسوقت مین اسکا بدل روزہ اور سونے سے کیا جاتا ہے اور یہہ اوس .. سوء مزاج کا کہ جو موجب اس امتلا کا ہے تدارک کرتے ہین۔

ح

کبھی بدن ممتلی ہوتا ہے اور استفراغ بوجہہ کسی مانع کے نہین کر سکتے ہین اسوقت مین یہہ کہا جاتا ہے کہ استفراغ کا بدل روزہ اور سونے سے کرتے ہین پس مادہ ناقص ہو جاتا ہے اور یہہ سونا اور روزہ اوس سوء مزاج کا کہ جو موجب اس امتلا کا ہے تعدیل سے تدارک کرتا ہے پس یہہ مادہ کی کیفیت کو توڑتے ہین پس اوسکو اعتدال کماً اور کیفاً حاصل ہوتا ہے اور حاجت استفراغ کی نہین رہتی اور بعض نسخون مین یہہ ہی یتدارک سوء المزاج الذی یوقت ذلک کہ یہہ تدارک کرتی ہین سوء مزاج کی کہ جو موجب اسکا یہہ ہے یہہ معنی بھی صحیح مین یعنی

یہہ تدارک کرتے ہین سوء مزاج کے کہ جو موجب اس استفراغ کا ہے۔

ن

کبھی مجففات سے استفراغ کیا جاتا ہے خارج سے مثل ریت پر سونیکے کہ واسطے مستقی کی کرتے ہین

ح

ممکن ہے کہ یہہ کلام تتمہ کلام سابق کا ہو اور یہہ بھی ممکن ہے کہ دوسرا قاعدہ ہو کہ واسطے افادہ جدیدکے بیان کیا ہو اور معنی اس کے ظاہر ہین۔

ن

کبھی استفراغ مین حاجت اون ادویہ کی ہوتی ہے کہ جو مناسب ہو کیفیت مین متفرغ کے پس ایسی صورت مین وہ کہ جو اسہال مین اوسکے موافق ہو اور اسکی کیفیت کی تعدیل کرے ملاتے ہین مثل زردی کہ جب سقمونیا کو صفرا کے استفراغ کے واسطے استعمال کرتے ہین تو ہیڑ کو اوسکی تعدیل کیواسطے ملاتے ہین

ح

کبھی بدن اخلاط سے ممتلی ہوتا ہے اور طبیب کو احتیاج اس خلط کے استفراغ کی ان ادویہ سے ہوتی ہے کہ جو کیفیت مین اوسکے مناسب ہین اور ان کے استعمال کرنے سے کسی طرح کا خوف ہوتا ہے تو اسوقت مین طبیب پر واجب ہے کہ ان ادویہ کی کیفیت کے دوسری دوائیون سے کہ جو کیفیت مین اوسکی مضاد ہون اور اس خلط کے استفراغ مین موافق ہون تعدیل کرے تاکہ ان ادویہ کی کیفیت سے بسبب اوسکے ملنے کے کیفیت خلط مستفرغ سے بدن کو ضرر نہ پہونچے مثال اسکی یہہ ہے کہ صفرا کے استفراغ کرنے کے واسطے کردہ حار ہے سقمونیا کی حاجت ہے اور سقمونیا حاد ہے پس طبیب کو چاہئے کہ اوسکی زردی ہیڑ سے کہ سقمونیا کے اسہال مین موافق ہی اور کیفیت مین مضاد کہ بارد ہی تعدیل کرین۔

ن

کبھی بسبب ضعف معدہ کے یا بسبب اسکے کہ پینے والے کو تخمہ عارض یا ثقل خشک ہو

یا بسبب کراہت دوا کے قبل قے سے پلٹ جاتا ہے۔

ح

سبب اول کا یہہ ہے کہ امعا معدہ سے مقاومت کرتے ہین اور معدہ ضعیف ہے پس اوس خلط کو کہ جسکو مسہل حرکت دیتا ہے معدہ قبول نہین کرتا پس وہ امعا کی مقاومت نہین کرسکتا اس خلط کو اوپر کیطرف سمے ڈالتا ہے اور سبب دوسرے کا یہہ ہے کہ جس شخص کو تخمہ ہوتا ہے اوسکا معدہ اوسکے قبول کرنیسے کہ جو وارد ہوتا ہے کراہت کرتا ہے پس اوسکو ڈالتا ہے اور نیز ضعف معدہ لوازم تخمہ سے ہے اور سبب تیسرے کا یہہ ہے کہ دفع کرنا افضل کی طرف بسبب خشک ہونے ثفل کے مشکل ہوتا ہے پس طبیعت مادہ کو فوق سے دفع کرتی ہے اس سبب سے کہ یہہ اوسپر سہل ہوتا ہے اور سبب چوتھے کا یہہ ہے کہ کراہت دوا کی منع کرتی ہے معدہ کو اوسکے قبول کرنیسے پس اوسکو اور نیز اوسکو کہ جو اوسکی ساتھہ وارد ہوتی ہے ڈالتا ہے

ن

کبھی بسبب شدت گرسنگی کے یا بسبب اسکے کہ پینے والا فربہ یعنی اسہال معدی مین مبتلا ہو یا قی کا عادی نہ ہوتے مسہل سے پلٹ جاتی ہے۔

ح

سبب اول کا یہہ ہے کہ مقی مین غذایت غالب ہوتی ہے اور بھوک کی شدت اسبات کی موجب ہے کہ معدہ اوسکے اوپر مشتمل ہو اور اوسکی تحویت مین مستقر ہو پس اس سبب سے میل اوسکا طرف فوق کے مشکل ہوتا ہے اور چونکہ وہ دوا ہے لازم ہے کہ طبیعت اوسکو خارج کرے اور اسفل سے اخراج اسوقت مین اسہل ہوتا ہے طبیعت اوسکو اوسے خارج کرتی ہے اور سبب دوسرے کا یہہ ہے کہ طبیعت فربہ کے اس خلط کو اسفل کی طرف دفع کرنے کی عادی ہوتی ہے پس یہہ اوسپر سہل ہوتا ہے اور اسی سے تیسرے کا سبب جانا جاتا ہے۔

ن

جوان کو بسبب اسکے کہ صفرا قے کے مطیع ہوتا ہے قے صفراوی اکثر ہوتی ہے بخلاف سوداکے اور بلغم ہین ہین ہے ۔

ح

اسکی شرح کی حاجت نہین ہے ۔

ل

دوائے مسہل بسبب قوت جاذبہ کے کہ اوسکو مخصوص ہے اسہال لاتی ہے یہہ بسبب مشاکلت کے نہین ہے اگر بسبب مشاکلت کے جذب کرے تو سوٹ کا بڑا ٹکڑا چہوٹے ٹکڑے کو کہینچ لیتا اور جالینوس نہہ کہتا ہے اور گمان کیا ہے اوسنے کہ جس دوائی مسہل مین سمیت نہ ہوا ور اسہال نہ پیدا کرے تو وہ ہی خلط کہ جس کو جذب کرتے ہے بسبب مشاکلت کے پیدا کرتی ہے اور یہہ بہی اوسنے کہا ہے کہ اسی سبب سے یہہ خلط زیادہ ہو جاتی ہے اور حق یہہ ہے کہ ایسا نہین ہے یہہ کثرت بسبب متحرک ہونے اور منتشر ہونے اس خلط کے ہوتی ہے اور بسبب غلبہ کے غیر بہی اوسکی طرف مستحیل ہوتا ہے ۔

ح

دوائی مسہل کے اسہال لانے کی دو سبب ہین اول تو یہہ ہے کہ اوس مین خلط کی جذب کرنے کی قوت ہے اور یہہ خاصہ سے مسمی ہے مثل قوت جاذبہ مقناطیس کے کہ لوہے کو جذب کرتی ہے اور یہہ کیفیت کیفیات مین سے نہین ہے اور نہ مزاج ہے اس قوت کا فیضان واہب صورت کے طرف سے بسبب استعداد مرکب کے ہے کہ وہ بمقادیر مخصوصہ اجرام عناصر سے مرکب ہوا ہے نہین ہے کیفیات مخصوصہ مین سے سمجہے اوسکے واسطے ہین اور یہہ فی الحقیقت صورت ہے کہ اس ممتزج کو دی گئی ہے اور کبہی مثلاً سقمونیا سے اسہال نہین آتے ہین اسکا یہہ سبب ہے کہ جو بالخاصیت فعل کرتی ہے اوس مین یہہ شرط ہے کہ کوئی مانع نہ ہو جیسا کہ مقناطیس کہ جسوقت لہسن سے مس کیا جائے حدید کو جذب نہین کرتا

اور کہنے والے اس کے دو فرقے ہین بعض اون مین سے وہ ہین کہ کہتے ہین کہ کل دوامین قوت
جاذبہ واسطے اوسکے جذب کرنے کے کہ جسکے واسطے مخصوص ہے ہے جیساکہ سقمونیا صفرا کے اسہال
مین مخصوص ہے اور خربق سودا کے ساتھہ مخصوص ہے اور شحم حنظل بلغم کیساتھہ مخصوص ہے
اور غاریقون سودا کے رقیق کرنے مین مخصوص ہے اور تربد بلغم کی لطیف کرنے کے واسطے
مخصوص ہے اور شراب ورد مکرر صفرا کو لطیف کرتا ہے اور سورنجان بلغم کو لزج کرتا ھی
اور سنا سوداوی محترقہ کے ساتھہ مخصوص ہے ایسے ھی اور دواؤن کا حال ہے اور بعض
دوائین ایک خلط سے زیادہ نکالتے ہین یعنی اوس مین خاصیت کئے فعل کے کرنے کی ھے
مثل خارج کرنے صبر کے بلغم اور صفرا کو اس قول پر اکثر اطبا ہین اسکو مولف نے اختیار
کیا ہے اور بعض اون مین سے وہ ہین کہ کہتے ہین کہ کل ادویہ مسہلہ مین خاصیت کل
خلط کے اسہال کی ہے مگر یہہ ہے کہ پہلے رقیق کو جذب کرتے ہین اور بعد مین غلیظ کو یہہ قول
باطل ہے اسواسطے کہ مسہل سودا کے مشاہدہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو خارج کرتا ہے
اور اخلاط باقیہ کو باقی رکھتا ہے طریق دوسرا یہہ ہے کہ درمیان دوا اور خلط مستفرغ کے
جوہر مین مشاکلت ہو بسبب مشترک ہونے اون دونو کی طبیعت مین اوسکی طرف جذب
ہوتا ہے اور خارج ہوتا ہے ساتھہ اوسکے اسواسطے کہ جنسیت علت ملنے کی ہے اور اس
طریق کے کہنے والون نے یون کہا ہے کہ اسیواسطے مچھلی پیاس لگاتی ہے اگرچہ وہ طری
ہی کیون نہ ہو اس واسطے کہ طبیعت اوس کے پانی سے مشاکل ہے اور جالینوس
بھی یہہ ھی کہتا ہے اور وہ اس کا قایل ہے کہ جس دوائی مسہل مین سمیت نہ ہو
اور اسہال نہ پیدا کرے تو اوس خلط کو کہ جس کو خارج کرتی ہے پیدا کرتی ہے اور دلیل
اسکی یہہ ہے کہ جو دوا اخلاط کی مسہل ہے جسوقت کہ وہ اسہال نہ لاوے تو یہہ خلط بدن
مین اوسکے پینے کے بعد زیادہ ہوگی اور غیر سمی دوائیون کو اسواسطے کہا ہے کہ سمی خلط
کو پیدا نہین کرتی بلکہ اوسکو طبیعت دفع کرتی ہے اور اوسے عاجز ہوتی ہے پس فاسد ہو

اور مؤلف نے اس طریق کو اس طرح باطل کیا ہے کہ جذب اگر بسبب مشاکلت کے ہوتا تو بڑے سونے کا ٹکڑا چھوٹے ٹکڑے کو جذب کرتا اور تالی باطل ہے پس مقدم بھی مثل اُسکے ہے اور ملازمت اسوجہہ سے باطل ہے کہ افراد نوع واحد کی متشاکل ہوتے ہین اور مجذوب مین جو قید زیادتی کی ہے یہہ اسواسطے ہے کہ الزام ساتھہ اسکے اظہر ہے اسواسطے کہ ایک وانگ سقمونیا اسہال کثیر صفرا کا کرتی ہے اور بطلان تالی کا مشاہدہ سے ہے اور استدلال جالینوس کا یہہ جواب دیا ہے کہ کثرت خلط کی جسوقت کہ دوا اسہال نہ لاوے بسبب متحرک ہونے مادہ کے اور بسبب منتشر ہونے مادہ کے ہے بدن مین اور غیر اوسکا بھی اوسکی طرف بسبب غلبہ اور حرکت کے مستحیل ہوتا ہے جاننا چاہئے کہ قول بالمشاکلت باطل ہے اسواسطے کہ اگر بالمشاکلت ہوتا تو خلط دوا کو زیادہ جذب کرتے اسواسطے کہ سبب مشاکلت کا کثیر مین زیادہ ہوتا ہے اور واجب ہے یہہ کہ جانا جاوے کہ جذب اسبات کا مقتضی ہے کہ ملین جاذب اور مجذوب فقط اور اخراج مواد مجذوبہ کا بعد جذب کے یہہ فعل طبیعت سے ہے حال مقناطیس کا کہ لوہے کو جذب کرتا ہے غور کرنا چاہئے

ن

حمام کرنا قبل دوا کے معین دوا ہے اور دوا کے ایک دن بعد نفعا یا فضول کو تحلیل کرتا ہے اور اوسکے ساتھہ یعنی دوا پیوین اور اوسیوقت حمام کرین دوا کے فعل کو قطع کرتا ہے ۔

ح

اول تو اسواسطے ہے کہ حمام اخلاط کو لطیف کرتا ہے اور مجاری کو کشادہ کرتا ہے اور اُن فضلات کو کہ جو مانع اسہال ہین اور مسالک مین مجاری کے واقع ہوئے ہین تحلیل کرتا ہے اور دوسرا اسواسطے ہے کہ فضلات جلد کے نیچے ہوتے ہین اوسنے دوا بسبب بعد ہونے کے عاجز ہوتی ہے اور حرارت بسبب اسہال مین مشغول ہونے کے باطن کی طرف متوجہہ ہوتی ہے اور حمام ان فضلات کا محلل ہے اور تیسرا اسواسطے ہے کہ حمام بسبب اپنی حرارت کے

اخلاط کو خارج کی طرف جذب کرتا ہے پس یہہ برعکس دوا کے فعل کی کرتا ہے
پس عمل دوا کا قطع ہوتا ہے اسیواسطے کہ جسوقت جس اسہال کا ارادہ کرتے ہین تو حمام
کراتے ہین اور عرق لاتے ہین یعنی گرم پانی سے انکباب کرتے ہین ۔

ح

کہانا اکثر دوائیون کے عمل کو قطع کرتا ہے کہ طبیعت غذا کے ہضم کرنے مین مشغول
ہوجاتی ہے دفع سے بے پروائی کرتی ہے اور بسبب ملنے دوا کے غذا مین قوت دوا
کی ٹوٹ جاتی ہے اور اگر کوئی صبر نہ کرسکے روز مسہل غذا پر تو اوس کو چاہئے کہ قبل
پینے دوا کے کسی قدر آش جو یا آب انار شیرین یا ترش نوش کرین اور بعد استعمال
دوا کے آب انار بسبب عصر کے بسا اوقات مسہل کی اعانت کرتا ہے ۔

ح

کل دوائین اسواسطے نہین کہا کہ جائز ہے کہ نہ قطع کرے بعض دوا کے عمل کو یعنی
جس وقت کہ قوی الاسہال ہون اور قول مؤلف کا کہ دفع سے بے پروائی کرتی
ہے یہہ مبنی ہے اوسپر کہ جو ذکر کیا کہ اسہال فقط جذب دوا سے نہین ہے اور مسہل
پیکر غذا پر صبر نہ ہونے کا سبب ضعف قوت ہے اور انار اسواسطے اسہال لاتا ہے کہ
یہہ معدہ کو قبض کرتا ہے اور اوسکو نچوڑتا ہے اسواسطے کہ نچوڑنا اوس چیز کو کہ جو معصور
مین سے خارج کرتا ہے

ل

دوائے ضعیف پر سونا دوا کے فعل کو ضعیف اور قطع کرتا ہے اور دوائے قوی پر سونا
اوسکے فعل کو قوی کرتا ہے اور ان دونون کے عمل کے بعد سونا دوا کے فعل کا قاطع ہے ۔

ح

جس وقت کہ دوا کا پینے والا سو رہے پس یا تو قبل شروع دوا کے عمل کے سو رہے گا

بعد مین اوسکے پس اگر اول مین سووے پس یہہ دوا یا تو قوی ہوگی یا ضعیف ہوگی اگر قوی
ہو تو سونا اوسکے فعل کو قوی کریگا اسواسطے کہ حرارت غریزیہ بسبب سونے کے باطن
کی طرف متوجہہ ہوتی ہے پس عمل معدہ کا ظاہر ہوتا ہے اور قوی ہوتا ہے اسواسطے
کہ دوا جبتک اوس مین حرارت غریزیہ نہین اثر کرتی وہ اثر نہین کرتی ہے اور مفروض یہہ ہے
کہ دوا قوی ہے اور ضرور ہے واسطے اوسکے موثر قوی سے پس وہ اوس کی اعانت
کرتی ہے اسواسطے کہ غلبہ کرتا ہے دفعتہً پس مصاحب ہوتی ہے اوسکی خلط اکثر اور
اگر ضعیف ہو تو عمل اوس کا قطع ہوتا ہے یہان تک کہ باطل ہوجاتا ہے اسواسطے کہ
مفروض ہے کہ سونا قبل عمل دوا کے اوسکے عمل کو باطل کرتا ہے اسواسطے کہ حرارت
غریزیہ باطن کی طرف متوجہہ ہوتی ہے حالت نوم مین بسبب ضعف کے اور نیز بسبب
ہونے اوسکے کے عدو طبیعت مقہور رہوتی ہے اگر ثانی ہو تو سونا دوا کے عمل کو قطع
کرتا ہے برابر ہے کہ قوی ہو یا ضعیف لیکن جس وقت کہ ضعیف ہو تو ظاہر ہے اوسسے
کہ جو ذکر کیا لیکن اگر قوی ہو اس وجہہ سے ہے کہ وہ ضعیف ہوتی ہے شروع عمل مین اسسے
جاناگیا کہ سونا اثنائے عمل مین مضر ہے اس واسطے کہ اوس خلط کو کہ جس کا دفع کرتا
بدن سے واجب ہے باقی رکھتی ہے۔

ن

جو شخص دوا کے پینے سے کراہت کرتا ہو اوسکو چاہئے کہ واسطے تخدیر ذائقہ کے طرخون
کے پتے چباوے اور عناب کے پتے اسباب مین زیادہ قوی ہین اور کبھی تخدیر ذائقہ
برف اور یخ سے کرتے ہین اور جو شخص دوا کی بو سے نفرت کرے اوسکو چاہئے
کہ نتھنون کو بند کرکے پیوے اور جو شخص کہ دوا کے بعد تئے کرے اوس کے ہاتھ
اور پانو باندہے اور بعد اوس کے قابض اور مقوی معدہ تناول کرین مثل انار
اور ریباس اور انفاح کے اور گرم پانی پیا بعد مسہل کے کہ وہ مسہل گولیون کا ہو

معین اوسکے عمل کا ہے اور نزدیک قطع کرنے عمل دوا کے تہوڑا پانی گرم پلائین تاکہ
دوا نکل جاوی اور واسطے تسکین معدہ کے تہوڑا سرکہ جرعہ دین یعنی گہونٹ گہونٹ
اور چند قدم ٹہلاوین اور بعد دوا کے عمل کرنے کے گرم مزاج کو اسپغول شربت سیب یا سرد
پانی مین پلاوین اور سکر اور گلاب پلاوین اور معتدل مزاج کو ان چیزون کے ساتہہ بجائی
اسپغول کے تخم ریحان دین اور بارد مزاج کو صرف تخم ریحان دین سوائے اسپغول
کے اور بعد اسہال اور تنقیے کے غذا لذیذ اور عمدہ مثل فروج وغیرہ کے کہاوین
اور کم کہاوین اسواسطے کہ اعضا بسبب خالی ہونے کے بقوت جذب
کرتے ہین اور اگر معین ہوا اعضا کو معدہ بہی تو حادث ہونگے سدی اور مشکل
ہوگا یہہ امر۔

ح

جو شخص دوا کے پینے سے کراہت اور نفرت کرے تو اوسکو چاہیئے
کہ جو مؤلف نے بیان کیا جاوے کہ یہہ قوت ذائقہ کو بسبب تخدیر کے
باطل کرتا ہے یہان تک کہ چبانا عناب کے پتون کا درمیان حلوا اور مر
کے فرق نہین کرتا اور نتہنون کو پکڑنا اسواسطے ہے کہ بو اوس کی دماغ کی
طرف نچڑہے اور باندہنا اطراف کا اسواسطے ہے کہ یہہ مانع قے سے
اسواسطے کہ بسبب درد کے روح کو جمع کرتا ہے کہ جو موجب مثل مادہ کا ہے
قے کی طرف سے اور جو شئے کہ مشابہ ہے حبوب کے مثل قرص وسفوف
وغیرہ کے ان کے نگہلانے کی احتیاج ہے بعد دوا کے سکنجبین سے دو
تین روز پرہیز کرنا چاہیئے اسواسطے کہ یہہ سحج پیدا کرتی ہے اور جو کہ متن
مین لکہا ہے طریق اوسکی تدبیر کا ظاہر ہے۔

ن

جو شخص دوا پیوے اور دست نہ آوین اور تسکین ہو تو ویسے ہی چھوڑ دیا جاوے ورنہ قوابض کے کہانے سے حرکت دی جاوے یا حقنۂ فلیتہ سے یا فتیلہ مسہلہ سے اور دو مسہلون کا ایک دن مین دینا برا ہے کبھی بسبب نہ آنے دست کے مسہل کے روز کہ جبکہ اعراض منکرہ ہون اور مادہ عضو رئیس کی طرف مایل ہو فصد کی حاجت ہوتی ہے۔

ح

مراد تسکین سے یہہ ہے کہ احوال منکرہ مثل مغص اور سدر اور دوار اور قلق اور کرب اور اضطراب نہ ہوا اور قوابض سے وہ مراد ہین کہ جو معدہ کو نچوڑین مثل رمان مراور سیب اور ریباس اور حقنہ لینہ اور فتیلہ مسہلہ کے نسخے آگے بیان کئے جاوینگے انشاء اللہ تعالے ایک دن مین دوسرا مسہل پلانا خطا ہے کہ یہہ تعب مین ڈالتا ہے اور قوی کو ضعیف کرتا ہے اور موجب انصباب فضول ردیہ ہے طرف امعا کے اور یہہ اوس کو مضر ہے اور اعراض منکرہ مثل تمدد اور حجوز العین اور اضطراب کی وجہہ سے حاجت فصد کی ہوتی ہے اسواسطے کہ یہہ ازدیاد مواد اور ہیجان مواد پر دلالت کرتے ہین اور فصد استفراغ کلی ہے کہ اسے اونکو نفع پہونچتا ہے۔

ل

جس شخص کو دوا زیادتی کرے یعنی زیادہ دست آئین تو اوس کے اطراف باندہین اور قوابضات پلائین اور قابض چیزین شکم پر ضماد کرین اور عروق لاوین اور مکان کو خوشبودار دوائیون سے بسائین۔

ح

ہاتھ پیرون کو اسواسطے باندھتے ہین کہ یہہ جامع روح ہے اور مواد کو بسبب

درد کے اطراف بدن کی طرف جذب کرتا ہے اور مرا وقوا بض سے وہ چیزین
ہین کہ جو عصر کرتی ہین مثل سفوف طین اور مثل اسکے اشربہ ادویہ سے کہ جنکا
ذکر کیا علاج اسہال مین بیان کئے جاوینگے اور تعریق اور حمام مین داخل
ہونا اور مثل اس کے عمل کرنا اوس وقت جایز ہے کہ جس وقت ضعف کا
خوف نہ ہوا ور طیوب باردہ مثل صندل اور کافور اور مثل ان کے ہے
تین درم حب الرشاد بھون کر دوغ مین پکاوین کہ بستہ ہو جاوے
اسہال مفرط کے قطع کرنے کے واسطے بہت مجرب ہے اوسیوقت
قطع کرتا ہے ۔

ن

قے معدہ کو پاک کرتی ہے اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور بصارت کو
تیز کرتی ہے اور گرانی سر کو زایل کرتی ہے اور گردہ کے زخم اور
مثانہ کے زخم کو اور امراض کہنہ کو مثل جذام اور استسقاء اور فالج
اور رعشہ اور یرقان کو رفع کرتی ہے ۔

ح

معدہ کا پاک کرنا ظاہر ہے اور تقویت اس واسطے دیتی ہے کہ ضعف اوسکو
بسبب فضلات کے کہ جو قے سے دفع ہوتے ہین ہوتا ہے اور تیز ہونا بصر کا
اور ثقل راس کا زایل ہونا اسواسطے ہے کہ کلال بصر اور ثقل راس یہہ
دونون ان فضلات کے ابخرون کی وجہہ سے ہوتے ہین اور قروح گردہ
و قروح مثانہ کو اس وجہہ سے نفع ہوتا ہے کہ یہہ فضلات جس وقت ان دونون
کی طرف منحدر ہوتے ہین تو زخم کے اندمال کو مانع ہوتے ہین اور امراض
کہنہ کو اس وجہہ سے نفع ہوتا ہے کہ ان فضلات سے امراض مذکورہ مدد پاتے ہین

اور یرقان کو اس وجہہ سے نفع ہوتا ہے کہ قے صفرا کو بسبب اس کے
کہ وہ طافی ہوتا ہے زایل کرتی ہے پس وہ ظاہر بدن کی طرف منتشر نہین
ہوتا ہے یہہ حمی عبارت یرقان سے ہے -

ن

صحیح آدمی کو سزاوار ہے کہ ایک مہینہ مین دو دفعہ متواتر قے کرین تا کہ
وہ خلط کہ پہلے دن اپنی جگہہ سے حرکت کرے اور نہ نکلے دوسرے دن
نکل آتی ہے اور جو فضلات کہ بسبب اول قے کے گری ہین اون کو یہہ
دوسری قے پاک کرتی ہے

ح

مصنف نے کئی قیدین بیان کی ہین اول یہہ ہے کہ قے دو مرتبہ کرنی چاہیے
اسواسطے کہ ایک قے اون فضلات کو کہ جو ایک مہینہ مین جمع ہوتے ہین
اون کے ناقص کرنے مین ظاہر ہے کہ وافی نہین ہوتی ہے دوسرے
یہہ کہ دو قے پے درپے کرنی چاہیئے اسواسطے کہ دوسری قے اوس کا
کہ جو اول کی وجہہ سے قصور رہ گیا ہے اوس کا تدارک کرتی ہے اور
اوس فضلہ کو کہ جو اول قے کے وجہہ سے گرتا ہے اوس کو پاک کرتی ہے
اور نیز ایک قے پر اختصار نہ کرنا اسی سے جانا جاتا ہے تیسرے یہہ کہ
جس تاریخ پہلے مہینہ مین قے کری ہو اوسی تاریخ دوسرے مہینہ مین
قے نہ کرین اس کی کئی وجہہ ہین ایک یہہ ہے کہ جب اوس کو ایک تاریخ
مین قے کرنے کی عادت ہو جاوے گی اور کبھی احتیاج قے کی غیر ایام مین
ہوتی ہے تو اوس دن قے کرنا مشکل ہو گا اور نیز یہہ بھی بات ہے کہ اگر اوسے
تاریخ مین کی جاوے گی تو فضول بھی اوسی تاریخ معدہ پر گرنے کے عادی

ہونگی اور کسی وجہہ سے اوس دن قے کے کرنے کا اتفاق نہ ہوا ہو تو اس سے
ضرر ہوگا اور نیز یہہ بات ہے کہ اس دن غثیان اور تقلب نفس
عارض ہوتا ہے اور یہہ مرض ہے ۔

ل

قے کی کثرت معدہ کو ضرر کرتی ہے اور اوس کو قابل فصول کے گردانتی ہے
اور دانتون کو ضرر کرتی ہے خصوصاً قے ترش اور بصر اور سمع کو ضرر
کرتی ہے اور بسا اوقات قے کرنے سے کنپٹی کے رگین پہٹ جاتی
ہین جس شخص کے حلق مین ورم ہو یا سینہ مین اوس کے ضعف ہو اور جو
دبلی گردن کا ہو یا اوس شخص مین استعداد نفث الدم یا عسر اجابت کے ہو
ان سب کو قے سے احتراز کرنا چاہیئے اور بعض آدمی بوجہہ حرص کے کہانا
بہت کہا جاتے ہین بعد اوس کے قے کرتے ہین اس سے بڑھاپا جلد آجاتا
ہے اور امراض ردیہ واقع ہوتے ہین اور اسے عادت قے کی ہوجاتی ہے ۔

ح

معدہ کو اسواسطے مضر ہے کہ اس مین جو حرکات غیر طبیعیہ ہوتے ہین یہہ معدہ کو
ضعیف کرتی ہین اور دانتون کو اسواسطے مضر ہے کہ اخلاط اون پر
گذرتے ہین اور کسی قدر اوس اخلاط مین سے درمیان دانتون کے رہ جاتے
ہین اسواسطے دانت قے کی زیادتی سے زرد ہوجاتے ہین اور کانون کو
اور آنکہہ کو بسبب متوجہہ ہونے مواد کے سر کی طرف اور بسبب مرتفع ہونے
ابخرہ ردیہ کے اس وقت مین اوس کی طرف مضر ہے اور یہہ اوس کو منافی
نہین ہے کہ جو بیان کیا ہے کہ قے بصارت کو تیز کرتی ہے اور ثقل سر کو زایل
کرتی ہے اسواسطے کہ یہہ بات قے معتدل مین ہوتی ہے اور یہہ قے مفرط مین ہوتی ہے

اور رگون کا پھٹنا ظاہر ہے اور اگرچہ رگ پھیپڑہ ہی کیون نہ ہو اس کے پھٹنے سے
سل حادث ہوتی ہے یہہ شر عظیم ہے اور یہہ جو کہا کہ جو حرص سے زیادہ کہانا
کہاوے اور بعد اس کے قے کرے اوس کو وہ مرض جو ذکر کئے اسوجہہ سے
عارض ہوتے ہین کہ یہہ معدہ کو ضعیف کرتی ہے پس ہضم جید نہین ہوتا ہے
اور مواد فجہ جمع ہوتا ہے اور اس سے بڑھاپا جلد آجاتا ہے اور امراض
ردیہ بسبب اس کے پیدا ہوتے ہین اور بسبب اس کے اعضا کی
طرف غذائے جید نہین پہونچتی ہے۔

ن

جس وقت کہ بدن پاک ہو اور ثفل خشک اور احشا ضعیف ہو اور
مراق دبلا ہو اسہال اور قے کرنا سخت خطرناک ہے۔

ح

جس وقت بدن پاک ہو اور ثفل خشک ہون اسوجہہ سے خطرہ ہے
کہ طبیعت ساتھہ ان دونون کے رطوبات کا بخل کرتی ہے اور قے
اور اسہال ان دونون کے انذفاغ کے موجب ہین پس بدن مین
دو حالت کہ جو آپس مین ضد ہین حادث ہوتی ہے اور جسوقت کہ احشا
ضعیف ہو اور مراق دبلا ہو اسوجہہ سے خطرناک ہے کہ تفرق اتصال کا
خوف ہے اور مراق تشدید قاف سے جمع خرق با تشدید کی ہے
کہ فارسی مین نرمہ شکم کہتے ہین قانون مین لکھا ہے کہ یہہ شکم کی جلد سے
کہ نیچے اس کے غشا اور عضلے ہوتے ہین۔

ن

زمانہ قے کرنے کا فصل گرما اور بہار ہے نہ جاڑا اور خریف اسہال گرسونکر

تپ پیدا کرتا ہے اور بسبب متعارض ہونے جذب دوا کے اور جذب
حرارت کے دشواری ہوتی ہے اور جاڑے مین بسبب جمود اخلاط
کے بہت دشواری ہوتی ہے اور ربیع کے چونکہ قریب صیف محلل ہے
اس مین استعمال اوس کا جایز ہے کہ جو لطیف ہو پس خریف وقت
استعمال کا ہے

ح

علتین ان احکام کی مباحث سابقہ سے پہچانی جاتی ہین طوالت
کی حاجت نہین ہے

ن

قے کے وقت آنکہون پر پٹی باندہین اور پیٹ پر رومال باندہین
اور جس وقت کرنے سے فارغ ہون تو مونہہ کو سرد پانی سے
کہ اوس مین تہوڑا سا سرکہ ملا یا ہوا ہو دہوین یہہ گرانی سر کو مانع ہے اور
تہوڑی مصطگی شربت سیب اور سرد پانی مین ملا کر پلاوین۔

ح

پٹی اس وجہہ سے باندہتے ہین کہ بسبب حرکت عنیفہ اور بسبب
متوجہہ ہونے اخلاط کی طرف راس کے جحوز عین کا خوف ہے اور
بسبب شدت حرکت کے پہٹنے کا خوف ہے اسوجہہ سے شکم
پکڑتے ہین اور مونہہ کو سرد پانی اور سرکہ سے اسواسطے دہوتے
ہین کہ یہہ ثقل راس کو دفع کرتا ہے اسواسطے کہ ثقل اوس مین بسبب
چڑہنے مواد کے ہوتا ہے اور سرد پانی اور سرکہ اوس کو لوٹاتے
ہین اور پینا شربت سیب کا مصطگی کے ساتہہ اور گلاب کے قے کی

وجہہ سے جو معدہ مین ضعف ہوا ہے اوس کا تدارک کرتا ہے اسواسطے
کہ اوس کو یہہ تقویت دیتا ہے اور سزاوار ہے یہہ کہ قے کے بعد
کہانے مین تاخیر کرین اسواسطے کہ کہانا غثیان پیدا کرتا ہے۔

ن

قے نیچے کے مادہ کو جذب کرتی ہے اور اسہال اوپر کے مادہ کو جذب کرتا ہے

ح

وجہہ اس کی ظاہر ہے اسیواسطے نقرس اور امراض اسافل اور
درد گردہ اور مثانہ مین قے کا حکم کیا ہے اور درد سر اور امراض
عالی مین اسہال کا حکم کیا ہے۔

ن

فصد باسلیق تنور بدن کا تنقیہ کرتی ہے اور فصد سر رو اوحبل الذراع
گردن اور مافوق گردن کا تنقیہ کرتی ہے اور اکحل مشترک ہے اور اسیلم
داہنے ہاتہہ سے کہولنا درد جگر کو اور بائین ہاتہہ سے درد طحال
کو نفع کرتی ہے اور فصد عرق النسا کی درد عرق النسا کو بہت فائدہ
کرتی ہے اور دوالی اور نقرس کو بھی مفید ہے صافن واسطے ادرار
حیض کے نافع ہے اور عرق النسا کو بھی مفید ہے۔

ح

فصد استفراغ کلی ہے اور معنے کلی ہونے کے یہہ ہین کہ اس مین کل اخلاط
تہوڑے تہوڑے خارج ہوتے ہین اور قریب اوس نسبت کے خارج
ہوتے ہین کہ جو اخلاط کو آپس مین ایک دوسرے سے عروق مین نسبت
ہے بخلاف اسہال کے کہ اوس مین مثلاً فقط صفرا ہے خارج ہوتا ہے

اور معنی قرب نسبت کے یہہ ہین کہ اخلاط جو خارج ہوتے ہین تو نسبت
بعض کے ساتہہ بعض کے قریب ہے اوس نسبت کے کہ جو بعض کو ہے
ساتہہ بعض کے عرق ہین اسواسطے کہ وہ عرق ہین محصور ہین پس وہ علی
حالہا خارج ہوتے ہین مگر یہہ کہ ارق غلیظ سے زیادہ خارج ہوتا ہے
اور محمود کے خارج کرنے مین طبیعت بخل کرتی ہے کہ مذموم سے کم خارج
ہوتا ہے اسواسطے قرب کا اعتبار کیا ہے نہ مماثلت کا اور جن عروق
کی فصد کی جاتی ہے بہت ہین مؤلف نے جو عرق کہ اون مین سے بہت
مشہور ہین ذکر کئے ہین اور ہم بہی انہین کی شرح کرتے ہین پس بیان
کیا جاتا ہے کہ قیفال وہ رگ ہے کہ نزدیک قابض کے ظاہر ہوتی ہے اور
مابین اعلی ساعد اور راس انسی ساعد کی ہے اور مابض اوس جگہہ کا نام ہے
کہ جہان عضلہ اور ساعد متصل ہوتی ہین اور یہہ ہی مراد ہے اس جگہہ اور
کبہی اس کا اطلاق اوس پر ہوتا ہے کہ جہان رکبہ اور ساق متصل ہے
اور یہہ ہی مراد اون کے قول سے ہے کہ جو عرق مابض کی بواسیر مین
فصد کرتے ہین اور اکحل وہ رگ ہے کہ قیفال سے ورے ظاہر ہوتی ہے
اور وسط انسی ساعد سے اعلی ساعد کی طرف مایل ہے اور باسلیق وہ
رگ ہے کہ اسسے بہی ورے ظاہر ہوتی ہے اور وسط انسی ساعد سے اسفل
ساعد کی طرف زیادہ مایل ہے اور حبل الذراع وہ رگ ہے کہ انسی
ساعد سے ظاہر ہوکر اعلی ساعد کی طرف ممتد ہوئی ہے بعد اوس کے
طرف وحشی گئی ہے اور اسیلم وہ رگ ہے کہ درمیان خنصر اور بنصر کے
ہے یہہ عروق ہاتہہ سے کہولی جاتی ہین عرق النسا وہ رگ ہے کہ پاؤن
سے کہولی جاتی ہے اور وہ وہ رگ ہے کہ دراز ہوتی ہے ران پر جانب

وحشی سے طرف کعب کے اور یہہ قریب کعب کے کہولی جاتی ہے چونکہ گوشت
اس جگہہ کم ہوتا ہے اسوجہہ سے اس جگہہ ظاہر ہوتی ہے جس وقت کہ یہہ
پہچانا پس اب ہم بیان کرتے ہین کہ فصد باسلیق کے تنور بدن کا تنقیہ
کرتی ہے شیخ نے شفا مین کہا ہے کہ تنورہ بدن وہ جز ہے کہ جو احشا پر شامل
ہے اور باسلیق اسواسطے اس کا تنقیہ کرتی ہے کہ باسلیق کی فصد اسفل کی
طرف مایل ہے اور اسافل بدن کی علتون کو فائدہ کرتی ہے داہنے ہاتہہ سے
سدہ جگر اور اورام جگر اور اورام حجاب اور درد معدہ کو اور ذات الجنب
کو فائدہ کرتی ہے اور بائین ہاتہہ سے درد طحال اور جمیع امراض کو کہ جو
غلبہ سودا اور دم سے ہوتے ہین فائدہ کرتی ہے اور فصد قیفال او حبل الذراع
کے خون کو گردن اور مافوق گردن سے زیادہ خارج کرتی ہے اور جو علاوہ
گردن کے ہین اوس سے کم خارج کرتی ہے اور ناحیہ حد کبد سے تجاوز
نہین کرتی ہے مگر کسی قدر کہ جو قابل اعتبار نہین ہے اور اسافل کا تنقیہ
کم کرتی ہے اور یہہ کل بسبب بعید ہونے اوس کے ہے مسافت سے
اور اکحل مشترک ہے یعنی متوسط الحکم ہے درمیان قیفال اور باسلیق کے
بسبب واقع ہونے اوس کے کے درمیان اون دونون کو داہنے
ہاتہہ سے درد جگر کو نافع ہے اور بائین ہاتہہ سے طحال کو فائدہ کرتی ہے
اور فصد اسیلم کی داہنے ہاتہہ سے درد جگر کو فائدہ کرتی ہے اور بائین
ہاتہہ سے درد طحال کو فائدہ کرتی ہے یہہ جالینوس سے منقول ہے
اور فصد عرق النسا کی درد عرق النسا کو نفع عظیم بخشتی ہے اور درد
ورک کو بھی فائدہ کرتی ہے اسواسطے کہ جذب کرتی ہے مادہ کو درد
کی جگہہ سے لیکن سزاوار ہے یہہ کہ اوسوقت فصد کرین کہ خون کا انصباب

نہ ہواسواسطے کہ فصداسوقت مین مضر ہے اور بعد استقرار کے
نفع کرتی ہے اور نیز دوالی اور نقرس کو بھی بسبب مستفرغ ہونے
مادہ کے اقرب مواضع سے طرف موضع مرض کے فائدہ کرتی ہے اور
فصد صافن کی بسبب مایل ہونے خون کے اعلی بدن سے طرف اسافل
بدن کے حیض کو جاری کرتی ہے اور نیز ورم خصیتین اور ورم فخذین
اور ساقین کو مفید ہے اور نیز جو عرق النسا نفع کرتی ہے وہ بھی نفع
یہہ کرتی ہے صاحب کامل نے کہا ہے کہ جو خون اس عرق سے
خارج ہوتا ہے وہ بارد ہوتا ہے بسبب اس کے کہ وہ دم بلغمی ہے

ل

پنڈلیون پر حجامت کرنا فصد کے منافع کے قریب ہے اور مدر طمث
ہے اور خون کا تنقیہ کرتی ہے اور گردن پر حجامت کرنا آشوب چشم
اور موہنہ آنے کو اور درد سر کو خصوصاً اوس درد کو کہ جو مقدم
سر مین ہو مفید ہے لیکن نسیان پیدا کرتی ہے اور اکثر مقدم راس
کی حجامت سے کراہت کرتی ہین کہ یہہ حس کو ضعیف کرتا ہے اور
حجامت کے کئی فائدے ہین ایک تو یہہ ہے کہ نفس عضو کا تنقیہ کرتی
ہے دوسرے یہہ ہے کہ جوہر روح اس مین کم خارج ہوتا ہے
تیسرے یہہ کہ اوس کو اعضائے رئیسہ سے تعرض کم ہوتا ہے۔

ح

پنڈلیون پر حجامت کرنا قریب فصد کے ہے اور حیض کو جاری کرتی ہے
اور دم کا تنقیہ کرتی ہے اور حجامت کرنا گردن پر رمد اور گندہ
دہنی اور موہنہ آنے کو اور درد سر کو خصوصاً وہ کہ جو مقدم سر مین ہو

فائدہ کرتی ہے لیکن مورث نسیان ہے بسبب جذب کرنے خون کے
اور اکثر آدمی مقدم راس مین حجامت کرنے سے کراہت کرتے ہین ..
اسواسطے کہ یہہ حس کو ضعیف کرتا ہے اسواسطے کہ حجامت خاص کر نفس
عضو مستفرغ کرتی ہے زیادہ تر جو حجامت سے خارج ہوتا ہے وہ دم
لطیف ہے کہ حرارت اور ارواح کثیرہ اوس پر غالب ہوتے ہین اور اسمین
شک نہین ہے کہ یہہ اوس قوت کو کہ جو اس موضع سے قریب ہے ضعیف
کرتی ہین اور جو کہ مؤلف نے فائدے حجامت کے ذکر کئے ہین ظاہر ہین اور
مراد اس سے کہ اس مین جوہر روح کا استفراغ کم ہوتا ہے یہہ ہے کہ
اس مین اوس عضو سے کہ جس پر حجامت نہین کی جاتی ہے روح مستفرغ
نہین ہوتی ہے جس پر حجامت کی جاتی ہے اوسسے روح کے خارج ہونے
مین تو شک نہین ہے مگر اوسسے مستفرغ نہین ہوتی ہے یہہ خلاف فصد کے
ہے کہ اوس مین روح کا استفراغ کسی عضو سے مخصوص نہین ہے
کہ جس جگہ فصد کی جائے وہین سے خارج ہو اور جگہہ سے خارج نہ ہو
بلکہ اور جگہہ سے بھی خارج ہوتا ہے اور حجامت مین تعرض اعضائے
رئیسہ سے نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ یہہ عروق صغار سے کہ سطح جلد پر
منتشبث ہوتی ہے جذب کرتی ہے پس اثر اوس کا ایسا کہ جس کا اعتبار
ہو اعضائے رئیسہ کی طرف نہین پہونچتا ہے بخلاف فصد کے۔

ن

حقنہ فضول کے ناقص کرنے مین اور اعلی سے جذب کرنے ہین اور قولنج
مین عمدہ معالجہ سے ہے اور وقت اسکا دن کے جو وقت سرد ہین وہ ہے۔

ح

حقنہ کی کئی قسم ہین جو کہ فضول کو ناقص کرتا ہے وہ حقنہ مسہلہ ہے اور سہولت سے
اسی سے مراد لی ہے اور جذب اعلی بدن سے بسبب خالی ہونے اسافل کے
ہوتا ہے اخلاط سے اور خلا محال ہے پس اعلی سے انجذاب واجب ہوتا
ہے قولنج اگر مادی ہو تو اون کو حقنہ مسہلہ نفع کرتا ہے اور اگر ریحی ہو تو
اوس کو وہ حقنہ کہ جو ریاح کا کاسر ہے نفع کرتا ہے اور وقت حقنہ کا
وہ دو وقت دن کے ہین کہ جو سرد ہین اور وہ دونون وقت طرف
دن کے ہوتے ہین یعنی صبح و شام اسواسطے کہ حقنہ مین کرب و قلق اور
اضطراب بسبب دوا مرکے ہوتا ہے اول یہہ کہ اس کی وجہہ سے
بخارات قلب و معدہ کی طرف صعود کرتے ہین دوسرے یہہ کہ جو ہوا
امعا مین ہوتی ہے اوس کا صعود ان دونون کی طرف بسبب خالی ہونے
مکان کے بسبب حقنہ کے ہوتا ہے اور وقت گرمی کے ان اعراض کو
اشتداد ہوتا ہے —

ل

اس فن کو امر معالجات کی وصیت مین ختم کرنا چاہئے معالج کو چاہئے کہ مریض
کی طبیعت پر کسل کی عادت نہ ڈالے اور ادویہ مسہل اور مقی کے پینے
کی عادت نہ ڈالے اور جس وقت کہ اسہل سے تدبیر ہو سکے اصعب
سے نہ تعدیل کرین اگر اضعف کافی نہ ہو تو بتدریج اضعف سے اقوی
کو استعمال کرین مگر جس وقت کہ قوت کی فوت ہونے کا خوف ہو تو
اس وقت مین واجب ہے کہ ابتدا ہی مین اقوی کو استعمال کرین اور
ایک دوا پر مداومت نہ کرین اسواسطے کہ طبیعت اوس کی مالوف ہو جاتی
ہے پس اس سے اوس کو انفعال کم ہوتا ہے اور غلطی پر ہمیشگی نہ کرین اور

صواب سے نہ بہاگین اسواسطے کہ اشران دونون کا بعد مین ہوتا ہے
اور فصول قویہ مین دوائے قوی کے استعمال کرنے کی جرات نہ کرین
جب تک اغذیہ سے تدبیر ممکن ہو ادویہ سے تعدیل نہ کرین اور جس وقت
کہ مشکل ہو دریافت کرنا مرض کا کہ آیا گرم ہے یا سرد تو دواے
مفرط الحرارت اور برودت کا تجربہ نہ کرین اور تاثیر عرضی
کی غلطی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ح

یہہ وصیتین ہین اور وجوہ ان کے ظاہر ہین اور مراد غلطی سے اور
صواب سے وہ ہے کہ جانا جاتا ہے ہونا اوس کا غلط اور صواب قیاس
اور برھان سے اور مراد فصول قویہ سے صیف شدید الحرارت
اور شتاء شدید البرد ہے اور یہہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد نفس صیف
اور شتاء ہو اسواسطے کہ یہہ دونو بہ نسبت خریف اور ربیع کے قوی
ہین اور مفرط الحرارت یا برودت سے تجربہ کرنے مین خطرہ ہے وجہہ
اس کی یہہ ہے کہ ظاہر ہے کہ یہہ مرض گرم ہو مثلاً اور تجربہ اوس سے کیا کر
جو حرارت مین مفرط ہو اس مین شر عظیم ہے اور مراد غلطی عرضی سے
یہہ ہے کہ استعمال کرے طبیب دوا کو تاثیر ذاتی اوس کے عرض مین
کہ جس کا علاج کرے خفی ہووے اور تاثیر عرضی اوس کی دوسری
حیثیت سے بدن مین ظاہر ہو پس طبیب تاثیر عرضی سے خوف کرتا ہے پس
اس دوا کو ترک کرتا ہے یہہ غلطی ہے پس واجب ہے طبیب پر کہ پرہیز
کرے اس غلطی سے اسواسطے کہ تاثیر عرضی جلدی زایل ہوجاوے گی اور تاثیر
ذاتی کہ جو علاج مین عمدہ ہے وہ فوت ہو جاوے گی۔

ن

جس وقت کئی مرض اس طرح پر مجتمع ہون کہ ایک کا اچھا ہونا دوسرے
کے اچھے ہونے پر موقوف ہو مثل ورم اور قرحہ کے پس چاہیئے کہ اول
ورم کا علاج کرین یا ایک سبب دوسرے کا ہو مثل سدہ اور تپ عفنہ
کے پس چاہیئے کہ پہلے سبب کو زایل کرین اگر سکنجبین دینا کافی نہ ہو تو گرم
دوائیون کا استعمال کرین اسواسطے نفع اوس کی تفتیح کا اس وقت
مین اوس کی تسخین کے ضرر سے زاید ہے یا ایک بہ نسبت دوسری کے
مشکل ہو مانند حاد اور مزمن کے تو اسوقت مین حاد کا علاج کرین اور
دوسری کی بھی رعایت ملحوظ رکھین اور جس وقت کہ مرض اور عرض
جمع ہون تو اسوقت مین علاج مرض کا کرین مگر جس وقت کہ عرض قوی
ہو مثل قولنج کے اسوقت مین علاج درد کا کرین بعد اس کے سدہ کا علاج کرین

فن اوّل تمام ہوا

ح

اچھا ہونا قرحہ کا ورم کے اچھے ہونے پر موقوف ہے اسواسطے کہ جب تک
مزاج عضو کا صالح نہ ہو کہ وہ غذائے ملحم کو قبول کرے التیام نہین
پاتا اسواسطے کہ سوء مزاج مانع فعل طبیعت سے اور جب تک کہ ورم باقی
ہوگا سوء مزاج عضو کا زایل نہین ہوگا اور سدہ تپ عفنہ کا سبب ہے
اسواسطے کہ وہ مانع ترویح اخلاط ہے اور یہی اوس کے تعفن کا
سبب ہے اگر سدہ مثل سکنجبین وغیرہ کے کھل جائے تو فبہا ورنہ
اسوقت مین مسخنات کا استعمال حالانکہ یہہ تپ کو مضر ہین واجب
ہے کیونکہ بدون دفع سبب کے ازالہ سبب کا نہین ہوسکتا ہے
اسوقت مین تفتیح سدہ کا نفع زیادہ ہوگا اسواسطے کہ زوال اوس کا

تپ کے زوال کا موجب ہے پس یہہ نفع اوس کے ضرر تسخین سے زیادہ
ہوا چونکہ علاج حاد کا اہم ہے کروہ بسبب ثوران اور ہیجان کے
شدید النکایت ہے اور مزمن ساکن ہے اس سبب سے پہلے حاد کا
علاج کرنا چاہئے مگر اسوقت مین مزمن سے بھی غافل نہ رہین مثال
اس کی سولنخس اور فالج ہے پس واجب ہے کہ پہلے علاج سولنخس
مین تلطفیہ اور فصد سے مشغول ہون اور رعایت فالج کی بھی ملحوظ
رکھین مثال اجتماع مرض اور عرض کے جمع ہونا تپ اور دردسر
کا ہے کہ تپ کے زایل ہونے سے بسبب اس کے کہ دردسر
اس کا تابع ہے زایل ہوجاتا ہے اور وہ درد کہ جو قولنج کا عرض ہے
جس وقت کہ اس کے سبب سے قوت کے تحلیل ہوجانے کا خوف ہو
اگرچہ مسکن قولنج کو مضر ہے مگر اسوقت مین اول درد کی تسکین
واجب ہے کہ اوس سے ہلاکت کی نوبت پہونچتی ہے ۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَاٰلِہٖ سِیَّمَا ابْنِ عَمِّہٖ وَوَصِیِّہٖ وَخَلِیْفَتِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ

تمت

خاتمۃ الطبع

بعد حمد حکیم مطلق و نعت طبیب برحق طالبان علم طب کو بشارت ہو کہ اس زمان بہجت اقتران مین فن اوّل افسرائی اُردو مترجمہ قدوۂ حکمائے روزگار سرآمد اطبائے عالیمقدار افلاطون حکمت ارسطو طبیعت مقبول زمن جناب حکیم محمد حسن صاحب متخلص بہ حاذق رئیس میرٹھہ کہ جنکی تصنیف سے بہت کتابین مثل خلاصۃ تجربات الادویہ و تفارق الامراض و تفارق الادویہ و شربت وصال و نصاب الطب و تریاق اکبر و مفتاح الادویہ و توضیح الادویہ و اُم الصبیان و معجون حیات و منطق کی پہلی کتاب و نور محمدی و غیرہ وغیرہ چہپکر مطبوع طبایع خاص و عام و مقبول خواطر جملہ انام ہو چکین ہین مطبع گلزار محمدی میرٹھہ مین منشی محمد خلیل صاحب کے اہتمام سے ماہ شعبان المعظم ۱۳۰۹ہجری نبوی صلعم مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۲ع مین چہپکر مشہور انام و عزیز دلہائے خاص و عام ہوا اور فن دوم و سوم و چہارم بھی زیر طبع ہین انشاء اللہ تعالی بہت جلد ہدیہ ناظرین ہونگے

بقلم ناقص رقم سید محمد کرم حسین عفی عنہ متوطن قصبہ تجارہ متعلقہ ریاست راج الور

فہرست کتب مختصر

کتب خانہ راے بہوانی پرشاد صاحب بہار گیبو واقع دہلی دریبہ کلان

تصانیف حکیم محمد حسن شاہ صاحب مترجم کتاب ہذا

مفتاح الادویہ۔ اس کتاب مین حکیم صاحب نے یہہ التزام فرمایا ہے کہ تین زبان کے نام کی ادویات کو ردیف وار تین باب مین تقسیم کیا ہے اول عربی زبان مین ہر ایک دوا کا نام اور اوس کے مقابل فارسی ہندی نام اسیطرح دوسرے باب مین فارسی زبان مین ادویات کے نام اور اوس کے مقابل عربی ہندی نام علی ہذا القیاس تیسرے باب مین بھی یہی التزام کیا ہے۔ ماسوا اس کے ہر ایک دوا کی ماہیت۔ طبیعت اور خواص بتصریح تحریر فرمائے ہین غرض متلاشی شائقین کی تلاش اور خواہش پوری ہونے کے لئے مفردات مین نہایت ہی نایاب کتاب ہے بغرض استفادہ عام قیمت بھی نہایت ارزان مناسب تجویز کی گئی ہے یعنی صرف عہ بلا محصول۔

توضیح الادویہ۔ حیران ہون کہ حکیم صاحب کی رسائی طبع اور کوشش کی مدح کرون یا کتاب کے نفس پرنتایج کے مدارج و فوائد کی تصریح کرکے تعریف کرون۔ دونون باتون کو چھوڑکر جو عمدگی نفس کتاب کے لئے حکیم صاحب نے ترتیب کتاب مین رکھی ہے اون کے بیان کرنے سے دونون مقصد حاصل ہوتے ہین۔ اور وہ ترتیب یہہ ہے کہ مفتاح الادویہ مین تین زبان کے نامون کے لئے تین باب عربی فارسی ہندی رکھے ہین۔ اس قدر تصریح پر بھی حکیم صاحب نے کسیقدر تلاش اور توضیح کے لئے دقت سمجھی۔ لہذا اس کتاب مین مجمل و مشتمل تینون زبان یعنی عربی فارسی ہندی کے ردیف وار نام تحریر کئے اور خوبی یہہ رکھی ہے کہ کوئی دوا کسی نام کی کسی زبان مین ہو ردیف مین دیکھنے سے فوراً جس زبان مین دوا کا نام دیکھنا چاہو دیکھہ لو اور اوس سے اوس کے مقابل دوسری زبان مین

یعنی عربی نام ہو تو فارسی ہندی نام ہونگے - اور کئی کئی نام ایک ایک زبان مین جہانتک کہ دریافت ہونا ممکن ہے درج فرمائے ہین اور پہر اون کی طبیعت اور مضر اور مصلح اور بدل اور مقدار و ماہیت اور افعال و خواص درج فرمائے ہین - ناظرین بنظر انصاف غور فرمائینگے کہ آج تک ایسی کتاب مفردات مین سہل طریقون اور فائدون بہری صراحت کے ساتہہ اردو زبان مین کوئی ہے؟ اس کتاب کی تعریف اسی فقرہ پر ختم ہوتی ہے کہ یہہ کتاب اپنے فن و تعریف مین اسوقت لاجواب ہے - قیمت ۸ ؏ -

معجون حیات - جس مین زندگی کے دراز کرنے کی تدبیرین ہین - اور طریقہ حفظ صحت و معاشرت و طرز عیش و نشاط بتصریح بیان کئے گئے ہین - اور جن چیزون سے انسان کو نقصان پہنچتا ہے اون سے محفوظ رہنے کے لئے نہایت ہی عمدہ تدبیرین مصنف صاحب نے بیان کی ہین جو قابل دید اور عمل ہر انسان کے ہین قیمت ۶ ر بلا محصول -

ام الصبیان - یہہ کتاب بچون کی پرورش اور تربیت اور اون کے امراض کی تشخیص و علاج مین ایک سچی دایہ ہے اور قابلہ و مرضعہ دونون کے صفات و ہدایات و عمل نہایت خوبی سے حکیم صاحب نے درج فرمائے ہین قیمت بلا محصول ڈہائی آنہ -

تریاق آتشک - امراض سوداوی کے دفعیہ کے لئے اور کجراہ و ناہموار راستہ کے چلنے والون کے لئے اپنے نام مین اسم بامسمے ہے قیمت بلا محصول چار آنے -

شربت وصال - یہہ رسالہ نافع باہ و مانع اعمال و نقصان باہ مین ایسا رہنما ہے کہ جیسے دن مین آفتاب شب مین ماہتاب - یہہ نہین کہ صرف بیان ہی بیان ہو - بلکہ اون کے تراکیب اور اون کے علاج اور عمل اور اونکے اسباب برائی و بہلائی نہایت ہی صحت اور صراحت کے ساتہہ حکیم صاحب نے تحریر فرمائے ہین مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید - قیمت چار آنے -

نصاب الطب - مبتدیون کے لئے علم طب مین نہایت ہی نادر و نایاب ہے اور نام

ادویات یاد رکھنے کے لئے ایک عمدہ آلہ ہے فضل خدا سے اسکی اشاعت خالق باری
سے کم نہین ہے۔ قیمت ۱/

تفارق الامراض وتفارق الادویہ یہہ رسالہ سوال وجواب تفارق وامراض وادویہ مین عجیب ہے جس کو نئے ڈھنگ سے زیور اشاعت پہنایا ہے جہان مطابق امراض ومشابہت ادویہ دشوار ہے اور اون کے امتیاز کے لئے کتب مطولات کو دیکھنے سے انسان لاچار ہے ایسا آسان کر دکھلایا ہے کہ جو واقعی قابل داد ہے۔ قیمت ۱/

خلاصہ مخزن الادویہ - یہ کتاب نایاب ادویہ مفردہ کی تشریح وانکشاف مین ایک قدیم مشہور لاجواب ہے اوس کا یہہ خلاصہ بہی اپنے عدیل مین بے عدیل ہے — جسمین اکثر دوائے ضروری ومستعمل جو مخزن مین نہین ہین کتب معتبرہ سے اس خلاصہ مین درج کی گئی ہین اور خلاصہ بہی ایسا خلاصہ ہے کہ جو تلاش کا خلاص کرنے والا ہے ایسا نہین ہے کہ متلاشی کو معطل اور مطلب کو حذف کرے۔ عہ/

منطق کی پہلی کتاب - یہہ کتاب اصول منطق مین پہلے وزن کی ہے۔ کتاب عمدہ سلسلہ ہے قیمت ڈہائی آنے۔

تصانیف جناب مولانا امراؤ مرزا صاحب حیرت دہلوی

پیر نابالغ اول حصہ - جوانون کی رندانہ طبیعت تو سب نے دیکھی ہوگی لیکن اس پیر نابالغ کی رنگینی طبیعت نے آج تک جتنے رند دنیا مین پیدا ہوئے اور ہونگے سب کی رنگینی کا ٹھیکہ لے لیا ہے ممکن ہے کہ کوئی بجھی ہوئی طبیعت والا پڑہے اور رقص نکرنے لگے قیمت بلا محصول ۸/

الف لیلہ - گو اب تک کئی الف لیلہ طبع ہو چکی ہین مگر اس الف لیلہ کی اشاعت نہایت پسندیدہ اور نئے ڈھنگ سے ہوئی ہے اول تو یہہ خوبی اس مین سب سے بڑی ہے کہ اسکی زبان دہلی کے روزمرہ سے پر اور بامحاورہ ہے بس یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک شیرین زبان میٹھی میٹھی باتین کر رہا ہے دوم اس مین بڑی بات یہہ ہے کہ یہ اوس الف لیلہ عربی کا

را ایک چیدہ و با محاورہ ترجمہ ہے جو خاص خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ مین تیار ہوئی تہی
سترہ قصّہ کہ جو اور مترجمون کو نہین ملے تھے وہ اس الف لیلہ مین بطور ضمیمہ کتاب
لگائے گئے ہین تاکہ ناظرین کو علیحدہ معلوم ہون لیکن دوسرے ایڈیشن مین ان کو
جہان کا تہان لگا دیا جائیگا اس الف لیلہ مین تصویرین نہایت ہی نایاب اور نفیس
بنوا دی گئی ہین جسکا ڈہنگ یوروپین تصویرون سے ملتا ہے خط پاکیزہ اور چہاپہ
بہت اچہا ہے کاغذ نفیس و بیز ہے۔ قیمت بلا محصول عہ

انشائے حیرت - یہہ عجیب انشا ہے جو آجتک تیار نہین ہوئی تہی ہدیہ ناظرین ہے
اسمین تین قسم کے رقعہ ہین اول مغز باپ کے ۵۰ خط بیٹے کے نام ہین جنمین ہمارے بچونکی
اُس طرز معاشرت کی اصلاح ہے کہ جسکے باعث سے اُن کی تعلیمی حالت نہایت ردی
ہے جتنی باتین کہ طلبائے ہند مین قابل اصلاح ہین سب کو باپ کے شفقت بہری خطونمین
ادا کر دیا ہے اور ایسے ایسے چہوٹے چہوٹے جملون مین عقلا اور حکمائے فرنگ کے پُر
مغز قولون اور تہذیب آمیز نصیحتون کو ادا کیا ہے کہ بچون کی حالت درست کرنے کی
لئے اکسیر کا حکم رکہتی ہے دوسرا حصہ یا پارٹ اس انشا کا وہ ہے جسمین دوستون
نے دوستون کو خط بہیجے ہین اُن مین بہی اُنہین باتون کی اصلاح ہے جو باہم برابر کے دوست
خواہ بوجہ تعصب خواہ بوجہ کم عقلی دوستون کیسا تہہ کیا کرتے ہین کہ جنپر مہذب دنیا کے
نوجوان تاسف کرتی ہین تیسرا پارٹ یا حصہ ہمین مامتا بہری ماں کی پچاس خطوط پیاری بیٹی کے
نام ہین ان خطوط مین صرف عورتون کے اُن خراب خراب عقائد اور بیہودہ خیالات کی اصلاح ہے
جس سے ہماری بچون کی تعلیمی حالت بہت خراب ہے اس مین کوئی بات اُٹہا نہین رکہی پہر ان تین
پارٹ کے بعد متفرقات خطوط ہین کہ جنمین یہی باتین درج ہین جو پہلے بیان ہوئی ہین۔

مسدس حیرت - حصہ دوم - اس مین جناب مولانا الطاف حسین صاحب کے مسدس کی
تردید بڑی لیاقت سے کی گئی ہے۔ قیمت مع محصول سات آنہ۔

اطلاع

کوئی صاحب بلا اجازت مترجم حسب قانون نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۴۷ء
اس کتاب کو طبع نہ فرمائیں عوض نفع کی نقصان نہ اٹھائیں
ہان جس قدر جلدیں مطلوب ہون کتبخانہ جناب لالہ بھوانی پرشاد
صاحب ورائے گردہرلال صاحب بہارگیو بک سیلر واقع شہر
دہلی دریبہ کلان ہی کہ جنھون نی اس کتاب کو باجازت فقیر
بصرف زر کثیر طبع کرایا ہی طلب فرمائین



العبد
خادم الاطبا محمد حسن علی عفی عنہ مترجم کتاب ہذا

